

# سنن نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد دوم

مکتبہ اسلامیہ  
اردو بازار لاہور پاکستان

فَاتَّبِعُوا سُنَنَ رَسُولِ فَخَيْرٌ لَّكُمْ وَأَمَّا نَهْيُكُمْ عَنْهُمَا فَانْتَهُوا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

# سُنَنِ نِسَائِي تَرْغِيبٌ مَحْرَمٌ

جلد دوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

حافظ محبوب احمد خان

مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

نظر ثانی:

ناشر

مکتبۃ المسلمین

۱۸- اردو بازار ۰ لاہور ۰ پاکستان

Ph: 7231788- 7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن نسائی شریف مترجم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان  
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]

طابع: خالد مقبول

مطبع: لائل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقرائ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقدس سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،  
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ  
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔

## سنن نسائی شریف جلد ۲

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶	حضرت ابن عباس <small>رضی اللہ عنہما</small> کی حدیث میں حضرت عمرو بن دینار <small>رضی اللہ عنہ</small> پر راویوں کے اختلاف کا بیان	۲۳	۲۲ کتاب الصیام روزوں کا ثبوت
۳۷	حضرت منصور پر ربیعہ کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق	۲۷	ماہ رمضان المبارک میں خوب سخاوت کرنے کے فضائل
۳۸	مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے اور حدیث عائشہ <small>رضی اللہ عنہا</small> میں حضرت زہری <small>رضی اللہ عنہ</small> پر راویوں کے اختلاف سے متعلق	۲۸	رمضان کی فضیلت
۳۹	اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس <small>رضی اللہ عنہما</small> کی حدیث سے متعلق	۲۹	اس حدیث مبارکہ میں امام زہری <small>رضی اللہ عنہ</small> پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث
۴۰	حضرت سعد بن مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> کی روایت میں حضرت اسماعیل سے اختلاف	۳۰	اس حدیث میں حضرت معمر <small>رضی اللہ عنہ</small> پر راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث
۴۱	حضرت ابو سلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف	۳۱	ماہ رمضان کو صرف رمضان کہنے کی اجازت سے متعلق
۴۲	سحری کھانے کی فضیلت	۳۲	اگر چاند دیکھنے کے ضمن میں ملکوں میں اختلاف ہو
۴۳	اس حدیث میں عبد الملک بن ابی سلیمان کے متعلق راویوں کا اختلاف	۳۳	رمضان کے چاند کے لیے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے
۴۴	سحری میں تاخیر کی فضیلت	۳۴	اگر فضا آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> سے نقل کرنے والوں کا اختلاف
۴۵	نماز فجر اور سحری کھانے میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے؟	۳۵	اس حدیث شریف میں راوی زہری <small>رضی اللہ عنہ</small> کے اختلاف سے متعلق
۴۶	اسی حدیث میں ہشام اور سعید کا قتادہ کے متعلق اختلاف	۳۶	اس حدیث شریف میں عبید اللہ <small>رضی اللہ عنہ</small> پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۷	اورنضر بن شیبان پر راویوں کا اختلاف		سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سلیمان
۵۸	روزوں کی فضیلت	۴۵	بن مہران کے متعلق راویوں کا اختلاف
۶۰	راوی حدیث پر اختلاف کا بیان		سحری کھانے کے فضائل
	حضرت ابو امامہ کی حدیث محمد بن یعقوب پر	۴۶	سحری کے لیے بلانا
۶۲	اختلاف		سحری کو صبح کا کھانا کہنا
	جو شخص راہِ خدا میں ایک روزہ رکھے اور اس سے		ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق؟
	متعلق حدیث میں سمیل بن ابی صالح پر		سحری میں ستوا اور کھجور کھانا
۶۸	اختلاف		تفسیر ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
	زیر نظر احادیث میں حضرت سفیان ثوری پر	۴۷	حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ ..... ﴾ آخر آیت تک
۶۹	راویوں کا اختلاف	۴۸	فجر کس طرح ہوتی ہے؟
۷۰	سفر میں روزہ کی کراہت	۴۹	ماہ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے؟
	اس سے متعلق تذکرہ کہ جس کے باعث		اس حدیث میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ پر راویوں کا
	آپ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا اور حضرت		اختلاف
	جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں محمد بن عبدالرحمن پر		اس سلسلہ میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷۱	اختلاف	۵۰	کی حدیث
	زیر نظر حدیث میں حضرت علی بن مبارک کے		حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ پر راویوں کا
	اختلاف کا تذکرہ		اختلاف
۷۲	سابقہ حدیث میں ذکر کردہ شخص کا نام		اس حدیث میں خالد بن معدان کے متعلق
۷۳	مسافر کے لیے روزہ معاف ہونے سے متعلق	۵۲	اختلاف
	زیر نظر حدیث میں حضرت معاویہ بن سلام اور	۵۳	شک کے دن کا روزہ
۷۴	حضرت علی بن مبارک پر اختلاف		شک کے دن کس کے لیے روزہ رکھنا درست
۷۷	بحالت سفر روزہ نہ رکھنے کی فضیلت		ہے؟
	دوران سفر روزہ ایسا ہے جیسے مکان میں بغیر		ایمان و احتساب کے ساتھ ماہ رمضان میں دن
۷۸	روزہ کے رہنا	۵۴	کو روزہ رکھنے والا اور رات کو قیام کرنے والا
	بحالت سفر روزہ رکھنا		زیر نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابن ابی کثیر

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۸۷	کے متعلق اختلاف	۷۹	راوی حدیث منصور کے اختلاف سے متعلق
۹۰	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں راویوں کے اختلاف سے متعلق حدیث	۸۰	حضرت حمزہ بن عمرو کی روایت میں حضرت سلیمان بن یسار کے متعلق راویوں کا اختلاف
۹۲	حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ!	۸۲	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف
۹۸	زیر نظر حدیث مبارکہ میں عطاء راوی پر اختلاف	۸۳	اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ پر اختلاف سے متعلق
۹۹	ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت	۸۳	زیر نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابونضرہ پر اختلاف سے متعلق
۱۰۰	زیر نظر حدیث مبارکہ میں راوی غیلان پر اختلاف	۸۴	مسافر کے لیے ماہ رمضان میں اس کا اختیار ہے کہ وہ کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن نہ رکھے
۱۰۱	پے درپے روزے رکھنا	۸۴	جو کوئی ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر وہ سفر کرے تو روزہ توڑ سکتا ہے
۱۰۱	دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناناہ کرنا	۸۵	حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ کی معافی سے متعلق احادیث
۱۰۲	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا کیسا ہے؟	۸۵	آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ﴾ کی تفسیر کا بیان
۱۰۵	روزوں میں کمی بیشی سے متعلق احادیث مبارکہ	۸۶	حائضہ کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت
۱۰۶	ہر مہینے میں دس روزے رکھنے کا بیان		حائضہ جب پاک ہو جائے یا ماہ رمضان میں سفر سے واپسی ہو جائے جبکہ دن باقی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟
۱۰۸	ہر ماہ پانچ روزے سے متعلق احادیث		اگر رات میں روزہ کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن میں نفل روزہ رکھنا درست ہے؟ روزہ کی نیت اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں طلحہ بن یحییٰ
۱۰۹	ہر ماہ چار روزے رکھنا		
	ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کے متعلق		
۱۱۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اختلاف		
۱۱۱	ہر ماہ میں تین روزے کس طرح رکھے جائیں؟		
	زیر نظر حدیث مبارکہ میں موسیٰ بن طلحہ پر		
۱۱۳	اختلاف		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۳۶	مال و دولت کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق	۱۱۶	ایک ماہ میں دو روزے رکھنا
۱۳۷	کھجوروں کی زکوٰۃ	۱۱۷	کتاب الزکوٰۃ ﴿۲۳﴾
	گیہوں کی زکوٰۃ سے متعلق		فرضیت زکوٰۃ
	غلوں کی زکوٰۃ سے متعلق		زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید اور عذاب سے متعلق
۱۳۸	کس قدر دولت میں زکوٰۃ واجب ہے؟	۱۱۹	احادیث
	عشر کس میں واجب ہے اور بیسواں حصہ کس میں؟	۱۲۱	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے متعلق
	اندازاً چھوڑنے والا کس قدر چھوڑے؟	۱۲۲	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے وعید اونٹوں کی زکوٰۃ
	آیہ کریمہ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ کی تفسیر	۱۲۳	زکوٰۃ نہ دینے والے سے متعلق احادیث
۱۳۹	کان (معدنیات) کی زکوٰۃ سے متعلق		گھریلو استعمال والے اونٹوں پر زکوٰۃ معاف ہے
۱۴۱	شہد کی زکوٰۃ	۱۲۵	گائے بیل کی زکوٰۃ سے متعلق
۱۴۲	صدقہ فطر کے بارے میں احکام	۱۲۶	گائے بیل کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا
۱۴۳	ماہ رمضان کی زکوٰۃ غلام اور باندی پر لازم ہے		بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق
	نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ		بکریوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے بارے میں
	یعنی نابالغ کا صدقہ الفطر صدقہ فطر مسلمانوں پر ہے نہ کہ کفار پر		مال و دولت کو ملانا اور ملے مال کو الگ کرنے کی ممانعت
۱۴۴	مقدار صدقہ الفطر		زکوٰۃ نکالنے والے کے حق میں دعائے خیر سے متعلق
	زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر لازم تھا	۱۳۰	مصدق کی جانب سے زکوٰۃ وصولی میں زیادتی
۱۴۵	صدقہ فطر میں کتنی مقدار میں غلہ ادا کیا جائے؟		دولت کا مالک خود ہی زکوٰۃ لگا کر ادا کر سکتا ہے
	صدقہ فطر میں کھجور دینے سے متعلق	۱۳۱	گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق
۱۴۶	صدقہ فطر میں انگور دینے سے متعلق	۱۳۳	غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق
	صدقہ فطر میں آنا دینا	۱۳۴	چاندی کی زکوٰۃ سے متعلق
۱۴۷	صدقہ فطر میں گیہوں ادا کرنا		زیور کی زکوٰۃ کے متعلق
	سلت صدقہ فطر میں دینا	۱۳۶	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۱	بے حساب صدقہ خیرات نکالنا	۱۴۷	صدقہ فطر میں جو ادا کرنا
۱۶۲	قلیل صدقہ سے متعلق	۱۴۸	صدقہ فطر میں پیر دینا
	فضیلت صدقہ		صاع کی مقدار
۱۶۳	صدقہ خیرات کرنے کی سفارش سے متعلق		صدقہ فطر کس وقت دینا افضل ہے؟
	صدقہ کرنے میں فخر سے متعلق احادیث		ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ منتقل کرنے کے
	کوئی ملازم یا غلام آقا کی مرضی سے صدقہ	۱۴۹	بارے میں
۱۶۶	خیرات نکالنے		جس وقت زکوٰۃ دولت مند شخص کو ادا کر دی
	خفیہ طریقہ سے خیرات نکالنے والا		جائے اور یہ علم نہ ہو کہ یہ شخص دولت مند ہے
	صدقہ نکال کر احسان جتلانے والے کے متعلق	۱۵۰	خیانت کے مال سے صدقہ دینا
۱۶۸	مانگنے والے شخص کو انکار		کم دولت والا شخص کوشش کے بعد خیرات
	جس شخص سے سوال کیا جائے اور صدقہ نہ دے	۱۵۱	کرے تو اس کا اجر
	جو آدمی اللہ عزوجل کے نام سے سوال کرے	۱۵۳	اوپر والا ہاتھ یعنی دینے والے ہاتھ کی فضیلت
	اللہ عزوجل کی ذات کا واسطہ دے کر سوال سے	۱۵۴	اوپر والا ہاتھ کونسا ہے؟
	متعلق		نیچے والا (یعنی صدقہ لینے والا) ہاتھ
	جس شخص سے خدا کے نام سے سوال کیا جائے		اس طرح کا صدقہ کرنا کہ انسان دولت مند
۱۶۹	لیکن اس کو صدقہ نہ دیا جائے		رہے افضل ہے
۱۷۰	صدقہ دینے والے کا اجر و ثواب	۱۵۵	زیر نظر حدیث شریف کی تفسیر
۱۷۱	مسکین کس کو کہا جاتا ہے؟		اگر کوئی آدمی صدقہ ادا کرے اور وہ خود محتاج ہو
۱۷۲	متکبر فقیر سے متعلق احادیث		تو اس شخص کا صدقہ واپس کر دیا جائے
	بیوہ خواتین کے لئے محنت کرنے والے شخص کی	۱۵۶	غلام کے صدقہ کرنے سے متعلق
	فضیلت کے متعلق	۱۵۷	اگر عورت شوہر کے مال سے خیرات کرے؟
	جن کو تالیف قلب کے لئے مال دولت دیا	۱۵۸	عورت شوہر کی بلا اجازت صدقہ نہ کرے
۱۷۳	جائے		فضیلت صدقہ
	اگر کوئی شخص کسی کے قرض کا ذمہ دار ہو تو اس	۱۵۹	سب سے زیادہ افضل کونسا صدقہ ہے؟
۱۷۴	کیلئے اس قرض کیلئے سوال کرنا درست ہے	۱۶۰	کنجوس آدمی کا صدقہ خیرات کرنا



صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۷	نہیں ہے	۱۷۵	یتیم کو صدقہ خیرات دینا
۱۸۸	اگر صدقہ کسی شخص کے پاس ہو کر آئے؟	۱۷۶	رشتہ داروں کو صدقہ دینا
	صدقہ خیرات میں دیا ہوا مال کا دوبارہ خریدنا	۱۷۷	سوال کرنے سے متعلق احادیث
	کیسا ہے؟	۱۷۸	نیک لوگوں سے سوال کرنا
۱۹۰	۲۳ کتاب مناسک الحج		بھیک سے بچتے رہنے کا حکم
	فرضیت و وجوب حج		لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت سے متعلق
۱۹۱	عمرہ کے وجوب سے متعلق	۱۷۹	دولت مند کون ہے؟
	حج مبرور کی فضیلت	۱۸۰	لوگوں سے لپٹ کر مانگنا
	فضیلت حج سے متعلق		لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنا
۱۹۳	فضیلت عمرہ سے متعلق احادیث		جس شخص کے پاس دولت نہ ہو لیکن اس قدر
	حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے متعلق	۱۸۱	مالیت کی اشیا موجود ہوں
	اس مرنے والے کی طرف سے حج کرنا کہ جس		کمانے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لئے
	نے حج کی منت مانی ہو		سوال کرنا
	اس مرنے والے کی جانب سے حج کرنا کہ جس	۱۸۲	حاکم وقت سے سوال کرنا
۱۹۳	نے حج نہ ادا کیا ہو		ضروری شے کے لئے مانگنے کا بیان
	اگر کوئی آدمی سواری پر سوار نہیں ہو سکتا تو اس کی		اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہونے
۱۹۵	جانب سے حج کرنا کیسا ہے؟	۱۸۳	سے متعلق
	جو کوئی عمرہ نہ ادا کر سکے تو اس کی جانب سے عمرہ		جس کسی کو اللہ عزوجل بغیر مانگے عطا فرمائے
	کرنا کیسا ہے؟		آپ ﷺ کے اہل و عیال کو صدقہ لینے کیلئے
۱۹۵	حج قضا کرنا قرضہ ادا کرنے جیسا ہے	۱۸۶	مقرر کرنے سے متعلق احادیث
	عورت کا مرد کی جانب سے حج ادا کرنا		کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں شمار ہونے سے
	مرد کا عورت کی جانب سے حج کرنے سے	۱۸۷	متعلق
	متعلق		کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام (یعنی مولیٰ) بھی
	والد کی طرف سے بڑے بیٹے کا حج کرنا مستحب		ان ہی میں سے ہے
	ہے		صدقہ خیرات رسول کریم ﷺ کے لئے حلال

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۰۶	ڈالنا ممنوع ہے		نابالغ بچہ کو حج کرانے سے متعلق
	بحالت احرام ٹوپی پہننے کی ممانعت سے متعلق	۱۹۹	جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے حج کرنے کے لئے نکلے
۲۰۸	بحالت احرام پگڑی باندھنا ممنوع ہے		۲۰۷ کتاب المواقیت
	(محرم کے پاس) اگر جوتے موجود نہ ہوں تو موزے پہننا درست ہے	۲۰۰	مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات
	موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹنا		ملک شام کے لوگوں کا میقات
۲۰۹	ممنوع ہے		مصر کے لوگوں کا میقات
	بحالت احرام بالوں کو جمانے سے متعلق		یمن والوں کے میقات
۲۱۰	بوقت احرام خوشبو لگانے کی اجازت کے متعلق		نجد والوں کے میقات
۲۱۲	خوشبو لگانے کی جگہ سے متعلق	۲۰۱	اہل عراق کا میقات
۲۱۳	محرم کے لئے زعفران لگانا	۲۰۲	میقات کے اندر جو لوگ رہتے ہوں ان سے متعلق
	محرم شخص کے لئے خلوق کا استعمال		مقام ذوالحلیفہ میں رات میں رہنا
۲۱۵	محرم کے لئے سرمہ لگانا		بیداء کے متعلق حدیث رسول ﷺ
	محرم کے لئے رنگین کپڑے استعمال کرنے کی کراہت سے متعلق	۲۰۳	احرام باندھنے کے لئے غسل سے متعلق
۲۱۶	محرم کا سر اور چہرہ ڈھانکنے سے متعلق		محرم کے غسل سے متعلق
	حج افراد کا بیان	۲۰۴	حالت احرام میں زعفران وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت کا بیان
۲۱۷	حج قرآن سے متعلق		حالت احرام میں چوغہ استعمال کرنے سے متعلق
۲۲۱	حج تمتع کے متعلق احادیث	۲۰۵	محرم کے لئے قمیص پہن لینا ممنوع ہے
	لبیک کہنے کے وقت حج یا عمرہ کے نام نہ لینے کے بارے میں		حالت احرام میں پانجامہ پہننا منع ہے
۲۲۵	دوسرے کسی شخص کی نیت کے موافق حج کرنے سے متعلق	۲۰۶	اگر تہ بند موجود نہ ہو تو اس کو پانجامہ پہن لینا درست ہے
۲۲۶			عورت کے لئے بحالت احرام (چہرہ پر) نقاب

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۲۰	(قربانی کے جانور یعنی) ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانے سے متعلق احادیث	۲۲۸	اگر عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو تو وہ ساتھ میں حج کر سکتا ہے؟
۲۲۱	اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا	۲۲۹	کیفیت تلبیہ سے متعلق احادیث
۲۲۲	بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے سے متعلق	۲۳۰	تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنا
۲۲۳	ہدی کے گلے میں دو جوتے لٹکانے سے متعلق	۲۳۱	وقت تلبیہ
۲۲۴	اگر قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے تو کیا اس وقت احرام بھی باندھے؟	۲۳۲	جس خاتون کو نفاس جاری ہو وہ کس طریقہ سے لبتیک پڑھے؟
۲۲۵	کیا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے پر احرام باندھنا لازم ہے؟	۲۳۳	اگر کسی خاتون نے عمرہ ادا کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا اور اس کو حیض کا سلسلہ شروع ہو جائے جس کی وجہ سے حج فوت ہونے کا اندیشہ ہو جائے؟
۲۲۶	قربانی کے جانور کو ساتھ لے جانے سے متعلق ہدی کے جانور پر سوار ہونا	۲۳۴	حج میں مشروط نیت کرنا
۲۲۷	جو شخص تھک جائے وہ ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے	۲۳۵	شرط لگاتے وقت کس طرح کہا جائے؟
۲۲۸	بوقت ضرورت ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں	۲۳۶	اگر کسی نے بوقت احرام کوئی دوسرے رکن کی شرط نہ رکھی ہو اور اتفاقاً وہ حج کرنے سے رک جائے؟
۲۲۹	جو آدمی ساتھ میں ہدی نہیں لے گیا ہو تو وہ شخص احرام حج توڑ کر احرام کھول سکتا ہے اس سے متعلقہ حدیث	۲۳۷	قربانی کرنے کے لئے بھیجے گئے جانوروں کے شعار سے متعلق
۲۳۰	محرم کے لئے جو شکار کھانا جائز ہے اس سے متعلق حدیث	۲۳۸	کس طرف سے شعار کرنا چاہئے
۲۳۱	محرم کے لئے جس شکار کا کھانا درست نہیں ہے اگر محرم شکار کو دیکھ کر ہنس پڑے؟	۲۳۹	قربانی کے جانور سے خون صاف کرنے کے بارے میں
۲۳۲	اگر محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور غیر محرم شکار کرے	۲۴۰	(قربانی کے جانور کا) ہار بٹنے سے متعلق احادیث
۲۳۳	کاٹنے والے کتے کو محرم کا قتل کرنا کیسا ہے؟	۲۴۱	قربانی کے جانور کے ہار کس چیز سے بانٹے جائیں اس سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۶۱	چاہیے؟	۲۵۳	سانپ کو ہلاک کرنا کیسا ہے؟
۲۶۲	مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں	۲۵۴	چوہے کو مارنا
	رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے		گرگٹ کو مارنے سے متعلق
۲۶۳	بارے میں		بچھو کو مارنا
	مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہوں؟		چیل کو مارنے سے متعلق
	مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر داخل ہونے کے	۲۵۵	کوئے کو مارنا
	بارے میں		محرم کو جن چیزوں کو مار ڈالنا درست نہیں ہے
۲۶۴	مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا		محرم کو نکاح کرنے کی اجازت سے متعلق
۲۶۴	رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے کا وقت	۲۵۶	اس کی ممانعت سے متعلق
	حرم میں اشعار پڑھنے اور امام کے آگے چلنے	۲۵۷	محرم کو چھپنے لگانا
	کے متعلق	۲۵۸	محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے چھپنے لگانا
۲۶۵	مکہ مکرمہ کی تعظیم سے متعلق		محرم کا پاؤں پر چھپنے لگوانے کے بارے میں
۲۶۶	مکہ میں جنگ کی ممانعت		محرم کا سر کے درمیان فسد لگوانا کیسا ہے؟
۲۶۷	حرم شریف کی حرمت		اگر کسی محرم کو جوؤں کی وجہ سے تکلیف ہو تو کیا
	حرم شریف میں جن جانوروں کو قتل کرنے کی		کرنا چاہیے؟
۲۶۸	اجازت ہے		اگر محرم مر جائے تو اس کو بیری کے پتے ڈال کر
	حرم شریف میں سانپ کو مار ڈالنے سے متعلق	۲۵۹	غسل دینے سے متعلق
۲۶۹	گرگٹ کے مار ڈالنے سے متعلق		اگر محرم مر جائے تو اس کو کس قدر کپڑوں میں
	بچھو کو مارنا		کفن دینا چاہیے؟
۲۷۰	حرم میں چوہے کو مارنا	۲۶۰	اگر محرم مر جائے تو تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ
	حرم میں چیل کو مارنا		اگر کوئی آدمی حالت احرام میں وفات پا جائے
	حرم میں کوئے کو قتل کرنا	۲۶۱	تو اس کا سر اور چہرہ نہ چھپاؤ
۲۷۱	حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت سے متعلق		اگر محرم کی وفات ہو جائے تو اس کا سر نہ ڈھانکنا
	حج میں آگے چلنے سے متعلق		چاہیے
۲۷۲	بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اٹھانا		اگر کسی شخص کو دشمن حج سے روک دے تو کیا کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۸۵	حجر اسود کو بوسہ دینا	۲۷۲	خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا
	حجر اسود کو بوسہ دینا		مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت
	بوسہ کس طریقہ سے دینا چاہیے	۲۷۳	خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق
	طواف شروع کرنے کا طریقہ اور حجر اسود	۲۷۵	خانہ کعبہ میں داخلہ سے متعلق
	کو بوسہ دینے کے بعد کس طرف چلنا چاہیے؟	۲۷۶	خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ
۲۸۶	کتنے طواف میں دوڑنا چاہیے	۲۷۷	حطیم سے متعلق حدیث
	کتنے چکروں میں عادت کے مطابق چلنا		حطیم میں نماز ادا کرنا
	چاہیے		خانہ کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنے سے متعلق
	سات میں سے تین طواف میں دوڑ کر چلنے سے	۲۷۸	بیت اللہ شریف میں دُعا اور ذکر
	متعلق		خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ سینہ اور چہرہ لگانا
	حج اور عمرے میں تیز تیز چلنا		خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ سے متعلق
۲۸۷	حجر اسود سے حجر اسود تک تیز تیز چلنے سے متعلق	۲۷۹	خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت
	رسول کریم ﷺ کے رمل کرنے کی وجہ	۲۸۰	دوران طواف گفتگو کرنا
	رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر ایک چکر میں چھونے		دوران طواف گفتگو کرنا درست ہے
۲۸۸	کے بارے میں	۲۸۱	طواف کعبہ ہر وقت صحیح ہے
	حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنے سے		مریض شخص کے طواف کعبہ کرنے کا طریقہ
	متعلق		مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنا
	دوسرے دور کن کونہ چھونے سے متعلق	۲۸۲	اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا
۲۸۹	لاٹھی سے حجر اسود کو چھونا		حج افراد کرنے والے شخص کا طواف کرنا
	حجر اسود کی جانب اشارہ کرنا		جو کوئی عمرہ کا احرام باندھے اس کا طواف کرنا
	آیت کریمہ: خذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ		جو آدمی حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں ساتھ
۲۹۰	مَسْجِدٍ كَاشَانَ نَزُولِ		ساتھ ادا کرنے کی نیت کرے اور ہدی ساتھ نہ
	طواف کی دو رکعات کس جگہ پڑھنی چاہئیں؟	۲۸۳	لے جائے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟
۲۹۱	طواف کی دو رکعات کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟		قرآن کرنے والے شخص کے طواف سے متعلق
	طواف کی دو رکعتوں میں کونسی سورتیں پڑھی	۲۸۴	حجر اسود سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۰	جائے جو شخص عمرہ کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے جائے	۲۹۲	جائیں
۱	یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے خطبہ دینا	۲۹۳	آب زمزم پینے سے متعلق
۳۰۲	تمتع کرنے والا کب حج کا احرام باندھے؟ منی سے متعلق احادیث		آپ ﷺ کا زمزم کھڑے ہو کر پینا
۳۰۳	آٹھویں تاریخ کو امام نمازِ ظہر کس جگہ پڑھے؟ منی سے عرفات جانا	۲۹۵	صفا کی طرف رسول اللہ ﷺ کا اسی دروازے سے جانا جس سے جانے کے لیے نکلا جاتا ہے
۳۰۵	عرفات روانہ ہوتے وقت تکبیر پڑھنا منی سے عرفات روانہ ہونے کے وقت تلبیہ پڑھنا		صفا اور مروہ کے بارے میں
	عرفات کے دن سے متعلق	۲۹۶	صفا پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟ صفا پر تکبیر کہنا
۳۰۶	یومِ عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت	۲۹۷	صفا پر "لا الہ الا اللہ" کہنا
۳۰۷	عرفہ کے دن مقام عرفات جلدی پہنچنا	۲۹۸	صفا پر ذکر کرنا اور دُعامانگنا
	عرفات میں لبیک کہنا		صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کرنا
۳۰۸	عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ دینا عرفہ کے دن اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا		صفا اور مروہ کے درمیان چلنا
	عرفات میں مختصر خطبہ پڑھنا		صفا اور مروہ کے درمیان رمل
۳۰۹	عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ساتھ پڑھنا	۲۹۹	صفا اور مروہ کی سعی کرنا
	مقام عرفات میں دُعامانگتے وقت ہاتھ اٹھانا		وادی کے درمیان دوڑنا
۳۱۰	عرفات میں ٹھہرنے کی فضیلت		عادت کے موافق چلنے کی جگہ
	عرفات سے لوٹتے وقت اطمینان و سکون کے ساتھ چلنے کا حکم		رمل کس جگہ کرنا چاہیے؟
۳۱۱	عرفات سے روانگی کا راستہ		مروہ پہاڑ پر کھڑے ہونے کی جگہ
۳۱۲	عرفات سے واپسی پر گھائی میں قیام سے متعلق		مروہ پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہو؟
		۳۰۰	قرآن اور تمتع کرنے والا شخص کتنی مرتبہ سعی کرے؟
			عمرہ کرنے والا شخص کس جگہ بال چھوٹے کرائے؟
			بال کس طرح کترے جائیں؟
			جو شخص حج کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۴	جرمہ عقبی کی رمی کس جگہ سے کرنا چاہیے؟	۳۱۲	مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا
۳۲۵	کتنی کنکری سے رمی کرنا چاہیے؟		خواتین اور بچوں کو مزدلفہ پہلے بھیج دینے سے متعلق
۳۲۶	ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا	۳۱۳	خواتین کے لئے مقام مزدلفہ سے فجر سے قبل نکلنے کی اجازت
	جرمہ عقبہ کی رمی کے بعد لبیک نہ کہنے کے متعلق	۳۱۵	مزدلفہ میں نماز فجر کب ادا کی جائے؟
۳۲۷	جمرات کی طرف کنکری پھینکنے کے بعد دعا کرنے کے بارے میں		جو شخص مقام مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے
	کنکریاں مارنے کے بعد کون کونسی اشیاء حلال ہوتی ہیں؟	۳۱۷	مزدلفہ میں تلبیہ کہنا
۳۲۸	۲۵ کتاب الجہاد		مزدلفہ سے واپس آنے کا وقت
۳۲۹	جہاد چھوڑ دینے پر وعید		ضعفاء کو مزدلفہ کی رات فجر کی نماز منیٰ پر پہنچ کر پڑھنے کی اجازت
۳۳۰	لشکر کے ساتھ نہ جانے کی اجازت	۳۱۸	وادئ محسر سے تیزی سے گزرنے کا بیان
	جہاد نہ کرنے والے مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے	۳۱۹	چلتے ہوئے لبیک کہنا
۳۳۱	جس شخص کے والدین حیات ہوں اس کو گھر رہنے کی اجازت	۳۲۰	کنکری جمع کرنے اور ان کے اٹھانے کا بیان
	جس کی صرف والدہ زندہ ہو اس کے لیے اجازت		کنکریاں کونسی جگہ سے جمع کی جائیں؟
	جان و مال سے جہاد کرنے والے کے بارے میں احادیث	۳۲۱	کس قدر بڑی کنکریاں ماری جائیں؟
۳۳۲	اللہ کی راہ میں پیدل چلنے والوں کی فضیلت		جمرات پر سوار ہو کر جانا اور محرم پر سایہ کرنا
	جس آدمی کے پاؤں پر راہ خدا میں جہاد کا غبار پڑا ہو	۳۲۲	دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا وقت
۳۳۰	جہاد میں رات میں جاگنے والی آنکھ کا اجر و ثواب		طلوع آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کی ممانعت
۳۳۱	جہاد کے لئے صبح کے وقت فضیلت سے متعلق	۳۲۳	خواتین کے لئے اس کی اجازت سے متعلق
			شام ہونے کے بعد کنکریاں مارنے سے متعلق
			چرواہوں کا کنکری مارنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۵۳	اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زخمی ہونے سے متعلق	۳۳۱	بوقت شام جہاد کرنے کے لئے فضیلت سے متعلق
۳۵۴	جس وقت دشمن زخم لگائے تو کیا کہنا چاہئے؟		مجاہدین اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے وفد ہیں
۳۵۵	جس کسی کو اُسکی (اپنی) تلوار پلٹ کر لگ جائے اور وہ شہید ہو جائے؟	۳۳۲	اللہ عزوجل مجاہد کی جن چیزوں کی کفالت کرتا ہے اس سے متعلق
۳۵۶	راہِ الہی میں شہید ہونے کی تمنا کرنے سے متعلق	۳۳۳	ان مجاہدین کے متعلق جنہیں مالِ غنیمت نہ مل سکے
۳۵۷	راہِ خداوندی میں شہید ہونے سے متعلق	۳۳۴	جہاد کرنے والوں کی مثال کا بیان
۳۵۸	اُس شخص کا بیان جو کہ راہِ خدا میں جہاد کرے اور اس پر قرض ہو	۳۳۵	کونسا عمل جہاد کے برابر ہے؟
۳۶۰	راہِ الہی میں جہاد کرنے والا کس چیز کی تمنا کرے گا؟	۳۳۶	مجاہد کے (بلند) درجے کا بیان
	جنت میں کس چیز کی تمنا ہوگی؟		جو کوئی اسلام قبول کرے اور جہاد کرے ایسے شخص کا ثواب
	اس بات کا بیان کہ شہید کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے؟	۳۳۷	جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے
۳۶۱	شہادت کی تمنا کرنا		اس مجاہد کا بیان جو کہ نامِ الہی بلند کرنے کے لئے جہاد کرے
	شہید اور اُس آدمی کے متعلق جو کہ قاتل تھا ان دونوں کے متعلق احادیث	۳۳۸	اس شخص کا بیان جو کہ بہادر کہلانے کے لئے جہاد کرے
۳۶۲	مذکورہ بالا حدیث کی تفسیر	۳۳۹	جس شخص نے راہِ خدا میں جہاد تو کیا لیکن اُس نے صرف ایک رستی حاصل کرنے کی نیت کی
	پہرہ دینے کی فضیلت	۳۵۰	اُس غزوہ کرنے والے شخص کا بیان جو کہ مزدوری اور شہرت حاصل کرنے کی تمنا رکھے
۳۶۳	سمندر میں جہاد کی فضیلت		جو شخص راہِ خدا میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے اس کا اجر و ثواب
۳۶۵	ہند میں جہاد کرنا	۳۵۱	راہِ خداوندی میں تیر پھینکنے والوں سے متعلق
۳۶۶	ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق		
۳۶۸	کمزور شخص سے امداد لینا		
	مجاہد کو جہاد کے لیے تیار کرنے کی فضیلت		
۳۷۰	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت سے متعلق		



صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۶	متعلق	۳۷۲	اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کی فضیلت
۳۸۷	زانیہ سے نکاح		مجاہدین کی عورتوں کی حرمت
۳۸۸	زنا کار عورتوں سے شادی کرنا مکروہ ہے		جو شخص مجاہد کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرے
۳۸۹	(نکاح کے واسطے) بہترین خواتین کونسی ہیں؟	۳۷۵	۲۳ کتاب النکاح
	نیک خاتون سے متعلق		نبی ﷺ کا نکاح سے متعلق فرمان اور ازواج
	زیادہ غیرت مند عورت		نبی ﷺ اور ان کے بارے میں جو کہ اللہ نے
	شادی سے قبل عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟		اپنے نبی ﷺ پر حلال فرمائی لیکن لوگوں کے
۳۹۰	شوال میں نکاح کرنا		لئے حلال نہیں اور اس کا سبب اعزازِ نبوی اور
	نکاح کے لیے پیغام بھیجنا		آپ ﷺ پر فضیلت مطلع فرمانا ہے
۳۹۱	پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت کا بیان		جو کام اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کا مقام
	رشتہ بھیجنے والے کی اجازت سے یا اس کے		بلند فرمانے کے لئے آپ ﷺ پر فرض فرمائے
۳۹۲	چھوڑنے کے بعد رشتہ بھیجنا	۳۷۷	اور عام لوگوں کے لئے حرام فرمائے؟
	اگر کوئی خاتون کسی مرد سے نکاح کا رشتہ بھیجنے	۳۷۸	نکاح کی ترغیب سے متعلق
	والے کے بارے میں دریافت کرے تو اس کو	۳۸۰	ترکِ نکاح کی ممانعت
۳۹۳	بتلا دیا جائے		جو کوئی گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے نکاح کرتا
	اگر کوئی آدمی کسی دوسرے سے عورت کے متعلق	۳۸۱	ہے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتے ہیں
۳۹۴	مشورہ کرے؟		کنواری لڑکیوں سے نکاح سے متعلق احادیث
	اپنے پسندیدہ آدمی کے لئے اپنی لڑکی کو نکاح	۳۸۲	رسول ﷺ
۳۹۵	کے لئے پیش کرنا		عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا
	کوئی خاتون جس سے شادی کرنا چاہے تو وہ خود		غلام کا آزاد عورت سے نکاح
	اس سے (ہونے والے شوہر سے) کہہ سکتی	۳۸۵	حسب سے متعلق فرمانِ نبوی ﷺ
	ہے		عورت سے کس وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس
	اگر کسی خاتون کو پیغامِ نکاح دیا جائے تو وہ نماز		کے متعلق حدیث
۳۹۶	پڑھے اور استخارہ کرے		بانجھ خاتون سے شادی کے مکروہ ہونے سے
۳۹۷	استخارہ کا مسنون طریقہ		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۹	حرام ہے	۳۹۷	بیٹے کا والدہ کو کسی کے نکاح میں دینا
	دو بہنوں کو ایک (شخص کے) نکاح میں جمع	۳۹۸	لڑکی کا چھوٹی عمر میں نکاح سے متعلق
۳۱۰	کرنے سے متعلق	۳۹۹	بالغ لڑکی کے نکاح سے متعلق
	پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا	۴۰۰	کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت لینا
	بھانجی اور خالہ کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا		والد کا لڑکی سے اس کے نکاح سے متعلق رائے لینا
۳۱۲	حرام ہے	۴۰۱	غیر کنواری عورت سے اس کے نکاح سے متعلق
	دودھ کی وجہ سے کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں		اجازت حاصل کرنا
۳۱۳	رضاعی بھائی کی بیٹی کی حرمت کا بیان		کنواری لڑکی سے منظوری لینا
۳۱۴	کتنا دودھ پی لینے سے حرمت ہوتی ہے؟		اگر والد اپنی شیبہ لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر
	عورت کے دودھ پلانے سے مرد سے بھی رشتہ قائم ہو جاتا ہے	۴۰۲	نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟
۳۱۵	بڑے کو دودھ پلانے سے متعلق		اگر والد اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی منظوری کے بغیر کر دے
۳۱۷	بچے کو دودھ پلانے کے دوران بیوی سے صحبت کرنا	۴۰۳	احرام کی حالت میں نکاح کی اجازت
	عزل کے بارے میں		احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی ممانعت
۳۲۰	رضاعت کا حق اور اس کی حرمت سے متعلق	۴۰۵	بوقت نکاح کو کسی دُعا پڑھنا مستحب ہے
	حدیث		خطبہ میں کیا پڑھنا مکروہ ہے
۳۲۱	رضاعت میں گواہی کے متعلق		وہ کلام جس سے کہ نکاح درست ہو جاتا ہے
	والد کی منکوحہ عورت سے نکاح کرنے والے شخص سے متعلق حدیث	۴۰۶	نکاح درست ہونے کیلئے شرط
	آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ کی تفسیر کا بیان		اس نکاح سے متعلق کہ جس سے تین طلاق دی ہوئی عورت طلاق دینے والے شخص کے لئے
۳۲۲	لڑکی یا بہن کے مہر کے بغیر نکاح کرنے کی ممانعت سے متعلق	۴۰۷	حلال ہو جاتی ہے
			جس کسی نے دوسرے کے پاس پرورش حاصل کی تو وہ اس پر حرام ہے
		۴۰۸	ماں اور بیٹی کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۳۹	دولہا کے پاس بھیجنا	۴۳۲	شغار کی تفسیر
	نو سالہ لڑکی کو شوہر کے مکان پر رخصت کرنے سے متعلق		قرآن کریم کی سورتوں کی تعلیم پر نکاح سے متعلق
	حالت سفر میں دلہن کے پاس (سہاگ رات کیلئے) جانے سے متعلق	۴۳۴	اسلام قبول کرنے کی شرط رکھ کر نکاح کرنا
۴۴۱	شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے؟	۴۳۵	آزاد کرنے کو مہر مقرر کر کے نکاح کرنے سے متعلق
۴۴۲	اپنی لڑکی کو جہیز دینے سے متعلق	۴۳۶	باندی کو آزاد کرنا اور پھر اس سے شادی کرنے میں کس قدر ثواب ہے؟
	بستروں کے بارے میں		مہروں میں انصاف کرنا
	حاشیہ اور چادر رکھنے سے متعلق		سونے کی ایک کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر کے بقدر نکاح کرنا
۴۴۳	دولہا کو ہدیہ اور تحفہ دینا	۴۲۹	مہر کے بغیر نکاح کا جائز ہونا
۴۴۴	عورتوں سے محبت کرنا	۴۳۰	ایسی خاتون کا بیان کہ جس نے کسی مرد کو بغیر مہر کے خود پرہیز اور بخشش کیا
	مرد کا اپنی ازواج میں سے کسی ایک زوجہ کی طرف قدرے مائل ہونا	۴۳۳	کسی کے لئے شرمگاہ حلال کرنا
۴۴۵	ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا	۴۳۵	نکاح متعہ حرام ہونے سے متعلق
۴۴۷	رشک اور حسد		نکاح کی شہرت آواز اور ڈھول بجانے سے متعلق
۴۵۱	ریشک اور حسد	۴۳۶	دولہا کو (نکاح کے موقع پر) کیا دعادی جائے؟
۴۵۷	کتاب الطلاق	۴۳۷	جو شخص نکاح کے وقت موجود نہ ہو تو اس کو اس کی دعادینے سے متعلق
	جو وقت اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کے لیے مقرر کیا ہے		شادی میں زرد رنگ لگانے کی اجازت سے متعلق
۴۵۹	طلاق سنت	۴۳۸	سہاگ رات میں اہلیہ کو تحفہ دینا
	اگر کسی شخص نے حیض کے وقت عورت کو ایک طلاق دے دی؟		ماہِ شوال میں (دلہن کو سہاگ رات کے لیے) ہے؟
۴۶۰	غیر عدت میں طلاق دینا		
۴۶۱	اگر کوئی شخص عدت کے خلاف طلاق دے (یعنی حالت حیض میں طلاق دے) تو کیا حکم ہے؟		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۷۹	ایسے کلام کے بارے میں جس کے متعدد معنی ہوں اگر کسی ایک معنی کا ارادہ ہو تو وہ درست ہوگا	۴۶۲	ایک ہی وقت میں تین طلاق پر وعید سے متعلق
۴۸۰	اگر کوئی ایک لفظ صاف بولا جائے اور اس سے وہ مفہوم مراد لیا جائے جو کہ اس سے نہیں نکلتا تو وہ بیکار ہوگا	۴۶۳	ایک ہی وقت میں تین طلاق دینے کی اجازت تین طلاق مختلف کر کے دینے کا بیان
۴۸۱	اختیار کی مدت مقرر کرنے کے بارے میں ان خواتین سے متعلق کہ جن کو اختیار دے دیا گیا اور انہوں نے اپنے شوہر کو اختیار دیا	۴۶۵	کوئی شخص عورت کو صحبت کرنے سے قبل طلاق دے
۴۸۳	جس وقت شوہر اور بیوی دونوں ہی غلام اور باندی ہوں پھر وہ آزادی حاصل کر لیں تو اختیار ہوگا	۴۶۶	طلاق قطعی سے متعلق
۴۸۴	باندی کو اختیار دینے سے متعلق	۴۶۷	لفظ "أَمْرٌ بِبَيْدِكَ" کی تحقیق
۴۸۵	اس باندی کے اختیار دینے سے متعلق جو کہ آزاد کر دی گئی ہو اور اس کا شوہر آزاد ہو	۴۶۸	تین طلاق دی گئی عورت کے حلال ہونے اور حلالہ کے لیے نکاح سے متعلق احادیث
۴۸۸	اس مسئلہ سے متعلق کہ جس باندی کا شوہر غلام ہے اور وہ آزاد ہو گئی تو اس کو اختیار ہے	۴۶۹	طلاق مغلظہ دی گئی خاتون سے حلالہ اور تین طلاق دینے والے پر وعید
۴۸۹	ایلاء سے متعلق	۴۷۰	اگر مرد عورت کا چہرہ دیکھتے ہی (یعنی خلوت کے بغیر ہی) طلاق دیدے
۴۹۱	ظہار سے متعلق احادیث	۴۷۱	کسی شخص کی زبانی بیوی کو طلاق کہلوانے سے متعلق
۴۹۳	خلع سے متعلق احادیث	۴۷۲	اس بات کا بیان کہ اس آیت کریمہ کا کیا مفہوم ہے اور اس کے فرمانے سے کیا مقصد تھا؟
۴۹۴	لعان شروع ہونے سے متعلق	۴۷۳	مذکورہ بالا آیت کریمہ کی دوسری تاویل
۴۹۵	حمل کے وقت لعان کرنا	۴۷۴	اگر کوئی شخص بیوی سے اس طریقہ سے کہے کہ جا تو اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر رہ لے
	اگر کوئی شخص کوئی مقررہ آدمی کا نام لے کر عورت پر تہمت لگائے ان کے درمیان لعان کی صورت	۴۷۵	غلام کے طلاق دینے سے متعلق
		۴۷۶	لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہے؟
		۴۷۷	بعض وہ لوگ کہ جن کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے جو شخص اپنے دل میں طلاق دے اس کے متعلق
		۴۷۹	ایسے اشارے سے طلاق دینا جو سمجھ میں آتا ہو

صفحہ	باب	صفحہ	باب
	کریمہ ہے اس میں سے کون کونسی خواتین مستثنیٰ	۴۹۵	لعان کا طریقہ
۵۰۹	ہیں	۴۹۷	امام کا دُعا کرنا کہ اے اللہ تو میری رہبری فرما
۵۱۰	جس کے شوہر کی وفات ہوگئی اس کی عدت		پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت لعان کرنے
۵۱۲	حاملہ کی عدت کے بیان میں	۴۹۸	والوں کے چہرہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم
	اگر کسی کا شوہر ہمبستری سے قبل ہی انتقال کر		امام کا لعان کے وقت مرد و عورت کو نصیحت کرنا
۵۲۰	جائے تو اس کی عدت؟	۴۹۹	لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی
	سوگ سے متعلق حدیث		لعان کرنے والے لوگوں سے لعان کے بعد
	اگر بیوی اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر عدت	۵۰۰	توبہ سے متعلق
	کا حکم ساقط ہو جاتا ہے		لعان کرنے والے افراد کا اجتماع
	شوہر کی وفات کی وجہ سے عدت گزارنے والی		لعان کی وجہ سے لڑکے کا انکار کرنا اور اس کو اس
	خاتون کو چاہیے کہ وہ عدت مکمل ہونے تک	۵۰۱	کی والدہ کے سپرد کرنے سے متعلق حدیث
۵۲۱	اپنے گھر میں رہے		اگر کوئی آدمی اپنی اہلیہ کی جانب اشارہ کرے
۵۲۲	کہیں بھی عدت گزارنے کی اجازت		لیکن اس کا ارادہ اس کا انکار کرتا ہو؟
	جس کے شوہر کی وفات ہو جائے تو اس کی	۵۰۳	بچے کا انکار کرنے پر وعید شدید کا بیان
	عدت اسی وقت سے ہے کہ جس روز اطلاع		جبکہ کسی عورت کا شوہر بچے کا منکر نہ ہو تو بچہ اسی
	ملے	۵۰۳	کو دے دینا چاہیے
	مسلمان خاتون کے لیے سنگھار چھوڑ دینا نہ کہ		باندی کے بستر ہونے (یعنی باندی سے صحبت)
۵۲۳	یہودی اور عیسائی خاتون کے لیے	۵۰۵	سے متعلق
	(شوہر کی موت کا) غم منانے والی خاتون کا		جس وقت لوگ کسی بچے سے متعلق اختلاف
۵۲۵	رنگین لباس سے پرہیز		کریں تو اس وقت قرعہ ڈالنا
	دورانِ عدت مہندی لگانا	۵۰۷	علم قیافہ سے متعلق احادیث
	دورانِ عدت بیری کے پتوں سے سر دھونے		شوہر و بیوی میں سے کسی ایک کے مسلمان
۵۲۶	سے متعلق	۵۰۸	ہونے اور لڑکے کا اختیار
	دورانِ عدت سرمہ لگانا		خلع کرنے والی خاتون کی عدت
	دورانِ عدت (خوشبو) قسط اور اظفار کے		مطلقہ خواتین کی عدت سے متعلق جو آیت

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲۲	گھوڑے کو تربیت دینے سے متعلق	۵۲۸	استعمال سے متعلق
۵۲۳	گھوڑے کی دُعا		شوہر کی وفات کے بعد عورت کو ایک سال کا
	گھوڑیوں کو خچر پیدا کرانے کے لیے گدھوں		خرچہ اور رہائش دینے کے حکم کے منسوخ ہونے
	سے جفتی کرانے کے گناہ سے متعلق		کے بارے میں
۵۲۴	گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے ثواب سے متعلق	۵۲۹	تین طلاقوں والی خاتون کے لئے عدت کے
	غیر مضمر گھوڑوں کی گھڑ دوڑ		درمیان مکان سے نکلنے کی اجازت کے متعلق
	گھوڑوں کو دوڑنے کے لیے تیار کرنے سے		جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی تو اس کا
	متعلق		عدت کے درمیان مکان سے نکلنا
۵۲۵	شرط کے مال لینے سے متعلق	۵۳۱	بائسہ کے خرچہ سے متعلق
۵۲۶	جلب کے بارے میں	۵۳۲	تین طلاق والی حاملہ خاتون کا نان و نفقہ
	جب سے متعلق حدیث	۵۳۳	لفظ قرء سے متعلق ارشاد نبوی ﷺ
	مال غنیمت میں سے گھوڑوں کے حصہ کے		تین طلاق کے بعد حق رجوع منسوخ ہونے
۵۲۷	بارے میں		سے متعلق
۵۲۸	﴿۲۹﴾ کتاب الاحباس	۵۳۴	طلاق سے رجوع کے بارے میں
	وقف کرنے کے طریقے اور زیر نظر حدیث میں	۵۳۷	﴿۲۸﴾ کتاب الخیمل
۵۲۹	راویوں کے اختلاف کا بیان		گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلق احادیث
۵۵۱	مشترک جائیداد کا وقف		گھوڑوں سے محبت رکھنا
۵۵۲	مسجد کے لئے وقف سے متعلق	۵۳۹	کونے رنگ کا گھوڑا عمدہ ہوتا ہے؟
۵۵۸	﴿۳۰﴾ کتاب الوصایا		اس قسم کے گھوڑوں کے بارے میں کہ جس کے
	وصیت کرنے میں دیر کرنا مکروہ ہے		تین پاؤں سفید اور ایک پاؤں دوسرے رنگ کا
۵۶۰	کیا رسول کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟		ہو
۵۶۱	ایک تہائی مال کی وصیت	۵۴۰	گھوڑوں میں نحوست سے متعلق
	وراثت سے قبل قرض ادا کرنا اور اس سے متعلق		گھوڑوں کی برکت سے متعلق
۵۶۵	اختلاف کا بیان		گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو (ہاتھوں
۵۶۷	وارث کے حق میں وصیت باطل ہے	۵۴۱	سے) بیٹنے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۷۳	حضرت سفیان سے متعلق زیر نظر حدیث میں راوی کے اختلاف سے متعلق	۵۶۸	اپنے رشتہ داروں کو وصیت کرنے سے متعلق
۵۷۴	یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت سے متعلق	۵۷۰	اگر کوئی شخص اچانک مر جائے تو کیا اسکے وارثوں کیلئے اسکی جانب سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں؟
۵۷۵	اگر کوئی آدمی یتیم کے مال کا متولی ہو تو کیا اس میں سے کچھ وصول کر سکتا ہے؟	۵۷۱	مرنے والے کی جانب سے صدقہ کے فضائل
	مال یتیم کھانے سے پرہیز کرنا		

(۲۲)

## کِتَابُ الصِّيَامِ

### روزوں سے متعلقہ احادیث

#### باب: روزوں کا ثبوت

۲۰۹۴: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن ایک بکھرے بالوں والا دیہاتی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ ارشاد فرمائیں کہ مجھ پر اللہ عزوجل نے کتنی نمازیں فرض فرمادی ہیں؟ آپ نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: یہ ارشاد فرمائیں کہ اللہ عزوجل نے مجھ پر کس قدر روزے فرض فرمادیے ہیں؟ فرمایا: ماہ رمضان کے روزے اور اس کے علاوہ نفل روزے ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا: اللہ عزوجل نے کس قدر زکوٰۃ فرض فرمادی ہے؟ آپ نے اس شخص کو اسلامی احکام ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بزرگی عطا فرمائی میں اس میں کچھ اضافہ یا کمی نہ کروں گا جس قدر اللہ نے فرض فرمادیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہو یا جنت میں داخل ہو یا یہ شخص اگر اس نے سچ کہا۔

#### باب وُجُوبِ الصِّيَامِ

۲۰۹۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَاللَّهِ أَكْرَمَكَ لَا تَطْوَعُ شَيْئًا لَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ.

#### روزوں کی فرضیت اور قرآن:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ روزے فرض ہیں اور روزہ کی فرضیت قرآن کریم کی آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَوْرَأَيْتَ كَرِيمَةَ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سے بھی ثابت اور واضح ہے اور آیت کریمہ: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ..... کا ترجمہ یہ ہے: "اے ایمان والو! تم لوگوں



پر فرض قرار دیئے گئے ہیں جس طریقہ سے تم سے پہلے والوں پر روزے فرض قرار دیئے گئے۔“ اور آیت کریمہ: **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ** ..... کا ترجمہ یہ ہے: ”تم میں سے جو شخص رمضان المبارک پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شخص روزے رکھے اور تمہارے میں سے جو شخص مریض ہو یا مسافر ہو تو اس کو بعد میں روزوں کی قضا کرنا چاہئے اور روزوں کی فرضیت پر اجماع امت ہے اور اس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے اور مرض یا سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکنے کی صورت میں فدیہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ روزہ ہی رکھنا ہوگا۔ امت کا اس پر اجماع ہے۔ فضیلت رمضان کے بارے میں نبی کریم ﷺ شعبان کی آخری تاریخ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا کرتے تھے جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے رمضان کی فضیلت اور برکت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی۔

دور حاضر میں اکثر و بیشتر میرے مشاہدہ میں آیا ہے کہ بیماری زیادہ نہیں ہوتی بلکہ تھوڑی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو روزہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا اپنا ہی نقصان ہے۔ یاد رکھئے! جس بھی نیک عمل کا جتنا زیادہ مشقت اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور تقویٰ سے اہتمام کیا جائے اللہ کے ہاں اُس کی اتنی ہی قدر و منزلت پائے گا۔ ہاں! اگر واقعاً کوئی ایسا مرض لاحق ہے تو روزہ چھوڑا جاسکتا ہے لیکن شفا یاب ہوتے ہی روزہ کی قضاء رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم (جامی)

۲۰۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن کریم کی رو سے نبی اکرمؐ سے سوالات (غیر ضروری) کرنے کی ممانعت تھی، ہمیں خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آپ سے سوال کرے۔ اتفاق سے ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا پیغامبر ہمارے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس پیغامبر نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا آسمان کس نے پیدا کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ عرض کیا پہاڑ کس نے بنائے اور کس نے زمین میں ان کو جمایا؟ ارشاد فرمایا: اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا ان میں منافع کس نے پیدا کیے؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے زمین اور آسمان بنائے پھر زمین میں اس نے پہاڑ کھڑے کیے اور پھر ان میں قسم قسم کے فائدہ رکھے۔ کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے۔

۲۰۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ آتَانَا رَسُولُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ أَلَا اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ أَمْوَالِنَا قَالَ

صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلْتَ أَنْ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ  
رَمَضَانَ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي  
أَرْسَلْتَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ  
رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ  
سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلْتَ أَلِلَّهُ  
أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا  
أَزِيدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ فَلَمَّا وَتَى قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ  
الْجَنَّةَ.

آپ کے پیغامبر نے بیان لیا کہ ہم لوگوں پر ہر سال میں ایک ماہ  
کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا۔  
اس نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو نبی بنا کر بھیجا  
ہے اللہ نے آپ کو روزوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔  
عرض کیا آپ کے پیغامبر نے کہا کہ ہر صاحب استطاعت پر حج  
فرض ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا اس ذات  
کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں ان باتوں کو کسی  
قسم کی کمی یا اضافہ کے بغیر پورا کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چل  
دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ شخص جنتی ہوا اگر اُس نے سچ کہا۔

تشریح ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ جس ذات مقدسہ نے اتنے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور مضبوط  
پہاڑ زمین میں گاڑ دیئے وہ ذات خود کتنی بڑی ہوگی تو اس کے لئے اتنا ہی زیادہ اخلاص اور اس کی بڑائی کو سامنے رکھ کر اعمال کو  
درست انداز سے مکمل کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا اس انداز میں اعمال کی تصدیق کرنا اور دن رات میں پانچ  
نمازوں کا پڑھنا اور رمضان کے روزوں کا فرض ہونا اور استطاعت کے مطابق حج کرنا اور پختہ ارادہ کرنا کہ بغیر کسی کمی بیشی کے  
ان اعمال کو اپناؤں گا اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ یہ شخص ضرور جنت میں داخل ہوگا اس بات کی دلیل ہے کہ ان اعمال کو عمل میں  
لائے بغیر جنت میں دخول ممکن نہ ہوگا۔ (جامی)

۳۰۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم لوگ مسجد  
میں بیٹھے تھے کہ اس ایک شخص اونٹ پر سوار حاضر ہوا اور اُس نے  
مسجد میں اونٹ کو بٹھلا کر باندھا۔ پھر کہا تم میں محمد (ﷺ) کون  
ہیں؟ اور آپ تکبیر لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا جو صاحب سفید  
تکبیر لگائے تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا: اے عبدالمطلب  
کے صاحبزادے! آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو جواب دے دیا۔  
اس نے عرض کہا اے اللہ کے رسول! میں آپ سے باواز بلند کچھ  
دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ میری بات کا برا نہیں  
منائیں گے۔ فرمایا دریافت کرو جو دل چاہے۔ اس نے عرض کیا:  
میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ کے اور آپ سے قبل گزرے ہوئے  
لوگوں کے پروردگار کی۔ کیا اللہ نے آپ کو تمام آدمیوں کی طرف  
بھیجا ہے؟ فرمایا بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے کہا میں تم کو اس

۳۰۹۶: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ سَعِيدِ  
عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي زَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ  
فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ  
وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِيٌّ بَيْنَ  
ظَهْرَانِيهِمْ قُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَكِيُّ فَقَالَ  
لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْبَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي  
سَأَلْتُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمَشَدُّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا  
تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ مَا بَدَأَ لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ  
نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ قَبْلَكَ أَلِلَّهُ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ  
النَّاسَ كُلَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهُ أَلَّهُ أَمْرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ  
الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهُ  
اللَّهُ أَمْرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ  
اللَّهُ أَلَّهُ أَمْرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَعْيَانِنَا  
فَتَقْسِمَهَا عَلَى فَقْرَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ أَمْتُ بِمَا جِئْتُ  
بِهِ وَأَنَا رَسُولٌ مَنْ وَرَأَيْتُ مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ  
ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ.

۳۰۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
وغيره من إخواننا عن سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ  
بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاحَهُ  
فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ  
مُنْكَبِي بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ  
الْمُنْكَبِيُّ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ  
الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَأَلْتُكَ فَمَشَدُّدٌ عَلَيْكَ فِي  
الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ  
وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ أَلَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ  
فَأَنْشُدُكَ اللَّهُ أَلَّهُ أَمْرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ  
السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

بات پر قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے دن اور رات میں  
پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنے کا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
بے شک اللہ نے۔ پھر اس نے قسم دے کر عرض کیا: کیا اللہ نے  
آپ کو اس ماہ (رمضان) کے ہر سال روزے رکھنے کا حکم دیا  
ہے؟ فرمایا: بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا:  
کیا اللہ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ مالداروں سے زکوٰۃ  
وصول کر کے غرباء و مساکین میں تقسیم کریں؟ آپ نے فرمایا:  
بے شک اللہ نے۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا میں اس مذہب  
پر ایمان لاتا ہوں جو آپ لائے ہیں میں اپنی قوم کا قاصد اور  
نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں قبیلہ بنو سعد بن  
بکر کا ایک فرد ہوں۔

۳۰۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم مسجد میں  
بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو  
مسجد میں بٹھایا پھر اس کو باندھا پھر لوگوں سے بولا تم میں سے محمد  
(ﷺ) کون ہیں اور آپ ﷺ صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے  
تھے۔ ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے۔ وہ  
شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے  
جواب دے دیا۔ وہ شخص بولا اے محمد! میں تم سے کچھ پوچھنے والا  
ہوں اور زور سے پوچھوں گا تو تم برانہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ جو تو  
چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے  
پہلے جو لوگ گزرے انکے پروردگار کی کیا اللہ نے آپ کو سب  
آدمیوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو  
گواہ کیا آپ نے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ  
کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا  
ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی  
رمضان میں روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا

میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیروں اور مالداروں سے زکوٰۃ لے کر فقیروں کو بانٹنے کا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! ہاں تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اس دین پر جس کو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام ہوں ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے۔

۲۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہنے لگا تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟ کہا جو سرخ و سفید چہرے والے اور تکیے پر تشریف فرما ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جو دل چاہے دریافت کرو۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اور بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: بے شک۔ اس نے پھر قسم دے کر عرض کیا کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے ہر دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز کا۔ فرمایا بے شک اللہ نے۔ اس نے پھر عرض کیا: کیا اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالداروں سے صدقہ لے کر غرباء میں تقسیم کا حکم فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے دوبارہ قسم دے کر عرض کیا کہ کیا واقعی اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ اس نے عرض کیا کہ میں ایمان لایا اور میں نے سچ جان لیا۔ میں ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

باب: ماہ رمضان المبارک میں خوب سخاوت کرنے

کے فضائل

نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهُ أَلِلَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَعْيَانِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَي فُقَرَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي آمَنْتُ بِمَا جِئْتُ بِهِ وَأَنَا رَسُولٌ مِنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ خَالَفَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ.

۲۰۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءَ حَمْزَةُ بْنُ الْحَرِثِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيْكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ قَالُوا هَذَا لَأَمْعُرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْعُرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ فَمَشْتَدُّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْئَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ أَلِلَّهُ أَرْسَلْتَكَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ أَلِلَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ أَلِلَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَعْيَانِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَانِنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ أَلِلَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنْ اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ أَلِلَّهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هَذَا الْبَيْتَ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَآتَى آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ.

۱۱۳۹: باب الفضل والجود في

شهر رمضان

۲۰۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام حضرات سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور ماہ رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے اور جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے اور تلاوت قرآن فرماتے۔ بالفاظِ راوی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل سے ملاقات فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت میں شدت فرماتے۔

۲۰۹۹: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

### مشالی سخاوت:

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوب زیادہ سخاوت فرماتے یعنی جس طریقہ سے ہوا بغیر ٹھہرے ہوئے اس کا منہ کھولتے ہی نکل پڑتی ہے اس طریقہ سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے مال و دولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں بغیر رکے ہوئے تقسیم ہو جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ سرمایہ ہوتا سب تقسیم فرما دیتے۔

۲۱۰۰: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی لعنت ایسی نہیں فرمائی جس کا ذکر کیا جائے۔ جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کا وقت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہواؤں کی مانند سخاوت فرماتے۔ حضرت ابو عبد الرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح حضرت انس بن یزید کی روایت جو اوپر بیان ہو چکی۔ اس روایت میں ایک دوسری حدیث شامل کی گئی ہے۔

۲۱۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَحَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالتَّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ لَعْنَةٍ تَذَكَّرُ كَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَأَدْخَلَ هَذَا حَدِيثًا فِي حَدِيثِهِ.

### ۱۱۵۰: باب فضل شهر رمضان

۲۱۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُحْتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَفَّدُ الشَّيَاطِينُ.

۲۱۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۲ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصَفِدَتِ الشَّيَاطِينُ.

تشریح ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے بے حد نئی بنایا یعنی آپ ﷺ غیر رمضان میں بھی اپنے پاس کچھ جمع نہ ہونے دیتے بلکہ جو کچھ جیسے بھی آتا تقسیم فرما دیتے یہ تو بغیر رمضان کے آپ ﷺ کا معمول تھا تو رمضان المبارک میں آپ ﷺ کس قدر سخاوت فرماتے ہوں گے اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ بغیر رکے ہوئے جو کچھ ہوتا تھا تسلسل سے خوب سخاوت فرما کر اپنی امت کے لوگوں کو سبق دیا کہ دوسروں پر اس قدر مہربان ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل کے نام پر سخاوت کرتے ہی رہو تا کہ رمضان میں جہاں اور اعمال صالحہ پر خوب اجر و ثواب دیا جاتا ہے وہاں کئی گنا ثواب سخاوت کرنے پر بھی دیا جاتا ہے۔ (جائی)

باب: اس حدیث مبارکہ میں امام زہری رحمہ اللہ پر

۱۱۵: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

الزُّهْرِيِّ فِيهِ

۲۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ماہ رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَصَفِدَتِ الشَّيَاطِينُ.

۲۱۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَصَفِدَتِ الشَّيَاطِينُ.

۲۱۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ دیئے

۲۱۰۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ

جاتے ہیں۔

۲۱۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین باندھ (جکڑ) دیئے جاتے ہیں۔

وَسُلِسِلَتِ الشَّيَاطِينُ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.  
۲۱۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُلِسِلَتِ الشَّيَاطِينُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ إِسْحَقَ خَطَأً وَلَمْ يَسْمَعَهُ ابْنُ إِسْحَقَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ.

۲۱۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر ماہ رمضان آ گیا۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس ماہ مبارک میں شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أُوَيْسِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَدِيدِ بْنِ قَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ كُمْ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ خَطَأً.

تشریح ☆ ان چیزوں کا مشاہدہ ہر خاص و عام کو ہو جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے پُر نور ماحول میں انسان نیکی پر آسانی سے آمادہ ہو جاتا ہے اور گناہوں سے اجتناب عام دنوں کی نسبت آسان ہو جاتا ہے۔

گویا کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان مردود جو کہ ہر طرح سے انسان کو ورغلا تا پھسلاتا دین سے ہٹاتا ہے تو اس کو اللہ عزوجل پابند سلاسل کر دیتے ہیں اور جہنم کے دروازے تک بند کر دیتے ہیں اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ انسان خوب یکسوئی و اطمینان قلب کے ساتھ روزہ رمضان کے اس عظیم عمل کو شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور حصول جنت کے لئے سرانجام دے یعنی دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنا، سحری اور افطاری کا وقت پر اہتمام کرنا اس یقین سے کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کی کیفیت کو جانتے ہیں اور میرا یہ عمل خالصتاً اسی کیلئے ہے تو جب یہ سب کچھ محض اللہ کے لئے ہوگا تو آدمی کی مغفرت اور جنت میں دخول سے کوئی بھی امر مانع نہ ہوگا۔ (جائی)

باب: اس حدیث میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ پر

۱۱۵۲: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

راویوں کے اختلاف کے متعلق احادیث

مَعْمَرٍ فِيهِ

۲۱۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک میں نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے تھے

۲۱۰۸: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ

لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ماہ رمضان میں نماز تراویح ادا کرنے کی ترغیب دلاتے لیکن واجب نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے جب ماہ رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جبکہ شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آ گیا ہے۔ اللہ نے تم پر اس ماہ میں روزے فرض فرمادئے۔ اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شرارت کرنے والے شیطان اس ماہ میں بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ایک رات ہے جو شخص اس کے ثواب سے محروم رہا وہ (حقیقتاً) محروم ہے۔

۲۱۱۱: حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ ہم عتبہ بن فرقد کی مزاج پرسی کیلئے گئے۔ وہاں ہم ماہ رمضان کا تذکرہ کرنے لگے انہوں نے کہا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا ماہ رمضان کا۔ انہوں نے کہا ہم نے حضورؐ سے سنا کہ ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان اس میں باندھ دیئے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے خواہشمند! نیک کام کرو اور برائی کے طالب برے کام کم کرو۔ امام نسائی نے فرمایا اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۲۱۱۲: حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مکان میں تھا جس میں حضرت عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ میں نے ایک حدیث کا ذکر کرنا چاہا تو صحابہ میں سے ایک صحابی موجود تھے جو

الرُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُرَغَّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَبُحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَسُلِّسَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ أَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

۲۱۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى خُرَّاسَانِي قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَبُحَّتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِّسَتْ الشَّيَاطِينُ.

۲۱۱۰: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اتَّكُمُ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِي مَرَدَةِ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

۲۱۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عَتَبَةَ بْنَ فَرْقِدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذَكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيَنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ.

۲۱۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عَتَبَةُ بْنُ فَرْقِدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ



أَحَدَتْ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَهُ أَوْلَىٰ بِالْحَدِيثِ مِنِّي فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي رَمَضَانَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَ يَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ.

۱۱۵۳: باب الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ

رَمَضَانَ رَمَضَانُ

۲۱۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ حَ وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي كَرَمَةَ التَّرَكِيَّةِ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ.

حدیث نقل کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (رمضان کے متعلق) فرمایا: اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک سرکش شیطان بند کر دیا جاتا ہے۔ ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ خیر کے طالب نیک کام کرے اور اے برائی چاہنے والے برائی کم کر۔

باب: ماہِ رَمَضَانَ كَوْصَرَفِ رَمَضَانَ كَهْنِي كِي

اجازت سے متعلق

۲۱۱۳: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ میں نے ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھے اور میں عبادت میں مشغول رہا۔ راوی نے بیان کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کس وجہ سے برا خیال فرمایا ہو سکتا ہے کہ یہ وجہ ہو کہ اپنی تعریف پر۔ ضرور (ہم سے) کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہو گی۔

تشریح ☆ ویسے بھی تمام رمضان المبارک میں عبادت کہاں ہوتی ہے یعنی پورے ماہ پورے طور پر کوئی شخص عبادت میں مشغول رہا ہو ایسا کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ عامل نے رمضان المبارک میں جس قدر بھی عبادت کا اہتمام کیا اللہ تعالیٰ تو جانتے ہی ہیں اور عبادت ہوتی ہی اس لئے کہ اس کا اظہار کسی دوسرے کے سامنے نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ میں نے سارے رمضان میں یہ کیا وہ کیا۔ اخلاص سے کیا ہو عمل چھوٹا بھی بڑا ہو جاتا ہے جس طرح روزہ اللہ اور بندہ کے درمیان راز ہے تو اکیلے میں یہ کی ہوئی ہر عبادت کو بھی راز ہی رہنے دیجئے اور یہی بات اللہ عزوجل کو پسند ہے۔ (جامی)

۲۱۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون سے ارشاد فرمایا جب ماہِ رمضان آئے تو اس میں عمرہ کرو کیونکہ اس ماہ میں ایک عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

۲۱۱۴: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاغْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً.

## فضیلتِ رمضان المبارک:

ماہِ رمضان المبارک میں ہر ایک نیک عمل کا اجر بڑھ جاتا ہے دیگر احادیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے اس وجہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس مبارک ماہ میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ دونوں احادیث میں صرف لفظ رمضان ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ”شہر رمضان“ کا لفظ ارشاد نہیں فرمایا گیا۔ اس جگہ یہ بات بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ صرف ”رمضان“ نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہِ رمضان کہنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس جگہ یہ قرینہ ہو کہ مراد ماہِ رمضان ہے وہاں پر صرف رمضان بھی کہنا درست ہے۔ اگرچہ صرف لفظ رمضان کہنے کی بھی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

باب: اگر چاند دیکھنے کے ضمن میں

۱۱۵۴: بابِ اِخْتِلَافِ اَهْلِ الْاَفَاقِ

ملکوں میں اختلاف ہو

فِي الرَّوْيَةِ

۲۱۱۵: حضرت کریم ﷺ سے روایت ہے کہ امّ فضل رضی اللہ عنہا نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں شام بھیجا۔ میں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ اس دوران رمضان کا چاند دکھائی دیا تو میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھ لیا پھر میں مدینہ منورہ میں ماہِ رمضان کے آخر میں حاضر ہوا۔ مجھ سے عبد اللہ بن عباسؓ نے دریافت (سفر کے بارے میں) کیا اور چاند کا تذکرہ فرمایا۔ میں نے کہا ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے جمعہ کی رات دیکھا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی چاند دیکھا اور سب نے معاویہ کے ساتھ روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتہ کی رات دیکھا اور ہم مسلسل روزے رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن مکمل ہوں یا چاند نظر آئے۔ میں نے کہا تم معاویہ اور ان کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا نہیں ہمیں نبیؐ نے اسی طریقہ سے حکم فرمایا ہے۔

۲۱۱۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلِيٌّ هِلَالَ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومٌ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَاصْحَابِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## مسئلہ رویتِ ہلال:

چاند نظر آنے کے سلسلہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((صوموا لرويته و افطروا الرويته.....)) یعنی چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو (یعنی عید مناؤ) اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔ واضح رہے کہ مدینہ منورہ سے ملک شام کا فاصلہ دو سو میل ہے اور اس قدر فاصلہ میں اختلاف ممکن ہے۔ مذکورہ حدیث ۲۱۱۵ سے معلوم ہوا کہ بہت فاصلہ پر واقع دوسرے ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں ہے لیکن اگر نزدیک ملک ہوں تو ان کی

رویت کا اعتبار ہے۔ فقہاء کرام نے اس سلسلہ میں یہ اصول ارشاد فرمایا ہے کہ اس قدر ملک تک کے فاصلہ کی رویت معتبر ہے کہ جس میں مہینہ ۳۱ دن یا ۲۸ دن کا نہ ہوتا ہو اور رویت ہلال کے سلسلہ میں تفصیل مسائل و احکام حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”رویت ہلال کے شرعی احکام“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: رمضان کے چاند

کے لیے

ایک آدمی کی گواہی کافی ہے

۲۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اعلان کرادیا کہ تم روزے رکھو۔

۲۱۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے رات میں چاند دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ہلال! لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ کل روزہ رکھ لیں۔

۲۱۱۸: اس حدیث مبارکہ کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۱۱۹: اس حدیث مبارکہ کا مضمون بھی حدیث ۲۱۱۸ جیسا ہے۔

۲۱۲۰: حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شک والے دن خطبہ پڑھا (یعنی بے شک خطبہ دیا لوگوں کو شک والے دن) تو پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت

۱۱۵۵: باب قبول شہادۃ الرجل الواحد علی

ہلال شہر رمضان و ذکر الاختلاف فیہ علی

سفیان فی حدیث سماک

۲۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهَيْلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ ۞ أَنْ صُومُوا.

۲۱۱۷: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتُ الْهَيْلَالَ اللَّيْلَةَ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَدْنُ فِي النَّاسِ فَلْيُصُومُوا غَدًا.

۲۱۱۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلٌ.

۲۱۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ مِصْبِصِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا.

۲۱۲۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلٌ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَيْبٍ أَبُو عَثْمَانَ وَ كَانَ شَيْخًا صَالِحًا بِطَرَسُوسَ قَالَ أَنْبَأَنَا

میں گیا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے حدیث رسول نقل کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اس طریقہ سے حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تم میں روزے پورے کرو البتہ اگر دو آدمی چاند دیکھنے کی بشارت دیں جب آسمان ابر آلود ہو تو روزے رکھو یا چھوڑ دو۔

باب: اگر فضا ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن

پورے کرنا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

نقل کرنے والوں کا اختلاف

۲۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کرو اگر بادل ہوں تو تیس دن پورے کر لو۔

۲۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کرو اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن مکمل کر لو۔

تشریح ☆ یہ خیال رکھنا ضروری ہے جو چاند کے متعلق کہہ دیں کہ ہم نے چاند دیکھا وہ دونوں عام حالات میں سچی بات کہتے ہوں، جھوٹ نہ بولتے ہوں تاکہ تھوڑی غفلت سے اتنا بڑا عمل ضائع نہ ہو۔ اگر کوئی بھی اطلاع چاند کی نہ ملے تو تیس روزے پورے کرنا ضروری ہے۔

باب: اس حدیث شریف میں راوی

زہری رضی اللہ عنہ کے اختلاف سے متعلق

۲۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھو، پھر جب چاند دیکھ لو تو

ابن ابی زائدہ عن حُسين بن الحرث الجذلي عن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب انه خطب الناس في اليوم الذي يشك فيه فقال الا اتى جالست اصحاب رسول الله وسالتهم وَاَنْتُمْ حَدَّثْتَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفِطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَنْسَكُوا لَهَا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمَلُوا ثَلَاثِينَ فَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُومُوا وَأَفِطَرُوا.

۱۱۵۶: باب اِكْمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِذَا كَانَ

غَيْمٌ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي

هَرِيرَةَ

۲۱۲۱: أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفِطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ الشَّهْرَ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ.

۲۱۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفِطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدَرُوا ثَلَاثِينَ.

۱۱۵۷: باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

۲۱۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ

روزے بند کر دو اگر بادل چھائے ہوں تو تمیں روزے پورے کر لو۔

۲۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کر دو اگر موسم ابرا آلود ہو تو اندازہ کر لو یعنی تمیں دن مکمل کر لو۔

۲۱۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان سے متعلق ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزے نہ رکھو اور جس وقت تک چاند نہ دیکھ لو تو اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو اگر مطلع ابرا آلود ہو تو تم اندازہ کر لو۔

باب: اس حدیث شریف میں عبید اللہ بن عمیر پر

راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور روزے بند نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اگر مطلع ابرا آلود ہو تو اس کا اندازہ کر لو۔

۲۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزے رکھو اور جس وقت پھر چاند دیکھو تو روزے موقوف کر دو اور اگر مطلع ابرا آلود ہو تو تمیں دن پورے کر لو۔

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ پر

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا.

۲۱۲۳: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطِرُوا لَهُ.

۲۱۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطِرُوا لَهُ.

۱۱۵۸: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۲۱۲۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطِرُوا لَهُ.

۲۱۲۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ صَاحِبُ حِمَاصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطِرُوا ثَلَاثِينَ.

۱۱۵۹: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

## فِيهِ

## راویوں کے اختلاف کا بیان

۲۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور روزے چاند دیکھ کر بند کر دو اگر فضا آلود ہو تو تیس دن شمار کر لو (یعنی ایسی صورت میں تیس دن روزے رکھو)۔

۲۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو مہینہ ہونے سے قبل روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزے بند کر دو اگر بادل ہو تو تیس دن پورے شمار کر لو۔

باب: حضرت منصور پر ربیع کی روایت میں

## راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۰: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ماہ رمضان کے آگے تک جب تک چاند نہ دیکھ لو تو روزے نہ رکھو یا جب تک تم ماہ شعبان کے تیس دن مکمل نہ کر لو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا تیس دن روزے مکمل کر لو۔

۲۱۳۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم رمضان کے آگے تک روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی (یعنی تیس دن) پورے نہ کر لو یا تم چاند نہ دیکھ لو تو روزے رکھو اور روزوں کو موقوف نہ کرو جب تک تم چاند نہ دیکھ لیا کرو یا گنتی پوری کرو۔

۲۱۳۲: حضرت ربیع بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند

۲۱۲۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوَزَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ بَصْرِيُّ أَخُو أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَبَانَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ.

۲۱۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ.

۱۱۶۰: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي

## حَدِيثِ رَبِيعٍ فِيهِ

۲۱۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ قَبْلَهُ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ.

۲۱۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ أَوْ تَرَوْا الْهِلَالَ ثُمَّ صُومُوا وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ أَرْسَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ.

۲۱۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ رَبِيعِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاتِمُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ ثُمَّ صُومُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ.

۲۱۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا.

۲۱۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِلرُّؤْيِيَةِ وَافْطِرُوا لِلرُّؤْيِيَةِ فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَيَابَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ.

۱۱۶۱: باب كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ

عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۲۱۳۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَبِثْتُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ أَيْسَ قَدْ كُنْتُ أَلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْآيَاتِمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

۲۱۳۶: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

دوبارہ دیکھو تو روزے بند کر دو۔ اگر چاند (بادلوں میں) چھپ جائے تو شعبان کے تیس روز پورے کر لو مگر جب چاند اس سے پہلے دیکھ لو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے بند کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آ جائیں تو تیس روز کا عدد پورا کر لو اور مہینہ سے آگے روزہ نہ رکھو۔

۲۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے قبل تم روزے نہ رکھو (ایک دو دن کے استقبال کے واسطے) بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا بند کرو اور اگر موسم ابرا آلود ہو جائے تو تم تیس روزے مکمل کر لو۔

باب: مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے اور

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں حضرت زہری رضی اللہ عنہ پر

راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں گے۔ پھر آپ ۲۹ دن تک ٹھہرے رہے (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے پاس نہیں گئے)۔ میں نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہیں کھائی تھی ایک ماہ کے لیے۔ جبکہ ابھی تو (فقط) ۲۹ دن ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے بہت شوق

تھا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ان ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے بارے میں دریافت کروں جن کا ذکر اللہ نے اس آیت کریمہ میں فرمایا ہے: ﴿إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ یعنی اگر تم اللہ کے حضور توبہ کر لو (تو تمہارے لیے بہتر ہے) اس لیے کہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے تھے۔ پھر حدیث کو آخر تک نقل کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہما کو چھوڑ دیا جو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ظاہر کر دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دورانوں تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ان خواتین کے نزدیک نہیں جاؤں گا ایک ماہ تک کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناراضگی تھی ان پر لیکن جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حالت بتلائی۔ جب ۲۹ راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی ایک ماہ تک نہ آنے کی اور ابھی ۲۹ تاریخ کی صبح ہوئی ہے ہم شمار کرتے جاتے تھے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

باب: اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی

حدیث سے متعلق

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک روز میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۲۱۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي ثَوْرٍ حَدَّثَهُ حَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرَاتِينَ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا: ﴿إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحریم: ۴] وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَأَعْتَرَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ سِدَّةٍ مَوْجِدَةٍ عَلَيْهِنَّ حِينَ حَدَّثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدِيثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَأَنَا أَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدْدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً.

۱۱۶۲: باب ذِکْرِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فِيهِ

۲۱۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَبُو يَزِيدَ الْجَرَمِيُّ بَصْرِيُّ عَنْ بَهْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ أَنَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا.

۲۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَلَمَةُ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا.



۱۶۳: باب ذِکْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى إِسْمَاعِيلَ

فِي خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ

۲۱۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّلَاثَةِ أَصْبَعًا.

۲۱۴۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا بَعْنِي تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۱۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّلَاثَةِ الْإِبْهَامَ فِي الْيُسْرَى قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قُلْتُ لِإِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا.

۱۶۴: باب ذِکْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي خَبَرِ أَبِي

سَلْمَةَ فِيهِ

۲۱۴۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةَ وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا

باب: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں

حضرت اسماعیل سے اختلاف

۲۱۳۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا کہ مہینہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک انگلی کم کر لی۔ (مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا)۔

۲۱۴۰: حضرت محمد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔

۲۱۴۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے۔ راوی نے انگلیوں سے بتلایا اور پھر راوی محمد بن عبید نے تیسری مرتبہ میں بائیں انگوٹھے کو بند کر لیا مطلب یہ ہے کہ ۲۹ دن کا۔

باب: حضرت ابو سلمہ کی حدیث میں

یحییٰ بن ابی کثیر پر

اختلاف

۲۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور مہینہ ۳۰ روز کا بھی ہوتا ہے اس وجہ سے جب تم لوگ چاند دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور دوبارہ اس کو دیکھنے پر ہی روزے موقوف کیا کرو یعنی اگر

موسم ابراہ آلود ہو تو ۳۰ دن مکمل کر لو۔

۲۱۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ تیس (۳۰) دنوں کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم امی (بے پڑھی) امت ہیں اور ہم نہ تو لکھتے ہیں اور نہ ہی ہم حساب کتاب کرتے ہیں۔ مہینہ اس طرح اور اس طرح کا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ کے ۲۹ روز شمار فرمائے۔

۲۱۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم امی امت ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں۔ مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور تیسری مرتبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کو بند فرمایا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس ارشاد فرمائے۔ یعنی کبھی مہینہ ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ یہ ہے۔ حضرت شعبہ نے حضرت جلد بن حکیم سے نقل فرمایا کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ۲۹ دن کا ہوتا ہے اس طریقہ سے کہ دوسری مرتبہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری مرتبہ میں ایک انگلی بند کر لی۔

۲۱۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔

وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا فَإِنَّ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ. ۲۱۴۳: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

۲۱۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا حَتَّى ذَكَرْنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

۲۱۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّلَاثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا لَا نَحْسِبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِينَ.

۲۱۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فِيمَا حَكَى مِنْ صَنِيعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّلَاثَةِ أَصْبَعًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ.

۲۱۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقَبَةَ يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

## باب ۱۱۶۵ : باب الْحَثُّ عَلَى السَّحُورِ

۲۱۳۸ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي  
السَّحُورِ بَرَكَةً وَفَقَّهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ.

۲۱۳۹ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ تَسَحَّرُوا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَدْرِي كَيْفَ لَفْظُهُ.

۲۱۵۰ : أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
وَعَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا  
فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

## باب : سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۳۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت  
ہے۔

۲۱۳۹ : اس روایت میں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سحری کیا  
کرو۔

۲۱۵۰ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں)  
سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

تشریح: سحری کا وقت رحمت باری تعالیٰ کا خاص وقت ہے۔ انسان کا اس وقت خاص باری تعالیٰ کے لیے اٹھنا اور اس کی  
ہدایت پر عمل کرنا دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے اک خاص فائدہ رکھتا ہے۔ اللہ ہم سب کو اس وقت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق  
منایت کرے۔ (جامی)

## باب ۱۱۶۶ : باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

۲۱۵۱ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَرِيرٍ نَسَائِيٌّ قَالَ  
حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي  
سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

۲۱۵۲ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ قَالَ  
أَنَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً رَفَعَهُ ابْنُ

عَبْدِ اللَّهِ

## باب : اس حدیث میں عبد الملک بن ابی سلیمان

کے متعلق راویوں کا

اختلاف

۲۱۵۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان المبارک کے مہینہ میں)  
سحری کیا کرو کیونکہ اس کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۲ : اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت  
ہے۔

۲۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

۲۱۵۳: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

۲۱۵۴: اس روایت میں یہ قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سحری کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۵۵: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَآخِافٌ أَنْ يَكُونَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ.

۲۱۵۵: ترجمہ سابق روایت جیسا ہی ہے (فقط اتنا اضافہ ہے کہ) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند تو حسن ہے لیکن یہ حدیث منکر ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ غلطی حضرت محمد بن فضیل کی جانب سے ہے۔

۱۱۶۷: بَابُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ

باب: سحری میں تاخیر کی

عَلَى زُرِّيْفِيهِ

فضیلت

۲۱۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ أَنبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّيْفٍ قَالَ قُلْنَا لِحَدِيثِ أَتَى سَاعَةَ تَسَحَّرَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنْ الشَّمْسُ لَمْ تَطْلُعَ.

۲۱۵۶: حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی؟ انہوں نے فرمایا دن ہو چکا تھا لیکن سورج نہیں نکلا تھا (یعنی فجر کا وقت بالکل قریب تھا)۔

۲۱۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدِّيٍّ قَالَ سَمِعْتُ زُرِّيْفَ بْنَ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حَدِيثِ قَوْمٍ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا آتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رُكْعَتَيْنِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا هُنَيْهَةٌ.

۲۱۵۷: حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چل دیئے۔ مسجد جا کر ہم نے نماز فجر کی سنتیں ادا کیں جبکہ اس دوران نماز کی تکبیر کچھ دیر کے بعد ہوئی۔

۲۱۵۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَلَّةِ

۲۱۵۸: حضرت واصل بن زفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم لوگ نماز پڑھنے کے

بِنِ زَيْدٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حَدِيفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَصَلَّيْنَا رَكْعَتِي الْفَجْرِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْنَا.

۱۱۶۸: باب قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُورِ وَبَيْنَ صَلَاةِ  
الصُّبْحِ

۲۱۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ  
تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا  
إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ  
الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً.

۱۱۶۹: باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَسَعِيدٍ

عَلَى قَتَادَةَ فِيهِ

۲۱۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى  
الصَّلَاةِ قُلْتُ رَعِمَ أَنَّ أَنْسًا الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ  
قَالَ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً.

۲۱۶۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا  
فَدَخَلَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ  
فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ  
خَمْسِينَ آيَةً.

۱۱۷۰: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ  
مُهْرَانَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ فِي تَأْخِيرِ السَّحُورِ

واسطے نکلے تو نماز فجر کی سنتیں ادا کیں اس دوران نماز کی تکبیر ہوئی  
ہم لوگوں نے نماز ادا کی۔

باب: نماز فجر اور سحری کھانے میں کس قدر فاصلہ  
ہونا چاہیے؟

۲۱۵۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو  
گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے  
دریافت کیا نماز فجر اور سحری میں کس قدر فاصلہ تھا۔ انہوں نے کہا  
جس قدر آدمی پچاس آیات تلاوت کر لے۔

باب: اسی حدیث میں ہشام اور سعید کا

قتادہ کے متعلق اختلاف

۲۱۶۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر ہم نماز ادا کرنے کے واسطے  
کھڑے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کس قدر فاصلہ دونوں میں  
تھا؟ انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جتنا انسان پچاس آیات کریمہ  
تلاوت کر لے۔

۲۱۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر نماز فجر ادا کرنے لگے۔  
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
دریافت کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد کس قدر فاصلہ تھا۔  
انہوں نے فرمایا اس قدر کہ جس میں انسان پچاس آیات کریمہ  
تلاوت کر لے۔

باب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں

سلیمان بن مهران کے متعلق راویوں

## وَ اٰخْتِلَافِ الْفَاطِمِ

۲۱۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

۲۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

۲۱۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هَكَذَا كَانَ

## كَ اٰخْتِلَافِ

۲۱۶۲: حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو صحابہ ہیں ایک تو جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر سے کھاتا ہے اور دوسرا روزہ دیر سے افطار کرتا اور سحری جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری میں تاخیر کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۲۱۶۳: حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ہمارے درمیان دو آدمی ہیں ایک تو جلدی افطار کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے اور دوسرا افطار تاخیر سے کرتا اور سحری جلدی کھاتا ہے۔ انہوں نے کہا وہ کون ہے جو افطار جلدی کرتا اور سحری تاخیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح عمل کیا کرتے تھے۔

۲۱۶۴: حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ دونوں ایک روز عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم میں دو آدمی جو اصحاب رسول میں سے ہیں دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے۔ پوچھا وہ کون ہے جو نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں جلدی کرتا ہے؟ عرض کیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ یہ بات سن کر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی

يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۱۶۵: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

۱۱۷۱: بَابُ فَضْلِ السَّحُورِ

۲۱۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْخَرِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْ اللَّهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدْعُوهُ.

۱۱۷۲: بَابُ دَعْوَةِ السَّحُورِ

۲۱۶۷: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ بَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْخَرِثِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

۱۱۷۳: بَابُ تَسْمِيَةِ السَّحُورِ غَدَاءً

۲۱۶۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَخْبَرَنِي بِحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

طرح عمل فرمایا کرتے تھے۔

۲۱۶۵: حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروقؓ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسروقؓ نے عرض کیا: اصحاب رسولؐ میں سے دو آدمی ہیں دونوں نیک کام میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتے۔ مگر ان میں سے ایک نماز کی ادائیگی اور روزہ کے افطار میں تاخیر کرتے ہیں جبکہ دوسرے ان معاملات میں جلدی کرتے ہیں۔ عائشہ نے پوچھا: نماز اور افطار میں جلدی کرنے والے کون ہیں؟ مسروقؓ نے عرض کیا: عبد اللہ بن مسعودؓ۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے عمل کرتے تھے۔

باب: سحری کھانے کے فضائل

۲۱۶۶: ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے تو تم لوگ اس کو نہ چھوڑو۔

باب: سحری کے لیے بلانا

۲۱۶۷: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ماہ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھانے کے واسطے لوگوں کو دعوت دیتے تو ارشاد فرماتے: تم صبح کے مبارک کھانے کے لیے آ جاؤ۔

باب: سحری کو صبح کا کھانا کہنا

۲۱۶۸: حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صبح کا

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ  
عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ.

۲۱۶۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُورَ.

۱۱۷۴: بَابُ فَصْلٍ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ

### أَهْلِ الْكِتَابِ

۲۱۷۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا  
وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحُورِ.

۱۱۷۵: بَابُ السَّحُورِ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ

۲۱۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ  
السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعَمْنِي شَيْئًا فَآتَيْتُهُ  
بِتَمْرٍ وَ إِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ  
يَا أَنَسُ انظُرْ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ  
فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ  
الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا  
أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۱۷۶: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا

وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ

کھانا (یعنی سحری) لازم کر لو اس لیے کہ وہ صبح کا مبارک کھانا  
ہے۔

۲۱۶۹: حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے (یعنی سحری)  
کے لیے آؤ جو کہ بابرکت ہے۔

باب: ہمارے اور اہل کتاب کے

روزے میں فرق؟

۲۱۷۰: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا ہی  
فرق ہے۔

باب: سحری میں ستوا اور کھجور کھانا

۲۱۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ان سے سحری کے وقت ارشاد فرمایا: اے انس! میں روزہ رکھنا  
چاہتا ہوں مجھے کچھ کھلاؤ۔ چنانچہ میں کھجور اور پانی لے کر حاضر  
ہوا۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے  
تھے۔ آپ نے فرمایا انس! تم کسی کو تلاش کرو جو میرے ہمراہ سحری  
کھائے۔ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ انہوں نے عرض  
کیا میں نے ستو کا گھونٹ پی لیا ہے اور میری نیت روزہ رکھنے کی  
ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میری بھی نیت روزہ رکھنے کی ہے پھر  
زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ سحری کھائی۔ اس کے بعد آپ اٹھ  
گئے اور دو رکعت ادا فرمائیں۔ پھر آپ نماز کے لیے نکل پڑے۔

باب: تفسیر ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ



## آخر آیت تک

[البقرة: ۱۸۷]

۲۱۷۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کھانے سے قبل سو جاتا تو اس کو اگلے دن غروب آفتاب تک کھانا پینا درست نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ آیت ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا.....﴾ ترجمہ: تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ نظر آجائے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔ یہ آیت ابو قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک دن وہ حالت روزہ میں مغرب کے بعد اپنے گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے دریافت کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ان کی زوجہ نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں مگر میں آپ کے لئے باہر سے کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں جب وہ واپس تشریف لائیں تو دیکھا کہ حضرت ابو قیس سوچکے تھے۔ زوجہ محترمہ نے ان کو بیدار کیا مگر انہوں نے کچھ نہ کھایا (کیونکہ ان کے خیال میں سونے کے بعد کچھ کھانا درست نہ تھا) لہذا وہ تمام رات اسی طرح رہے۔ پھر صبح روزہ رکھا جب دوپہر کا وقت ہو گیا تو ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی اس وقت تک یہ آیت کریمہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

۲۱۷۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کالے رنگ کی دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی ہے۔

## باب: فجر کس طرح ہوتی ہے؟

۲۱۷۴: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال رات میں اذان دیتے ہیں (یعنی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) تاکہ تم میں سے جو شخص سو رہا ہو وہ بیدار ہو جائے اور تہجد کی نماز ادا کر لے یہ نماز فجر نہیں ہے۔ یہ

۲۱۷۲: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو اتى أهله وهو صائم بعد المغرب فقال هل من شيء فقالت امرأته ما عندنا شيء ولكن اخرج التمس لك عشاء فخرجت ووضع رأسه فنام فرجعت إليه فوجدته نائمًا وأيقظته فلم يطعم شيئًا وبات وأصبح صائمًا حتى انتصف النهار فغشي عليه و ذلك قبل أن تنزل هذه الآية فانزل الله فيه.

۲۱۷۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ.

## باب: ۱۱۷۷: كَيْفَ الْفَجْرُ

۲۱۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَا لَا يُؤَدُّنُ بَلِيلٌ لَيْبَةً نَائِمَكُمْ

بات آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ کے ذریعے سمجھائی بلکہ نماز فجر اس طرح ہے اور اپنی شہادت کی انگلیوں کے اشارے سے اس کی وضاحت فرمائی۔

۲۱۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور یہ سفیدی دھوکہ نہ دے جب تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہو جائے اس طرح چوڑائی میں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں جانب کھینچ کر پھیلائے۔

باب: ماہِ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے؟

۲۱۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم رمضان سے قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جس کا روزہ آجائے۔ مراد ہے وہ شخص جو عادتاً روزہ رکھتا ہو اب اگر اس کا روزہ رمضان سے قبل آ گیا تو روزہ رکھ لے کیونکہ اس کی نیت استقبال کرنے کی نہیں ہے۔

باب: اس حدیث میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ

پر راویوں

کا اختلاف

۲۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص رمضان سے قبل روزہ نہ رکھے ایک دن یا دو دن آگے مگر وہ شخص جو پہلے سے اس دن روزہ رکھا کرتا تھا پس اسے چاہئے کہ روزہ رکھے۔ (یعنی جو تو عادتاً ایسا عمل کرتا آ رہا ہے سو وہ تو کر سکتا ہے وگرنہ نہیں)۔

۲۱۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن قبل روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں کہ کوئی شخص اگر تم میں سے (نقلی) روزہ رکھا

وَيُرْجَعُ فَإِنَّمَكُمُ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِكَفِّهِ وَلَكِنَّ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ.

۲۱۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ابْنُ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغُرَّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَاذَا بِيَدَيْهِ.

۱۱۷۸: بَابُ التَّقَدُّمِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۱۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْدَمُوا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا آتَى ذَلِكَ الْيَوْمَ عَلَى صِيَامِهِ.

۱۱۷۹: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ

فِيهِ

۲۱۷۷: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُ الشَّهْرِ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَحَدًا كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ فَلْيَصُمْهُ.

۲۱۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامٍ يَوْمٍ

أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ يَوْمًا كَانَ بِصَوْمِهِ  
أَحَدُكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ.

۱۱۸۰: باب ذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ

فِي ذَلِكَ

۲۱۷۹: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ  
شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۱۱۸۱: باب الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ فِيهِ

۲۱۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا النَّضْرُ قَالَ  
أَبَانَا شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

۲۱۸۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ  
صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا  
يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ  
أَوْ عَامَةَ شَعْبَانَ.

۲۱۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ  
مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ

کرتا تھا تو چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا  
یہ حدیث خطا ہے۔

اب: اس سلسلہ میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ

کی حدیث

۲۱۷۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھتے ہوئے نہیں  
دیکھا مگر آپ ماہ شعبان کو رمضان سے ملا دیا کرتے تھے یعنی  
آپ ماہ شعبان کا روزہ رکھتے تھے کہ رمضان کے روزے سے  
متصل ہو جاتا تھا۔

باب: حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

پر راویوں کا اختلاف

۲۱۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ  
شعبان کو ماہ رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔ (یعنی شعبان کے  
روزے رکھتے رہتے یہاں کہ رمضان کے روزے شروع ہو  
جاتے)۔

۲۱۸۱: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت فرمایا۔  
انہوں نے بیان کیا کہ آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ خیال  
کرتے کہ اب آپ افطار نہیں کریں گے پھر آپ افطار کرتے  
تھے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے  
اور آپ پورے ماہ شعبان یا آخر ماہ شعبان میں روزے رکھتے  
تھے۔

۲۱۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے (یعنی  
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) ماہ رمضان میں کوئی روزہ افطار کرتی تھی  
(یعنی روزہ نہ رکھتی) پھر اس کو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہاں

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَ حَتَّى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَصُومُ فِي شَهْرِ مَا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

۲۱۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

۲۱۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ فِي شَهْرِ مِنْ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

۲۱۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ.

۲۱۸۶: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

۲۱۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي يُونُسَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ

تک کہ ماہ شعبان آجاتا۔ اور جس قدر روزے رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان میں رکھے تھے اس قدر کسی دوسرے مہینے میں نہ رکھے۔ آپ اکثر ماہ شعبان میں بلکہ پورے ماہ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۳: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ یوں روزے رکھتے کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے ہی رکھتے جائیں گے اور افطار نہیں فرمائیں گے۔ آپ ماہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے نہیں رکھتے تھے (بلکہ بعض اوقات یوں ہوتا کہ) آپ شعبان کے زیادہ حصہ یا پورے ماہ شعبان میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں ماہ شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ (بعض دفعہ یوں ہوتا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے تمام مہینہ میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے۔

۲۱۸۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کا (قطعی) علم نہیں کہ آپ نے کبھی ایک رات میں مکمل قرآن تلاوت فرمایا ہو یا کسی پوری رات عبادت کی ہو یا آپ نے کسی مہینہ کے پورے کے پورے روزے رکھے ہوں سوائے ماہ رمضان کے۔

۲۱۸۷: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے یہاں تک

کہ ہم خیال کرتے اب آپ روزے ہی رکھے جائیں گے اور کبھی افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ افطار ہی کئے جائیں گے۔ آپ نے کسی مہینہ پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ آپ ماہ رمضان میں مدینہ تشریف لائے۔

۲۱۸۸: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جس وقت آپ باہر سے تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے؟ فرمایا نہیں سوائے رمضان کے اور نہ آپ نے کبھی پورے ماہ روزے رکھے اور نہ ہی پورے ماہ افطار کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

۲۱۸۹: حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں مگر جبکہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے عرض کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ مقرر ہوتا تھا سوائے رمضان کے؟ فرمایا: اللہ کی قسم آپ نے ماہ رمضان کے علاوہ کسی مقررہ مہینہ کے روزے نہیں رکھے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور نہ آپ نے کسی ماہ میں افطار فرمایا بلکہ آپ نے ہر مہینہ میں روزہ رکھا۔

باب: اس حدیث میں خالد بن معدان کے متعلق

### اختلاف

۲۱۹۰: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہ شعبان روزے رکھتے اور پیر اور جمعرات کے دن کے روزوں کا خصوصاً

عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

۲۱۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخَرِثِ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّيُ صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيئَ مِنْ مَعِيهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

۲۱۸۹: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّيُ صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيئَ مِنْ مَعِيهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِرُؤُوسِهِمْ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ.

۱۱۸۲: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى خَالِدِ بْنِ

### مُعَدَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۲۱۹۰: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا بِحَيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَتَحَرَّى صِيَامَ

الإثنين والخميس.

خیال فرماتے۔

۲۱۹۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رِبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

۲۱۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان اور رمضان کے مہینوں کے روزے رکھتے تھے اور پیر اور جمعرات کے دن کا خصوصی خیال فرماتے۔

۱۱۸۳: بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

باب: شک کے دن کا روزہ

۲۱۹۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَى بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ.

۲۱۹۲: حضرت صلہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ انہوں نے فرمایا کھاؤ۔ کچھ حضرات پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ اس پر عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے شک والے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے (عمل مبارک) کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِكْرَمَةَ فِي يَوْمٍ قَدْ أَشْكَلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمُّ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَكَبْنَا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفَ لَا يَسْتَشِي تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤُوتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ.

۲۱۹۳: حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شک والے دن حاضر ہوا۔ وہ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ انہوں نے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ روزہ توڑ دو۔ میں نے دو مرتبہ کہا سبحان اللہ۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ قسم تو (مسلل) کھا رہے ہیں مگر ان شاء اللہ نہیں کہتے تو میں نے کہا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لاؤ۔ فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل آجائیں تو ماہ شعبان کے تمہیں روزے پورے کرو اور رمضان سے پہلے روزے نہ رکھو اور نہ ہی رمضان کو شعبان کے ساتھ شامل کرو۔

۱۱۸۴: بَابُ التَّسْهِيلِ فِي صِيَامِ

باب: شک کے دن کس کے لیے

يَوْمِ الشَّكِّ

روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۱۹۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ ابْنُ

۲۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: تم رمضان المبارک سے ایک دو دن قبل روزے نہ رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ (یعنی عادتاً نقلی روزہ رکھنے والا ہو) اس دن روزہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ وہ روزہ رکھ لے۔

سَعْدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِلَّا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ يَوْمَ أَوَائِسِينَ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ.

باب: ایمان و احتساب کے ساتھ ماہ رمضان

میں دن کو روزہ رکھنے والا اور رات کو

قیام کرنے والا

۲۱۹۵: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۱۸۵: باب ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَالْإِخْتِلَافُ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۲۱۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

تشریح ☆ ان احادیث میں صیام و قیام بالکل ہم وزن اور متوازی اور مساوی ہو گئے ہیں۔ قام کا جو لفظ ان احادیث میں استعمال ہوا ہے اس کا ترجمہ راتوں کو قیام کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے بطور دلیل حضرت عبد اللہ بن عمرو کی حدیث ہے جس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے۔“ (جامی)

۲۱۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں لوگوں کو عبادت کی تلقین کرتے مگر اس امر پر زور نہ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جس نے ماہ رمضان (کی راتوں) میں ایمان و احتساب کے ساتھ قیام کیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۱۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مسجد میں نماز کے لیے باہر تشریف لائے

۲۱۹۷: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ

الرُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَتْ فَكَانَ يُرَغَّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

۲۱۹۸: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۱۹۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغَّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا

پھر آپ نے نماز پڑھائی اور حدیث کو نقل کرتے ہوئے یہاں تک بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا آپ لوگوں کو رغبت دلاتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کی مگر یہ حکم شدت کے ساتھ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ آپ فرماتے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا رہا اجر و ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے پھر آپ نے اسی امر پر عمل کرتے ہوئے وفات پائی۔

۲۱۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص ایمان و احتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا رہا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۹: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات میں نکلتے تھے پس نماز پڑھتے تھے اور باتیں بتاتے تھے اور لوگوں کو تلقین کرتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی اس کے علاوہ بھی مگر سختی نہیں فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہوا اجر و ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے لیے ارشاد فرماتے تھے جو شخص اجر و ثواب کے واسطے کھڑا ہوا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے ماہ



سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۲: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْعَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

رمضان میں کھڑا (یعنی عبادت کرے نماز تراویح ادا کرے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کھڑے ہونے کی ترغیب فرماتے تھے مگر اس میں سختی نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہو اجر و ثواب کے واسطے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (اجر و ثواب کی نیت سے) ایمان کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو (عبادت میں خلوص نیت سے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو (عبادت کے لیے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص (شب) قدر کی رات میں کھڑا ہو ثواب اور ایمان کے ساتھ تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ  
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا  
وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۱۸۶: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَثِيرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ فِيهِ

۲۲۱۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ  
هَشَامٍ وَأَبُو الْأَشْعَثِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
هَشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ  
رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ  
قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۱۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ ابْنَانَ  
مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ  
شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا  
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۲۲۱۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ  
بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ  
بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ

ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ  
ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا سکے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ  
ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا سکے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان  
کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا سکے اگلے گناہ معاف کر دیئے  
جائیں گے۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابن ابی کثیر

اور نصر بن شبان پر راویوں کا اختلاف

۲۲۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان  
کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا سکے اگلے گناہ معاف کر دیئے  
جائیں گے۔

۲۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھڑا ہو ماہ رمضان  
میں ایمان اور ثواب کی نیت سے تو اسکے پہلے والے گناہ معاف کر  
دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کھڑا ہو لیلۃ القدر میں ایمان اور  
ثواب کی نیت سے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے  
ہیں۔

۲۲۱۲: حضرت نصر بن شبان نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے  
ملاقات کی اور ان سے کہا کہ تم مجھے رمضان کی سب سے عمدہ  
فضیلت بیان کرو جو تم نے سنی ہو۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ فرماتے ہوئے اس ماہ کو تمام مہینوں پر فضیلت دی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں ایمان کے ساتھ کھڑا ہو اجر و ثواب کے لیے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے کہ وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

۲۲۱۳: (حضرت نظر بن شیبان سے مروی) دوسری روایت بھی اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں روزے رکھے اور ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے۔

۲۲۱۳: حضرت نظر بن شیبان سے روایت ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے عرض کیا کہ مجھے ایسی کوئی روایت بیان کرو جو تم نے اپنے سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور ان دونوں کے مابین کوئی واسطہ نہ ہو۔ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے والد ماجد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے روزے فرض قرار دیئے اور سنت (مؤکدہ) ہے اس میں کھڑا ہونا (رات میں عبادت کے لیے) پس جس شخص نے رمضان میں روزے رکھے اور راتوں کو کھڑا رہا وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا جیسے کہ اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

باب: روزوں

کی

فضیلت

۲۲۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

حَدَّثَنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يُذَكَّرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۲۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا النَّضْرُ بْنُ سُمَيْلٍ قَالَ أَبَانَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا.

۲۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعْتُهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَّتْ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۱۱۸۷: باب فضل الصيام والاختلاف على

أبي إسحاق في حديث علي بن أبي طالب

في ذلك

۲۲۱۵: أَخْبَرَنِي هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لیے دو خوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطار کرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو بہت محبوب ہے (بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِينَ يُفْطِرُ وَحِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

تشریح ☆ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا ہوں۔ یہاں فوری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نماز اللہ کے لیے نہیں؟ اسی طرح حج اور زکوٰۃ کیا اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سوالوں کا جواب نشی سے ہی دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ”اور نماز قائم کر میری یاد کے لیے“ ”محافظة کرو نمازوں کی اور خاص طور پر نماز وسطیٰ کی اور کھڑے رہو اللہ کے لیے پوری فرمانبرداری کے ساتھ“ اور ”لوگوں کے ذمہ ہے اللہ کے لیے حج بیت اللہ جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہو اس کے سفر کی“ اسی طرح ”اور پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لیے“ اس اشکال کا ایک سطحی ساحل بعض حضرات نے اس طرح کرنے کی کوشش کی ہے کہ روزے میں ایسا ممکن نہیں جبکہ بقیہ تمام عبادتوں میں ریاء کا امکان ہے اس لیے کہ روزے کی کوئی ظاہری صورت نہیں ہے جو لوگوں کو نظر آسکے بلکہ وہ ایک راز ہے عبد اور معبود کے درمیان۔ ظاہر ہے کہ یہ توجیہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اس حدیث کی واحد ممکن توجیہ یہ ہے کہ روزہ روح کی تقویت کا ذریعہ ہے جسے ایک خاص تعلق اور خصوصی نسبت حاصل ہے ذات باری تعالیٰ کے ساتھ یا تقرب الہی کے ساتھ۔ اس لیے خود بنفس نفیس اللہ عزوجل ہی اس کی جزا ہے واللہ اعلم۔

۲۲۱۶: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے روزہ خاص میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کیلئے دو خوشخبریاں ہیں ایک جس وقت کہ وہ افطار کرے اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو بہت محبوب ہے (بہ نسبت) مشک کی خوشبو سے۔

۲۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ افْطَارِهِ وَلَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

## فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۲۲۱۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ صِرَارُ بْنُ مَرَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْمُنْدَرِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ وَالصَّائِمُ يُفْرِحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ وَيَوْمَ يَلْقَى اللَّهَ وَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۲۲۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ جَنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرِحَتَانِ فَرِحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرِحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۲۲۲۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ

## کا بیان

۲۲۱۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشاد فرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ رب العزت کا فرمان ارشاد فرمایا: روزہ صرف میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک اور عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمان خداوندی ہے ابن آدم میں سے کوئی نیکی کرتا ہے اس کی دس سے سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ارشاد ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ ہوں کیونکہ میرا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو چھوڑتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لئے خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال

ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لغو و بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہو گی۔

۲۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے تمام کام اسی کے لئے ہیں مگر روزہ (فقط) میرے لیے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ لغو و بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ اگر کوئی گالی دے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ روزہ دار کے لئے دو خوشخبریاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری خوشی اللہ سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔

۲۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انسان کا ہر کام اسی کے لیے ہے لیکن روزہ میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک (اور عنبر وغیرہ) کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرمان الہی ہے کہ انسان کو ہر ایک نیک عمل کے دے دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن روزہ میرے لئے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ يَوْمَ صِيَامٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفُثُ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرَحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

۲۲۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ الرَّيَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفُثُ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

۲۲۲۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفَةٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

۲۲۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَّا الصِّيَامَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ.

۱۱۸۹: باب ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَمَامَةَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ

الصَّائِمِ

۲۲۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَرْنِي بِأَمْرٍ آخِذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ خَازِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّبِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ.

۲۲۲۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيفُ شَيْخٌ صَالِحٌ وَالضَّعِيفُ لَقَبٌ لِكثْرَةِ عِبَادَتِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

۲۲۲۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ السَّكَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّبِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرِ الْهَلَالِيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ

باب: حضرت ابو امامہ کی حدیث

محمد بن یعقوب

پراختلاف

۲۲۲۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک امر کا حکم فرمائیں جس سے میں آپ کو حاصل کر لوں۔ فرمایا: تم روزہ کو اختیار کرو اس کے برابر کوئی دوسری (عبادت) نہیں ہے۔

۲۲۲۵: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس کام کا امر فرمائیں جس کے ذریعے اللہ مجھ کو نفع پہنچائے۔ فرمایا: تم روزہ کو اپنے ذمہ لازم کر لو اس کے برابر کوئی (دوسرا) کام نہیں ہے۔

۲۲۲۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

۲۲۲۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کسی کام کا حکم فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزے رکھا کرو اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔

لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ  
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُرْنِي  
بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

۲۲۲۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فِطْرِ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ  
الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ  
بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۲۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ  
بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَالْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ  
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ ابْنُ  
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ  
سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۱: ترجمہ بعینہ ہے۔

۲۲۳۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ شُعْبَةَ  
قَالَ لِي الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ الْحَكَمُ  
وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَيْبٍ بِنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

۲۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۳۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحِ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَاهُ رِيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے (جس طرح ڈھال انسانی جسم کو محفوظ رکھتی ہے اسی طرح روزہ انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے)

۲۲۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ أَنبَانَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنبَانَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَنبَانَا  
عَطَاءُ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ.

۲۲۳۴: حضرت مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی

۲۲۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدِ ابْنِ



اولاد میں سے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا تو عثمان بن عامر رضی اللہ عنہما نے ان کے پلانے کے واسطے دودھ منگوا یا۔ انہوں نے جواب دیا: میں روزہ سے ہوں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے) جس طرح تم میں کسی کے پاس جنگ میں ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں ایک دن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دودھ منگوا یا۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ ڈھال ہے دوزخ کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس جنگ میں (محفوظ رہنے کے لیے) ڈھال ہوتی ہے۔

۲۲۳۶: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۳۷: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے۔ (مراد جب تک کسی کی غیبت نہ کرے یا جب تک خلاف شرع کام نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ ایسے کاموں سے روزہ خراب ہو جاتا ہے)

۲۲۳۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ سے (یعنی دوزخ سے محفوظ رکھے گا) اور جو شخص صبح اٹھ کر روزہ رکھے اور کسی قسم کی جہالت نہ کرے پس اگر کوئی شخص جہالت سے پیش آئے تو نہ اس کو گالی دے نہ برا بھلا کہے بلکہ اس طرح کہے کہ میرا تو روزہ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ

أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلًا مِنْ بَنِي غَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنِ لِيَسْقِيَهُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۲۲۳۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

۲۲۳۶: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مِصْعَبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلَى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

۲۲۳۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عُطَيْفٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَالَهُمْ يَخْرَفُهَا.

۲۲۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلُ يَوْمِيهِ وَإِنْ أَمْرٌ وَجْهَلٌ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتَمُهُ وَلَا يَسُبُّهُ وَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيهِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

پسندیدہ ہے۔

۲۲۳۹: حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو کوئی شخص پھاڑ نہ ڈالے۔

۲۲۴۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے اس میں ان کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ پس جب آخری آدمی بھی اس میں داخل ہو جائے گا تو وہ بند ہو جائے گا۔ جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہاں وہ ایسا پانی پی لے گا جسے پی کر پھر کبھی دوبارہ پیاس نہ لگے گی۔

۲۲۴۱: حضرت سہل نے فرمایا جنت میں میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں۔ تمہارے لیے ریان ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب سارے لوگ داخل ہو جائیں گے تو وہ بند ہو جائے گا۔ پس ان کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو راہ خدا میں جوڑا صدقہ کرے (یعنی دود کی شکل میں) تو جنت میں پکارا جائے گا اے بندہ خدا یہ تیرا نیک عمل ہے۔ تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے اور جہادی جہاد کے صدقہ دینے والا صدقہ کے اور روزہ دار باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کوئی روزہ داروں میں سے پکارا اور بلایا جائے گا اس کو کس قسم کی تکلیف ہوگی اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں ہی صدا لگائی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) تم انہی (خوش قسمت) لوگوں میں شامل ہو گے۔

۲۲۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا قَالَ أَبَانَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ الصِّيَامُ جَنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِفْهَا.

۲۲۴۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا سَعِيدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ لَا يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا.

۲۲۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلٌ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ هَلْ لَكُمْ إِلَى الرِّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ.

۲۲۴۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَرِثُ ابْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ أَحَدٌ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ صَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ نَعْمٌ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۲۲۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ ابْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءِ فَإِنَّهُ أَعْضٌ لِلْبَصْرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ.

۲۲۳۳: حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ہم نوجوان تھے اور ہمیں (شہوت دبانے کی) طاقت نہیں تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ! تم نکاح کر لو کیونکہ نکاح سے انسان کی نگاہ نیچی رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھ لے کیونکہ روزہ سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

تشریح ☆ روزہ قاطع شہوت بتانے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے خصی ہو جانے سے شہوت ختم ہو جاتی ہے اسی طریقہ سے روزہ رکھنے سے شہوت میں کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت ہو جاتی ہے اور گناہوں سے بڑا گناہ شہوت سے دیکھنا بھی ہے اور غلیظ گندے خیالات بھی آتے ہیں تو روزہ رکھنے سے انسان کی طاقت میں کمی واقع ہوتی ہے یا وہ لوگ جو کہ بہت ہی طاقت کے باعث مختلف امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہر وقت شیطان کے بہکاوے میں رہتے ہیں ان کے لئے تو آنحضرت ﷺ نے ویسے بھی بطور علاج روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے تو رمضان کے روزوں سے تو پھر یہ مرض ویسے ہی رفع ہو جاتا ہے اور طاقت اعتدال پر آنے سے غلط خیالات سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ روزہ رمضان فرض بھی ہے اور من جانب اللہ رجوع بھی ہے۔ (جامی)

۲۲۳۴: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ عُثْمَانَ بِعَرَاقٍ فَحَلَّابَهُ فَحَدَّثَهُ وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فِتْنَةِ أَرْوَجُهَا فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ عِلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَعْضٌ لِلْبَصْرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءٌ.

۲۲۳۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرفات میں ملاقات ہوئی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں تمہارا نکاح کسی نوجوان خاتون سے نہ کر دوں۔ پس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو بلا کر یہ حدیث بیان کی کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے یہ اس کی نظر کی حفاظت اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھے گا اور جو کوئی نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزے رکھے پس روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۳۵: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ.

۲۲۳۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرے اور جس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۳۶: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحَدَهُمْ سِنًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ قَالَ عَلِيُّ وَسُئِلَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۲۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالْصَوْمُ لَهُ وَجَاءَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كَلْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ رَوَى عَنْهُ مَنْصُورٌ وَمُغِيرَةُ وَشُعْبَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ اسْمُهُ نُجَيْحٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَمَعَ ضَعْفِهِ أَيْضًا كَانَ قَدِ اخْتَلَطَ عِنْدَهُ أَحَادِيثٌ مَنَّاكِبٌ مِنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَمِنْهَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسَّكِينِ وَلَكِنْ انْهَسُوا نَهْسًا.

۱۱۹۰: بَابُ ثَوَابِ مَنْ صَامَ يَوْمًا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ

۲۲۳۶: حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت دوسرے صحابہ کرام جنہیں کے علاوہ حضرت اسود اور علقمہ رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ تھے۔ ان حضرات نے ایک حدیث بیان فرمائی میرا خیال ہے کہ وہ حدیث میرے لیے بیان فرمائی کیونکہ میں اس وقت تمام موجود لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ حدیث یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے نوجوانان! تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھے اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہوں سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے۔

۲۲۳۷: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا وہ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ ایک جوان خاتون کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم میں سے جو کوئی قدرت نکاح رکھے اسے چاہئے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح انسان کی نظر کو (گناہ سے) اور شرم گاہ کو (زنا سے) پاک رکھتا ہے اور جو شخص قدرت نہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کو خصی (شہوت میں کمی) بنا دے گا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث میں جو راوی ابو معشر ہیں ان کا نام زیاد بن کلب ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ انہی کی روایت کردہ حدیثوں میں سے دو یہ ہیں: (۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ (۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم گوشت کو چاقو، چھری سے مت کاٹو بلکہ اس کو نوچ کر کھاؤ۔

باب: جو شخص راہِ خدا میں ایک روزہ

رکھے اور اس سے متعلق حدیث میں

## ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

## سهیل بن ابی صالح

## پراختلاف

۲۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۳۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ فِي ذَلِكَ  
۲۲۳۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحَرَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۳۹: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الصَّرِيرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا.

۲۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ

(یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

باب: زیر نظر احادیث میں حضرت سفیان ثوری پر

### راویوں کا اختلاف

۲۲۵۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں ایک دن روزہ رکھے (یعنی جہاد یا حج کے سفر میں) تو اللہ عزوجل جہنم کو روزہ کی وجہ سے ستر سال کی دوری پر کر دے گا۔

۲۲۵۸: الفاظ حدیث میں معمولی سا اختلاف (تغییر و تبدل) ہے

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۴: أَخْبَرَنَا مَوْلَى بَنِي إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۱۱۹۱: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى سَفْيَانَ

### الثَّوْرِيُّ فِيهِ

۲۲۵۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ نَيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي حَدَّثَكُمْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُمَيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۲۲۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

لیکن ترجمہ اور مفہوم گزشتہ حدیث ہی کے مطابق ہے اس میں فرق نہیں۔

شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ.

۱۱۹۲: باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ

باب: سفر میں روزہ کی

کراہت

فِي السَّفَرِ

۲۲۵۹: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

حالتِ سفر میں روزہ رکھنا:

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگرچہ ترک بھی درست ہے بشرطیکہ سفر میں سخت تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو نہ رکھے اور بعد میں قضا کر لے اور یہ حکم شرعی کا ہے یعنی مدت سفر اگر اس قدر ہے کہ جس قدر سفر شرعی ہوتا تو حکم یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہے اور اگر مسافت سفر کم ہے تو روزہ رکھنا چاہئے اور اس مسئلہ میں علماء ظاہریہ کا قول یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ جائز ہی نہیں ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل مذکور ہے۔

۲۲۶۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا نیک کام نہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت خطا ہے۔ پہلی روایت درست ہے اور زیر نظر روایت میں حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا کسی دوسرے راوی نے ساتھ نہیں دیا۔

۲۲۶۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ ابْنَ كَثِيرٍ عَلَيْهِ.

تشریح ☆ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کے مصداق یہ ساری رعایتیں اور سہولتیں جو بیان ہوئیں اس سے مقصود اللہ کو بندوں کے حق میں آسانیاں فراہم کرنا ہے نہ کہ دشواریاں۔

۱۱۹۳: باب الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قِيلَ ذَلِكَ وَ

باب: اس سے متعلق تذکرہ کہ جس کے باعث

ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
فِي ذَلِكَ

آپ ﷺ نے اس طرح ارشاد فرمایا اور حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں محمد بن عبد الرحمن پر

### اختلاف

۲۲۶۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس ہجوم لگائے  
ہوئے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے  
عرض کیا یہ شخص روزہ کے باعث پریشانی میں مبتلا ہے (واضح  
رہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: سفر میں  
روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گزرے ہوا جو  
ایک درخت کے سایہ میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔  
آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا  
گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ روزہ دار ہے۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے  
تم اللہ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا  
فرمائی ہے۔

۲۲۶۳: حضرت محمد بن عبد الرحمن بھی مذکورہ سند سے اس شخص  
سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں، جیسی حضرت  
جابر رضی اللہ عنہ سے سنی۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت علی بن مبارک کے

### اختلاف کا تذکرہ

۲۲۶۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ ایک دن ایک شخص کے پاس گزرے جو درخت کے سایہ  
میں تھا اور لوگ اس پر پانی ڈال رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

۲۲۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ  
غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدُهُ  
الصَّوْمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ  
مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۲: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرْسُ عَلَيْهِ  
الْمَاءُ قَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هَذَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
صَائِمٌ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ  
وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا.

۲۲۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ.

۱۱۹۴: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ

### المُبَارَكِ

۲۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا وَكَعْبٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ



عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَقْبَلُوهَا.

۲۲۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمَرَ قَالَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

### ۱۱۹۵: بَابُ ذِكْرِ اسْمِ الرَّجُلِ

۲۲۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا قَدْ ظَلَلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

۲۲۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدْحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ.

۲۲۶۸: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَيْ النَّبِيِّ ﷺ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَقَالَ لِأَبِي

اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ تم اللہ کی دی گئی رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔

۲۲۶۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس آدمی کا روزہ ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

### باب: سابقہ حدیث میں ذکر کردہ شخص کا نام

۲۲۶۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس سال فتح مکہ ہوا آپ ﷺ ماہِ رَمَضَانَ میں مکہ مکرمہ روزہ کی حالت میں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ (وادی) کُرَاعِ الْغَمِيمِ پہنچ گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ یہاں پر لوگوں کو روزہ کے باعث دشواری اور تکلیف محسوس ہوئی۔ عصر کے بعد آپ ﷺ نے ایک پیالہ پانی طلب فرمایا اور لوگوں کے سامنے پی لیا۔ اس پر بعض حضرات نے روزہ افطار کر لیا جبکہ بعض نے روزہ کو قائم رکھا۔ آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ بعض حضرات روزہ سے ہیں آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

۲۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں مر الظہران (مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام) میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھا لو۔ انہوں نے کہا ہمارا روزہ ہے۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: تم (دوسرے صحابہ سے ارشاد ہے) اپنے دونوں ساتھیوں کی تیاری کرادو اور ان کا کام کرو کیونکہ ان کا روزہ ہے۔

۲۲۶۹: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر الظہر ان میں صبح کا کھانا (سحری) فرما رہے تھے۔ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا آؤ اور کھانا کھا لو۔ بقیہ حصہ گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۲۷۰: راویوں کا فرق ہے وگرنہ ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہی ہے۔

باب: مسافر کے لیے

روزہ معاف ہونے

سے متعلق

۲۲۷۱: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں بتلاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۲: حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صبح کے کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ۔ میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے

بُكْرٍ وَعُمَرَ آدِنِيَا فُكَلَا فَقَالَ اَنَا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ اَعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ.

۲۲۶۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدَى بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءُ مُرْسَلٌ.

۲۲۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ مُرْسَلٌ.

۱۱۹۶: بَابُ ذِكْرِ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالِاخْتِلَافِ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي خَبَرِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ

۲۲۷۱: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أبا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اذْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمَسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنُصِفَ الصَّلَاةَ.

۲۲۷۲: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا تَنْتَظِرُ

شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۳: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ، میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۴: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث مبارکہ فقط راویوں کے فرق سے بیان کی وگرنہ ترجمہ بعینہ ہے۔

۲۲۷۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ، میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت معاویہ بن سلام اور

حضرت علی بن مبارک پر

اختلاف

۲۲۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں

الْغَدَاءِ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۳: اَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اُنْبَاَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاُخْرَجَ قَالَ اَنْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللَّهَ تَعَالَی وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَاجِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۲۷۵: اَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ اسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ اَنَّ اَبَا اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ اَنْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ قَالَ اِذْنُ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۱۱۹۷: باب ذِكْرُ اِخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ

سَلَامٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

۲۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

اس قدر اضافہ ہے کہ میں سفر سے حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو میں نے سلام عرض کیا۔ جب میں چلنے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھانے کے لیے ٹھہر جاؤ، میں نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے (مسافر کے لیے) روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

۲۲۷۷: راویوں کے فرق کے ساتھ وہی حدیث ہے کہ میں سفر سے لوٹا.....۔

۲۲۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی روزہ معاف فرما دیا اور اگر روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دیں بعد میں قضا کر لیں۔

۲۲۷۹: حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بوڑھے سے سنا جو قبیلہ قشیر کا تھا اس نے اپنے چچا سے سنا۔ ایوب نے نقل کیا کہ پہلے حدیث نقل کی ہم سے پھر ہم نے اس کو اونٹوں میں دیکھا تو ابو قلابہ نے فرمایا تم حدیث نقل کرو اس نے کہا مجھے حدیث نقل کی میرے چچا نے کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت کھانا نوش فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز و روزہ معاف فرما دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی روزہ معاف فرما دیا۔

۲۲۸۰: حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے راوی سے ملو گے؟ مجھے اس کی پہچان بتلائی تو میں اس سے ملا۔ اس نے کہا مجھ سے میرے ایک رشتہ دار نے نقل کیا جن کو حضرت انس بن

الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أبا أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَ أَخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أبا أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ.

۲۲۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ التَّلِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمَرْضِعِ.

۲۲۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ الْفَيَّاهُ فِي إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنِي فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ اذْنُ فَاطْعَمُ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمَرْضِعِ.

۲۲۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هَذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي صَاحِبِ الْحَدِيثِ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي

مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ لے کر حاضر ہوا جس وقت کہ آپ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا آؤ اور کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا مسافر سے آدھی نماز اور روزہ جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف فرما دیا ہے۔

۲۲۸۱: حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا: آؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں روزہ کے احکام بتلاؤں۔ اللہ نے مسافر کی آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

۲۲۸۲: اس حدیث کا مضمون گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔

۲۲۸۳: حضرت ہانی بن شخیر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بلخریش کے آدمی سے سنا اور اس نے اپنے والد سے کہ میں ایک مرتبہ حالت مسافرت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا جبکہ میں روزہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ فرمایا آؤ تم کو اس بات کا علم نہیں اللہ نے مسافر کے لیے معافی دی ہے۔ عرض کیا کیا معافی عطا فرمائی ہے؟ فرمایا: روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۴: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلخریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف

يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذْتُ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِذْنُ أَخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَعَدَّى قَالَ هَلُمَّ إِلَى الْعَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ أَخْبِرُكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْجُلِيِّ وَالْمَرَضِيِّ.

۲۲۸۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ نَحْوَهُ.

۲۲۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ هَانِي بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْخَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ تَعَالَى أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ هَانِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْخَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَآتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمُ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدْتُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

فرمادی ہے۔

۲۲۸۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ هَانِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا وَضَعَ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ.

۲۲۸۵: حضرت ہانی بن شخیر نے قبیلہ بلحریش کے ایک شخص سے سنا۔ وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ ہم سفر میں ہوتے تھے جب اللہ کو منظور ہوا ہم نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں کہ اللہ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی ہے۔

۲۲۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ غِيلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ اذْنُ فَاطِعُمٍ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطِعُمٍ فَدَنَوْتُ فَطِعِمْتُ.

۲۲۸۶: حضرت غیلان سے روایت ہے کہ ایک دن سفر میں ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا۔ انہوں نے کھانا پیش کیا۔ میں نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کے لیے روانہ ہوئے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھا لو۔ اس نے عرض کیا: میں روزہ سے ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ معاف فرمادیا پس آؤ اور کھانا میں شریک ہو جاؤ چنانچہ میں حاضر ہوا اور کھانے میں شریک ہو گیا۔

۱۱۹۸: بَابُ فَضْلِ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ

باب: بحالت سفر روزہ نہ رکھنے

عَلَى الصِّيَامِ

کی فضیلت

۲۲۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقُوا الرُّكَّابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

۲۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے۔ ہم میں کچھ حضرات روزہ سے جبکہ کچھ حضرات روزہ سے نہیں تھے۔ ایک روز بہت گرمی تھی ہم لوگ سایہ کے نیچے ٹھہرے یہاں تک کہ گرمی کی شدت سے روزہ دار گرنے لگے اور بغیر روزہ دار بھی (حالت پریشانی میں) اٹھ بیٹھے۔ ہم نے اونٹوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن کاجرو ثواب بغیر روزہ والے لوگوں کے حصہ میں آ گیا۔

۱۱۹۹: باب ذِکْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمِ فِي السَّفَرِ

كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

۲۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَعْنُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ  
الصَّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالِافْطَارِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ الْخَيْطِ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ  
الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

۲۲۹۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الصَّائِمُ  
فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

باب: دورانِ سفر روزہ ایسا ہے جیسے مکان میں بغیر

روزہ کے رہنا

۲۲۸۸: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
کہ لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے گھر میں افطار کرنا  
یعنی بغیر روزہ کے رہنا۔

۲۲۸۹: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان  
فرمایا کہ دورانِ سفر روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جس طرح کہ حالت  
قیام (یعنی گھر میں) میں افطار کرنا۔

۲۲۹۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سفر  
کے دورانِ روزہ رکھنے والا شخص ایسا ہے جیسے حالت قیام میں  
افطار کرنے والا۔

۱۲۰۰: باب الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ وَذِكْرُ

اِخْتِلَافِ خَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

۲۲۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي  
رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى آتَى قَدِيدًا ثُمَّ آتَى بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ  
فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

باب: بحالتِ سفر

روزہ رکھنا

۲۲۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ماہِ رمضان میں (سفر پر) روانہ ہوئے۔ آپ حالتِ روزہ میں  
تھے یہاں تک کہ مقامِ قدید (مدینہ سے سات منزل پر ایک  
مقام) پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا  
جو آپ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پی لیا۔

بحالتِ سفر روزہ:

مذکورہ بالا روایات و احادیث شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ دورانِ سفر روزہ رکھنے میں اجر و ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ  
ہے۔ یہ حکم اس صورت میں جبکہ سفر کے دورانِ روزہ رکھنے میں تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور روزہ  
رکھ لیا تو گناہ نہیں ہے۔

۲۲۹۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى آتَى قَدِيدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى آتَى مَكَّةَ.

۲۲۹۳: أَخْبَرَنَا ذَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبَانَا الْحَسَنُ ابْنُ عَيْسَى قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتَّى آتَى قَدِيدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَهُوَ وَأَصْحَابُهُ.

۱۲۰۱: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

مَنْصُورٍ

۲۲۹۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى آتَى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۲۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ.

۲۲۹۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَيُفْطِرُ.

۲۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے یہاں تک کہ مقام قدید پہنچ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۲۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت سفر روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدید (مقام) میں تشریف لائے پھر ایک پیالہ دودھ کا طلب فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ دودھ پیا۔

باب: راوی حدیث منصور کے

اختلاف سے متعلق

۲۲۹۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ (ماہ رمضان) میں مکہ کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ مقام عسفان پہنچ گئے وہاں پر آپ نے ایک پیالہ دودھ کا منگوا یا اور پیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے چھوڑ دے۔

۲۲۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ماہ رمضان میں سفر فرمایا۔ یہاں تک کہ مقام عسفان میں داخل ہوئے پھر آپ نے ایک برتن منگوا یا اور دن میں پانی پی لیا۔ لوگ دیکھتے رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶: حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے عرض کیا دوران سفر رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے بھی تھے اور افطار بھی فرماتے تھے۔



۲۲۹۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان میں روزے رکھے اور حالت سفر میں روزہ افطار (ترک) بھی فرمایا۔

۲۲۹۷: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاهِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ.

باب: حضرت حمزہ بن عمرو کی روایت میں  
حضرت سلیمان بن یسار کے متعلق راویوں

۱۲۰۲: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ فِي حَدِيثِ حَمْزَةَ

بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

کا اختلاف

۲۲۹۸: حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دوران سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۲۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ نُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ.

۲۲۹۹: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو سابقہ حدیث میں مذکور ہوا ان تمام احادیث کا ایک ہی مطلب ہے لیکن الفاظ میں معمولی فرق ہے۔

۲۲۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِثْلَهُ مُرْسَلٌ.

۲۳۰۰: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا دوران سفر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آسِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَفْطِرَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۱: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عہد نبوی میں مسلسل روزے رکھتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپ نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آسِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَفْطِرَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۲: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر مسلسل روزے رکھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اگر دل چاہے تو روزہ رکھو اور اگر دل چاہے تو افطار کرو۔

۲۳۰۳: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سفر میں روزے کے بارے میں۔ فرمایا: تمہارا دل چاہے تو (سفر میں) روزہ رکھ لو اور اگر تمہارا دل چاہے تو نہ رکھو۔

۲۳۰۴: حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت محسوس کرتا ہوں۔ کیا مجھ پر دوران سفر (روزہ رکھنے میں) کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: بے شک یہ رخصت ہے سفر میں اگر چاہے تو روزہ رکھ لے ورنہ افطار کر دے۔

۲۳۰۵: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا میں دوران سفر روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۶: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں دوران سفر بھی رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ وَاللَيْثُ فَذَكَرَ آخَرَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَزَةَ بْنِ عَمْرِو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَفْطِرَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۴: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَحَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَانِي جَمِيعًا عَنْ حَمَزَةَ بْنِ عَمْرِو قَالَ كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۲۳۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ ابْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مُرَاجٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حَمَزَةَ بْنَ عَمْرِو حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ.

۱۲۰۳: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عُرْوَةَ فِي

حَدِيثِ حَمْزَةَ فِيهِ

۲۳۰۷: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَجِدُ فِي قُوَّةِ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ قَالَ هِيَ رُحْصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ.

۱۲۰۴: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ فِيهِ

۲۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

۲۳۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّائِنِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

۲۳۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

باب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت

عروہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۲۳۰۷: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ دوران سفر روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (ایسا کرنے میں) مجھ پر کسی قسم کا کوئی گناہ ہے؟ فرمایا: یہ ایک رخصت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پس جو شخص یہ رخصت حاصل کرے تو بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب: اس حدیث میں حضرت ہشام بن عمرو پر

اختلاف سے متعلق

۲۳۰۸: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دوران سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۰۹: حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ دوران سفر روزہ رکھا کرتے تھے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو روزہ رکھ لو اور اگر دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور دل چاہے تو تم روزہ نہ رکھو۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں حضرت ابو نضرہ پر

### اختلاف سے متعلق

۲۳۱۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی روزہ رکھتا اور کوئی نہ رکھتا۔ نہ روزہ دار افطار والے پر عیب لگاتے اور نہ افطار والے روزہ دار پر کوئی عیب لگاتے (یعنی اس معاملے پر ایک دوسرے پر تنقید نہیں کرتے تھے)۔

۲۳۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔

۲۳۱۱: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْرَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفِطِرْ.

۲۳۱۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْرَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصِّيَامَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفِطِرْ.

۱۴۰۵: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي نَضْرَةَ

### المنذر بن مالك بن قطعة فيه

۲۳۱۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعْيبُ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعْيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۴: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْفَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعْيبُ الصَّائِمَ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعْيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۳۱۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا.

۲۳۱۶: حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سفر کیا۔ دوران سفر ہم میں سے کوئی روزہ سے ہوتا تھا اور کوئی افطار کرتا۔ اور (اس معاملے میں) کوئی ایک دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

باب: مسافر کے لیے ماہ رمضان میں اس کا اختیار

ہے کہ وہ کچھ دن روزہ رکھے اور کچھ دن نہ رکھے

۲۳۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوا۔ آپ حالت روزہ میں (مدینہ سے) باہر تشریف لائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قدید پہنچے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا۔

باب: جو کوئی ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر وہ سفر

کرے تو روزہ توڑ سکتا ہے

۲۳۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت روزہ میں سفر شروع فرمایا جب مقام عسفان پر پہنچے تو آپ نے ایک پانی کا برتن طلب فرما کر پانی نوش فرمایا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں دوران رمضان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں روزہ رکھا اور روزہ افطار بھی کیا۔ پس جس کا دل چاہے روزہ رکھے اور جس کا دل چاہے روزہ افطار کر لے۔

باب: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو

روزہ کی معافی سے متعلق احادیث

۲۳۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

۲۳۱۶: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا يَعْيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۱۲۰۶: بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَصُومَ

بَعْضًا وَيُفْطِرُ بَعْضًا

۲۳۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ.

۱۲۰۷: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ

شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

۲۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ فَانْتَحَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۱۲۰۸: بَابُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْحَبَلِيِّ

وَالْمَرْضِيِّ

۲۳۱۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: آؤ کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ معاف کر دیا ہے۔

ابن ابراہیم عن وھیب بن خالد قال حدثنا عبد اللہ ابن سوادۃ القسیری عن ابیہ عن انس بن مالک رجل منهم انه اتى النبی ﷺ بالمدينة وهو يتعدى فقال له النبی ﷺ هلم الى الغداء فقال انى صائم فقال له النبی ﷺ ان الله عز وجل وضع للمسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الحبلی والمرضع.

تشریح ☆ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ حاملہ خاتون کو روزہ رکھنے میں خود کو یا بچہ کو نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہو لیکن بعد میں قضا رکھنا لازم ہے۔ اسلام نے خواتین پر جو خصوصی احسانات فرمائے ہیں یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ (جامی)

۱۴۰۹: باب تاویل قول اللہ عز وجل:

باب: آیت کریمہ:

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينَ﴾

کی تفسیر کا بیان

﴿مِسْكِينَ﴾ [البقرة: ۱۸۴]

۲۳۲۰: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينَ﴾ نازل ہوئی یعنی جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کو کھانا اور اگر روزہ نہ رکھنا چاہے تو وہ فدیہ ادا کر دے یہاں تک کہ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۳۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ بَكْرِ عَنْ بَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينَ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يَفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَتَسَخَّرَتْهَا.

روزہ کے فدیہ سے متعلق:

مذکورہ آیت کریمہ سے بظاہر طاقت ور شخص کیلئے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں فدیہ ادا کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے لیکن واضح رہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اور یہ حکم دوسری آیت کریمہ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ اشْهَرَ فَلْيَصُمْهُ سے منسوخ ہو گیا اور اب حکم یہی ہے کہ اگر روزہ رمضان میں رکھنے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ ہو یعنی ایسا سخت مریض ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے یا سفر کی حالت ہو تو بعد میں روزہ کی قضا کرے اور سخت مریض اور شیخ فانی کے واسطے روزہ کا فدیہ ادا کرنا درست ہے اور آج کل کے اعتبار سے ایک روزہ کا فدیہ ایک کلوچھ سو تینتیس گرام گیہوں آٹا یا چاول یا اس کی قیمت ہے۔

۲۳۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جن حضرات روزہ رکھنا فرض ہے ان کو ایک

۲۳۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَزِيدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ

مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے اگر کوئی دوسرے مسکین کو کھانا دے تو وہ اس کے لیے اچھا ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ واضح رہے کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ جس طرح کمزور شخص جس کو روزہ رکھنے سے نقصان کا اندیشہ ہے یا ایسا بیمار جو تندرست نہیں ہوتا بلکہ مسلسل بیمار رہتا ہے۔

عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فِدْيَةَ طَعَامٍ مِسْكِينَ يُطِيقُونَ يَكْلَفُونَ فِدْيَةَ طَعَامٍ مِسْكِينَ وَ أَحَدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامٍ مِسْكِينَ آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوحَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَ أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِي هَذَا إِلَّا لِلَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٌ لَا يُشْفَى.

باب: حائضہ کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت

۲۳۲۲: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حائضہ خاتون جب حیض سے پاک ہو جائے تو کیا وہ نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے کہا کیا تم حروریہ تو نہیں ہو؟ عہد نبوی میں جب ہمیں حیض آتا تھا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد آپ ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے مگر نماز کے قضا کا نہیں۔

۱۲۱۰: باب وَضِعِ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

۲۳۲۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ مُسَهَّرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ اتَّقِصِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ إِذَا طَهَّرَتْ قَالَتْ أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهَرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ.

”حرور“ کی تشریح:

حرور شہر کوفہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے یہ نسبت اسی حرور کی جانب ہے۔ خارجی لوگ اس جگہ کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس جگہ ان کو قتل فرمایا تھا۔ وہ لوگ مسائل دنیا میں سختی اور تشدد سے کام لیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون سے یہی فرمایا کہ اپنے کلام سے تم مجھ کو حروری معلوم ہوتی ہو یعنی کیا تم خارجی فرقہ کی خاتون ہو؟

۲۳۲۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان کے روزے مجھ پر لازم ہوتے تو میں ان کی قضا نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ ماہ شعبان آجاتا (تو قضا کرتی)۔

۲۳۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لِيَكُونَ عَلَى الصِّيَامِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانَ.

باب: حائضہ جب پاک ہو جائے یا ماہ رمضان

میں سفر سے واپسی ہو جائے جبکہ دن باقی ہو تو

کیا کرنا چاہیے؟

۱۲۱۱: باب إِذَا طَهَّرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ

الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ

بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

۲۳۲۴: محمد بن صفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن فرمایا تم میں سے آج کے دن کسی شخص نے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم میں سے بعض حضرات روزہ سے ہیں اور کچھ کا روزہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم باقی دن مکمل کر لو (یعنی باقی دن کچھ نہ کھاؤ پیو) اور قرمی آبادیوں میں یہ کہلوایا کہ باقی دن پورا کریں۔

باب: اگر رات میں روزہ کی نیت نہ کی ہو تو کیا

دن میں نفلی روزہ رکھنا درست ہے؟

۲۳۲۵: حضرت سلمہ بن الکریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کسی آدمی سے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کے دن اعلان کر دو کہ جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ دن کے باقی حصہ میں کچھ نہ کھائے پئے اور جس نے نہیں کھایا تو وہ شخص روزہ رکھے۔

روزہ کی نیت اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں

طلحہ بن یحییٰ کے متعلق

اختلاف

۲۳۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر دوسرے روز تشریف لائے تو میرے پاس حیس (کھجور، پیاز، گھی اور پیاز سے تیار کردہ کھانا) آیا تھا۔ میں نے آپ کے لئے اسے بچا کر رکھا کیونکہ آپ اسے پسند فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ حیس جو میں نے آپ کے لئے رکھا ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ پھر آپ نے وہ تناول فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: نفلی روزہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اس کو اختیار ہے چاہے وہ صدقہ

۲۳۲۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَبُو حَصِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوا مِمَّا مَنْ صَامَ وَمِمَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ فَاتِمُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيَتِمُوا بِقِيَّةِ يَوْمِهِمْ.

۱۲۱۲: بَابُ إِذَا لَمْ يَجْمَعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ

يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

۲۳۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَذِنَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلَيْتَمَّ بِقِيَّةِ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.

۱۲۱۳: بَابُ النِّيَّةِ فِي الصِّيَامِ وَالْإِخْتِلَافِ

عَلَى طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ فِي خَبَرِ

عَائِشَةَ فِيهِ

۲۳۲۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَاتَى صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَّاتُ لَهُ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَّاتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ أَذِنِيه أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَكَلْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ الْمُتَطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ



دے یا نہ دے۔

شَاءَ امْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا.

تشریح ☆ حیس عرب کا ایک مشہور کھانا ہے جو کہ کھجور پنیر گھی اور آلے وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے اور عرب اس کھانے کو بڑے شوق سے تناول کرتے ہیں۔

۲۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو میرے پاس حیس (پنیر) کا حصہ پہنچا تھا۔ میں اس کو لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے وہ حیس تناول فرمایا۔ مجھے اس پر تعجب ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ جب پہلی مرتبہ تشریف لائے تھے تو آپ کا روزہ تھا پھر آپ نے حیس کھالیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! جو کوئی روزہ رکھے اگر وہ روزہ ماہ رمضان کا نہ ہونہ ہی رمضان کی قضا کا یا نفل روزہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال سے صدقہ نکالا اس کے بعد جس قدر چاہا سخاوت کر کے اس میں سے دیا اور جس قدر چاہا کنجوسی کر کے اس میں رکھ لیا۔

۲۳۲۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي شَرِيكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةٌ قَالَ أَعْنَدُكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلِيٍّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلْتُ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتَ عَلِيٍّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَنَزِلَةٌ مِنْ صَامٍ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قِضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنَزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةً مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَيَحِلُّ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكُهُ.

۲۳۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ پھر فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر ایک دن (دوبارہ) تشریف لائے تو ہمارے پاس حیس آیا ہوا تھا۔ دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا حیس کا حصہ آیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے صبح کو روزے کی نیت کر لی تھی پھر کھانا کھالیا۔

۲۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ وَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلْتُ خَالَفَهُ قَاسِمُ بْنُ يَزِيدٍ.

۲۳۲۹: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ پس ہم نے عرض کیا ہمارے پاس حیس آیا تھا ہم نے اُس میں سے آپ ﷺ کا حصہ رکھ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر

۲۳۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا

لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرُ.

۲۳۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تَطْعِمُونِيهِ فَبَقُولُ لَا فَيَقُولُ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَهْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلُ.

۲۳۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَيَأْتِي صَائِمٌ.

۲۳۳۲: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا قَدْ أَهْدَيْتُ لَنَا حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلُ.

۲۳۳۳: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ

طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كَلْبُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.

۲۳۳۴: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

آپ نے روزہ توڑ ڈالا۔

۲۳۳۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ آپ روزہ رکھے ہوئے تھے۔ اور دریافت فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ہمارے پاس (حیس کا) حصہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا چیز ہے؟ ہم نے کہا حیس۔ فرمایا: میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر آپ نے وہ تناول فرمایا۔

۲۳۳۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ ہم نے عرض کیا جی نہیں۔ آپ نے فرمایا میرا تو روزہ ہے۔

۲۳۳۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ ہم نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا میرا تو روزہ ہے۔ پھر آپ دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا ہمارے پاس حیس کا تھنہ آیا ہے۔ چنانچہ حیس منگوا یا گیا۔ آپ نے فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت تھی۔ پھر آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا۔

۲۳۳۳: حضرت مجاہد بن جسر اور حضرت ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔

۲۳۳۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا

تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر جب آپ (دوبارہ) تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں روزہ افطار کر لیتا ہوں گرچہ میں روزہ فرض اور لازم کر چکا تھا۔

باب: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں

راویوں کے اختلاف سے متعلق حدیث

۲۳۳۵: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۶: أم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

۲۳۳۷: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص روزہ کی نیت فجر نکلنے سے قبل کرے تو وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۳۸: أم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ کی نیت نہ کرے وقت فجر سے قبل تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ إِذَا أَصُومُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ إِذَا أَفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ.

۱۲۱۴: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ

حَفْصَةَ فِي ذَلِكَ

۲۳۳۵: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ ذَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرْحَبِيلٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَبْتَئِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَبْتَئِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ أَشْهَبَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَذَكَرَ آخَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَهُمَا عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُومُ.

۲۳۳۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَبْتَئِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

۲۳۳۹: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص رات سے ہی روزہ کی نیت نہ کرے تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۰: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۳۱: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۳۲: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جو فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۳۳: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۴: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۵: أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

۲۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُومُ.

۲۳۳۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۳۱: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَبَانُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانُ حَبَّانٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

۲۳۳۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۲۳۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

جس نے روزہ کی نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے روزہ کی نیت نہیں کی فجر سے قبل تو وہ شخص روزہ نہ رکھے۔

باب: حضرت داؤد علیہ السلام

کے روزہ سے متعلق

۲۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں سے اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور تمام نمازوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے۔ وہ آدھی رات تک سویا کرتے تھے اور تہائی رات سے بیدار رہتے پھر وہ رات کے چھٹے حصہ میں سوتے تھے۔

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُومُ.

۲۳۳۷: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

۱۲۱۵: بَابُ صَوْمِ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۳۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

عبادتِ داؤدؑ:

مطلب یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بارہ گھنٹے کی رات میں سے چھ گھنٹے آرام فرماتے اس کے بعد وہ تین گھنٹے تک بیدار رہتے پھر وہ دو گھنٹے تک آرام فرماتے۔

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا روزہ!

۲۳۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ حالت قیام میں۔

۱۲۱۶: بَابُ صَوْمِ النَّبِيِّ بَابِي هُوَ وَامِي

وَذَكَرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۲۳۳۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ.

۲۳۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ اب

۲۳۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

### ایام بیض کے روزے:

افطار نہیں فرمائیں گے اور جب چھوڑتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ماہ رمضان کے علاوہ کبھی ایک ماہ تک مسلسل روزے نہیں رکھے۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ ویں، ۱۴ ویں، ۱۵ ویں تاریخ کا روزہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ بلکہ حالت سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔

۲۳۵۱: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزے رکھے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور جب آپ افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

۲۳۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرِ الْمُرُوزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَرْوَانَ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ.

۲۳۵۲: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رات میں کبھی تلاوت کے دوران قرآن پاک مکمل کیا ہو یا ساری رات عبادت فرمائی ہو یا کسی ماہ رمضان کے علاوہ پورے کے پورے روزے رکھے ہوں۔

۲۳۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ.

۲۳۵۳: حضرت عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ سے نبی کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا: آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے ہی رکھیں گے۔ پھر افطار فرماتے تو ہم خیال کرتے کہ اب افطار ہی فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے۔

۲۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

۲۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مہینوں میں روزوں کے لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ کو ماہ رمضان کے ساتھ ملا دیا کرتے تھے۔

۲۳۵۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانَ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ.

۲۳۵۵: أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزے رکھا کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے افطار ہی نہ فرمائیں گے اور میں نے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کسی ماہ کے ماہ شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔

۲۳۵۶: حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو ماہ پے درپے مسلسل روزے نہ رکھتے ماہ شعبان کے علاوہ اور ماہ رمضان کے (یعنی ان دو ماہ میں آپ روزوں میں تسلسل رکھتے)۔

۲۳۵۷: حضرت أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں مسلسل روزے نہ رکھتے اور شعبان کے روزوں کو آپ ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دیتے تھے۔

۲۳۵۸: أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ماہ شعبان کے علاوہ زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے البتہ ماہ شعبان کے زیادہ تر حصہ میں آپ روزے رکھتے۔

۲۳۵۹: أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے روزے رکھتے البتہ کچھ دن افطار فرماتے۔

۲۳۶۰: أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ماہ شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۳۶۱: حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا میں آپ کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں اس طرح روزے رکھتا ہوں نہیں دیکھتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

۲۳۵۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُمَا أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

۲۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

۲۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تُوْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَا يَصُومُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ.

۲۳۵۸: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَتَهُ.

۲۳۵۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۲۳۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

۲۳۶۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ أَبِي الْغَضَنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ

یہ مہینہ وہ ہے کہ جس کی برکت (اور عظمت) سے لوگ غافل ہیں اور ماہِ رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں انسان کے اعمال اللہ کے پاس اٹھائے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جس وقت میرا عمل پیش ہو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب روزے رکھتے ہیں تو اس قدر رکھتے ہیں کہ یوں لگتا ہے اب افطار نہ فرمائیں گے اور جب افطار فرماتے ہیں تو لگتا ہے کہ کبھی روزے نہیں رکھیں گے اور جب آپ افطار فرماتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ دو دن کے علاوہ روزے نہیں رکھیں گے اگر وہ دو دن آپ کے روزوں میں آ جائیں تو بہتر ہے۔ نہیں تو آپ ان میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کون سے؟ میں نے کہا پیر اور جمعرات۔ فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔

۲۳۶۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھا کرتے۔ پس لوگ کہتے اب افطار نہیں ہوں گے پھر جب افطار فرماتے تو لوگ کہتے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔

۲۳۶۴: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے تھے۔

۲۳۶۵: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے

زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَرَكَ تَصُومَ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تَرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَحَبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

۲۳۶۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغَضَنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَى يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَحَبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

۲۳۶۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ الْغَفَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيَقَالُ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ فَيَقَالُ لَا يَصُومُ.

۲۳۶۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

۲۳۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجَرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

۲۳۶۶: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اُنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ  
بُنُّ سَعِيدِ الْاُمَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ  
بُنِّ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

۲۳۶۷: أَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

۲۳۶۸: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ ابْنِ  
الشَّهِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ  
عَاصِمِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَوَاءِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

۲۳۶۹: أَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرِ  
الْتَمَارُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ عَنِ  
سَوَاءِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ  
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ مِنْ هَذِهِ  
الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبَلَةِ.

۲۳۷۰: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ  
قَالَ اُنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اُنْبَاَنَا حَمَادُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي  
النَّجُودِ عَنْ سَوَاءِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ  
ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ  
وَمِنْ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

۲۳۷۱: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ  
جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنِي تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ  
الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ.

تھے۔

۲۳۶۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور  
جمعرات کے دن کے روزے کا (خاص) خیال فرماتے  
تھے۔

۲۳۶۷: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن کا خیال (خاص  
اہتمام) فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا  
کرتے تھے۔

۲۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے  
تھے ایک تو ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو اور دوسرے ہفتہ کے پیر  
کو۔

۲۳۷۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی پیر اور  
جمعرات کو روزہ رکھتے تھے پھر دوسرے ہفتہ کے پیر کو روزہ  
رکھتے تھے۔

۲۳۷۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف کی ہتھیلی کو دائیں رخسار  
مبارک کے نیچے رکھتے اور پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے  
تھے۔

۲۳۷۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں شروع سے (یعنی مہینہ کی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھا کرتے اور آپ جمعہ کے روزہ کم افطار کرتے (یعنی جمعہ کے دن زیادہ تر روزہ رکھا کرتے)

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نمازِ چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ اُس وقت تک نہ سویا کرو جب تک کہ نماز وتر نہ پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ تین روزے رکھنے کا حکم دیا۔

۲۳۷۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا مجھے اس کا علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے علاوہ کسی اور دن کا روزہ اور دنوں کے مقابلہ میں بہتر سمجھ کر رکھا ہو یعنی ماہِ رمضان اور عاشورہ کے دن کا۔

۲۳۷۵: حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معاویہ سے سنا جبکہ وہ عاشورہ کے دن منبر پر تھے اور فرما رہے تھے کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن فرماتے تھے میں روزہ سے ہوں جس کا دل چاہے وہ روزہ رکھ لے۔

۲۳۷۶: حضرت بنیدہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ ذی الحجہ کے نو دن میں اور ہر ماہ کے تین دن میں ایک پہلے پیر اور دو جمعرات کو (روزہ رکھتے تھے)۔

۲۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبِي أَنبَانَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۳۷۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَمْرُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرُكْعَتِي الضُّحَى وَأَنْ لَا آتَامَ إِلَّا عَلَيَّ وَتَرٍ وَصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

۲۳۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ.

۲۳۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ آيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ.

۲۳۷۶: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَرِّ بْنِ صِيَّاحٍ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ.

۱۲۱۷: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں

## الْخَبَرِ فِيهِ

## عطاء راوی پر اختلاف

۲۳۷۷: أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْحَرِثُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو  
اس نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَ وَأَبَانَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۲۳۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو  
شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی  
افطار کیا۔

۲۳۷۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي  
وَعُقْبَةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی  
افطار کیا۔

۲۳۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ  
عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ.

۲۳۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی  
افطار کیا۔

۲۳۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ  
عَطَاءٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۲۳۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو  
شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اس نے نہ تو روزہ رکھا نہ ہی افطار  
کیا۔

۲۳۸۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ  
أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۲۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ میں  
ہمیشہ روزے رکھتا ہوں پھر حدیث نقل کی۔ عطاء راوی نے بیان

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

کیا کہ مجھے یہ بات یاد اور محفوظ نہیں لیکن اس قدر تو (بہر حال) یاد ہے کہ اس طریقہ سے کہا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے گویا اُس شخص نے روزے رکھے ہی نہیں۔

### مستقل (مسل) روزہ رکھنا:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ انسان مستقل بارہ مہینہ روزہ ہی رکھتا رہے بلکہ کبھی روزہ رکھے اور کبھی چھوڑ دے (ماہ رمضان میں تو پورے ہی مسلسل روزے رکھے) اور جو شخص رمضان کے علاوہ مستقل روزے ہی رکھتا رہے تو گویا وہ شخص بھوک پیاس کے برداشت کرنے کا عادی ہو گیا اور روزہ رکھنے سے جو مقصد تھا وہ فوت ہو گیا۔ دراصل انسان کو خواہش نفس کے چھوڑنے کا اجر و ثواب اسی وقت ہوتا ہے کہ جس وقت خواہش استعمال بھی موجود ہو اور اپنے نفس کو بلا وجہ مشقت اور تکلیف کے برداشت کرنے کا عادی بنا لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

باب: ہمیشہ روزہ رکھنے

کی

ممانعت

۲۳۸۳: حضرت عمران سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کبھی افطار نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

۲۳۸۴: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۵: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ مستقل روزہ رکھنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے اور نہ افطار ہے۔

۱۲۱۸: باب النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْخَبَرِ فِيهِ

۲۳۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۲۳۸۴: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۲۳۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

تشریح ☆ اسلام دین فطرت ہے۔ انسان پر جس طرح حقوق اللہ ہیں اسی طرح حقوق العباد کا معاملہ ہے۔ ان دونوں کو اعتدال و قسط کے ساتھ پورا کیا جانا چاہیے۔ یہی اسلام کا مقصود ہے۔ سیرت نبوی سے باسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان تقاضوں کو نہایت معتدل طریقہ سے اور راہ اعتدال پر رہتے ہوئے پورا کیا۔ اس لیے کسی بھی دینی و دینی معاملے میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راہ ہی اپنانی چاہیے۔ (جامی)

۱۲۱۹: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى غَيْلَانَ بْنِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں

جَرِيرٍ فِيهِ

راوی غیلان پر اختلاف

۲۳۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص اتنے زمانہ سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہ تو اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا (یعنی ایسا شخص روزہ کے ثواب سے محروم ہے کیونکہ بھوک پیاس اس کی عادت بن گئی ہے)۔

۲۳۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانٌ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مَعْبِدِ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَا يُفْطِرُ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ.

۲۳۸۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا آپ کس قدر روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے اس سوال پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اللہ کے معبود برحق ہونے اسلام کے دین ہونے اور رسول اللہ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ پھر آپ سے دریافت کیا گیا کیا ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: جو اس طرح کرے تو (گویا کہ) اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

۲۳۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبِدِ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ.

باب: پے در پے روزے رکھنا

۱۲۲۰: باب سَرْدِ الصِّيَامِ

۲۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا: میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا دوران سفر بھی روزے رکھ لوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم روزہ رکھ لو اور چاہو تو افطار کر لو۔

۲۳۸۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِوِ الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفْصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ.

۱۲۲۱: بَابُ صَوْمِ ثُلْثِي الدَّهْرِ وَذِكْرُ

اِخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۲۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَتُلْثِيهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

روحانی علاج:

مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی جب ہمیشہ روزہ دار رہتا ہے تو وہ شخص رات میں کیوں کھاتا ہے؟ اور یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ناپسندیدگی کے فرمایا حاصل یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے سے دل کے امراض حسد اور کینہ وغیرہ کا علاج ہو جاتا ہے۔

۲۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَتُلْثِيهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبِدِ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بَمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ

باب: دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن

ناغہ کرنا

۲۳۸۹: حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہما ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے افضل یہ تھا کہ وہ آدمی کچھ نہ کھاتا۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص دو دن روزے رکھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ چھوڑ دے؟ فرمایا: یہ بھی زیادہ ہے پھر ارشاد فرمایا: تم تمہیں اس قسم کا عمل نہ بتلا دوں کہ جس سے قلب کے وسوسے زائل ہو جائیں وہ یہ کہ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لینا۔

۲۳۹۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ وہی ہے جو گزشتہ حدیث میں گزرا۔ اس حدیث میں (اتنا اضافہ) ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو ہمیشہ رکھنے والا ہو۔

۲۳۹۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ تو وہ روزہ ہے نہ افطار۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو

لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْلَمَ يَصُومُ وَلَمْ يَفْطِرْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ هَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.

۱۲۲۲: بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ وَذِكْرُ

اِخْتِلَافِ الْفَاطِ النَّاقِلِينَ فِي ذَلِكَ لِخَبَرِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِيهِ

۲۳۹۲: قَالَ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنبَأَنَا حُصَيْنٌ وَمُعِيزَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعِيزَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نَعَمْ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطْلُقْنَا فِرَاشًا وَلَمْ يَفْتَسْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي بِهِ فَاتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ

شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے؟ فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے۔ پھر مزید فرمایا کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے۔ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عرض کیا گیا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت رکھوں۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

باب: ایک دن روزہ رکھنا اور

ایک دن افطار کرنا

کیسا ہے؟

۲۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک حسب و نسب والی خاتون سے کیا۔ جب وہ اس کے پاس گئے اور شوہر کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے کہا بہت عمدہ آدمی ہیں جب سے میں آئی ہوں اُس نے آج تک میرا بستر استعمال نہیں کیا اور نہ اس نے کبھی کھایا کہ اس کو اجابت کی ضرورت پیش آئے۔ میرے والد نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ فرمایا اُس کو میرے پاس لاؤ۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں نے کہا روزانہ۔ پھر آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں تم تین روزے رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ فرمایا تم دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اس پر میں نے پھر پہلی

بات کو دہرایا۔ فرمایا: تمام روزوں سے زیادہ افضل روزے رکھو اور وہ داؤد علیہ السلام کے ہیں یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۲۳۹۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میرا نکاح والد نے ایک خاتون سے کیا۔ جب وہ اُسکے پاس تشریف لائے تو میرے بارے میں دریافت فرمایا۔ اُس نے کہا آدمیوں میں سے بہترین آدمی ہے نہ رات کو سوتا ہے نہ دن کو افطار کرتا ہے۔ پس انہوں نے مجھے ڈانسا اور فرمایا تم نے ایک مسلم خاتون کو ایذا دی۔ میں نے اپنی جوانی کی وجہ سے ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی۔ یہ خبر نبیؐ تک پہنچی تو فرمایا: میں رات عبادت میں مشغول رہتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ پس تم قیام بھی کرو اور سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اسی طرح عرض کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: تم داؤد کا روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ میں نے پھر وہی جواب دہرایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا ایک مہینہ میں مکمل قرآن ختم کرو پھر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے فرماتے پندرہ روز تک پہنچ گئے اور میں وہی بات کہتا جاتا تھا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔

۲۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم تمام رات عبادت میں مشغول رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا سچ ہے۔ ارشاد فرمایا: اس طرح نہ کرو بلکہ سوؤ اور قیام بھی کرو روزہ رکھو اور افطار بھی کرو بے شک تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے، جسم کا بھی حق ہے، بیوی کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے اور ممکن ہے کہ رب تجھے طویل عمر دے۔ پس تمہارے لیے ہر ماہ میں تین روزے کافی ہیں کیونکہ ہر نیک عمل کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے میں اس سے زیادہ قوت ہے اور اس پر جازم رہا۔ پس آپؐ نے بھی شدت

الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

۲۳۹۴: أَخْبَرَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ حَدَّانَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ زَوْجَتِي أَبِي امْرَأَةٌ فَجَاءَ بِزَوْرُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرِينَ بَعْلَكَ فَقَالَتْ نِعَمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفِطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ زَوْجَتِكَ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَصَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَتِفْتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالْإِجْتِهَادِ فَلَبَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِكَيْبِي أَنَا أَقْوَمُ وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفِطِرُ فَنَمَ وَصُمَ وَأُفِطِرُ قَالَ صُمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمَ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمَ يَوْمًا وَأُفِطِرُ يَوْمًا قُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهَى إِلَى خَمْسِ عَشْرَةَ وَأَنَا أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ.

۲۳۹۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجْرَتِي فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمَ وَقُمْ وَصُمَ وَأُفِطِرُ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرِزْوَجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِيَصْدِيقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمْرٌ وَإِنَّ حَسْبَكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قُلْتُ



اور سختی فرمائی کہ ہر ماہ میں تم تین روزے رکھو۔ میں نے پھر اپنی بات کو قوت سے دہرایا، آپ نے بھی اسی طرح فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا وہ کیسا ہے؟ فرمایا: آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار)۔

۲۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کیا کہ میں زندگی بھر ساری رات عبادت میں مشغول رہوں گا اور دن میں روزہ رکھوں گا۔ ارشاد فرمایا کیا تو نے کہا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ۔ فرمایا اس قدر طاقت نہیں رکھتے پس روزہ رکھو اور افطار بھی کرو عبادت کرو اور ہر ماہ میں تین روزے رکھو کیونکہ نیک عمل کا اجر ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ ایک دن روزہ اور دو دن افطار کرو۔ میں پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: اچھا ایک دن روزہ ایک افطار کرو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور بہت مناسب اور معتدل ہے۔ میں نے پھر اپنی بات پر اصرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میں پہلی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کر لیتا یعنی ہر ماہ میں تین روزے تو ہو میرے لیے مجھے میرے گھر اہل و عیال اور دولت سے زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۹۷: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا چچا جان! مجھ سے وہ بیان کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان کیا۔ فرمایا اے میرے بھتیجے میں نے ارادہ کیا کہ بہت زیادہ عبادت کروں یہاں تک کہ ساری زندگی روزہ رکھوں اور ہر رات قرآن مکمل کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ تشریف

إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً فَشَدَدْتُ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَشَدَدْتُ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمَ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ النَّهْرِ

۲۳۹۶: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَ أَفِطِرْ وَنَمْ وَ قُمْ وَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ ذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ النَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَ أَفِطِرْ يَوْمَيْنِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَ أَفِطِرْ يَوْمًا وَ ذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لِأَنَّ أَكُونَ قِيلَتْ الثَّلَاثَةُ الْآيَاتِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي

۲۳۹۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ أَيُّ عَمِّ حَدِيثِي عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَجْمَعْتُ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَهِدَ

لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ میں تمام زندگی روزہ رکھوں گا اور قرآن کریم کی تلاوت کروں گا۔ میں نے عرض کیا بلاشبہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اور ہر ماہ کے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ہر ہفتہ میں دو پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھ لو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ لیا کرو وہ اللہ کے ہاں تمام روزوں میں اعتدال والا ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک افطار۔ وہ جس بات کا وعدہ فرماتے اس کے خلاف نہ کرتے اور جب جنگ شروع فرماتے تو پھر میدان سے پیچھے نہ ہٹتے۔

باب: روزوں میں کمی بیشی سے

متعلق

احادیث مبارکہ

۲۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو تمہیں اس کا اجر ملے گا باقی نو دن کے روزوں کا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تم دو دن کا روزہ رکھو اور باقی ایام کا تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا تم تین دن روزے رکھو تو باقی دن کا بھی تم کو اجر ملے گا۔ میں نے پھر اپنی بات کو دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام روزوں میں افضل حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور تم انہی کی طرح روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار فرماتے۔

۲۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى قُلْتُ لَأَصُومَنَّ الذَّهْرَ وَلَا أَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَأَصُومَنَّ الذَّهْرَ وَلَا أَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قُلْتُ فَاتَانِي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَإِنَّهُ كَانَ إِذَا وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقَى لَمْ يَقِرَّ.

۲۳۹۳: باب ذِكْرِ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ

وَالنَّقْصَانِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۲۳۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دس روز میں تم ایک روزہ رکھو تو تم کو باقی نو روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا اچھا ہر ایک نو روز میں سے ایک دن روزہ رکھو اور باقی آٹھ روزوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: فرمایا: ہر ایک آٹھ روز میں سے ایک دن روزہ رکھو اور باقی سات دنوں کے روزوں کا بھی اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا: اس کے بعد اسی طرح بیان فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک افطار کرو۔

۲۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو تو دس روزوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے عرض کیا: اس میں اضافہ کریں۔ فرمایا: دو دن روزہ رکھو تم کو نو دن کے روزوں کا اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا اس میں اور اضافہ فرمائیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: تین روز کا روزہ رکھو تم کو آٹھ روزوں کا اجر ملے گا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے فرمایا مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس قدر عمل میں اضافہ ہوگا اسی قدر اجر میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔

الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفِطْرُ يَوْمًا.

۲۳۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَحْمَرَ وَآخِرُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشْرَةِ فَقُلْتُ زِدْنِي فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةِ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أَرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

### روزہ کو عادت بنا لینا:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ لوگ (نفل) روزے کم رکھیں اور زیادہ افطار کریں کیونکہ جس وقت بہت زیادہ روزے رکھیں گے نفس تکلیف اور بھوک پیاس کا عادی بن جائے گا اور روزہ اس کی عادت بن جائے گی۔ اس وجہ سے افطار زیادہ کرنا اور نفل روزہ ترک زیادہ کرنا اچھا ہے۔

### باب: ہر مہینے میں دس روزے رکھنے کا بیان

۲۳۰۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ تم ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہو اور دن بھر روزہ رکھتے ہو۔ میں نے

### ۱۲۲۳: باب صَوْمِ عَشْرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَطَرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عرض کیا: میرا اس عمل سے کوئی ارادہ نہیں سوائے ثواب کے۔ فرمایا: جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے دراصل روزہ نہیں رکھا بلکہ میں تم کو ہمیشہ روزے کا اجر بتاتا ہوں۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ہر ماہ میں پانچ روزے رکھو میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا: ہر مہینہ میں دس دن روزے رکھو۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ پھر آپ نے فرمایا تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔

۲۳۰۲: اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حدیث مبارکہ بعینہ (حدیث: ۲۳۰۱) جیسی ہے۔

۲۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے اور ساری رات عبادت میں مشغول رہتے ہو۔ جب تم اس طرح کرو گے تو تمہاری آنکھیں دھنس جائیں گی اور طبیعت میں تھکن آ جائے گی۔ کیونکہ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو یہ ہمیشہ کے روزے کے برابر ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار۔ جس طرح کہ داؤد علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ لڑائی سے نہیں بھاگتے تھے۔

۲۳۰۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ایک ماہ میں قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس زیادہ پڑھنے کی صلاحیت ہے۔ پھر میں یہی عرض کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پانچ دن میں قرآن پڑھو۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو۔ میں پھر اپنی بات دہراتا رہا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَ تَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْآبَدَ وَلَكِنْ أَدُلُّكَ عَلَى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۰۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ صَدُوقًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ وَسَاقِ الْحَدِيثَ.

۲۳۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِنَ عَمْرٍو إِنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْآبَدَ صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمِ الدَّهْرِ كُلُّهُ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْرُ إِذَا لَاقَى.

۲۳۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ

یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: تمام روزوں میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ وہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرتے۔

۲۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا ہوں۔ آپؐ نے مجھے طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے علم ہوا ہے کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے۔ اس طرح نہ کرو کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا تمہارے نفس کا اور تمہاری بیوی کا بھی حق ہے۔ روزہ رکھو اور افطار بھی کرو سوؤ اور عبادت بھی کرو۔ تم کو بقیہ نو روزوں کا بھی اجر ملے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا: تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا ان کا روزہ کس طرح کا تھا؟ فرمایا ایک دن روزہ اور ایک دن افطار اور جب جنگ میں مقابلہ ہوتا تو آپؐ راہ فرار اختیار نہ فرماتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص کر سکتا ہے۔

باب: ہر ماہ پانچ روزے سے متعلق

احادیث

۲۳۰۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کے متعلق تذکرہ ہوا۔ آپؐ تشریف لائے میں نے آپؐ کے لیے چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپؐ زمین پر تشریف فرما ہوئے اس حالت میں کہ تکیہ میرے اور آپؐ کے درمیان حائل ہو گیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: پانچ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا: سات۔ میں نے پھر

أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

۲۳۰۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ إِنَّ أبا العباسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَأَمَّا لَقِيَهُ قَالَ أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلَا هَلِكَ حَظًّا وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى لِذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ إِذَا قَالَ وَكَيْفَ كَانَ صِيَامَ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْرُ إِذَا لَاقَى قَالَ وَمَنْ لِي بِهَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ.

۱۲۲۵: باب صِيَامِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ

مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۰۶: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ أَنبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَالْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةَ آدَمَ رُبْعَةَ حَشْوَهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ

عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا نو۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے۔ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

### باب: ہر ماہ چار روزے رکھنا

۲۳۰۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ ایک روزہ رکھو باقی نو دن کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھ لو اور باقی ایام کے روزوں کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ صلاحیت ہے۔ فرمایا تین دن روزے رکھو باقی دنوں کا اجر تم کو ملے گا۔ میں نے پھر وہی عرض کیا۔ فرمایا چار روزے رکھ لو اور باقی کے دنوں کا ثواب تمہیں مل جائے گا۔ میں نے اپنی بات دہرائی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام روزوں میں سب سے اچھے روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔

### باب: ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کے متعلق

۲۳۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ ان پر سلامتی اور رحمت نازل فرمائے) تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک نماز چاشت کی اور دوسرے سونے سے قبل نماز وتر ادا کرنے کی اور تیسرے ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی۔

۲۳۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا ایک تو سونے سے قبل نماز وتر کی ادائیگی کا اور دوسرے جمعہ کے روز غسل کرنے کا اور تیسرے ہر ماہ میں تین دن روزے

يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطَرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ.

### ۱۲۲۶: باب صِيَامِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۳۰۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمِّمْنَا مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمِّمْنَا يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمِّمْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمِّمْنَا أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفِطِرُ يَوْمًا.

### ۱۲۲۷: باب صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۳۰۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوَتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ قَالَ أَنبَانَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَمْرُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَلَاثٍ بَنُوْمٍ عَلَيَّ وَتَرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

رکھنے کا۔

۲۳۱۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرُكْعَتِي الصُّحَى وَأَنْ لَا آتَامَ إِلَّا عَلَى وَتَرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے بغیر نماز وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنے کا۔

۲۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَوْمٍ عَلَى وَتَرٍ وَالغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز وتر ادا کرنے کے بعد سونے کا حکم فرمایا اور جمعہ کے دن غسل کرنے کا اور ہر مہینے تین دن روزے رکھنے کا۔

۱۲۲۸: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي عَثْمَانَ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

اختلاف

۲۳۱۲: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمِ الدَّهْرِ.

۲۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ماہ رمضان میں اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۲۳۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّائِنِيُّ بِالْكُوفَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا.

۲۳۱۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے تو اس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سچ ارشاد فرمایا جو کوئی ایک نیکی کرے گا تو اس کو دس گنا اجر ملے گا۔

۲۳۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ

۲۳۱۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے تو اس کے لیے

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْفَلَهُ  
صَوْمُ الشَّهْرِ شَكَّ عَاصِمٌ.

۲۳۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُ أَنَّ  
عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

۲۳۱۶: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مِصْعَبٍ عَنْ  
مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ  
عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ.

۲۳۱۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ  
عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحَرِيِّ بْنِ صَيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۱۲۲۹: بَابُ كَيْفَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ

كُلِّ شَهْرٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي  
ذَلِكَ

۲۳۱۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحَرِيِّ بْنِ  
صَيَّاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ  
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ  
وَالْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ ثُمَّ الْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ.

۲۳۱۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَلْفُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْحَرِيِّ بْنِ الصَّيَّاحِ قَالَ  
سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيَّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ  
الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ

پورے ماہ کے روزے رکھنے کا ثواب ہے۔

۲۳۱۵: حضرت عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرماتے تھے اچھے روزے ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا  
ہے۔

۲۳۱۶: دیگر راویوں سے بھی بیحد روایت ہے۔

۲۳۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے  
تھے۔

باب: ہر ماہ میں تین

روزے کس طرح

رکھے جائیں؟

۲۳۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر کو  
اور دوسرا اس کے بعد کی جمعرات کو اور تیسرا اس کے بعد کی  
جمعرات کو۔

۲۳۱۹: حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ام  
المؤمنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں حاضر ہوا وہ  
فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے  
ایک تو پہلے پیر کو اور دوسرا جمعرات کو اور تیسرا پھر دوسری جمعرات



مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ  
الْخَمِيسَ ثُمَّ الْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ.

۲۳۲۰: أم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عاشورہ کے روزے کو نہیں چھوڑتے تھے اور دوسرے ماہ ذی الحجہ کے دس روزوں کو اور تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کو اور چوتھے فجر سے قبل کی دو رکعت کو۔

۲۳۲۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْأَشْجَعِيُّ كُوفِيٌّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ الْمَلَابِيِّ عَنِ الْحَرِّ بْنِ الصِّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرَبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

۲۳۲۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ذوالحجہ میں نوروزے رکھتے تھے (یعنی یکم سے ۹ تاریخ تک) اور عاشورہ کے روز (۱۰ ویں محرم) کو روزہ رکھتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک پیر کا اور دو جمعرات کا روزہ۔

۲۳۲۱: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَرِّ بْنِ الصِّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدِ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ.

۲۳۲۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

۲۳۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَرِّ بْنِ الصِّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدِ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ الْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

۲۳۲۳: حضرت أم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے ایک تو جمعرات کو اور دوسرے پیر کو تیسرے اس کے بعد والے پیر کو۔

۲۳۲۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوَّلِ خَمِيسٍ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْإِثْنَيْنِ.

۲۳۲۴: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لینا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض (یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں رات)۔

۲۳۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ جُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبَيْضِ صَبِيحَةَ ثَلَاثِ عَشْرَةَ وَأَرْبَعِ عَشْرَةَ وَخَمْسِ عَشْرَةَ.

۱۲۳۰: باب ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فِي الْخَبْرِ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

الشَّهْرِ

۲۳۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتَبٍ قَدْ شَوَّاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمَسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكَلَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمْ الْغُرَّ.

۲۳۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۳۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں

موسیٰ بن طلحہ پر

اختلاف

۲۳۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ اس کے پاس بھنا ہوا خرگوش تھا۔ اس نے وہ بھنا ہوا خرگوش آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ اس کے کھانے سے رک گئے اور خرگوش نہیں کھایا لیکن لوگوں سے فرمایا تو انہوں نے کھالیا، جبکہ دیہاتی بھی کھانے سے باز رہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کس وجہ سے نہیں کھاتے؟ اس نے عرض کیا میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ فرمایا اگر تم روزے رکھتے ہو تو چاندنی (یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں رات) کے دنوں میں روزے رکھا کرو۔

۲۳۲۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۲۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینہ میں تین دن ایام بیض کے (یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں) کے روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۲۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم لوگ مہینہ میں روزے رکھا کرو تو تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا

روزہ رکھو۔

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ  
فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۳۲۹: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا تم  
اپنے اوپر تیرہویں چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھنا لازم کر  
لو۔

۲۳۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَيَانَ  
بْنِ بَشِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ  
أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثِ  
عَشْرَةَ وَأَرْبَعِ عَشْرَةَ وَخَمْسِ عَشْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
هَذَا خَطَأٌ لَيْسَ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ وَلَعَلَّ سُفْيَانَ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِثْنَانُ فَسَقَطَ الْآلِفُ فَصَارَ بَيَانٌ.

۲۳۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا  
تم تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ کا روزہ لازم کر  
لو۔

۲۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا رَجُلَانِ مُحَمَّدٌ وَحَكِيمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ  
عَنِ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا  
بِصِيَامِ ثَلَاثِ عَشْرَةَ وَأَرْبَعِ عَشْرَةَ وَخَمْسِ عَشْرَةَ.

۲۳۳۱: حضرت یزید بن حوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے  
والد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک  
دیہاتی حاضر ہوا جس کے پاس ایک بھنا ہوا خرگوش اور روٹی بھی  
تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا اور عرض کیا میں  
نے اسے پایا خون بہاتے (یعنی حیض کا خون)۔ آپ نے صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کوئی حرج نہیں کھالو۔ اعرابی سے بھی کہا گیا  
کہ وہ بھی کھالے۔ اس نے عرض کیا میرا تو روزہ ہے۔ دریافت  
کیا کیا روزہ؟ اس نے عرض کیا مہینہ میں تین روزے۔ ارشاد  
فرمایا اگر تم یہ روزے رکھو تو روشن راتوں (یعنی تیرہویں چودہویں  
اور پندرہویں تاریخ) میں رکھا کرو۔ امام نسائی بیسیہ فرماتے ہیں  
کہ صحیح یہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا لیکن ہو  
سکتا ہے کہ بھول سے بجائے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ابی لکھا گیا۔

۲۳۳۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ بَكْرِ  
عَنْ عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى ابْنِ  
طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ قَالَ قَالَ أَبِي جَاءَ أَعْرَابِيٌّ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَرْتَبٌ قَدْ  
شَوَّاهَا وَخَبْرٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ  
إِنِّي وَجَدْتُهَا تَدْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَا يَصُرُّكُلُوا وَقَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ كُلْ  
قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمٌ مَاذَا قَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ  
الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبَيْضِ ثَلَاثِ  
عَشْرَةَ وَأَرْبَعِ عَشْرَةَ وَخَمْسِ عَشْرَةَ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّوَابُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَيُسَبِّهُ أَنْ يَكُونَ  
وَقَعَ مِنَ الْكُتَابِ ذَرٌّ فَقِيلَ أَبِي.

۲۳۳۲: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص خرگوش لے کر حاضر ہوا۔ آپ  
نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔ اس نے عرض کیا میں نے

۲۳۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ  
مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ

اسے خون بہاتے دیکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور ان حضرات کو کھانے کے لیے فرمایا۔ ایک آدمی دوڑ بیٹھا ہوا تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایام بیض کے روزے کیوں نہیں رکھتے (یعنی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کے روزے رکھا کرو)

۲۴۳۳: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خرگوش لایا گیا جسے ایک آدمی بھون کر لایا تھا۔ جب آپ کے سامنے وہ پیش کیا گیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے خون بہاتے (حیض کا) دیکھا۔ آپ نے یہ بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور لوگوں سے کہا کھا لو۔ میرا دل تو چاہتا تھا کہ اسے کھاؤں۔ ایک شخص وہاں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے فرمایا نزدیک آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے بیض کے روزے کیوں نہیں رکھے؟ دریافت کیا گیا بیض کے روزے کس طرح کے ہوتے ہیں؟ فرمایا: تیرہویں، چودہویں، پندرہویں تاریخ کو۔

۲۴۳۴: حضرت عبدالملک سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ روزے مہینہ کے روزے کے برابر (فضیلت میں) ہیں۔

۲۴۳۵: حضرت عبدالملک بن ابی منہال اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ پورے ماہ کے روزے ہیں۔

۲۴۳۶: حضرت عبدالملک بن منہال اپنے والد ماجد سے نقل

رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ بِارْتَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ فَهَلَا ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوِاسْتَهَبْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَا صُمْتُ الْبِيضِ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَبَانَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ.

۲۴۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَّانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي الْمُنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ قَالَ هِيَ صَوْمُ الشَّهْرِ.

۲۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ قَالَ

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو چاندنی راتوں کے دنوں میں روزے رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ ہیں۔

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَدَامَةَ بْنُ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصَوْمِ أَيَّامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

باب: ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

۱۲۳۱: بَابُ صَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۳۷: حضرت ابو عقراب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں دو روزے۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس میں کچھ اضافہ فرمائیں اس میں کچھ اضافہ فرمائیں میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ اس میں کچھ اضافہ فرمائیں کیونکہ میں اپنے اندر اس سے زیادہ صلاحیت پاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ سمجھ لیا کہ آپ میری تردید فرمائیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

۲۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ خِيَارِ الْخَلْقِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نُوفَلٍ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زِدْنِي زِدْنِي قَالَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِي زِدْنِي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طُنْتُ أَنَّهُ لِيَرُدَّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳۳۸: حضرت ابو عقراب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور اس میں اضافہ کی خواہش رکھو۔ حضرت ابو عقراب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہوں میں اس سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں۔ آپ نے اس میں اضافہ فرمایا اور ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں دو روزے رکھو۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ پھر آپ نے اس میں مزید اضافہ نہیں فرمایا جب ان صحابی نے بہت زیادہ عاجزی کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔

۲۳۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نُوفَلٍ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتِزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

۲۳

## کِتَابُ الزَّكَاةِ

## زکوٰۃ سے متعلقہ احادیث

## ۱۲۳۲: باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ

۲۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَصِّلِيُّ عَنِ الْمُعَاظِيِّ عَنِ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَعَادِ بْنِ جَعْفَرٍ إِذَا تَوَلَّى الْقَوْمَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَدْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُواكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ حَسَنَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُواكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُواكَ بِذَلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

۲۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْرَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدِيدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا

## باب: فرضیتِ زکوٰۃ

۲۳۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا تم ایک ایسی قوم پر ہو گے جو اہل کتاب ہیں۔ پھر جب تم ان کے پاس پہنچو تو ان سے کہنا وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اطاعت کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اسے تسلیم کر لیں تو ان سے کہنا اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر فقراء کو لوٹایا جائے گا پس جب وہ یہ کر لیں یعنی اس بات میں بھی تمہاری پیروی کریں تو تمہیں چاہئے کہ تم مظلوم کی بددعا سے محفوظ رہو۔

۲۳۴۰: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد اور وہ اپنے ادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری سے قبل بارہ مرتبہ قسم کھائی کہ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ ہی آپ کے مذہب کو تسلیم کروں اور میرا معاملہ ایسے انسان

آتِيكَ وَلَا آتِي دِينِكَ وَإِنِّي كُنْتُ أَمْرًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللَّهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجِهِيَ إِلَى اللَّهِ وَتَخَلِّتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُوتِيَ الزَّكَاةَ.

۲۳۳۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ يَمَلَأُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ.

۲۳۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمِرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي صَهْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَكَتَبَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَبْكِي لِأَنْتَدِرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَوَّلَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَحْتَسِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَيُقِيلَ لَهُ إِذْخُلَ بِسَلَامٍ.

کی طرح تھا جس میں عقل و شعور نہ ہو۔ جو اللہ اور اس کے رسول نے مجھے سکھایا ہے میں آپ کو وحی الہی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو ہماری جانب کس کے ساتھ بھیجا ہے؟ فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا اسلام کی نشانیاں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: کہو میں نے اپنا چہرہ اللہ کی جانب کر لیا اور اسی کا ہو گیا اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

۲۳۳۱: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کا مکمل کرنا نصف ایمان ہے (وضو سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔ الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دے گا اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمان اور زمین کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے اور زکوٰۃ دلیل اور حجت ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تمہارے لیے یا تمہارے خلاف۔

۲۳۳۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تین مرتبہ آپ جھک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جھک کر رونے لگا مگر ہمیں علم نہیں کہ آپ نے کس طرح قسم کھائی۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے چہرہ پر خوشی تھی۔ ہمیں یہ بات سرخ رنگ کے اونٹ سے زیادہ عمدہ معلوم ہوئی (واضح رہے کہ عرب میں سرخ اونٹ زیادہ قیمتی ہوتے ہیں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ پانچ وقت کی نماز ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے بڑے گناہوں سے محفوظ رہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اندر چلا جا۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ شرک، جادو اور ناحق مال اور سود کھانے اور مالِ یتیم کے کھانے اور جہاد سے فرار اور باعصمت

خواتین پر الزام تراشی سے محفوظ رہے تو جنت ایسے شخص پر واجب ہو جاتی ہے۔

۲۳۳۳: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ لَكَ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

۲۳۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی راہِ خدا میں کسی شے کا جوڑا خرچ کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے پکارا جائے گا اے خدا کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے دروازوں میں جو نمازی ہوگا تو وہ شخص نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور دنیا میں جو شخص صدقہ و خیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے تو اس کو کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہے لیکن کیا کوئی شخص اس قسم کا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے توقع ہے کہ (اے ابو بکر!) تم ان ہی میں سے ہو گے۔

۱۲۳۳: باب التَّغْلِيظِ فِي

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وعید

حَبْسِ الزَّكَاةِ

اور عذاب سے متعلق احادیث

۲۳۳۴: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ مَالِي لَعَلِّي أَنْزَلَ فِي شَيْءٍ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ مَكْدًا وَهَكَذَا وَهَكَذَا حَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ قَيْدًا إِلَّا أَوْتَقَرًا لَمْ يُوَدِّ زَكَاةً إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ

۲۳۳۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ اس وقت بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہی لوگ نقصان اور خسارے والے ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون لوگ؟ فرمایا: جو بہت زیادہ دولت جمع رکھتے ہیں لیکن جو اس قسم کے ہیں اور اس جانب اشارہ کیا اور دائیں اور بائیں بھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو کوئی اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہو جائے کہ جن کی اس نے زکوٰۃ نہ دی ہو وہ قیامت کے دن حاضر ہو کر اُسے اپنے قدموں سے



روندیں گے اور سینٹوں سے ماریں گے۔ حتیٰ کہ آخری جانور آجائے۔ پھر دوبارہ یہی سلسلہ شروع کر دیا جائے گا یہاں تک کہ انسانوں میں حکم ہو کہ یعنی لوگوں کے دوزخی اور جنتی ہونے کا۔

۲۳۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مالدار ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو وہ دولت ایک گنج سانپ کی شکل میں اس کی گردن پر طوق ہوگی۔ وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "اور ہرگز گمان نہ کریں جو بخل کرتے ہیں اس میں جو دے رکھا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے لیے بلکہ یہ بخل بہت برا ان کے لیے طوق پہنایا جائے گا انہیں وہ مال جس میں انہوں نے بخل کیا قیامت کے دن"۔

۲۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تنگی اور وسعت میں (مراد جب اونٹ موٹے تازے ہوں اور دولت صحیح حالت میں ہو تو اس وقت زکوٰۃ ادا نہ کرے اس لیے کہ موٹے تازے قسم کے اونٹ صدقہ کرنا نفس پر بھاری گزرتا ہے اور جب اونٹ دبے پتلے ہوں تو ان کو برا اور خراب خیال کر کے خیرات کرے یا قحط سالی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تنگی اور وسعت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مشکل اور دشواری کے دور میں۔ پس روز قیامت وہ فریبہ ہو کر آئیں گے اور ان کا مالک ان اونٹوں کے سامنے ایک صاف میدان میں لٹے منہ لٹکا دیا جائے گا اور وہ اونٹ اس کو روند لیں گے یہاں تک کہ آخری جب روند لے گا تو پھر از سر نو پہلا لایا جائے گا۔ اسی طرح سے ہوگا اس دن جو پچاس یا اسی سال کا ہو گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھ لیں (جنت یا دوزخ کا) اور جس کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی

الْقِيَامَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَّهُ تَطْوُهُ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا اُعِيدَتْ اَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

۲۳۳۵: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شَجَاعٌ أَقْرَعٌ وَهُوَ يَقِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتَّبَعُهُ ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۳۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْغَدَانِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ اِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَبُسْرِهَا فَانْتَهَى تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدٍ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنِهِ وَاَشْرِهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرٍ فَتَطْوُهُ بِاَخْفَافِهَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرَاهَا اُعِيدَتْ عَلَيْهِ اَوْلَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَانْتَهَى تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْدً مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَاَشْرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقُرْبَانِهَا وَتَطْوُهُ كُلُّ ذَاتِ ظَلْفٍ

بِظَلْفِهَا إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا فِي  
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى  
بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَإِنَّمَا رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا  
يُعْطَى حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرَسُولُهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ كَأَعْدٍ مَا كَانَتْ وَكَثْرَهُ وَأَسْمِنَهُ وَأَشْرَهُ ثُمَّ  
يُنْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ فَرَقِرَ فَتَطْوُهُ كُلُّ ذَاتِ ظَلْفٍ بِظَلْفِهَا  
وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ  
وَلَا عَضْبَاءٌ إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا  
فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى  
بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ.

وآسانی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بکریاں  
خوب فرہ بن کر آئیں گی اور ان کے مالک کو اٹنے منہ لٹکا دیا  
جائے گا ایک ہموار میدان میں۔ اور ہر قدم والی بکری اس کو اپنے  
قدموں سے روندے گی اور سینگوں والی اپنے سینگوں سے اس کو  
مارے گی اور کوئی ان میں مڑے یا ٹوٹے سینگوں کی نہیں ہوگی بلکہ  
تمام کے سینگ طاقتور اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک کو زیادہ  
اذیت اور تکلیف ہو۔ اور جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر  
پہلے والی کو لایا جائے گا ایسے دن میں جو کہ پچاس ہزار سال کا ہو  
گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنے ٹھکانہ  
(جنت اور دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

### ۱۲۳۳: باب مَانِعِ الزَّكْوَةِ

### باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے متعلق

۲۳۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ  
بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ  
وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ  
كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ  
وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ  
الزَّكْوَةِ فَإِنَّ الزَّكْوَةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي  
عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ  
لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کی جب  
وفات ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر فرمائے گئے۔ اہل عرب میں  
سے جنہوں نے انکار (زکوٰۃ کا) کیا کا فر ہو گئے۔ تم نے  
ابو بکر سے دریافت فرمایا۔ آپ کس طرح ان سے جہاد کریں  
گے؟ حالانکہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے قتال کا  
یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس  
جس نے یہ اقرار کیا اس نے اپنے جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر  
لیا مگر کسی حق کے عوض۔ اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ابو بکر نے فرمایا  
میں لازماً قتال کروں گا اس سے جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان  
تفریق کرے گا کہ بے شک زکوٰۃ دولت پر ایک حق ہے اللہ کی  
قسم! اگر وہ رسول اللہ کی خدمت میں بکری کا ایک بچہ بھی پیش کیا  
کرتے تھے وہ مجھے نہیں دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا اس  
کے ادا نہ کرنے پر۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کچھ نہیں  
مگر مجھے اس کا علم ہے کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے  
جہاد کے لیے پھر میں نے بھی جان لیا یہی حق ہے۔

## ۱۲۳۵: باب عَقُوبَةُ مَانِعِ الزَّكَاةِ

## باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے لیے وعید

۲۳۳۸: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے چالیس اونٹوں میں جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ میں ادا کرنا ضروری ہے اور اونٹ علیحدہ نہیں کئے جائیں گے اپنے حساب سے اور جو زکوٰۃ ثواب کیلئے دے گا اس کو ثواب ملے گا اور جو انکار کرے گا ہم اس سے بھی زکوٰۃ لے لیں گے یہ ایک سزا ہے اللہ کی سزاؤں میں سے۔ اس مال و دولت میں سے نبی کی اولاد و اہل و عیال کے لیے کچھ لینا درست نہیں ہے۔

۲۳۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةً لَبُونٌ لَا يَفْرَقُ إِبِلٌ عَنْ حَسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُوْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ أَبِي فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزْمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ.

## ۱۲۳۶: باب زَكَاةِ الْإِبِلِ

## باب: اونٹوں کی زکوٰۃ

۲۳۳۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلہ میں (جو زمین سے پیدا ہوا) زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے (اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے)۔

۲۳۳۹: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ وَ مَالِكٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ.

## وسق کی مقدار:

وسق اہل عرب کا ایک پیانہ ہے جو کہ چار صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے یا پانچ رطل کا ہوتا ہے (دوسرے قول کی مطابق) اور ایک رطل ہمارے پرانے وزن کے اعتبار سے آدھ سیر یعنی تقریباً چار سو پچاس گرام کے قریب قریب ہوتا ہے اور ایک اوقیہ (جو کہ عرب کا ایک پیانہ ہے) چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس طرح سے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہو گئے اور ایک درہم تین ماشہ اور ایک رتی کا ہوتا ہے اور پانچ حصہ رتی کے برابر ہوتا ہے اگر یہ پورا ماشہ ہو تو دو سو درہم باون تولہ چاندی بن جاتی ہے اور اگر کم زیادہ ہو تو اس اعتبار سے حساب لگا سکتے ہیں۔

۲۳۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں

۲۳۵۰: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ

زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

۲۳۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا یہ زکوٰۃ کے فرائض جو رسول اللہ نے اہل اسلام پر اللہ کے حکم سے لازم قرار دیے ہیں چنانچہ مسلمانوں سے اس کے موافق طلب کرو تو وہ ادا کرنے اور جب اس سے زیادہ مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت معاش ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۲۵ اونٹ تک اور جب ۲۶ اونٹ ہو جائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب ۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں لگ جائے ۷ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نزجفتی کر سکے ۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانٹوں میں اختلاف ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی لی جائے گی اور مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا بیس درہم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۳۵۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ أَنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولُهُ ﷺ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِ وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَ ذَلِكَ فَلَا يُعْطِ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْفُحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَا الْفُحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خُمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ

عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ  
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ  
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ  
أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ  
وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيهِ  
الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ  
صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ بِنْتُ  
مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ  
اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عَشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ  
ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرُ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ  
مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ  
الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَ فِي صَدَقَةِ  
الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى  
عَشْرِينَ وَمِائَةٌ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى  
مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى  
ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي  
الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ  
يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ  
مُجْتَمِعٍ حَشِيَّةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا  
يَتَرَا جَعَانٍ بَيْنَهُمَا بِالسُّوَيْتَةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ  
لَا قِصَّةٌ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا  
أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَ فِي الرَّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا  
تِسْعِينَ وَمِائَةٌ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.

### ۱۳۳۷: باب مَانِعِ زَكَاةِ الْإِبِلِ

۲۳۵۲: أَحَبَرْنَا عِمْرَانَ بْنَ بَحَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ

ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس کے پاس  
تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور  
مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دے دے گا۔ اور جس پر دو سالہ  
اونٹنی لازم ہو مگر اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم  
ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اس  
کے پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور  
اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس  
صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ  
مالک اگر مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے  
بکریوں کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱  
سے اوپر تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں  
اور اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔  
پھر زکوٰۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے عیب دار یا مذکر جانور  
قبول نہ کئے جائیں مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے  
تو وہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ سے بچ جانے کے لیے دو مالوں کو جمع نہ  
کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے۔ پھر اگر کسی دولت  
میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے  
سے برابر برابر حساب کر لیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم  
کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔  
اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اس کا  
چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو  
ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوٰۃ ادا  
کرنا چاہے۔

### باب: زکوٰۃ نہ دینے والے سے متعلق احادیث

۲۳۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: اگر اونٹوں کے مالک نے ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی

مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ  
 أَبَاهُ رِيْرَةً يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرٍ مَا  
 كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا  
 وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ  
 يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطْوُهُ بِأُظْلَالِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا  
 قَالَ وَمَنْ حَقَّقَهَا أَنْ تُحَلَبَ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا لَا يَأْتِيَنَّ  
 أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ  
 دُعَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ  
 بَلَّغْتُ إِلَّا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ  
 يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارُ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ  
 فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ  
 كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفْرُمُهُ  
 صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ  
 أُصْبَعَهُ.

۱۲۳۸: باب سُقُوطِ الزَّكَاةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا

كَانَتْ رُسُلًا لِأَهْلِهَا وَلِحَمُولَتِهِمْ

۲۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
 مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ  
 سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةً لَبُونٌ لَا تَفْرَقُ إِبِلٌ عَنْ  
 حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مَوْجِحًا لَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا  
 فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزْمَاتِ رَبِّنَا لَا  
 يَحِلُّ لِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا  
 شَيْءٌ.

تو وہ دنیا کے مقابلہ میں فریبہ ہو کر اپنے مالک کی جانب دوڑیں  
 گے اور اس کو پاؤں کے نیچے روندیں گے۔ اس طرح بکریاں بھی  
 اگر ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ہوگی تو اپنے مالک کے پاس فریبہ ہو کر  
 آئیں گی اور اس کو اپنے قدم کے نیچے روندیں گی اور سینگوں سے  
 ماریں گی۔ ان کے حقوق یہ ہیں کہ ان کا دودھ اس وقت نکالو  
 جب ان کو پانی پلانے کے لیے لاؤ۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ تم میں سے  
 روزِ قیامت کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر سوار کر کے حاضر ہو اور چیخ  
 و پکار کرتا ہو کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کہوں گا میں تمہارے لیے  
 کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ اسی طرح کوئی آدمی  
 روزِ قیامت اپنی بکری کو گردن پر سوار کر کے چیختا ہوا آئے اور  
 کہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور میں اس سے کہہ دوں کہ میں تمہارے  
 لیے کچھ نہیں کر سکتا میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا۔ پھر تم میں سے کسی  
 کا خزانہ روزِ قیامت گنجا سانپ بن کر آئے گا وہ اس کا سے خوفزدہ  
 ہو کر بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تمہارا خزانہ  
 ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈال دے گا۔

باب: گھریلو استعمال والے

اونٹوں پر زکوٰۃ معاف ہے

۲۳۵۳: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ اپنے ادا سے  
 روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چرنے والے  
 اونٹوں میں سے ہر چالیس میں ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے اور  
 ان میں تفریق نہ کی جائے اور جو آدمی ثواب کے لیے زکوٰۃ ادا  
 کرے گا تو وہ اجر و ثواب حاصل کرے گا اور جو زکوٰۃ سے انکار  
 کرے گا تو ہم اس سے بھی زکوٰۃ وصول کریں اور آدھے اونٹ  
 بھی وصول کریں گے۔ اس لیے کہ یہ اللہ کی جانب سے واجب  
 اور لازم کیے ہوئے ایثار میں سے ایک واجب ہے۔ اور  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس میں سے کچھ لینا حلال نہیں ہے۔

## ۱۲۳۹: باب زکوٰۃ البقر

## باب: گائے بیل کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۳۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ وَهُوَ ابْنُ مَهْلَهْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعْفِرٍ وَمِنَ الْبَقْرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً.

۲۳۵۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا جزیہ وصول کریں اس کے بعد ہر تیس گایوں، بیلوں پر ایک سال کا بیل یا گائے اور چالیس گایوں، بیلوں پر دو سال کی ایک گائے بطور زکوٰۃ وصول کریں۔

۲۳۵۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً ثَبِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعْفِرٍ.

۲۳۵۵: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۳۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقْرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعْفِرٍ.

۲۳۵۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملک یمن روانہ کرتے وقت فرمایا اگر چالیس گائے بیل موجود ہوں تو ان پر ایک دو سال کی گائے اور اگر تیس موجود ہوں تو ایک سال کی گائے زکوٰۃ میں وصول کرنا۔ پھر ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس قیمت کا کپڑا بطور جزیہ وصول کرنا۔

۲۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا أَخُذَ مِنَ الْبَقْرِ شَيْئًا حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا عَجَلٌ تَابِعَ جَذْعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَقْرَةٌ مُسِنَّةٌ.

۲۳۵۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یمن روانگی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کسی گائے بیل تیس تک پہنچ جائیں تو اُس سے گائے کا ایک دودھ پیتا بچہ یا ایک سال کا نڈکریا مونث بطور زکوٰۃ وصول کرنا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں تو ایک دو سال کی گائے وصول کرنا۔

## ۱۲۲۰: باب مَانِعِ زَكْوَةِ الْبَقَرِ

۲۳۵۸: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا وَقَفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرَقِرٍ تَطْوُهُ ذَاتُ الْأُظْلَافِ بِأُظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُونِ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمِيذٍ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاعَارَةٌ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعٌ يَقْرُمُهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتَّبِعُهُ يَقُولُ لَهُ هَذَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخُلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ

## باب: گائے بیل کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی سزا

۲۳۵۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اونٹ بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ ایک چھیل میدان میں کھڑا کیا جائے گا اور اس کو کھر والے جانور اپنے کھروں سے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے ماریں گے اور ان میں کوئی ٹوٹے سینگوں والا نہ ہوگا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: مذکر جانور کو جفتی دینا اور پانی پلانے کا ڈول مانگنے والے کو دینا اور راہ خدا میں لانے لے جانے کے لیے (لینا) اور جو مالدار دولت کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ دولت ایک گنجه سانپ کی شکل میں آئے گی وہ اس کو دیکھ کر بھاگے گا اور وہ گنجه سانپ اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا کہ میں تیرا خزانہ ہوں جس سے تو دنیا میں کنجوسی کرتا تھا جب وہ شخص دیکھے گا کہ اب کوئی علاج نہیں تو مجبور ہو کر وہ اپنا ہاتھ اس اثر دے کے منہ میں ڈال دے گا اور وہ اثر دہا اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح سے چبائے گا۔

## ۱۲۲۱: باب زَكْوَةِ الْغَنَمِ

۲۳۵۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيحُ بْنُ التُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ أَنَّ هَذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي خَمْسِ ذَوْدٍ شَاءَ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بَيْتٌ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ

## باب: بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۳۵۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے ان کیلئے یہ تحریر فرمایا: یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ نے مسلمانوں پر مقرر فرمائے ہیں کہ جن کا اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم فرمایا اور جب اس سے زیادہ (جو کہ پچھلی احادیث میں گزرے) مانگا جائے وہ ۲۵ سے کم اونٹوں میں سے ہر ایک پانچ اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ان کی تعداد ۲۵ تک پہنچ جائے تو ایک نسبت معاش ہے (وہ اونٹنی جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگ جائے) اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو ان میں دو سال کی اونٹنی ہے ۲۵ اونٹ تک اور جب ۱۲۶ اونٹ ہو



جا میں تو ان میں تین سال کی اونٹنی ہے ساٹھ اونٹ تک۔ جب ۶۱ اونٹ ہو جائیں تو چار سال کی ایک اونٹنی جو پانچویں سال میں لگ جائے ۷۵ اونٹ تک۔ جب ۷۶ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں دو سال کی نوے اونٹ تک۔ جب ۹۱ ہو جائیں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین سال کی کہ جن سے نزہتی کر سکے ۱۲۰ اونٹ تک۔ جب ۱۲۱ ہو جائیں تو ہر ایک چالیس اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے دو سال کی۔ ۱۵۰ اونٹوں میں ایک اونٹنی ہے تین سال کی ہے۔ اگر اونٹوں کے دانٹوں میں اختلاف ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کے لائق نہ ہوں چھوٹے بڑے ہوں تو) مثلاً جسے چار سالہ اونٹنی دینا لازم ہو مگر اس کے پاس تین سالہ ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکرے ادا کرے ورنہ بیس درہم ادا کرے اور جس کے ذمہ تین سالہ اونٹنی ہو مگر اس کے پاس چار سالہ ہو تو اس سے وہی لی جائے گی اور مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) اس کو بیس درہم واپس کر دے گا یا دو بکری ادا کر دے گا۔ جس کے ذمہ ۳ سالہ اونٹنی ہو تو نہ ہونے کی صورت میں وہ دو سال کی اونٹنی مع دو بکری دے یا بیس درہم ادا کرے۔ اور جس کے ذمہ دو سالہ اونٹنی دینا ہو مگر اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی وصول کی جائے گی اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکری دیدے گا اور جس پر دو سالہ اونٹنی لازم ہو مگر اسکے پاس نہ ہو تو وہ دو بکری یا بیس درہم ادا کرے۔ اگر کسی کے ذمہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اور اسکے پاس دو سالہ اونٹ ہے تو اس سے وہی وصول کیا جائے گا اور اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا نہ لیا جائے گا۔ پھر اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک اگر مرضی سے دینا چاہے تو وہ دوسری بات ہے۔ پھر چرنے بکریوں کی تعداد اگر چالیس سے ۱۲۰ تک ہو تو ایک بکری۔ ۱۲۱ سے اوپر تک دو بکریاں۔ اور ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ تک تین بکریاں اور اس کے بعد ہر ایک سو پر ایک بکری زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ پھر

وَتَلَابِيْنٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّ لَبُونَ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَتَلَابِيْنٍ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونَ إِلَى حَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْتَالُونَ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونَ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسَانُ الْإِبِلِ فِي قَرَابِصِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتِيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتِيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةَ بِنْتِ لَبُونَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةَ بِنْتِ لَبُونَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونَ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتِيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَالَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةَ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونَ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ

وَاحِدَةٌ فَبَيْتَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلَاثٌ سِوَاهِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوَيْتَةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةٌ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا.

### ۱۲۳۲: بَابُ مَانِعِ زَكَاةِ الْغَنَمِ

۲۳۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا أَعَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

### ۱۲۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالْمُجْتَمِعِ

#### بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

۲۳۶۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ فَاتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ

زکوٰۃ میں بوڑھے اور ایک آنکھ والے عیب دار یا مذکور جانور قبول نہ کئے جائیں گے مگر یہ کہ صدقہ قبول کرنے والا شخص چاہے تو وہ لے سکتا ہے اور زکوٰۃ سے بچ جانے کیلئے دو مالوں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی ایک مال کو علیحدہ کیا جائے پھر اگر کسی دولت میں دو آدمی حصہ دار ہوں تو وہ باہمی طریقے سے ایک دوسرے سے برابر برابر حساب کر لیں۔ چالیس سے کم بکریوں پر کسی قسم کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک خود زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔ اگر دو سو درہم چاندی وہ جائے یا دو سو درہم ہو جائے تو اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے لیکن اگر ۱۹۰ درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے مگر یہ کہ مالک خوشی سے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے۔

### باب: بکریوں کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے بارے میں

۲۳۶۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹ اور گائے اور بھریاں رکھے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت وہ جانور خوب موٹے تازہ اور فریبہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو (زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے) ماریں گے اور اپنے قدموں سے روند ڈالیں گے۔ جب آخری جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا جانور آ جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں (جنت یا دوزخ) میں پہنچ جائیں۔

### باب: مال و دولت کو ملانا اور

#### ملے مال کو الگ کرنے کی ممانعت

۲۳۶۱: حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہمارے پاس پہنچا تو میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ پس میں نے سنا وہ کہتا تھا ہم سے اقرار لیا گیا کہ ہم زکوٰۃ میں اضافے کے لیے دودھ پلانے والے جانور کو وصول نہ کریں

لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبِئٍ وَلَا تَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نَفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِبِاقَةِ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا قَابِي.

۲۳۶۲ أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَاعِيًا قَاتِي رَجُلًا فَأَتَاهُ فَصِيلاً مَخْلُولًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْنَا مُصَدِّقَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنَّ فُلَانًا أَعْطَاهُ فَصِيلاً مَخْلُولًا اللَّهُمَّ لَا تَبَارِكْ فِيهِ وَلَا فِي إِبِلِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِبِاقَةِ حَسَنَاءَ فَقَالَ اتُّوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالِي نَبِيِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَفِي إِبِلِهِ.

۱۲۴۴: باب صَلَوةِ الْإِمَامِ عَلَيَّ صَاحِبِ

الصَّدَقَةِ

۲۳۶۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ الْفُلَانِ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ الْفُلَانِ أَبِي أَوْفَى.

۱۲۴۵: باب إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

۲۳۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ

الگ مال: ایک جگہ وصول نہ کریں ملی دولت کو علیحدہ نہ کریں اور الگ مال: ایک جگہ جمع نہ کریں۔ ایک آدمی ان کے پاس بلند کوہان والی اونٹنی لے کر پہنچا اور کہا لیجیے مگر اس نے انکار کر دیا۔

۲۳۶۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصدق بھیجا۔ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا تو اس نے (زکوٰۃ میں) ایک دبلا پتلا اونٹ دیا۔ یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے مصدق کو بھیجا مگر فلاں شخص نے اس کو دبلا پتلا اونٹ کا بچہ دے دیا۔ اللہ اس کے مال و دولت میں برکت عطا نہ کرے۔ یہ اطلاع اس آدمی تک پہنچ گئی پھر وہ ایک عمدہ اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف توبہ کی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔

باب: زکوٰۃ نکالنے والے کے حق

میں دعائے خیر سے متعلق

۲۳۶۳: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپ ارشاد فرماتے: اے اللہ! فلاں شخص پر رحمت نازل فرما اور فلاں کے اہل و عیال میں برکت عطا فرما۔ جب میرے والد زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! ابن ابی اوفی کے اہل و عیال میں رحمت نازل فرما۔

باب: مصدق کی جانب سے زکوٰۃ وصولی میں زیادتی

۲۳۶۴: حضرت عبدالرحمن بن ہلال رضی اللہ عنہما سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند حضرات آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے مصدق زکوٰۃ وصول کرنے میں ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اپنے

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو رضامند کر لو۔ انہوں نے عرض کیا: اگرچہ زکوٰۃ وصول کرنے میں ظلم کرے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: لوگوں نے پھر عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دن سے کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص رضامند ہوئے بغیر میرے پاس سے نہیں گیا۔ جب میں سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ ارشاد فرماتے سنا۔

۲۳۶۵: حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی مصدق پہنچے تو تم اسے رضامند کر لو اور اس کو رضامند کر کے واپس کرنا چاہیے۔

باب: دولت کا مالک خود ہی

زکوٰۃ لگا کر ادا کر سکتا ہے

۲۳۶۶: حضرت مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر فرمایا اور حکم دیا ان صدق وصول کرنے کا۔ میرے والد نے مجھے ایک جماعت کی جانب بھیجا چنانچہ میں ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے نکلا اور ایک بوڑھے کے پاس پہنچا جس کو سحر کہا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا میرے والد نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے اپنی بکریوں کا صدقہ دو۔ انہوں نے عرض کیا تم کس طرح سے صدقہ وصول کرتے ہو؟ میں نے کہا ہم بکریوں کے تھنوں کو ہاتھ سے تلاش کرتے ہیں یعنی عمدہ مال وصول کرتے ہیں۔ اس نے کہا اے بھتیجے! میں تم سے حدیث نقل کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان ہی گھائیوں میں سے ایک گھائی میں اپنی بکریاں ساتھ لیے پھرتا تھا کہ اس دوران دو اونٹ سوار آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بھیجے ہیں تاکہ تم اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا میرے ذمے ان

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينَا نَاسٌ مِّنْ مُّصَدِّقِكَ يَظْلِمُونَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِكُمْ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِكُمْ ثُمَّ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِكُمْ قَالَ جَرِيرٌ فَمَا صَدَرَ غَيْبِي مُصَدِّقٌ مُّذْ سَمِعْتُ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ.

۲۳۶۵: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَبَانَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْذُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ.

۱۲۳۶: بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ

الْمُصَدِّقِ

۲۳۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلَقَمَةَ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِي أَبِي إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لِأْتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ يُقَالُ لَهُ سَعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ لِتُؤَدِيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنُ أَخِي وَآئِي نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَشْبُرُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنُ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ إِنِّي كُنْتُ فِي شَيْخٍ مِّنْ هَذِهِ الشَّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَ نِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكَ

لَتُوَدِّيَ صَدَقَةَ عَمِّكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَ لَا شَاةَ فَأَعِمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِنَةً مَحْضًا وَ شَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَ هَذِهِ الشَّافِعُ وَ الشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قَالَ فَأَعِمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَ السُّعْنَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادَتُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَحَعَلَاهَا مَعَيْمَا عَلَى بَعِيرٍ هَمَانُ ثُمَّ انْطَلَقَا.

۲۳۶۷: أَحْمَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ ثَيْفَةَ أَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

### عرفت کیا ہے؟

عرفت دراصل ایک خدمت کا نام ہے جو کہ ہر ایک قوم میں اس شخص کے سپرد کی جاتی ہے جو کہ لوگوں کے ہر قسم کے حالات کی معلومات رکھتا ہے اور حاکم وقت تک لوگوں کے حالات احوال و کوائف پہنچاتا ہے۔ گویا کہ وہ لوگ کہ جن کے حالات سے وقت کے حکمران آشنانہ ہوں اور وہ جس بھی پریشانی میں مبتلا ہوں ان کی پریشانی کا ازالہ کر دیا جائے۔

۲۳۶۸: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ وَ قَالَ عُمَرُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَ أَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ اعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ

بکریوں میں کس قدر زکوٰۃ واجب ہے؟ فرمایا ایک بکری۔ میں نے ارادہ کیا ایک بکری کی طرف جس کے مقام سے میں واقف تھا وہ بکری دودھ سے بھری تھی اور اس میں کافی چربی تھی میں اس کو لے آیا۔ انہوں نے کہا یہ بکری گا بھن ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بچہ والی بکری کے قبول کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر میں نے ارادہ کیا دوسری ایک سال کی حاملہ بکری کا لیکن اس نے کبھی بچہ پیدا نہیں کیا تھا کمراب بچہ ہونے والا تھا۔ میں اس کو نکال کر لایا تو انہوں نے کہا ہمیں وہ بکری دے دو چنانچہ میں نے وہ بکری انہیں دے دی۔ انہوں نے وہ بکری اونٹ پر رکھ لی اور روانہ ہو گئے۔

۲۳۶۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ سے کہا گیا (تین اشخاص صدقہ ادا نہیں کرتے) ابن جمیل خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل ناشکری کرتا ہے پہلے وہ محتاج تھا پھر اللہ عزوجل نے اس کو غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لئے کہ انہوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (اس وجہ سے ان پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی) اور (رہا) عباس بن عبدالمطلب کا معاملہ تو وہ اللہ کے رسول کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ

اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہے اور اتنی اور (یعنی وہ پچھلے سال ہی اس سال کی زکوٰۃ ادا کر چکے ہیں)۔

۲۳۶۹: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے ماسوا اس کے کہ اس حدیث مبارکہ کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۲۳۷۰: حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عین ممکن تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بکری کے ایک بچہ یا بکری کی زکوٰۃ کی وجہ سے میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ زکوٰۃ مہاجرین کے غرباء اور فقراء کو نہ دی جاتی تو میں یہ زکوٰۃ وغیرہ وصول نہ کرتا۔

### باب: گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۳۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس

عَبْدِ الْمُطَلِّبِ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

۲۳۶۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۲۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالِ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ أَقْتُلُ بَعْدَكَ فِي عَنَاقِ أَوْشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّهُ تَعطَى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا.

### ۱۳۷: باب زکوٰۃ الخیل

۲۳۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عِرَّكَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي قَرَيْبِهِ صَدَقَةٌ.

۲۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَّكَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا زَكَاةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي قَرَيْبِهِ.

۲۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ خُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي مَمْلُوكِهِ صَدَقَةٌ.

باب: غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق

۱۲۴۸: باب زکوٰۃ الرقيق

۲۴۷۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ مراد یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے ذمہ اس کے مملوکہ غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ خُثَيْمِ ابْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي غُلَامِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ.

باب: چاندی کی زکوٰۃ سے متعلق

۱۲۴۹: باب زکوٰۃ الورق

۲۴۷۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۴۷۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۴۷۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۲۴۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسٍ ذُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.  
 ۲۳۷۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ  
 وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيهَا دُونَ خُمْسٍ  
 أَوْ سَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيهَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرِقِ  
 صَدَقَةٌ وَلَا فِيهَا دُونَ خُمْسٍ ذُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

### غلاموں کی زکوٰۃ سے متعلق مسئلہ:

واضح رہے کہ اگر غلام خدمت کیلئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جس طریقہ سے کہ استعمال کے سامان  
 میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر غلام تجارت کے واسطے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے اس کے نصاب کی تفصیل کتب فقہ میں  
 ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ نے  
 ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ  
 اوقیہ سے کم چاندی میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اونٹوں  
 سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۲۳۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
 يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ  
 حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ وَكَانَا ثِقَةً  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ  
 وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ  
 مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ  
 صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمْسَةٍ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

۲۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے  
 ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ معاف کر دی  
 ہے اس لیے تم لوگ مال و دولت کی زکوٰۃ ادا کیا کرو اور دو سو درہم  
 میں سے پانچ درہم (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ میں نکالا کرو۔

۲۳۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ  
 عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ  
 وَالرَّقِيقِ فَأَذُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتِينَ خُمْسَةً.

۲۳۸۲: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۳۸۲: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَقَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكَاةٌ.

### باب: زیور کی زکوٰۃ کے متعلق

۲۳۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یمنی خاتون خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں موٹے موٹے سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تم کو آگ کے دو کنگن پہنائے۔ یہ بات سن کر اس نے دونوں کنگن اتار دیئے اور عرض کیا یہ دونوں کنگن اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

### ۱۲۵۰: باب زکوٰۃ الْحُلِيِّ

۲۳۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنتٌ لَهَا فِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَنَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اتُودِيَنِ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعْتُهُمَا فَالْقَتَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ.

۲۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا بِنْتُ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَنَانِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ خَالِدٌ أَثَبْتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ.

۲۳۸۳: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

تشریح ☆ سونے چاندی کے زیورات سے عورتوں کی محبت سب پر عیاں ہے۔ خواتین اس معاملے میں قدرے غفلت برتی ہیں اور مرد حضرات بھی اس معاملے میں عورتوں کی تعلیم و تربیت سے غافل رہتے ہیں۔ خواتین کو ایسی احادیث کی تعلیم ضرور دی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنی دنیا و آخرت کے نفع و نقصان کو سمجھ سکیں۔ (جامی)

### باب: مال و دولت کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق

۲۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس شخص کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں پر دو نقطے کالے رنگ کے ہوں گے وہ سانپ اس شخص سے لپٹ جائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ

### ۱۲۵۱: باب مَانِعِ زَكَاةِ مَالِهِ

۲۳۸۵: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ رَبِيبَانِ

قَالَ فَيَلْتَرِمُهُ أَوْ يُطَوِّقَهُ قَالَ يَقُولُ أَنَا كُنْرُكَ أَنَا كُنْرُكَ

ہوں۔

۲۳۸۶: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَوَتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعَهُ لَهُ زَبَبَتَانِ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَنَا مَالِكَ أَنَا كُنْرُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمْ

۲۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جسے دولت عطا فرمائے پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اُس کی دولت گنجے سانپ کی شکل میں آئے گی جس کی آنکھ پر دو نقطے ہوں گے وہ اس کی بانچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے آیت تلاوت فرمائی: ”کنجوس لوگ یہ نہ خیال کریں کہ ان کا بخل اچھی چیز ہے بلکہ وہ تو بہت بری چیز ہے اور روز قیامت جس دولت سے یہ لوگ کنجوسی کیا کرتے تھے تو ان کے لیے وہی دولت گلے کا طوق اور باعث عذاب ہوگی۔“

### ۱۲۵۲: باب زکوٰۃ الثَّمَرِ

### باب: کھجوروں کی زکوٰۃ

۲۳۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ حَبِّ أَوْ ثَمَرٍ صَدَقَةٌ

۲۳۸۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے یا پانچ وسق کھجور سے کم میں کسی قسم کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

### ۱۲۵۳: باب زکوٰۃ الْحِنْطَةِ

### باب: گہوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۳۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبَرِّ وَالْتَمَرِ زَكَوَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَوَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي إِبِلٍ زَكَوَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ دَوْدٍ

۲۳۸۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہوں اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ ۵۰ پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں۔

### ۱۲۵۴: باب زکوٰۃ الْحُبُوبِ

### باب: غلوں کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۳۸۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دانے اور کھجور میں صدقہ واجب نہیں جب تک کہ پانچ وسق نہ ہوں اور پانچ اونٹ سے کم اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

### باب: کس قدر دولت میں زکوٰۃ

واجب ہے؟

۲۳۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۳۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

### باب: عشر کس میں واجب ہے اور بیسواں حصہ کس

میں؟

۲۳۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غنہ بارش نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے اس کی پیداوار ہو تو اس میں بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور جو کچھ اونٹوں سے سینچا جائے یا ڈول سے تو اس میں سے بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا۔

۲۳۹۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے

۲۳۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خُمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دَوْدٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ.

### ۱۲۵۵: باب الْقَدْرِ الَّذِي تَجِبُ

فِيهِ الصَّدَقَةُ

۲۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ.

۲۳۹۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

### ۱۲۵۶: باب مَا يُوجِبُ الْعَشْرُ وَمَا يُوجِبُ

نِصْفَ الْعَشْرِ

۲۳۹۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو جَعْفَرٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي سَيْفَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعَيُونُ أَوْ كَانَ بَعْدَ الْعَشْرِ وَمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعَيُونُ وَالنَّضْحُ نِصْفَ الْعَشْرِ.

۲۳۹۳: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سُوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پیداوار آسمان یا نہریا چشموں کے پانی سے ہو تو اس میں سے دسواں حصہ نکالا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہو تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہوتی ہو تو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّائِبَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

### پیداوار میں عشر زکا لےنے سے متعلق مسئلہ:

کھیت کی پیداوار میں مذکورہ عشر یعنی دسواں حصہ نکالنے کا آج کل حکم نہیں ہے کیونکہ ہندوستان کی زمین اب عشری نہیں رہی بلکہ غیر مسلموں کے غلبہ کی وجہ سے اب عشر کا حکم نہیں ہے۔ ہاں اب تک پیداوار میں سے کچھ غلہ حسب گنجائش صدقہ کر دینا افضل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ.

۲۳۹۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن روانگی کے وقت فرمایا: جو پیداوار بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے دسواں حصہ وصول کرنا اور جو پیداوار ڈول کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے بیسواں حصہ۔

۲۳۹۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِمَّا سَقَّتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سَقَى بِالذَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ.

### ۱۲۵۷: بَابُ كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

### باب: اندازاً چھوڑنے والا کس قدر چھوڑے؟

۲۳۹۵: حضرت سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ درختوں پر پھل کا اندازہ کرو تو تیسرا حصہ چھوڑ دیا کرو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑ سکو تو پھر چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔

۲۳۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ بْنِ بِنَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَشْمَةَ قَالَ أَنَا وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَرَضْتُمْ فَخُذُوا وَ دَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرَّبْعَ.

### درخت پر حصہ چھوڑنا:

عرب میں دستور تھا اور آج کل بھی دستور ہے کہ جس وقت درخت پھل دار ہوتے ہیں تو پھل درخت ہی پر چھوڑ دیتے ہیں اور درخت پر باقی رہنے والے پھلوں کا اندازہ کرتے ہیں اور درخت سے پھل اترنے کے بعد اس کا دسواں حصہ مالک سے وصول کرتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو چوتھائی حصہ چھوڑنے کو فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رعایت کے طور سے تم چوتھائی حصہ چھوڑ دو تا کہ مالک کو گنجائش رہ جائے اپنے احباب اور رشتہ داروں کو کھلانے اور ہدیہ دینے کی۔

۱۴۵۸: باب قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا

الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفِقُونَ﴾ (المفرد: ۲۶۷)

۲۳۹۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجَعْرُورُ وَلَوْ نَحْبِقُ فَنَسَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُوْحِدَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةَ.

۲۳۹۷: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيْبٍ عَنْ كَثِيْرٍ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِيَدِهِ عَصَا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قَبْلَهُ حَشْفًا فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِي ذَلِكَ الْقَبْرِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۴۵۹: باب الْمَعْدِنِ

۲۳۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَحْسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقِ مَاتِي أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَالْأَفْلَكُ بِمَالِهِ نَكُنْ فِي طَرِيقِ مَاتِي وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي كِتَابِ الْخُمْسِ

باب: آيَةُ كَرِيمَةٍ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ

تَنْفِقُونَ﴾ کی تفسیر

۲۳۹۶: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیہ کریمہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفِقُونَ﴾ کی تفسیر کے سلسلہ میں کہ ”تم لوگ خراب اور ردى مال دینے کا ارادہ نہ کرو اس کو تم خرچ کرتے ہو مگر تم وہ خراب اور ردى مال نہیں لیتے.....“ انہوں نے بیان کیا خبیث سے مراد (کھجور کی بہت خراب قسم) جعرور اور لون صبیق ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں خراب اور ردى مال قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۹۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں چھڑی تھی۔ ایک آدمی خشک اور خراب قسم کی کھجور لٹکا کر چلا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے اس خوشہ پر لکڑی مارتے اور فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو عمدہ قسم کی کھجور دے سکتا تھا بلاشبہ (روز قیامت) وہ شخص ایسی ہی خراب کھجور کھائے گا۔

باب: کان (معدنیات) کی زکوٰۃ سے متعلق

۲۳۹۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (راستہ میں) پڑی ہوئی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ فرمایا: جو شخص آمد و رفت کے راستہ پر آیا کسی آباد گاؤں میں ملاقات کرے تو ایک سال تک اس کا اعلان اور شہرت کرو اگر اس چیز کا مالک آجائے تو اس کو واپس دے دو۔ اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا جو گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ وصول کرو باقی تمام حصہ اس کا ہے جس کو وہ چیز ملی ہے۔

تشریح ☆ راستہ میں پڑی چیز کو پہلے تو کوئی شخص نہ اٹھائے جو کہ اس علاقہ سے کافی دور کار بنے والا ہے اور اٹھانے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ ایک سال تک اس میں بالکل ہی تصرف نہ کرے کیونکہ اس میں سے خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی خوب تشہیر کی جائے اور جب وہ چیز مالک تک پہنچ جائے اس پر کوئی چیز وہ خوشی سے دیتا ہے تو انکار کرنا چاہیے اگر اصرار کرے تو لے لینے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں۔ مگر دور حاضر میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اٹھانے والا فوراً اس میں سے تصرف شروع کر دیتا ہے حالانکہ اسلام میں استعمال ناجائز ہے۔ (جامی)

۲۳۹۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ح وَآخِرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جُبَارٌ وَالْبُرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ .

۲۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودنے میں اگر کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور اگر کان میں (دوران کھدائی یا کام میں) مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ .

۲۵۰۰: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۵۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرَحُ الْعَجَمَاءِ جُبَارٌ وَالْبُرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ .

۲۵۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں، کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

۲۵۰۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ وَهَيْشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُرُ جُبَارٌ وَالْعَجَمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ .

۲۵۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں، کنواں کھودنے میں کسی مزدور کی وفات ہو جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان میں مزدور مر جائے تو کسی قسم کا بدلہ نہیں اور کفار کے دفن کیے ہوئے خزانہ میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے۔

### باب: شہد کی زکوٰۃ

### ۱۲۶۰: باب زکوٰۃ النحل

۲۵۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہد کا دسواں حصہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ ایک جنگل جس کا نام

۲۵۰۳: أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هَلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُورٍ نَحْلٍ لَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَهُ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلْبَةُ فَحَمِيَهُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادِي فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ آدَى إِلَيَّ مَا كَانَ يُؤَدَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُسْرِ نَحْلِهِ فَأَحِمَّ لَهُ سَلْبَةَ ذَلِكَ وَالْأَقَاتِمَا هُوَ ذُنَابُ غَيْثٍ يَأْكُمُهُ مَنْ شَاءَ.

سلبہ تھا میرے لیے مقرر فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ جنگل ان کے لیے مقرر کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہوئی تو سفیان بن وہب نے ان کو تحریر فرمایا اور بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہما کے پاس رہے یا نہ رہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا اگر وہ تجھے شہد کا دسواں حصہ دیتے ہیں تو وہ جنگل بلال رضی اللہ عنہما کے پاس ہی رہنے دو اور اگر وہ اس قدر حصہ ادا نہ کریں تو بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں جس شخص کا دل چاہے وہ اس کو کھائے۔

### بارش کی مکھی کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں بارش کی مکھیاں اس وجہ سے فرمایا گیا کہ مکھیاں بارش سے پیدا ہونے والے پھول اور گھاس وغیرہ کھا کر پرورش پاتی ہیں پھر ان مکھیوں کے منہ سے شہد نکلتا ہے۔ بعض علاقے الحمد للہ اب بھی ایسے ہیں کہ صحرا میں اگنے والے درخت پھل اور پھول جو کہ بارش کی وجہ سے خوب بڑھتے پھلتے پھولتے ہیں اور شہد کی مکھیاں اپنا ذریعہ لگا کر جسد چھتے کو شہد سے بھر دیتی ہیں ان میں سے خاصا شہد موصول ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس میں سے کچھ نکال کر اللہ کے لئے دینے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اس میں سے غریبوں کو دے کر اللہ سے اجر لیں چونکہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ان پر نعمت ہے۔ کیونکہ وہ علاقہ اس کے لئے مختص ہے اور آمد اور کاروبار کے سلسلے بھی اسی ذریعہ سے ہیں۔ (جائی)

### ۱۲۶۱: باب فَرَضَ زَكَاةَ رَمَضَانَ

### باب: صدقہ فطر کے بارے میں احکام

۲۵۰۴: أَحْبَبْنَا أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحَرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

۲۵۰۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ماہ رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد بوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

### صدقہ الفطر کا جدید وزن:

واضح رہے کہ آج کل کے حساب سے صدقہ فطر کا جدید وزن ایک کلو چھ سو تینتیس گرام گیہوں آٹا یا چاول ہے یا بوقت ادائیگی ان کی جو قیمت ہو وہی مقدار تسلیم ہوگی اور ایک نماز کا فدیہ بھی وہی ہے اور مقدار صدقہ الفطر میں صاع کی مقدار کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ مذہب ہے کہ گیہوں کا آدھا صاع جو کے ایک صاع کے برابر قیمت کے اعتبار سے ہے۔

۱۲۶۲: باب فَرَضَ زَكْوَةَ رَمَضَانَ عَلَى

الْمَمْلُوكِ

۲۵۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحَرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

باب: ماہِ رَمَضَانَ كِي زَكْوَةَ غَلَامِ

اور باندی پر لازم ہے

۲۵۰۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ماہِ رَمَضَانَ كِي زَكْوَةَ (صدقۃ فطر) فرض قرار دی ہے۔ آزاد غلام اور مرد اور عورت پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع۔ اس کے بعد لوگوں نے آدھا صاع گیبوں کا مقرر فرمایا (اس لیے کہ وہ قیمت میں جو کے ایک صاع کے برابر ہے)۔

۱۲۶۳: باب فَرَضَ زَكْوَةَ رَمَضَانَ عَلَى

الصَّغِيرِ

۲۵۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكْوَةَ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

باب: نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ

یعنی نابالغ کا صدقۃ الفطر

۲۵۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ (صدقۃ فطر) لازم کی ہر ایک چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دیا۔

نابالغ کا صدقۃ الفطر:

واضح رہے کہ اگر نابالغ صاحب نصاب ہو تو اس کے سرمایہ میں سے زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر وہ مفلس اور نادار ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے زکوٰۃ رمضان (یعنی صدقۃ الفطر) ادا کرے اس طریقہ سے غلام اور باندی کی جانب سے اس کا مالک صدقۃ فطر ادا کرے۔

۱۲۶۴: باب فَرَضَ زَكْوَةَ رَمَضَانَ عَلَى

الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمُعَاهِدِينَ

۲۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكْوَةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ

باب: صدقۃ فطر مسلمانوں پر ہے

نہ کہ کفار پر

۲۵۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر فرض قرار دیا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔ ہر ایک آزاد اور غلام مرد اور عورت پر اہل اسلام میں سے۔



حُرِّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۲۵۰۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَبَهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

۲۵۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا آزاد اور غلام مرد و عورت پر اور چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو نماز عید الفطر کے لیے جانے سے قبل ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۲۶۵: بَابُ كَمْ فَرَضَ

بَابُ: مَقْدَارُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۲۵۰۹: أَخْبَرَنَا اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

۲۵۰۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر فرمائی ہر چھوٹے اور بڑے ہر اہل اسلام میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔

۱۲۶۶: بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نَزُولِ

بَابُ: زَكَاةُ فَرَضَ هُوْنَ سِ قَبْلَ

الزَّكَاةِ

صَدَقَةُ فِطْرٍ لَازِمٌ تَهَا

۲۵۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُنَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ وَنُؤَدِّي زَكَاةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنَّ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ.

۲۵۱۰: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ ماہ رمضان کے روزے لازم ہوئے اور زکوٰۃ لازم ہوئی اس دن سے نہ تو ہم کو حکم ہوا عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا اور نہ ہی اس کی ممانعت ہوئی۔

۲۵۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةِ

۲۵۱۱: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ فطر کا زکوٰۃ کے لازم ہونے سے قبل پھر جب زکوٰۃ لازم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو حکم فرمایا اور نہ ہی ممانعت فرمائی اور ہم لوگ اس

کو کرتے رہے۔

الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَمَّارٍ إِسْمُهُ غَرِيبُ بْنُ حَمِيدٍ وَعَمْرُو بْنُ شَرْحِبِيلٍ يَكْنَى أَبُو مَيْسَرَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِي إِسْنَادِهِ وَالْحَكَمُ اثْبَتُ مِنَ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ.

### ۱۲۶۷: باب مَكِيلَةُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

۲۵۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ أَخْرَجُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَلُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَوْمًا فَعَلِمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هَذِهِ الزَّكَاةُ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوا خَالَفَهُ هِشَامٌ فَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.

۲۵۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سَلْتٍ.

۲۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا اثْبَتُ الثَّلَاثَةِ.

### ۱۲۶۸: باب التَّمْرِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

۲۵۱۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنِ

باب: صدقہ فطر میں کتنی مقدار میں غلہ ادا کیا جائے؟  
۲۵۱۲: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے امیر تھے تو رمضان کے آخر میں فرمایا: تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے نقل کیا کہ یہاں پر مدینہ کے لوگوں میں سے کون موجود ہے۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ واقف نہیں۔ اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر لازم فرمایا (جس کی مقدار) ایک صاع جو ایک صاع کھجور آدھا صاع گیہوں ہے پھر وہ لوگ اٹھ گئے (تاکہ ہم تمہیں سمجھا سکیں)۔

۲۵۱۳: حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقہ الفطر کے بارے میں نقل فرمایا ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا اور ایک صاع سلت (نامی جو کی ایک قسم) کا۔

۲۵۱۴: حضرت ابورجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے میں نے تمہارے منبر پر دوران خطبہ سنا کہ صدقہ فطر غلہ کا ایک صاع ہے۔

### باب: صدقہ فطر میں کھجور دینے سے متعلق

۲۵۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر متعین فرمایا

ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے۔

الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

### باب الزَّيْبُ ۱۲۶۹:

### باب: صدقہ فطر میں انگور دینے سے متعلق

۲۵۱۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں صدقہ فطر نکالتے تھے ایک صاع گیہوں کا اور ایک صاع جو کا اور ایک صاع انگور اور ایک صاع پنیر کا۔

۲۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

۲۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے اور پھر ہم ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے تشریف لائے اور انہوں نے لوگوں کو جو کچھ سکھلایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ملک شام کے گیہوں کا دو مد (یعنی آدھا صاع اس لیے کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) جس کو تم لوگ (قیمت میں) نکالتے ہو اس دن سے لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لوگ گیہوں کا نصف صاع ادا کرنے لگے۔

۲۵۱۷: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ.

### باب الدَّقِيقُ ۱۲۷۰:

### باب: صدقہ فطر میں آٹا دینا

۲۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر نہیں نکالتے تھے مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک پنیر کا۔ (یعنی مذکورہ وزن سے ہم صدقہ فطر میں نکالا کرتے

۲۵۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا

مَنْ سُلِّتِ ثُمَّ شَكَ سَفِيَانُ فَقَالَ دَقِيقِي أَوْ سُلِّتِ .

تھے)۔

### ۱۲۷۱: باب الْحِنْطَةُ

۲۵۱۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَذُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَلُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّمِيرِ وَالْأَنْثَى نِصْفَ صَاعٍ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيُّ أَمَا إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ فَأَوْسَعُوا أَعْطُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهِ .

### باب: صدقہ فطر میں گیہوں ادا کرنا

۲۵۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ میں خطبہ پڑھا تو بیان کیا کہ تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا یہاں پر مدینہ والوں میں سے کون موجود ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام ہر مرد و عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا علی نے فرمایا جب اللہ نے تم کو گنجائش عطا فرمائی تو تم لوگ بھی وسعت اور گنجائش کرو۔ ایک صاع دو گیہوں کا یا اور اشیاء کا چیزوں کا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ بھی نہیں سنا۔

### ۱۲۷۲: باب السُّلَّتِ

۲۵۲۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلَّتٍ أَوْ زَبِيبٍ .

### باب: سلت صدقہ فطر میں دینا

۲۵۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور۔

### ۱۲۷۳: باب الشَّعِيرِ

۲۵۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَّاضٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا أَرَى مَدِينٍ مِنْ سَمَرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ .

### باب: صدقہ فطر میں جو ادا کرنا

۲۵۲۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پیپر کا نکالا کرتے تھے پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک ملک شام کے دو مد یعنی آدھا صاع جو کے ایک صاع کے برابر ہے۔

## باب ۱۲۷۴: باب الْأَقِطِ

## باب: صدقہ فطر میں پنیر دینا

۲۵۲۲: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ.

۲۵۲۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھجور کا ایک صاع پنیر (صدقہ الفطر میں) ان کے علاوہ اور دوسری اشیاء نہیں دیا کرتے تھے۔

## باب ۱۲۷۵: باب كَمِ الصَّاعُ

## باب: صاع کی مقدار

۲۵۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجَعْفِدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدًّا وَثَلَاثًا بِمَدِّ كُمْ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.

۲۵۲۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دور نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صاع تم لوگوں کے ایک مد اور ایک تہائی مد کا ہوا کرتا تھا لیکن اب مد میں زیادتی ہو گئی ہے۔

## صاع کی قسمیں اور اس کی مقدار:

واضح رہے کہ صاع دو ہوتے ہیں ایک حجازی اور دوسرا عراقی اور ہر ایک صاع کی مقدار چار مد ہوتی ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعتبار عراقی مد کا ہے لیکن جمہور ائمہ کرام کے نزدیک دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو مد رائج تھا اس مد کا اعتبار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا۔ جس کی مقدار تقریباً اٹھاون تولہ چھ ماشہ ہوتی ہے تو اس اعتبار سے صاع کی مقدار دو سو چونتیس تولہ ہو گئی اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مد دو رطل کا ہوتا ہے تو اس اعتبار سے صاع کے آٹھ رطل ہوتے ہیں اور عربی اوزان صاع، مد رطل وغیرہ کی تفصیلی بحث حضرت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقی رسالہ جواہر الفقہ میں شامل رسالہ اوزان شرعیہ میں موجود ہے۔ وہاں پر ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

۲۵۲۴: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَنِيهِ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ.

۲۵۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیمائش مدینہ منورہ کے حضرات کی قابل اعتبار ہے اور وزن مکہ مکرمہ کے حضرات کا معتبر ہے۔

## باب ۱۲۷۶: باب الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ

## باب: صدقہ فطر کس وقت دینا

تُوَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

افضل ہے؟

۲۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) حکم فرمایا صدقہ فطر ادا کرنے کا نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل۔

۲۵۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ بَزِيْعٍ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ.

باب: ایک شہر سے دوسرے شہر زکوٰۃ منتقل کرنے کے

۱۲۷۷: باب إخراج الزكاة من بلدٍ

بارے میں

إلى بلدٍ

۲۵۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب روانہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو کہ اہل کتاب ہیں تو تم ان کو بلانا کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی پروردگار برحق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ عزوجل کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اگر وہ تمہارا حکم مان لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر پانچ وقت کی نماز فرض قرار دی ہے۔ ہر ایک روز اور ہر ایک رات میں اگر وہ تسلیم کر لیں پھر ان کو بتلاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر صدقہ فرض اور لازم قرار دیا ہے ان لوگوں کے مال دولت میں جو کہ ان کے دولت مند لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے محتاج اور ضرورت مند لوگوں کو دیا جائے گا اور اگر وہ لوگ اس کو تسلیم کر لیں تو تم ان کے بہترین قسم کے مال سے بچو اور تم مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی دُعا اور اللہ عزوجل کے درمیان میں کسی قسم کی آڑ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

۲۵۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَاعْلِمْتَهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَاعْلِمْتَهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكِرَانِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ.

باب: جس وقت زکوٰۃ دولت مند شخص کو ادا کر دی

۱۲۷۸: باب إذا أعطاهَا غنِيًا وَهُوَ

جائے اور یہ علم نہ ہو کہ یہ شخص دولت مند ہے

لَا يَشْعُرُ

۲۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵۲۷: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

ابن عیاش قال حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ  
مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ  
بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ  
تُصَدِّقَ عَلَيَّ سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ  
سَارِقٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا  
فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَيَّ  
زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ  
بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ  
فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقَ عَلَيَّ غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ  
لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ زَانِيَةٍ وَعَلَيَّ سَارِقٍ وَعَلَيَّ غَنِيٍّ  
فَأَتَيْتَنِي فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتُكَ فَقَدْ تَقَبَّلْتُ أَمَا الزَّانِيَةُ  
فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زَنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ  
يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ  
مِمَّا آعطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ  
میں صدقہ ادا کروں گا پھر وہ شخص اپنا صدقہ لے کر نکل پڑا اور وہ  
شخص اپنا صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا تو فجر کی نماز کے  
وقت لوگ کہنے لگ گئے کہ چور کو صدقہ مل گیا ہے تو اس شخص نے  
کہا کہ اللہ عزوجل تیرا شکر اور احسان ہے چور کے صدقہ پر میں  
اب اور زیادہ صدقہ خیرات کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص اپنا  
صدقہ کے مال لے کر نکل پڑا اور وہ شخص ایک بدکار عورت کے  
ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگ گئے کہ گذشتہ رات ایک  
بدکار عورت کو صدقہ خیرات مل گیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے خدا  
تیرا شکر ہے کہ میں بدکار عورت کے اوپر مزید صدقہ خیرات کروں  
گا۔ پھر وہ شخص صدقہ لے کر نکل گیا اور ایک دولت مند شخص کے  
ہاتھ رکھ آیا صبح کے وقت لوگ کہنے لگے کہ ایک دولت مند شخص کو  
صدقہ مل گیا ہے اس شخص نے کہا کہ اے خدا تیرا شکر احسان ہے کہ  
بدکار چور اور دولت مند شخص کو میں نے صدقہ خیرات دیا ہے پھر  
(منجانب اللہ) خواب میں اس شخص سے کہا گیا کہ اے بندے!  
تیرا صدقہ خیرات مقبول ہو گیا اور بدکار عورت کو دیا گیا صدقہ

خیرات اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ عورت بدکاری سے بچ جائے اور چور کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہو سکتا  
ہے کہ چور چوری سے بچ جائے اور مالدار شخص کو دیا گیا صدقہ اس وجہ سے قبول ہوا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ غور کرے اور اس کو شرم و حیا  
محسوس ہو اور وہ اس مال میں سے خرچ کرے جو کہ اللہ نے اس کو دیا ہے۔

### غیر مستحق کو صدقہ دینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نے ناواقفیت یا لاملمی کی وجہ سے غیر مستحق کو صدقہ خیرات دے دیا تو دینے  
والے کو ثواب بہر حال جب بھی ملے گا لیکن شرط یہ ہے کہ نیت خالص ہو اور رضا، الہی حاصل کرنا مقصود ہو۔

### باب: خیانت کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۲۸: حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے  
والد صاحب سے سنا انہوں نے نقل فرمایا کہ میں نے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نماز قبول

### ۱۲۷۹: بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۸: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّارِعُ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
وَأَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ وَهُوَ

ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

۲۵۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِمِمينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَبُّوْهُ فَيُكْفَى الرَّحْمَنُ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهَ أَوْفِصِلَةٌ.

نہیں فرماتا بغیر پاکی کی حالت کے اور صدقہ چوری کے مال میں سے (یعنی ناپاک شخص کی عبادت قبول نہیں اور چوری کے مال سے خیرات قبول نہیں)۔

۲۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ حلال مال میں سے صدقہ ادا کرے اور اللہ عزوجل نہیں قبول فرماتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اس کو اپنے دائم باتھ میں لیتا ہے اگرچہ صرف ایک ہی کھجور کا صدقہ ہو پھر اس میں اضافہ ہوتا ہے اس کی ہتھیلی میں یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر وہ صدقہ ہو جاتا ہے جس طریقہ سے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے پچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔

تشریح ☆ صدقہ دینا ایک کثیر اجر و ثواب والا عمل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور بے شمار مصائب کو رفع کرتا ہے مگر اس وقت کہ مال اپنا ہو جب وہ مال خود بھی حلال نہیں ہے اور خیانت کا مال ہے اس میں سے صدقہ ثواب کی نیت سے دینا (چہ معنی دارد) وہ تو خود بھی کھانا اور بچوں کو کھلانا ہر طرح سے ناجائز ہے۔ مال خیانت والا واپس بھی کیا جائے اور اس سے معافی بھی مانگی جائے۔ (جامی)

۱۲۸۰: باب جِهْدٍ

المُقِلِّ

۲۵۳۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جِهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ

باب: کم دولت والا شخص کو شش کے بعد خیرات کرے

تو اس کا اجر

۲۵۳۰: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کام کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان کہ جس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو مال غنیمت میں سے اور حج مبرور یعنی جس میں گناہ شامل نہ ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ نماز کونسی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس میں دیر تک قیام ہو۔ پھر دریافت کیا گیا کہ صدقہ خیرات کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو کہ مال والا (غریب) محنت کر کے ادا کرے پھر دریافت کیا گیا کہ ہجرت



الْهِجْرَةَ أَفْضَلَ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ  
بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أَهْرَبَ  
دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادُهُ.

کوئی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جو حرام کاموں کو چھوڑ دے۔  
پھر دریافت کیا گیا کہ جہاد کونسا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو  
آدمی مشرکین سے جہاد کرے اپنے مال اور جان کو خرچ کر کے۔  
پھر دریافت کیا گیا کہ قتل ہونا کونسا افضل ہے؟ آپ نے ارشاد  
فرمایا کہ جس شخص کا خون بہایا گیا اور اس کا گھوڑا قتل کیا گیا۔

۲۵۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ  
عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ كَانَ  
لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ  
إِلَى عُرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ  
بِهَا.

۲۵۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے زیادہ بڑھ گیا۔  
لوگوں نے عرض کیا: کس طریقہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی  
آدمی کے دو درہم ہوں اور وہ شخص ایک درہم صدقہ دے (اس  
طریقہ سے یہ ایک درہم افضل ہوگا) اور ایک آدمی اپنے مال کی  
جانب جائے اور ایک لاکھ درہم صدقہ کرے یعنی مالدار آدمی کے  
ایک لاکھ درہم کے برابر غریب شخص کا ایک درہم ہے۔

۲۵۳۲: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ  
بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ قَالُوا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ  
أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ  
عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

۲۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم سے آگے بڑھ گیا اس  
پر صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس طریقہ سے؟ آپ نے  
ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم  
صدقہ دے دیا اور ایک آدمی کے پاس بہت مال تھا اس نے اپنے  
مال میں سے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم اٹھائے اور صدقہ دیئے  
(اس شخص کے لاکھ درہم سے اس کا ایک درہم افضل ہے)۔

۲۵۳۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا  
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ مَنْصُورٍ عَنْ  
شَفِيْقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا  
شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيَحْمِلَ  
عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمَدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ  
أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

۲۵۳۳: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تھے اور ہم لوگوں کے  
پاس کچھ موجود نہیں ہوتا تھا جو ہم صدقہ ادا کریں تو ہمارے میں  
سے کوئی شخص بازار میں جاتا تھا اور وزن برداشت کرتا تھا۔ پھر  
ایک مد کھانا لاتا (مخت مزدوری کر کے) اور وہ کھانا خدمت نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک  
آدمی سے واقف ہوں کہ جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم  
موجود ہیں اور اس وقت اس کے پاس ایک درہم موجود نہ تھا۔

۲۵۳۴: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخِرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾

[التوبة: ۱۹]

۲۵۳۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ہم لوگوں کو صدقہ خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو ابو عقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع لے کر حاضر ہوئے اور ایک آدمی زیادہ لے کر حاضر ہوا تو اس پر منافقین نے کہا کہ اس (ابو عقیل) کے صدقہ سے اللہ بے نیاز ہے (یعنی اس قدر معمولی صدقہ خیرات کی اس کو کیا ضرورت ہے؟) اور دوسرے شخص نے ریاکاری کیلئے صدقہ خیرات کیا ہے اس پر آپ پر یہ آیت: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ تَلَاوَتِ كِي - یعنی جو لوگ کھلے دل سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو کہ (صرف) اپنی محنت و مزدوری (سے کما کر) صدقہ خیرات کرتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں تو اللہ عزوجل نے ان سے مذاق کیا اور ان کو عذاب میں مبتلا کیا۔

تشریح ☆ ظاہر ہے ایک شخص وہ ہے جو کہ خوب دولت والا ہے، خاصی رقم بھی رکھتا ہے اور ایک وہ محنت کرنے والا مزدور ہے جو کہ اپنے گزراوقات خوب محنت کے بعد پورے کرتا ہے وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ بچا کر صدقہ کرتا ہے وہ برابر تو نہیں مالدار کے جو کروڑوں کا مالک ہے اور لاکھوں خرچ کر سکتا ہے اور مزدوری کرنے والا ۵ روپے یا اس سے بھی کم دے تو اس کا اجر زیادہ ہوگا۔ بات تو اخلاص کی ہے۔ (جامی)

## باب ۱۲۸۱: بَابُ الْيَدِ الْعُلْيَا

۲۵۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعُرْوَةُ سَمِعَا حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

باب: اوپر والا ہاتھ یعنی دینے والے ہاتھ کی فضیلت

۲۵۳۵: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال پھیلا یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (کچھ) عطا فرمادیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ مال دولت سرسبز اور شاداب ہے جو کوئی اس کو خوشی سے حاصل کرے گا تو اس کو برکت حاصل ہوگی اور جو شخص لالچ سے حاصل کرے گا (مراد یہ ہے کہ اس کا انتظار کر کے لالچ سے) تو کسی قسم کی خیر و برکت حاصل نہیں ہوگی وہ اس شخص کی طرح ہوگا کہ جو کھانا کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور (دینے والا صدقہ کرنے والا) اوپر والا ہاتھ نیچے والے (یعنی صدقہ وصول

کرنے والے ہاتھ) سے افضل ہے۔

باب: اوپر والا ہاتھ کونسا ہے؟

۲۵۳۶: حضرت طارق محاربؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ میں پہنچے تو رسول کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ (صدقہ) دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور تم لوگ صدقہ ان لوگوں سے شروع کرو کہ جن کی روٹی تم پر ذمہ داری ہے (یعنی) والد کی بہن بھائی کی (طرف سے) صدقہ خیرات کرنا شروع کرو۔ پھر اس طریقہ سے دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے۔ زیر نظر حدیث ایک طویل حدیث کا خلاصہ ہے۔

باب: نیچے والا (یعنی صدقہ لینے والا) ہاتھ

۲۵۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صدقہ خیرات کا تذکرہ فرماتے تھے اور آپ مانگنے سے بچتے رہنے کا حکم فرماتے اور فرمایا کہ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے افضل ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو کہ خرچہ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو کہ سوال کرے۔

تشریح: جو مسلمان ایسے ذرائع و صلاحیتوں کا مالک ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے معاش کے لیے دوڑ دھوپ کر سکے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ صدقات پر صبر کر کے بیٹھ جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”صدقہ کسی غنی کے لیے جائز نہیں اور نہ ہی ایسے شخص کے لیے جو توانا اور تندرست ہو۔“ تندرست شخص اگر صدقہ لے عادتاً تو یہ غریب نادان، کمزور کی حق تلفی ہوگی اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سوال ذلہ۔ کہ سوال کرنا ذلت ہے تو ہر طرح سے عادتاً صدقہ لینا تندرست آدمی کے لیے اچھا نہیں ہے بلکہ جرم ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ پکڑ فرمائیں گے اور پھر حق تلفی بھی ہے تو کیوں نہ اپنی صحت اور تندرستی سے فائدہ اٹھا کر محنت کر کے رزق حاصل کیا جائے اور ذلت سے بچا جائے۔ (جائی)

باب: اس طرح کا صدقہ کرنا کہ انسان دولت مند

رہے افضل ہے

۲۵۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے جو کہ انسان اس کے دینے

۱۲۸۲: بَابُ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

۲۵۳۶ أَخْبَرَنَا يُسُفُ بْنُ عِنْسَى قَالَ أَبَانَا الْفُضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِسْرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ السُّعْطَى الْعُلَى وَالْيَدُ الْيَسْرَى تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخِيكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ مُخْتَصِرٌ.

۱۲۸۳: بَابُ الْيَدِ السُّفْلَى

۲۵۳۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالْتَعَقُّفَ عَنِ الْمَسْتَلَةِ الْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلَى الْمُسْتَفْقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ.

۱۲۸۴: بَابُ الصَّدَقَةِ عَنْ

ظَهْرٍ غَنِيٍّ

۲۵۳۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ سَلَمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ عَيْ وَالْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ

کے بعد دولت مند رہے افضل ہے تاکہ خود اس کو سوال کرنا نہ پڑے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم صدقہ اس سے شروع کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے الفاظ ”جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہے“ کا معنی یہ ہے کہ قریب سے قریب رشتہ دار جیسے والدین، بھائی، بہن وغیرہ کو صدقہ نفلی دینا افضل ہے۔

### ۱۲۸۵: باب تَفْسِيرِ ذَلِكَ

### باب: زیر نظر حدیث شریف کی تفسیر

۲۵۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ

۲۵۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ ادا کرو اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر صدقہ کرو (مراد یہ ہے کہ تم اپنے کام میں خرچ کیا کرو) اس شخص نے عرض کیا ایک اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے لڑکے پر (نفلی) صدقہ کرو۔ اس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے خادم پر صدقہ خیرات کرو۔ اس شخص نے عرض کیا: ایک اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب تم خود سمجھ لو (یعنی جس شخص کو مستحق صدقہ خیال کرو اس کو دیا کرو)۔

### ۱۲۸۶: باب إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ

### باب: اگر کوئی آدمی صدقہ ادا کرے اور وہ خود محتاج ہو تو

### هَلْ يَرُدُّ عَلَيْهِ

### اُس شخص کا صدقہ واپس کر دیا جائے

۲۵۴۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا

۲۵۴۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن حاضر ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو۔ پھر وہ شخص دوسرے جمعہ میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم دو رکعت پڑھو۔ پھر وہ شخص تیسرے جمعہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرو اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ صدقہ نکالیں چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات دیا۔ آپ نے اس شخص کو دو کپڑے

عنایت فرمائے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم صدقہ ادا کرو۔ اس آدمی نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا ان دو کپڑوں میں سے جو کہ ابھی آپ نے اس کو عنایت فرمائے تھے تو ارشاد فرمایا رسول کریمؐ نے کہ تم لوگ اس آدمی کو نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی مسجد میں بوسیدہ لباس میں حاضر ہوا تو میں اسکی ظاہری حالت دیکھ کر سمجھا کہ تم لوگ اس کی حالت دیکھ کر خود ہی سمجھ لو گے اور تم خود ہی اس کو صدقہ خیرات دیدو گے لیکن تم نے صدقہ نہیں دیا تو میں نے کہہ دیا کہ تم صدقہ ادا کرو اور جس وقت تم نے صدقہ کر دیا تو میں نے اس کو دو کپڑے عنایت کئے استعمال کرنے کے واسطے۔ اسکے بعد میں نے اس شخص سے کہا کہ تم صدقہ کرو تو اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا آپ نے فرمایا: اپنا کپڑا اٹھا کر اور اس کو ڈانٹ دیا۔

فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا إِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةِ بَدَةٍ فَرَجَحْتُ أَنْ تَفْطَنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ.

### تنگ دست کا صدقہ کرنا:

آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو صدقہ دینے کی وجہ سے اس کو ڈانٹ دیا کیونکہ وہ شخص خود ہی ضرورت مند اور محتاج تھا اور اس کے پاس پہننے کے لئے لباس تک نہ تھا تو اس کو صدقہ کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس واسطے کہ انسان کے لئے پہلے اس کی ذاتی ضرورت سب کام سے مقدم ہے۔

تنگ دست اور محتاج کا صدقہ دینا ٹھیک نہیں۔ آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے بھی خوب سبق ہے جو کہ ایک تنگ دست شخص کو ثواب کی غرض سے صدقہ دے رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہوں لیکن افسوس اور صدحیف ان لوگوں پر جو کہ تندرست ہو کر بھی ہاتھ پھیلا کر کھاتے پیتے ہیں اور اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں اور معاشرہ میں بھی اپنی قد و منزلت کم کراتے ہیں۔ (جامی)

### ۱۲۸۷: باب صَدَقَةِ الْعَبْدِ

### باب: غلام کے صدقہ کرنے سے متعلق

۲۵۴۱: حضرت عمیرؓ سے روایت ہے جو کہ ابی لحم کے غلام تھے کہ مجھ کو میرے مالک نے حکم کیا گوشت کے بھوننے کا کہ اس دوران ایک مسکین شخص آیا میں نے اسے تھوڑا سا گوشت کھلا دیا۔ جس وقت میرے مالک کو اس کی خبر اور اطلاع ملی تو اس شخص نے مجھ کو مارا میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے مالک کو طلب فرمایا اور دریافت کیا: تم نے اس کو کس وجہ سے مارا؟ اس

۲۵۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِينٌ فَأَطَعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ

نے جواب دیا یہ غلام دوسرے لوگوں کو میرا کھانا کھلا دیتا ہے اور مجھ سے اسکی اجازت بھی نہیں لیتا آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اسکا اجر و ثواب ملے گا یعنی جس وقت غلام مالک کے مال میں سے یا کوئی عورت شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کا ثواب غلام اور مالک کو اور شوہر و بیوی دونوں کو ملے گا۔

۲۵۳۲: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان کے ذمہ صدقہ ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر اس شخص کے پاس کچھ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ خود ہاتھوں سے محنت کرے پھر وہ خود اپنے کو نفع پہنچائے۔ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے اپنے نفس پر۔ یہ سن کر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ آدمی اس طرح سے نہ کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو چاہیے کہ وہ کسی محتاج اور پریشان حال شخص کی مدد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ شخص اس طریقہ سے نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: حکم کرے نیک باتوں کا۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر یہ کام بھی نہ وہ کر سکے تو کیا حکم ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: برے کاموں سے باز رہے۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

باب: اگر عورت شوہر کے مال سے

خیرات کرے؟

۲۵۳۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت شوہر کے مال میں سے صدقہ خیرات کرے تو اس کو اجر و ثواب مل جائے گا اور اسی قدر اجر و ثواب اس کے شوہر کو ملے گا اور اس قدر اجر و ثواب تحویل دار کو ملے گا اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا اجر و ثواب کم نہیں کرے گا۔ شوہر کے کمانے کی وجہ سے اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا۔

فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمْرَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا.

۲۵۳۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمَسِّكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ.

۱۲۸۸: بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنَ

بَيْتِ زَوْجِهَا

۲۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ وَ لِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ لِلنَّخَارِزِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ لَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَ لَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

## ۱۲۸۹: باب عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ

## اِذْنِ زَوْجِهَا

۲۵۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصِرٌ.

## باب: عورت شوہر کی بلا اجازت صدقہ

## نہ کرے

۲۵۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور دوران خطبہ ارشاد فرمایا کہ عورت کو شوہر کی بغیر اجازت صدقہ دینا جائز نہیں ہے۔

تشریح ☆ دراصل چونکہ خاوند کا کر لاتا ہے اور گھر کا بجٹ چلاتا ہے صدقہ دے کر اسے تنگ دست کرنا اچھا فعل نہیں ہے۔ ہاں! اگر اس قدر پیسے کی فراوانی ہے کہ بچا کر صدقہ بھی کیا جاسکتا ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ پیسہ تو خاوند کا تھا۔ اس سے اجازت لے کر صدقہ کرنا دو طرح کا ثواب رکھتا ہے ایک تو اللہ کی رضا اور خاوند کی اجازت اور پھر خاوند بیوی دونوں کو ثواب ملتا ہے۔ خاوند کو اس کا مال ہونے کی وجہ سے اور بیوی کو صدقہ دینے کی وجہ سے۔ (جائز)

## ۱۲۹۰: باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## باب: فضیلت صدقہ

۲۵۳۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ أَيُّنَا بِكَ أَسْرَعُ لِحُوقًا فَقَالَ أَطُولُكُمْ يَدًا فَأَخَذَنَ قِصْبَةً فَجَعَلَنَ يَذْرَعُهَا فَكَانَتْ سَوْدَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَسْرَعَهُنَّ بِهِ لِحُوقًا فَكَانَتْ أَطُولَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذَلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ.

۲۵۳۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئیں اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پہلے کونسی اہلیہ ملاقات کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو لمبے ہاتھ والی ہے۔ پھر انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ جلدی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں (یعنی وہ سب سے زیادہ صدقہ دینے والی تھیں پہلے ان کا انتقال ہوا)۔

## سب سے پہلے کونسی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی؟

لمبے ہاتھ والی یعنی تم میں سے جو سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی ہے پہلے مجھ سے وہ ملاقات کرے گی۔ لیکن ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے یہی ہے کہ جس کا ہاتھ ظاہری طور لمبا ہو۔ مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی لیکن بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے سب سے زیادہ سخاوت کرنے والی خاتون تھیں اور یہی

قول راجح ہے اور رسالہ ”الصالحات“ یعنی نیک بیویاں میں مصنف حضرت مولانا سید اصغر حسین محدث دارالعلوم نے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث فرمائی ہے۔ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

### ۱۲۹۱: باب ائى الصّدقة افضل

باب: سب سے زیادہ افضل کونسا صدقہ ہے؟

۲۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائى الصّدقة افضل قال ان تصدق وانت صحيح صحيح تأمل العيش وتخشى الفقر.

۲۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا صدقہ دینا اس وقت افضل ہے کہ جس وقت کہ تم صحت مند ہو تمہارے اندر دولت کا لالچ موجود ہو تم عیش و عشرت کی تمننا رکھتے ہو اور تم تنگ دستی سے ڈرنے والے ہو۔

۲۵۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضّل الصّدقة ما كان عن ظهري غني واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول.

۲۵۳۷: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد انسان دولت مند رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے) اور تم صدقہ اس طرف سے یعنی ان رشتہ داروں کی طرف سے دینا شروع کرو کہ تمہارے ذمہ جن کی پرورش کی ذمہ داری ہے۔

۲۵۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصّدقة ما كان عن ظهري غني وابدأ بمن تعول.

۲۵۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ قسم کا صدقہ یہ ہے کہ انسان مال دار بنی رہے اور صدقہ خیرات کرنے کا آغاز ان لوگوں سے کرنا چاہیے کہ جن کی ذمہ داری تمہارے اوپر ہے۔

۲۵۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

۲۵۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی عورت پر بھی اجر کی نیت سے خرچہ کرے گا تو اس شخص کو بھی صدقہ کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

۲۵۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُدْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبَيْرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبیلہ بنو عدرہ کے ایک آدمی نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کیا جس وقت یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے



پاس اس کے علاوہ کچھ اور موجود ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو کوئی آدمی مجھ سے خریدتا ہے۔ اس پر نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور اس کو ساتھ لے کر خدمت نبوی میں آئے۔ آپ نے وہ درہم ان کو عنایت فرمادیئے اور فرمایا: تم پہلے اپنی ذات سے اس کا آغاز کرو اور تم اس پر خیرات کرو اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو بیوی کو دو پھر اگر اس سے کچھ باقی بچ جائے تو تم اس کو رشتہ داروں کو دے دو اگر اسکے بعد بھی باقی رہ جائے تو اسی طریقہ سے کرو اسکے بعد آپ نے سامنے کی جانب اور دائیں بائیں جانب اشارہ کیا۔

### باب: کنجوس آدمی کا صدقہ خیرات کرنا

۲۵۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرچہ کرنے اور خیرات کرنے والے شخص اور کنجوس آدمی کی مثال اس طرح سے ہے کہ دو آدمی جن پر کرتہ یا لوہے کی زرہ ہے جو کہ اس کے سینہ سے لے کر ہنسی تک ہے جس وقت خرچہ کرنے والا خرچہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ لمبی چوڑی ہو جاتی ہے اور اس کے قدم تک کو وہ ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے چلنے کے نشان مٹ جاتے ہیں لیکن جس وقت کوئی کنجوس آدمی خرچہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور اس کا سر ایک چھلہ دوسرے چھلہ کو پکڑ لیتا ہے حتیٰ کہ اس کی گردن یا ہنسی کو پکڑ لیتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کشادہ فرماتے اور وہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔ طاؤس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دونوں ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کو کشادہ فرماتے ہوئے (خود) دیکھا ہے۔ لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی تھی۔

۲۵۵۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: کنجوس آدمی کی مثال اور صدقہ خیرات نکالنے والے کی مثال ان دو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ وَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِشَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ أَهْلِكَ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

### ۱۲۹۲: باب صدقة البخيل

۲۵۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رُبَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُنْتَصِقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مَنْ لَدُنْ تُدَيْبِهِمَا إِلَى تَرَافِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدَّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بِنَانَهُ وَتَعْفَرَ آثَرَهُ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَكَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى إِذَا أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوْتِهِ أَوْ بِرَقَبَتِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ أَبَاهُ رُبَيْرَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُرْسِعُهَا وَلَا تَتَّوَسِعُ.

۲۵۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ

آدمیوں کی سی ہے جو کہ لوہے کے دو چوٹے پہنے ہوئے ہوں انکے ہاتھ چمٹائے گئے ہوں۔ حلق کی لکڑی سے تو جس وقت صدق نکالنے والا شخص ارادہ کرتا ہے صدقہ دینے کا تو وہ چونکہ وسیع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اسکے پاؤں کا نشان منادیتا ہے اور جس وقت کوئی کنجوس شخص خیرات نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو ہر ایک حلقہ اسکا دوسرے سے مل جاتا ہے اور چونکہ اکٹھا ہو جاتا ہے دونوں ہاتھ کو ہنسی پر جوڑ دیتا ہے۔ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے وہ کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا۔

### باب: بے حساب صدقہ خیرات نکالنا

۲۵۵۳: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم لوگ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور متعدد مہاجر اور انصار تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو بھیجا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت حاصل کرنے کے واسطے۔ پھر ہم لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے کہا ایک مرتبہ میرے پاس فقیر آیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے میں نے اس کو چھ دے دینے کا حکم کیا پھر میں نے اس شے کو منگا کر دیکھا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے مکان میں کوئی چیز نہ آئے اور نہ جائے بغیر تمہارے علم کے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم اس کو چھوڑ دو اور تم اس کو شمار نہ کرو (ورنہ) پھر اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کرے (یعنی محدود رزق اور حساب سے) عنایت فرمائے گا۔

۲۵۵۴: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم شمار نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل بھی تم کو شمار کرے عنایت فرمائے گا۔

۲۵۵۵: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَحِيلِ وَالْمُتَّصِدِقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَّصِدِقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعْفَى آثَرُهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَحِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

### ۱۲۹۳: باب الإحصاء في الصدقة

۲۵۵۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخَلَ بَيْتِكَ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهَلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ.

۲۵۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ عَن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ.

۲۵۵۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَمَادِ بْنِ

اللہ! میرے پاس (صدقہ کیلئے) کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے (گھریلو اخراجات کیلئے) عنایت فرماتے ہیں۔ اس صورت میں کیا میں گناہ گار ہوں گی اگر میں اس میں سے فقراء کو کچھ دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (جہاں تک ممکن ہو) صدقہ دیا کرو اور تم روک ٹوک نہ کرو ورنہ اللہ عزوجل بھی تم پر روک ٹوک کرے گا (یعنی بے حساب رزق عطا نہ فرمائے گا)۔

### باب: قلیل صدقہ سے متعلق

۲۵۵۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ نکال کر دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو (وہ ہی صدقہ دے دو)۔

۲۵۵۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوزخ کا تذکرہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک کو نیچے کی جانب کیا (ہم نے خیال کیا شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ دیکھ رہے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے پناہ مانگی۔ شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا پھر فرمایا: تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچتے رہو اگرچہ یہ کھجور کا ٹکڑا دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات (ہی) کہہ کر۔

تشریح ☆ اللہ عزوجل کی خوشنودی کی خاطر کسی کو صدقہ دینا چاہیے اور صدقہ لینے والے پر اپنا احسان نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کا احسان جانے کہ اس نے قبول کیا جس پر اسے ثواب ملا کہ جہنم کی آگ سے بچ گیا۔ گویا کہ صدقہ دینا اپنے پہ احسان کرنا ہے جو شخص جس قدر کھلے دل سے صدقہ کرے گا اللہ عزوجل اتنا ہی اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اس کا یہ صدقہ قبول ہو جائے اور آخرت میں خزانہ بن کر اس کے سامنے آئے۔ (جامی)

### باب: فضیلت صدقہ

۲۵۵۸: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز نبی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابھی دن کا آغاز ہی ہوا تھا۔ اس دوران کچھ لوگ ننگے جسم ننگے پاؤں اور تلواریں کو لٹکائے ہوئے آئے قبیلہ مضر میں سے بلکہ تمام کے تمام لوگ قبیلہ

عبداللہ بن الزبیر عن أسماء بنت ابی بکر أنها جاءت ب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ لیس لی شیء الا ما ادخل علی الزبیر فهل علی جناح فی ان ارضع مما یدخل علی فقال ارضعی ما استطعت ولا تویکی فیوکی اللہ عزوجل علیک۔

### ۱۲۹۴: باب القلیل فی الصدقة

۲۵۵۶: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُحَلِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

۲۵۵۷: أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ عُمَرَو بْنَ مَرْثَدَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

### ۱۲۹۵: باب التحريض على الصدقة

۲۵۵۸: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَذَكَرَ عَوْنُ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْدِرَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةَ حُفَاةٍ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ غَامَتُهُمْ مِنْ مُضْرَبِلٍ كُلُّهُمْ مِنْ مُضْرٍ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِبَلَالٍ فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَنْظُرَ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بَرِّهِ مِنْ صَاعٍ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفَّهُ تَعَجُّزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَبَاعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَنِيَابٍ حَتَّى رَأَى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَاجْرُ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلِيهِ وَزُرٌّ مِنْ عَمَلٍ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

مضر کے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول کریم ﷺ کا چہرہ مبارک تبدیل ہو گیا ان کی غربت کی کیفیت دیکھ کر پہلے آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر آپ باہر تشریف لائے اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اذان پڑھنے کا۔ چنانچہ انہوں نے اذان پڑھی اور نماز تیار ہو گئی۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ... اے ایمان والو! تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس میں سے اس کی بیوی پیدا کی پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور خواتین کو پھیلایا (یعنی لوگ اس سے باہمی ہمدردی اور خیر سگالی سے کام لیں) اور تم لوگ اس خدا سے ڈرو کہ تم جس کے نام کے ذریعہ سے مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور رشتوں کے ذریعہ سے بلاشبہ اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے اور تم لوگ اللہ عزوجل سے ڈرو اور ہر ایک آدمی دیکھ لے کہ جو اس نے کل کے دن کے لئے کیا۔ صدقہ خیرات انسان کا اشرفی سے ہے رقم سے ہے اور کپڑے سے ہے ایک صاع گیہوں سے ہے ایک صاع جو سے ہے یہاں تک کہ کھجور کے ٹکڑے سے پھر ایک انصاری آدمی ایک تھیلی لے کر آیا (جو کہ اشرفی کی تھی) اور اس میں نہیں سمار ہی تھی اسکے بعد لوگوں کا اس طرح سے سلسلہ شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ دو ڈھیر اونچے درجہ کے اور اونچے کھانے و کپڑے کے ہو گئے۔ میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت کی کہ وہ چمک

دک رہا تھا جس طرح سے کہ سونا چمکتا ہے۔ اس وقت آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں نیک اور بھلائی کا راستہ نکالے تو اس شخص کو اس نیک راستہ پر چلنے کا اجر و ثواب ہے اور ان لوگوں کا ثواب بھی اس کو ملے گا جو کہ اس پر عمل کرتے جائیں گے لیکن عمل کرنے والا کا اجر و ثواب کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا تو اس پر اس راستہ کے نکلنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس شخص پر ہے جو کہ اس پر عمل کریں گے لیکن عمل کرنے والوں کا عذاب میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

## آپ ﷺ کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ کے چہرہ انور کو سونے کی طرح چمکنے اور آپ ﷺ کو غیر معمولی خوشی حاصل ہونا مذکور ہے۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور کا چمکنا خوشی کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ ﷺ کے وعظ و نصیحت کا اثر ہوا اور غرباء کو فائدہ پہنچا اور آپ ﷺ نے فصاحت و بلاغت سے کام لیا جس کا غیر معمولی اثر ہوا۔

۲۵۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَنْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا لَوْ جُنْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبْلَتَهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا

۲۵۵۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے تم لوگ صدقہ دو، کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس وقت انسان اپنا صدقہ ایک آدمی کو دینے جائے گا وہ شخص کہے گا اگر تم گزشتہ کل یہ لے کر آتے تو میں اس کو لے لیتا آج نہ لوں گا کیونکہ میں آج دولت مند ہو گیا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ رقم آخر دور میں بہت جلدی ہاتھ آئے گی (بوجہ فساد اور بدانتظامی کے) اور لوگوں میں دولت کی ریل پیل ہوگی لیکن اس کے لینے والے نہ ہوں گے۔

## باب: صدقہ خیرات کرنے کی سفارش سے متعلق

۲۵۶۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ سفارش کرو اور سفارش قبول کرو۔ اللہ عزوجل اپنے رسول ﷺ کی زبان سے جو کچھ چاہے گا حکم کرے گا۔ (اللہ عزوجل کو جو منظور ہے وہی حکم ہوگا اس وجہ سے کسی کی (جائز) سفارش میں حرج نہیں ہے)۔

۲۵۶۱: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کوئی آدمی مانگتا ہے میں اس کو نہیں دیتا جس وقت تک کہ تم لوگ اس کی سفارش نہیں کرتے۔ جس وقت تم سفارش کرتے ہو تو تم کو اجر و ثواب ہوتا ہے تو تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

## باب: صدقہ کرنے میں فخر سے متعلق احادیث

۲۵۶۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: ایک تو وہ

## ۱۲۹۶: باب الشَّفَاعَةِ فِي الصَّدَقَةِ

۲۵۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا وَيَقْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَي لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ.

۲۵۶۱: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ فَتُوجَرُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُوجَرُوا.

## ۱۲۹۷: باب الإِخْتِيَالِ فِي الصَّدَقَةِ

۲۵۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى  
ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ  
الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا  
يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَمِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا  
يُبْغِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرَّبِيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَالْإِخْتِيَالُ الَّذِي  
يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ  
الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْإِخْتِيَالُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ الْخِيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ.

### تہمت کی جگہ سے بچنا:

غیرت ہے کہ جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور ایک وہ غیرت ہے کہ  
جس کو اللہ ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اسی طریقہ سے ایک تو وہ فخر ہے  
کہ جس کو اللہ پسندیدہ قرار دیتا ہے اور دوسرا وہ فخر ہے کہ جس کو اللہ  
ناپسندیدہ قرار دیتا ہے۔ اس طریقہ سے وہ غیرت جو کہ اللہ کو  
پسندیدہ ہے یہ ہے کہ انسان تہمت اور الزام تراشی کی جگہ غیرت  
سے کام لے اور اللہ کو جو غیرت ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان  
اس جگہ غیرت سے کام لے کہ جس جگہ تہمت اور الزام تراشی کا  
اندیشہ نہیں ہے اور اللہ عزوجل کو فخر پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان  
جہاد کے موقع پر فخر کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ بہادری سے کام  
لے سکے اور دوسروں کو بھی جہاد کرنے کی رغبت ہو یا صدقہ خیرات  
کرتے وقت فخر کرے اور اللہ عزوجل کو جو فخر ناپسندیدہ ہے وہ یہ  
ہے کہ انسان گناہوں کے کاموں میں فخر کرے۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہمت اور الزام لگنے کی جگہ جو غیرت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے  
کہ جس جگہ پر الزام لگنے کا اندیشہ ہو یا تہمت لگنے کا ڈر ہو وہاں سے بچے جیسے کہ شراب خانہ میں بیٹھنا یا شراب خانہ کے پاس  
سے گزرنا یا اس طریقہ سے نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا وغیرہ وغیرہ تو اس سے کرنے سے انسان گناہوں سے بچ  
جائے گا جیسا کہ فرمایا گیا ہے اتقوا مواضع التهم یعنی تہمت لگنے کی جگہ سے بچا کرو۔

۳۵۶۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبُسُوفِ فِي غَيْرِ اسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ

۳۵۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم  
لوگ کھاؤ اور صدقہ خیرات کرتے رہو اور کپڑا پہنو لیکن فضول  
خرچی سے بچتے رہو۔

### فضول خرچی سے بچنے کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں فضول خرچی سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ یعنی تم لوگ فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ واضح رہے کہ اگر  
کسی کے پاس خدا کی دی ہوئی نعمت اور خوش حال زندگی کا موقعہ حاصل ہے تو اس نعمت کے اظہار میں حرج نہیں بلکہ اس کے

اظہار کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: و اما بنعمته ربك فحدث اور مذکورہ بالا احادیث شریفہ دراصل حکمت کے ارشادات پر مشتمل جامع ترین احادیث ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حکمت اور دانش کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہوتے ہیں اس وجہ سے نیک کاموں میں فخر کی اجازت دی تاکہ دوسروں کو بھی اس کی طرف ترغیب ہو اور گناہ کے کام میں فخر کرنے کی ممانعت فرمائی۔

باب: کوئی ملازم یا غلام، آقا کی مرضی سے صدقہ

۱۲۹۸: باب أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَذْنِ

خیرات نکالنے

مَوْلَاهُ

۲۵۶۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے ایک عمارت کے مثل ہے جس طریقہ سے کہ اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے (اسی طریقہ سے دوسرے مومن کو چاہیے دوسرے مومن کو طاقت بخشے اور سہارا دے) اور ارشاد فرمایا: خزانچی (یعنی امین شخص) جو کہ اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے تو وہ شخص (راہ خدا میں) خیرات نکالنے کے برابر ہے۔

۲۵۶۳: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْحَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمْرِيهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ.

باب: خفیہ طریقہ سے خیرات نکالنے والا

۱۲۹۹: باب الْمِسْرِ بِالصَّدَقَةِ

۲۵۶۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پکار کر (یعنی بلند آواز سے) تلاوت قرآن کرنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے کہ سامنے صدقہ نکالنے والا یعنی ایسے شخص کا اجر کم ہے اور قرآن کریم بلکی آواز سے پڑھنے والا شخص ایسا ہے کہ جس طریقہ سے خفیہ طریقہ سے صدقہ خیرات نکالنے والا شخص۔

۲۵۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمِسْرُ بِالْقُرْآنِ كَالْمِسْرِ بِالصَّدَقَةِ.

باب: صدقہ نکال کر احسان جتلانے والے کے متعلق

۱۳۰۰: باب الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ

۲۵۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: تین انسانوں کی جانب اللہ عزوجل قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ ایک تو وہ شخص جو کہ دنیا کے کاموں میں فرمانبرداری کرے (والدین کی) اور دوسرے وہ عورت جو کہ مردوں کا حلیہ

۲۵۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْعَاقُ لِيُوَالِدِيهِ وَالْمَرَاةُ  
الْمُتَرَجِلَةُ وَالذِّيُوتُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ  
الْعَاقُ لِيُوَالِدِيهِ وَالْمُذْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَانُ بِمَا  
أَعْطَى.

۲۵۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُدْرِكِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ  
عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ  
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسَبِّلُ  
إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَانُ  
عَطَاءَ ذ

۲۵۶۸: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ  
شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي  
ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ  
إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَانُ بِمَا  
أَعْطَى وَالْمُسَبِّلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ  
الْكَاذِبِ.

بنائے اور تیسرے وہ دیوث شخص جو کہ بیوی کو دوسرے کے پاس  
لے کر جائے اور تین انسان جنت میں داخل نہیں ہونگے ایک تو  
(والدین کی) نافرمانی کرنے والا شخص اور دوسرے ہمیشہ شراب  
پینے والا مسلمان اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

۲۵۶۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام  
نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک  
کرے گا اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ  
لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا ایک غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والا  
شخص اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا شخص  
اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا شخص۔

۲۵۶۸: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں  
فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا  
اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا پھر نبی نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔  
ابو ذر نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے اور ان کو نقصان پہنچا۔  
آپ نے فرمایا ایک جو غرور اور تکبر کی وجہ سے تہہ بند ٹخنہ سے  
نیچے لٹکائے دوسرا اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے  
والا اور تیسرے احسان کر کے احسان جتلانے والا۔

تشریح ☆ قربان جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کہ اپنی امت کے لوگوں کو ان بیماریوں سے بچنے کے لئے  
پہلے ہی بتا دیا کہ ایسا شخص دوزخی بھی ہے جو کہ ان بیماریوں کا مریض ہو۔ الامان الحفیظ۔ دور حاضر میں تو یہ بیماریاں اس  
قدر عام ہیں کہ ان کو بیماری ہی نہیں سمجھا جاتا گویا کہ ان بڑے گناہوں کو گناہ ہی نہیں شمار کیا جاتا۔ اس معاشرے میں  
ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا اور شراب کو نعوذ باللہ پانی کی طرح پینے والا جس میں ذرا بھر شرم و حیا، محسوس نہیں ہوتی  
اس کے لئے دنیا میں بھی لعنت ہے اور آخرت میں بھی وہ واصل جہنم ہوگا۔ (جہنم)



## باب ۱۳۰۱: باب رَدِّ السَّائِلِ

۲۵۶۹: أَخْبَرَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ حَ وَأَبَانَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ فِي حَدِيثِ هَرُونَ مُحْرَقٍ.

## باب ۱۳۰۲: باب مَنْ يَسْأَلُ وَلَا يُعْطَى

۲۵۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْرَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِلَّا يَأَهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَفْرَعٌ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِي مَنَعَ.

## باب ۱۳۰۳: باب مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۵۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ وَمَنْ سَأَلَكَم بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ اسْتَحَارَ بِاللَّهِ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِيُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ.

## باب ۱۳۰۴: باب مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ

## اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۵۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ بَهْرَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ

## باب: مانگنے والے شخص کو انکار

۲۵۶۹: حضرت ابن مجید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی دادی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مانگنے والے شخص کو کچھ صدقہ نہ دے کر رخصت کرو چاہے جلا ہوا (گھوڑے وغیرہ کا) کھر ہی کیوں نہ ہو۔

## باب: جس شخص سے سوال کیا جائے اور صدقہ نہ دے

۲۵۷۰: حضرت بہر بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے: جو شخص اپنے مالک کے پاس پہنچے اور وہ ضرورت سے زائد اور بچی ہوئی چیز مانگے پھر کوئی شخص اس کو نہ دے تو قیامت کے دن ایک گنجا سانپ نمودار ہوگا جو کہ اپنی زبان سے اس چیز کو چباتا ہوا اس کا پیچھا کرے گا۔

## باب: جو آدمی اللہ عزوجل کے نام سے سوال کرے

۲۵۷۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پناہ مانگے اللہ عزوجل کی تو اس کو پناہ دے دو اور جو شخص تم سے مال مانگے اللہ کے نام نامی پر تو تم اس کو مال (صدقہ) دے دو اور جو شخص اللہ کے نام پر پناہ اور امان چاہے تو تم اس کو امان دے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ عمدہ سلوک کرے تو تم اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لئے دُعا مانگو یہاں تک کہ تم کو احساس ہو جائے کہ تمہارا بدلہ پورا ہو چکا ہے۔

## باب: اللہ عزوجل کی ذات کا واسطہ دے کر سوال سے

## متعلق

۲۵۷۲: حضرت بہر بن حکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ

تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آتَيْتَكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدْدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ إِلَّا آتَيْتَكَ وَلَا آتَيْتَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ أَمْرًا لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَحَلِّيْتَ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانٍ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يَفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ.

میں نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوں گا اور نہ میں آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک کم عقل شخص تھا اور میں اب بھی کوئی علم نہیں رکھتا لیکن جو خدا اور اس کے رسول نے سکھلایا میں اللہ عزوجل کے منہ (ذات باری) کا واسطہ دے کر آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے کیا حکم دے کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام کا۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ مذہب اسلام کی کیا کیا نشانیاں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اقرار کرو کہ میں نے اپنا چہرہ اللہ عزوجل کے سامنے رکھ دیا۔ وہ جو کچھ اور جس قسم کا حکم صادر فرمائے گا اس کی تعمیل کروں گا اور میں خالی ہوا خدا کے علاوہ کسی دوسرے کے خیال سے (یعنی میں ہر قسم کے شرک

سے بالکل بے زار اور علیحدہ ہوں) اور تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اللہ مشرک اور کافر کا کوئی اور کسی قسم کا کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو جائے جس وقت تک وہ مشرکین کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ساتھ شامل نہ ہو جائے (یعنی ہجرت نہ کرے)۔

### ہجرت کی فرضیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے ہجرت کرنے کی فرضیت معلوم ہوتی ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق ابتداء اسلام میں تھا جس وقت کہ اہل اسلام کافی کم تعداد میں تھے اور ان کا یکجا ہونا لازم تھا تا کہ پورے اتحاد و اتفاق کے ساتھ مشرکین اور کفار کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

باب: جس شخص سے خدا کے نام سے سوال کیا جائے

۱۳۰۵: بَابُ مَنْ يَسْأَلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا

لِيَكُنْ اس كَوْصَدَقَهُ نَه دِيَا جَائِي

يُعْطِي بِهِ

۲۵۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ آدمی جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر ہم لوگوں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ نے فرمایا: جو آدمی اپنا گھوڑا لے کر راہ خدا میں (جنگ کیلئے)

۲۵۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ خَالِدِ الْقَارِظِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

نکلے یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو جائے (یا جہاد میں شہید ہو جائے) پھر میں اس کو بتلاؤں جو کہ اس کے نزدیک ہے ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے علیحدہ ہو کر کسی گھائی میں فوت ہو جائے اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہے پھر میں تم کو مطلع کر دوں کہ جو تم سب میں بدترین انسان ہے ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آدمی جس سے کہ اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے اور لیکن پھر بھی وہ نہ دے یعنی صدقہ نہ دے تو ایسا شخص سب سے زیادہ بدتر آدمی ہے۔

### باب: صدقہ دینے والے کا اجر و ثواب

۲۵۷۴: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تین شخصوں کو اللہ عزوجل چاہتا ہے اور اللہ تین آدمیوں سے دشمنی رکھتا ہے اور جن کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے وہ یہ ہیں ایک تو وہ شخص جو کہ لوگوں کے پاس پہنچے اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ سوال کرے اور وہ شخص ان لوگوں سے کسی قسم کی رشتہ داری نہیں رکھتا تھا، لیکن لوگوں نے اس کو کچھ (صدقہ) نہیں دیا۔ پھر ان لوگوں میں سے ایک آدمی خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا اور خاموشی سے مانگنے والے کو کچھ صدقہ دے آیا۔ جس کا کہ دوسرے کو علم نہ ہو سکا لیکن اللہ عزوجل کو اس کا علم تھا یا اس شخص کو اس کا علم تھا کہ جس نے کہ وہ صدقہ دیا تھا۔ چند لوگ پوری رات چلے اور جس وقت ان کو تمام چیزوں سے زیادہ عمدہ چیز نیندان کو بہتہ معلوم ہوئی تو وہ لوگ اس سواری سے اتر کر سو گئے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور میرے سامنے وہ آدمی زار و قطار رونے لگا اور آیات قرآنی پڑھنے لگا۔ ایک وہ آدمی جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جس وقت دشمن سے جنگ کی نوبت آئی تو تمام کے تمام لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ شخص سینہ سامنے کی جانب کر کے آیا یہاں

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ آخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ وَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ وَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَسْأَلُ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطَى بِهِ.

### ۱۳۰۶: باب ثَوَابُ مَنْ يُعْطَى

۲۵۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْثًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبِيَّانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَآمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجُلٌ آتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَحَلَّفَهُ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتِهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤْسَهُمْ فَتَدَا بَسَلْتَنِي وَبَتَلُوا آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَرَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ تَفْسَخَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الشَّيْخُ الرَّائِي وَالْفَقِيرُ الْمُسْحَتَالُ وَالغَيْبِيُّ الصَّلَاةُ

تک کہ وہ مارا گیا یعنی قتل ہو گیا یا اللہ عزوجل نے اس شخص کو فتح نصیب فرمائی۔ وہ تین آدمی کہ جن سے کہ اللہ عزوجل کو دشمنی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کار) شخص اور دوسرا تنگ دست تکبر کرنے والا اور تیسرے دولت مند ظلم کرنے والا۔

باب: مسکین کس کو کہا جاتا ہے؟

۲۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں ہے جو کہ ایک لقمہ دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجور لوگوں سے مانگے بلکہ (دراصل) مسکین تو وہ ہے جو کہ لوگوں سے بھیک نہیں مانگتا اگر تمہارا دل چاہے تو تم آیت: لَا يَسْئَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا پڑھو یعنی: ”وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے“۔

۲۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مسکین نہیں ہے جو کہ ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لوگوں سے سوال کرنے کے لئے گھومتا پھرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ! مسکین کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر مال نہیں کہ اس کے لئے کافی ہو اور نہ ہی لوگوں کو اس کی حالت کا علم ہو کہ لوگ اس کو صدقہ خیرات کریں اور نہ وہ خود ہی لوگوں سے سوال کرتا ہو۔

۲۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں جو کہ ایک تمہ دو لقمے یا ایک کھجور دو کھجور کے لئے لوگوں سے سوال کرتا پھرتا ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ مسکین کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس نہ تو مال ہو اور نہ ہی اس کی (مالی) حالت سے لوگ واقف ہوں کہ اس کو صدقہ خیرات دیں۔

۲۵۷۸: حضرت امّ بجد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ان سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی

۱۳۰۷: باب تَفْسِيرُ الْمَسْكِينِ

۲۵۷۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمَسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمَسْكِينِ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ : لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا .

۲۵۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمَسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمَسْكِينُ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ عِنِّي يُغْنِيهِ وَلَا يَفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ .

۲۵۷۷: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمَسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمَسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ عِنِّي وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ .

۲۵۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ

أَمْ بَحِيدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْكِينَ لَيَقْبُذُهُ عَلَى بَابِي فَمَا أَحَدٌ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِلَّا أَنَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِلَّا ظَلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ.

### ۱۳۰۸: باب الفقير المختال

۲۵۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْعَائِلُ الْمَرْهُوُّ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ.

۲۵۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَادِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَانِرُ.

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! (کیا ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ) کوئی مسکین شخص دروازہ پر کھڑا ہو اور میرے پاس اس کو صدقہ کرنے کے لئے کچھ موجود نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو جلے ہوئے کھر کے علاوہ اس کو دینے کے لئے کوئی شے نصیب نہ ہو تو تم اس کو وہ ہی (کوئی معمولی) شے دے دو۔

### باب: متکبر فقیر سے متعلق احادیث

۲۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز ان سے کلام نہ فرمائیں گے (۱) بوڑھا زنا کار (۲) مغرور فقیر (۳) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (یا حاکم)۔

۲۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزوجل نفرت فرماتے ہیں (۱) قسم کھا کر سامان و اشیاء بیچنے والا (۲) متکبر فقیر (۳) بوڑھا بدکار (۴) ظلم کرنے والا حاکم و بادشاہ۔

تشریح: ① رزاق اللہ عزوجل کی ذات پاک ہے۔ تجارت، دکان سب اسباب ہیں ان کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کھلا سکتا ہے بغیر قسم کے مال بیچنا حلال کر کے کھانا ہے۔ جھوٹ، فریب اور قسم کھا کر مال بیچنا جو کہ دور حاضر میں ایک عمومی سلسلہ ہے حلال کو بھی حرام کر دیتا ہے۔ ② متکبر فقیر عام طور پر وہ ہوتا ہے کہ بعض لوگ مانگتے بھی ہیں اور پھر ایسی گھٹیا حرکات پہ بھی اتر آتے ہیں کہ میں تو پانچ روپے سے کم نہیں لوں گا۔ ③ بوڑھا شخص زنا کار جس کے بال سفید ہو رہے ہوں کہ ان سفید بالوں سے اللہ بھی حیا کرتا ہو۔ زنا تو خود ایک لعنت والا عمل ہے چہ جائیکہ بڑھاپا آنے پر بھی توبہ کے بجائے اس فعل غلیظ کا مرتکب ہونا۔ ④ کوئی خوش نصیب حاکم ہوگا جو اب ظلم نہ کرتا ہو۔ تو بن لوگوں سے اللہ عزوجل نفرت فرمائیں خود ہی سوچ لیجئے کہ ان کا کیا بنے گا۔ اللہ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ (جانی)

### ۱۳۰۹: باب فضل الساعی علی

#### الارملة

۲۵۸۱: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

باب: بیوہ خواتین کے لئے محنت کرنے والے شخص کی

#### فضیلت کے متعلق

۲۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

بُنْ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدَّبَلِيِّ  
عَنْ أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۳۱۰: باب المولفة قلوبهم

۲۵۸۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ بِتُرَيْبِهَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ  
بْنِ حَابِسِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ وَ عِيْنَةَ بْنِ عَلَانَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ  
أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَ زَيْدِ الطَّائِبِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ  
فَعَصِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةٌ أُخْرَى صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ  
فَقَالُوا تُعْطَى صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا تُعْطَى صَنَادِيدُ  
نَجْدٍ وَتَدْعُنَا قَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ  
رَجُلٌ كَثَّ اللَّحْيَةَ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ غَانِرُ الْعَيْنَيْنِ  
نَاتِي الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا  
مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ  
أَيَّامُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ثُمَّ أَذْبَرَ  
الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرُونَ أَنَّهُ  
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضَنْضِيِّ هَذَا  
قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ  
أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ يَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْزُقُونَ مِنَ  
الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْزُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَنْ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خواتین اور مساکین کے لئے  
محنت و مشقت کرنے والے شخص کی اور ان کی نگرانی اور حفاظت  
کرنے والے شخص کی مثال راہ الہی میں جہاد کرنے والے کی  
طرح ہے۔

باب: جن کو تالیف قلب کے لئے مال دولت دیا جائے

۲۵۸۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ  
اور میں نے نبیؐ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جو کہ مٹی میں شامل ہو چکا  
تھا۔ آپؐ نے اس کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرمایا وہ چار  
شخص یہ ہیں: (۱) اقرع بن حابس (۲) عیینہ بن بدر (۳) علقمہ بن  
علاشہ عامری۔ اسکے بعد آپؐ نے قبیلہ بنی کلاب کے ایک شخص کو  
دیا پھر زید طان کو اور پھر قبیلہ بنی نبیان کے آدمی کو اس پر قریش  
ناراض ہو گئے۔ راوی نے دوسری مرتبہ بیان کیا قریش کے قبیلہ  
کے سربراہ آوردہ لوگ ناراض ہو گئے اور ان کو غصہ آ گیا اور کہنے  
لگے کہ آپؐ لوگ نجد کے سرداران کو تو (صدقہ) دیتے ہیں اور ہم  
لوگوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس  
واسطے ان کو دیا ہے کہ یہ لوگ تازہ تازہ مسلمان ہوئے ہیں اسلئے  
انکے قلوب کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے کیلئے میں نے یہ کیا۔ اسی  
دوران ایک آدمی حاضر ہوا جس کی داڑھی گھنی اور اسکے رخسار  
اُبھرے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں اندر کودھنسی ہوئی تھیں اور  
اسکی پیشانی بلند اور اس کا سر گھٹا ہوا تھا اور عرض کرنے لگا۔ اے محمد!  
تم خدا سے ڈرو۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میں بھی اللہ کی نافرمانی  
کرنے لگ جاؤں تو کون شخص ہے جو کہ اللہ کی فرمانبرداری  
کرے گا اور کیا وہ میرے اوپر امین مقرر کرتا ہے اور تم لوگ محمدؐ  
کو قابل بھروسہ نہیں خیال کرتے پھر وہ آدمی رخصت ہو گیا اور  
ایک شخص نے اس کو مار ڈالنے کی آپؐ سے اجازت مانگی۔ لوگوں  
کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولیدؓ تھے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا اس

أَذْرَكَهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

شخص کی نسل سے اس طرح کے لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ لوگ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے۔ اگر ان کو میں نے پالیا تو میں ان کو قوم عاد کی طرح سے قتل کر ڈالوں گا۔ (واضح رہے کہ مذکورہ لوگوں سے مراد خارجی لوگ ہیں)

۱۳۱۱: باب الصَّدَقَةِ لِمَنْ تَحَمَّلَ

باب: اگر کوئی شخص کسی کے قرض کا ذمہ دار ہو تو اس

کیلئے اس قرض کیلئے سوال کرنا درست ہے

بِحَمَالَةٍ

۲۵۸۳: حضرت قبیصہ بن محارق ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرضہ لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں نے حاضر ہو کر سوال (کچھ مانگا) کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف تین شخصوں کے لئے سوال کرنا (مانگنا) جائز ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ شخص ہے جس نے کسی قوم کی ذمہ داری (یعنی قرضہ ادا کرنے کی ضمانت لی) اور اس کو ادا کرنے کے لئے اس نے لوگوں سے سوال کیا پھر جس وقت قرضہ ادا ہو گیا تو اس نے سوال کرنا بھی چھوڑ دیا۔

۲۵۸۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِثَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ ابْنُ نَعِيمٍ حَ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هُرُونَ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ.

۲۵۸۳: حضرت قبیصہ بن محارق سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرضہ کی ذمہ داری (ضمانت) قبول کی تو میں ایک دن کچھ مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تم ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ ہم لوگوں کے پاس کچھ صدقہ خیرات آجائے اور ہم وہ تم کو دینے کا حکم دیں۔ پھر فرمایا: صدقہ خیرات تین قسم کے لوگوں میں سے ایک قسم کے لوگوں کیلئے جائز ہے ایک تو اس آدمی کیلئے صدقہ لینا جائز ہے کہ جس نے قرضہ ادا کرنے کی ذمہ داری لی تو اس آدمی کیلئے سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ دوسرے وہ آدمی کہ جس پر کوئی مصیبت آئی اور اس کا مال و اسباب برباد کر دیا گیا تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اسکی مصیبت دور

۲۵۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِثَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أِقِمِ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَاجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى

ہو جائے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور اسکے بارے میں تین عقل مند لوگ اس بات کی شہادت دیں کہ یہ شخص فاقہ کشی کا شکار ہو گیا ہے تو اس کیلئے بھی سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اس آدمی کا گذر اوقات ہو اور اسکی ضرورت کی تکمیل ہو جائے۔ اے قبیصہ! ان تین قسم کے لوگوں کے علاوہ جو کوئی دوسرا آدمی سوال (بھیک مانگتا) ہے تو وہ شخص حرام خوری کرتا ہے۔

### باب: یتیم کو صدقہ خیرات دینا

۲۵۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم تشریف لائے اور ہم لوگ آپ کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں دنیا کی عیش و عشرت اور رونق سے ڈرتا ہوں جو کہ تم لوگوں کے لئے کھول دی جائیں گی۔ پھر آپ نے دنیا اور اس کی زیب و زینت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک آدمی نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! نیک عمل برائی کو لے آئے گا۔ یہ سن کر رسول کریم خاموش ہو گئے اس شخص سے لوگ کہنے لگے کیا وجہ ہے کہ تم رسول کریم سے گفتگو کرتے ہو اور آپ تمہاری گفتگو کا جواب نہیں دیتے۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی جس وقت وحی آنے کا سلسلہ موقوف ہو گیا تو آپ نے (جسم مبارک) سے پسینہ مبارک خشک فرمایا اور ارشاد فرمایا گیا وہ دریافت کرنے والا شخص موجود ہے یقیناً نیکی سے برائی نہیں آتی۔ لیکن تم لوگ دیکھتے ہو کہ موسم بہار میں جو چیزیں اُگتی ہیں وہ قتل بھی کرتی ہیں یا قتل کے قریب قریب کر دیتی ہیں مگر یہ کہ جس وقت تک جانور کھاتا ہے تو وہ اس قدر مقدار میں کھاتا ہے اس کی کوکھ پھول جاتی ہیں پھر وہ جانور سورج اور دھوپ کی طرف جاتا ہے اور وہ پیشاب اور گوبر کرتا ہے اور پھر چرنے لگ جاتا ہے یہ مال سرسبز اور شاداب ہے مسلمان کی

يَشْهَدُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سَوَى هَذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةَ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا.

### ۱۳۱۴: باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

۲۵۸۵: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةٍ وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ فَافَاقَ يَمْسَحُ الرَّحْضَاءَ وَقَالَ أَشَاهِدُ السَّائِلَ أَنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُبْتِغِ الرِّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةُ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلُوَّةٌ وَنَعَمْ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ إِنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ الدِّيَّ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَمَا لَدَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَ يَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا



يَوْمَ الْقِيَامَةِ

دولت اس کی بہترین دولت ہے بشرطیکہ وہ اس میں سے یتیم مسکین اور مسافر کو دیتا ہو پھر کوئی اس کو ناحق قبضہ میں کرے وہ اس جیسا ہے جو کہ کھاتا تو ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ بنی مال و دولت قیامت کے روز اس پر شہادت دیں گے۔

### موسم بہار کی گھاس سے متعلق ضروری تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں موسم بہار میں چیزوں کے اُگنے سے نقصان کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ موسم بہار کی وجہ سے جو گھاس پھوس پیدا ہوتی ہے وہ دلوں کو پسند اور مرغوب ہوتی ہے لیکن اگر اس پر دھیان نہ دیا جائے تو وہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے اس طریقہ سے دولت بھی ہے اگر اس کو صحیح جگہ اور اس کے جائز مصرف پر خرچ کیا جائے تو وہ بلاشبہ دین اور دنیا میں نفع بخش ہے۔ ورنہ وہ دین دنیا کو تباہ اور برباد کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: انما اموالکم و اولادکم فتنہ۔

### باب: رشتہ داروں کو صدقہ دینا

### ۱۳۱۳: باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقْرَبِ

۲۵۸۶: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو صدقہ خیرات دینے پر ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ خیرات دینے پر دو اجر ملتے ہیں ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرے صلہ رحمی کرنے کا۔

۲۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَوَصِيْلَةٌ.

۲۵۸۷: عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ محترمہ زینب فرماتی ہیں کہ نبی نے خواتین سے فرمایا: تم لوگ صدقہ دیا کرو چاہے اپنے زیور ہی صدقہ میں دو۔ زینب فرماتی ہیں: (میرے شوہر) عبداللہ بن مسعود بہت غریب آدمی تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا یہ بات ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ خیرات آپ کو اور آپ کے یتیم بھتیجیوں کو دیدیا کروں؟ اس پر انہوں نے فرمایا: تم یہ مسئلہ نبی سے دریافت کرو۔ زینب فرماتی ہیں: میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی تو ایک انصاری خاتون کہ جس کا نام زینب بنی تھا یہی حکم دریافت کرنے کے لئے دروازہ نبوی پر کھڑی تھی۔ اسی دوران بال بھی وہاں پر پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ جاؤ اور نبی سے تم یہ مسئلہ

۲۵۸۷: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُمْ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقَالَتْ لَهُ أَيْسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخِي لَبِي يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلِي عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا

بِلَالٍ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّهُ عَنْ ذَلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَاَنْطَلَقَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ زَيْنَبُ امْرَاةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاجْرُ الصَّدَقَةِ.

دریافت کرو۔ لیکن آپ کے سامنے ہمارا نام مت ذکر کرنا۔ چنانچہ بلال خدمت نبوی میں گئے تو آپ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: زینب! آپ نے فرمایا: کونسی زینب؟ بلال نے عرض کیا: ایک تو عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ اور دوسری قبیلہ انصار کی کہ جن کا نام بھی زینب ہی ہے۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا: ہاں انکا (شوہر کو) صدقہ خیرات دے دینا درست ہے بلکہ ان کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور صلہ رحمی کا بھی۔

### ۱۳۱۲: باب الْمَسْئَلَةِ

### باب: سوال کرنے سے متعلق احادیث

۲۵۸۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَهْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَحْتَرِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبْعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ.

۲۵۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے اور فروخت کرے تو یہ اس کے کسی سے سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے پھر یہ ممکن ہے کہ وہ شخص صدقہ دے یا انکار کر دے۔

۲۵۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِرْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ.

۲۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ہمیشہ سوال کرتا ہے تو وہ شخص قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرہ پر کچھ بھی گوشت نہ ہوگا۔

۲۵۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكَفَةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ اِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ شَيْئًا.

۲۵۹۰: حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے کچھ سوال کیا (یعنی بھیک مانگی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ عنایت فرما دیا۔ پھر جس وقت وہ شخص رخصت ہونے لگا اور دروازہ کی چوکھٹ پر اس نے پاؤں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ جان لو کہ سوال کرنا کس قدر بری حرکت ہے تو کبھی کوئی شخص کسی سے سوال کرنے کے لئے نہ جاتا (یعنی کوئی بھیک نہ مانگتا)۔

## باب ۱۳۱۵: باب سُؤَالِ الصَّالِحِينَ

۲۵۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ.

## باب ۱۳۱۶: بابِ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۲۵۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفَدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ.

۲۵۹۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ.

## باب ۱۳۱۷: بابِ فَضْلِ مَنْ لَا يَسْأَلُ

## باب: نیک لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱: حضرت فراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سوال کر لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور اگر بغیر سوال کرے کوئی چارہ کار نہ ہو تو تم نیک لوگوں سے سوال کر لیا کرو۔

## باب: بھیک سے بچتے رہنے کا حکم

۲۵۹۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے کچھ حضرات نے نبیؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کو کچھ (بھیک) دیں۔ چنانچہ آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ ان لوگوں نے دوسری مرتبہ مانگا تو پھر آپؐ نے عنایت فرما دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان لوگوں نے مانگا تو جب بھی آپؐ نے ان کو کچھ عنایت فرما دیا۔ یہاں تک کہ جس وقت آپؐ کے پاس ان کو دینے کیلئے کچھ باقی نہ بچا تو فرمایا: اگر میرے پاس کوئی چیز موجود ہو تو میں اس کو تم لوگوں سے پوشیدہ کر کے نہیں رکھوں گا لیکن جو آدمی مانگنے سے محفوظ رہے گا تو اللہ اس کو سوال کرنے سے محفوظ فرمائیں گے اور جو کوئی صبر سے کام لے گا تو اللہ اس کو صبر عطا فرمائے گا نیز کسی کو بھی صبر سے عمدہ اور کوئی دوسری شے نہیں عطا کی گئی۔

۲۵۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی لے کر لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لادے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی کے سامنے دست سوال پھیلائے جس کو اللہ عزوجل نے عطا فرمایا ہو پھر وہ اس کو کچھ دے یا نہ دے۔

## باب: لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

## النَّاسَ شَيْئًا

## سے متعلق

۲۵۹۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَضْمَنْ لِي وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيَى هَلْهَذَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا.

۲۵۹۴: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مجھ سے لوگوں سے سوال نہ کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے میں اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں۔

۲۵۹۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِنَابٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَصْبُحُ الْمَسْأَلَةَ إِلَّا لِثَلَاثَةِ رَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ جَانِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحْمَلُ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَخْلِفُ ثَلَاثَةَ نَقَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ بِاللَّهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِيَامًا مِنْ مَعِيَشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوَى ذَلِكَ سُحْتٌ.

۲۵۹۵: حضرت قبیصہ بن مخارق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: تین آدمیوں کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ ایک تو وہ کہ جس کے مال دولت پر کوئی آفت یا مصیبت پڑ گئی ہو اور وہ اس قدر سوال کرے کہ اس کا گزارہ ہو جائے اور وہ شخص پھر سوال کرنا چھوڑ دے۔ دوسرے وہ شخص کہ جس نے کسی دوسرے کے قرض کی ضمانت لے لی ہو اور اس کو ادا کرنے کیلئے وہ شخص سوال کرے اور جس وقت قرض ادا ہو جائے تو وہ شخص سوال کرنا چھوڑ دے۔ تیسرے ایسا آدمی کہ جس کے بارے میں اسکی قوم کے تین عقل مند لوگ اللہ کی قسم کھا کر اس بات کی شہادت دیں کہ اس شخص کیلئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ اس کا گزارہ ہو جائے پھر وہ شخص بھی مانگنا چھوڑ دے۔ انکے علاوہ کسی دوسرے کیلئے مانگنا حرام ہے۔

## ۱۳۱۸: بَابُ حَدِّ الْغِنَى

## باب: دولت مند کون ہے؟

۲۵۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ حُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَا يُغْنِيهِ أَوْ مَاذَا أَعْنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى

۲۵۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے پاس بقدر ضرورت مال دولت ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ نوج لیا گیا ہوگا (یعنی اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہو گا) لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس قدر مال دولت اس کے سوال نہ کرنے کے لئے کافی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کے بقدر سونا۔

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ.

### ۱۳۱۹: باب الإلحافِ فِي الْمَسْئَلَةِ

باب: لوگوں سے لپٹ کر مانگنا  
۲۵۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑگڑا کر یا لپٹ کر نہ مانگا کرو اس لئے کہ جس وقت کوئی آدمی مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اللہ اسی میں برکت عطا فرمائے گا جو میں اس کو دیتا ہوں۔

۲۵۹۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهِةٌ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ.

### ۱۳۲۰: باب مَنْ الْمُلْحِفُ؟

باب: لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنا  
۲۵۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس چالیس درہم موجود ہوں اور وہ شخص سوال کرتا ہو تو یہ لپٹ کر مانگنے اور سوال کرنے والا ہے۔

۲۵۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ.

۲۵۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے مجھ کو ایک دن خدمت نبوی میں کچھ مانگنے کیلئے بھیجا تو میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے میری جانب چہرہ انور کر کے ارشاد فرمایا: جو کوئی لوگوں سے بے پرواہ ہو جائے تو اللہ اس کو غنی (مالدار بنا دیتے ہیں) اور جو شخص لوگوں سے بھیک مانگنے سے بچ جائے تو اللہ اس کو بھیک سے محفوظ رکھتے ہیں اور جو کوئی ایک اوقیہ کے برابر مال ہونے کے باوجود مانگتا ہے تو وہ لپٹ کر مانگنے والا ہے میں نے دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یا قوتہ ایک اوقیہ سے تو بہتر ہے اس وجہ سے میں واپس آ گیا اور میں نے بھیک نہیں مانگی۔

۲۵۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَرَّحْتَنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ وَفَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنْ اسْتَعْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اسْتَعْفَّ أَعْفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اسْتَكْفَى كَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيَمَةٌ أَوْ قِيَمَةٌ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقِيَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أَوْقِيَةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ.

### اصل غناء:

مذکورہ حدیث میں لوگوں سے بے پرواہ ہونے کی وجہ سے مالدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے انسان کو غنا حاصل ہو جائیگا اور مالدار اور غنا دار اصل دل کا مالدار اور مستغنی ہونا ہے نہ کہ ظاہری مال کا جمع ہونا اور اوقیہ عرب کا پیمانہ ہے۔

۱۳۲۱: باب إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمٌ وَكَانَ لَهُ

عِدْلُهَا

۲۶۰۰: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَ أَهْلِي بِبَيْعِ الْغُرَقِدِ فَقَالَتْ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْحَافَا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لِلْفَحْه لَنَا خَيْرٌ مِّنْ أُوقِيَّةٍ وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ شَعِيرٌ وَ زَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۶۰۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سِرِّي .

۱۳۲۲: باب مَسْئَلَةُ الْقَوِيِّ

المُكْتَسِبِ

باب: جس شخص کے پاس دولت نہ ہو لیکن اس قدر

مالیت کی اشیا موجود ہوں

۲۶۰۰: حضرت عطاء بن یسار قبیلہ بنو اسد کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے گھر والے بقیع گئے تو میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ تم نبی کے پاس جاؤ اور کھانے کیلئے کچھ مانگ کر لاؤ چنانچہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ (میں نے دیکھا کہ) وہاں پر ایک دوسرے صاحب بھی موجود تھے جو کہ آپ سے کچھ مانگ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس تم کو دینے کیلئے کچھ نہیں۔ اس پر وہ آدمی رخ بدل کر جانے لگا اور یہ کہتا ہوا چل دیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھ کو زندگی بخشی آپ اسی کو (صدقہ) دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی ایک اوقیہ یا اس مالیت کی شے کا مالک ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔ اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو خیال ہوا کہ میرے پاس تو ایک اونٹ موجود ہے جو کہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے چنانچہ میں واپس ہو گیا اور میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا۔ پھر خدمت نبوی میں جو اور خشک انگور پیش کئے گئے تو آپ نے اس میں سے حصہ عنایت فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ہم کو (مانگنے سے) مستغنی کر دیا۔

۲۶۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار صحت مند اور طاقتور آدمی کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔

باب: کمانے کی طاقت رکھنے والے شخص کے لئے

سوال کرنا

۲۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ان سے نقل کیا وہ دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ میں سے کچھ مانگنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نگاہ دوڑائی اور ارشاد فرمایا: اگر تمہارا دل چاہے تو تم لے لو۔ کہیں مال دار اور کمانے کی طاقت رکھنے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

### باب: حاکم وقت سے سوال کرنا

۲۶۰۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھیک مانگنا زخمی کرنا ہے اس وجہ سے جس شخص کا دل چاہے وہ لوگوں سے بھیک مانگ کر اپنے چہرہ کو زخمی کر لے اور جس کا دل چاہے نہ کرے ہاں اگر کوئی آدمی بادشاہ سے یا حاکم سے کوئی اس قسم کی چیز مانگ لے کہ جس کے بغیر گذر نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

### باب: ضروری شے کے لئے مانگنے

#### کا بیان

۲۶۰۴: حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگنا (اپنے چہرہ کو) نوح ڈالنا ہے اور مانگنے والا اپنے چہرہ کو نوح ڈالتا ہے۔ لیکن بادشاہ سے سوال کرنے والا یا کسی دوسری شے سے متعلق سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۶۰۵: حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے نبی سے ایک مرتبہ سوال کیا تو آپ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا دوسری مرتبہ مانگا تو آپ نے پھر عنایت فرمایا تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپ نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرمادی

۲۶۰۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا آتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصْرَهُ فَرَأَاهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهِمَا لِعَنِي وَلَا لِقَوِي مُكْتَسِبٌ.

### ۱۳۲۳: باب مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

۲۶۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ الْمَسْأَلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلَ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدًّا.

### ۱۳۲۴: باب مَسْئَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بَدَّ لَهُ

#### منه

۲۶۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكْدُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلَ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بَدَّ مِنْهُ.

۲۶۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْحَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ

خَصْرَةَ حُلْوَةً فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ  
وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ  
الْيَدِ السُّفْلَى.

۱۳۲۵: بَابُ الْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

السُّفْلَى

۲۶۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ مَنْ أَخَذَهُ  
بِسَخَاوَةِ نَفْسِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ  
النَّفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا  
يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

۲۶۰۷: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِرَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي  
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا حَكِيمُ إِنَّ  
هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسِ بُورِكَ لَهُ  
فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِأَشْرَافِ نَفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ  
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ  
السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ لَا أَرِزَا أَحَدًا بَعْدَكَ حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ.

۱۳۲۶: بَابُ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا مِنْ غَيْرِ

مَسْأَلَةٍ

جائیگی اور جو شخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطا نہیں  
کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن  
وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہونے

سے متعلق

۲۶۰۶: حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے نبیؐ سے ایک مرتبہ  
سوال کیا تو آپؐ نے مجھ کو کچھ عنایت فرمایا دوسری مرتبہ مانگا تو  
آپؐ نے پھر عنایت فرمایا تیسری مرتبہ سوال کیا تو جب بھی آپؐ  
نے عنایت کیا اور فرمایا: حکیم! یہ مال دولت سرسبز اور شیریں ہے  
جو کوئی اسکو خوشی سے قبول کریگا تو اس کیلئے برکت عطا فرمادی  
جائیگی اور جو شخص لالچ سے کام لے گا تو اس خیر و برکت عطا نہیں  
کی جائیگی اور وہ آدمی اس شخص کی طرح ہوگا جو کہ کھاتا تو ہے لیکن  
وہ شکم سیر نہیں ہوتا نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۲۶۰۷: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ  
کے مطابق ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: ”اس پر حضرت  
حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
رسول برحق بنا کر بھیجا ہے آج کے بعد سے مرنے تک میں کسی  
شخص سے کوئی چیز نہ لوں گا (یعنی میں اب کبھی بھی سوال نہیں  
کروں گا)۔“

باب: جس کسی کو اللہ عز و جل بغیر مانگے

عطا فرمائے



۲۶۰۸: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے متعین فرمایا تو میں جس وقت فارغ ہوا تو میں نے ان کو صدقہ لے جا کر دے دیا انہوں نے میری مزدوری ادا کرنے کا حکم دے دیا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ خدمت رضاء الہی حاصل کرنے کیلئے انجام دی تھی۔ اس کا اجر بھی وہی عطا فرمائے گا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو کچھ دے رہا ہوں تم وہ لے لو کیونکہ میں نے بھی نبی کے زمانہ میں ایک خدمت انجام دی تھی اور یہی بات کہی تھی کہ جو تم نے ابھی ابھی مجھ سے کہی تھی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر تم کو بغیر مانگے ہوئے کوئی شے عنایت کر دی جائے تو تم وہ شے قبول کر لیا کرو پھر چاہے تم وہ شے کھا لو یا اس کو صدقہ خیرات کر دو۔

۲۶۰۹: حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرما دیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرما دیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۰: حضرت عبداللہ بن سعدی بیان کرتے ہیں کہ وہ ملک شام

۲۶۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِ وَالْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْهَا فَأَدَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي بِعَمَالِهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أَعْطَيْتَكَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ.

۲۶۰۹: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةٌ فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ أَجَلٌ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ مَا أَمَّاكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِسْرَافٍ فَخُذْهُ فَمَسْوَلُهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۰: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

سے عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبد اللہ بن الخطابؓ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر حضرت عمر بن الخطابؓ نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرمادیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرمادیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۱: حضرت عبد اللہ بن سعدیؓ فرماتے ہیں وہ ملک شام سے عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کوئی کام انجام دیتے ہو اور تم اس کا معاوضہ نہیں لیتے ہو۔ عبد اللہ بن الخطابؓ کہنے لگ گئے کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خیریت سے ہوں اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ میں کچھ خدمت انجام دوں وہ مسلمانوں پر صدقہ کر دوں۔ اس بات پر عمر نے ارشاد فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش تھی جو کہ تمہاری خواہش تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دولت عطا فرماتے تو میں کہتا کہ اس کو عنایت فرمادیں جو کہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ آپ نے فرمایا: جو مال دولت اللہ عزوجل بغیر مانگے اور بغیر کسی قسم کے لالچ کے تم کو عنایت فرمادیں تم اس کو قبول کر لیا کرو۔ پھر تم چاہے اس کو پاس رکھو یا صدقہ خیرات کرو لیکن اگر کوئی مال دولت اللہ عزوجل تم کو نہ عطا کرے تو تم کو اس کو

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطَبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيَ الْعُمَّالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَا تُرِيدُ إِلَيَّ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيَّ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مَنصُورٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطَبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيَ الْعُمَّالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا تُرِيدُ إِلَيَّ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيَّ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيَّ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ

حاصل کرنے کی جدوجہد نہ کرنی چاہیے (کیونکہ مال نہ دینے کی مصلحت وہ ہی خوب جانتا ہے)

۲۶۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (مال دولت) عنایت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ جو شخص مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے آپ اس کو عطا فرمادیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مال عطا کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال اس کو عنایت فرمادیں جو کہ مجھ سے زیادہ مال دولت کا ضرورت مند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ قبول کرو اور اس کو استعمال میں لے آؤ اور اس کا صدقہ کر دو اور اگر تمہارے بغیر مانگے ہوئے یا لالچ کے تمہارے پاس مال آجائے تو تم وہ مال قبول کر لیا کرو ورنہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کیا کرو۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال کو صدقہ لینے کیلئے

مقرر کرنے سے متعلق احادیث

۲۶۱۳: حضرت ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دونوں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کرو کہ ہم کو صدقات کی وصولی کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو صدقات کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں پھر میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنا حاضری کا مقصد عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات لوگوں کا میل کچیل ہے جو کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال کے لئے جائز نہیں ہے۔

وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعُهُ نَفْسَكَ.

۲۶۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَنبَانَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ عَلَيَّ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيَّ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا تُتْبِعُهُ نَفْسَكَ.

۱۳۲۷: بَابُ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

۲۶۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَى عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لِيَمَّا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ عَدَا نَسَبٌ فَأَنْصَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّمَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۳۲۸: باب ابنِ اُختِ القومِ

دود  
منہم

۲۶۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۱۳۲۹: باب مَوْلَى الْقَوْمِ

دود  
منہم

۲۶۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتَّبِعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

۱۳۳۰: باب الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ

باب: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں شمار ہونے سے

متعلق

۲۶۱۳: حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا تو انہوں نے (جواب میں) فرمایا: جی ہاں سنی ہے۔

۲۶۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا بھی ان ہی میں سے ہے۔

باب: کسی قوم کا آزاد کیا ہو غلام (یعنی مولی) بھی ان

ہی میں سے ہے

۲۶۱۶: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ خیرات وصول کرنے کے لئے عامل متعین فرمایا۔ اس موقع پر ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بھی خواہش ظاہر کی کہ میں بھی ان ہی کے ساتھ چلا جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے واسطے صدقہ خیرات لینا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا مولی (یعنی آزاد کردہ غلام) بھی ان ہی میں سے ہے (یعنی اس کا شمار بھی اسی قوم میں سے ہوگا)۔

باب: صدقہ خیرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال

نہیں ہے

۲۶۱۷: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد صاحب اور ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے: یہ ہدیہ ہے

عَنْهُ أَهْدِيَةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهُ.

۱۳۳۱: بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

۲۶۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَتَعْتَقَهَا وَانْتَهَمُوا اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَاعْتَقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَخَبِرْتُ حِينَ أُعْتِقْتُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ هَذَا مِمَّا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ رَوْجُهَا حُرًّا.

۱۳۳۲: بَابُ

شُرُّ الصَّدَقَةِ

۲۶۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَصَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ وَارْدَتْ أَنْ ابْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَانِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَانِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَبِيهِ.

۲۶۲۰: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ

یا صدقہ خیرات ہے؟ اگر وہ چیز صدقہ ہوتی تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھانے کے لئے ہاتھ بڑھاتے۔

باب: اگر صدقہ کسی شخص کے پاس ہو کر آئے؟

۲۶۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر اس کو آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکان نے شرط لگائی کہ ہم اس کا ترکہ لیں گے۔ عائشہ نے یہ بات رسول کریم ﷺ کو بتائی تو فرمایا: تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو ولاء (مرنے والا جو چھوڑتا ہے وہ تو) اسی کا ہوتا ہے جو کہ آزاد کرتا ہے پھر اس وقت اس کو آزاد کیا گیا تو اختیار دیا گیا کہ دل چاہے تو شوہر کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے پھر نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا: یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تو یہ ہدیہ ہے۔ نیز بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد شخص تھا۔

باب: صدقہ خیرات میں دیا ہوا مال کا دوبارہ خریدنا

کیسا ہے؟

۲۶۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے راہ خدا میں ایک گھوڑا صدقہ کیا تو وہ جس آدمی کو ملا تھا اس نے اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال نہیں کی۔ میں نے خواہش کی کہ اس سے خرید لوں اس لئے کہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ کم قیمت میں فروخت کروں گا جس وقت میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس کو ایک درہم کے عوض بھی دے تو تم اس کو نہ خریدنا کیونکہ صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھانے لگتا ہے۔

۲۶۲۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دے دیا۔ پھر میں نے ایک دفعہ اس گھوڑے کو فروخت ہوتا

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلِيَّ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَاهَا تَبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَ هَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَعْرِضْ فِي صَدَقَتِكَ.

ہوا دیکھا تو میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے صدقہ کی جانب واپس نہ جاؤ۔

### صدقہ کر کے واپس لینا:

مطلب یہ ہے کہ صدقہ کر کے واپس نہ لو اس طرح سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا گناہ ہے اور مکروہ تحریمی ہے۔ شریعت میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

۲۶۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا جُحَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَجَدَهَا تَبَاعُ بَعْدَ فَاسْتَأْمَرَةٍ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا۔ پھر ایک روز اسی گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے (یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بذات خود) چاہا کہ میں اس کو خرید لوں لیکن جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا صدقہ واپس لے لو۔

۲۶۲۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ عَتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ أَنْ يَخْرِصَ الْعِنَبَ فَتُوْدَى زَكْوَتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُوْدَى زَكْوَةُ النَّخْلِ تَمْرًا.

۲۶۲۲: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عتاب بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انگور کا اندازہ لگانے کا حکم فرمایا تا کہ خشک ہونے کے بعد اس کی زکوٰۃ دے دی جائے جس طریقہ سے کہ کھجوروں کی زکوٰۃ تیار ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔

(۲۴)

## کِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

### مناسک حج سے متعلقہ احادیث

#### باب: فرضیت و وجوب حج

۲۶۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبیؐ نے لوگوں سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے تم پر حج فرض قرار دیا ہے ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہر سال۔ آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہوتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم نہ کر سکتے۔ اگر میں کچھ بیان نہ کروں تو تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو۔ اسلئے کہ اگر کوئی چیز شروع ہوگئی تو میرا تو کام ہی یہی ہے کہ تم لوگوں تک (پیغام) پہنچاؤں کیونکہ تم سے قبل امتیں سوالات کی تشریح اور اپنے پیغمبروں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دی گئیں۔ اس وجہ سے اگر میں تم کو کسی کام کا حکم دوں تو تم لوگ اپنی قدرت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو اور اگر کسی کام سے منع کروں تو تم لوگ اس سے بچا کرو۔

۲۶۲۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم لوگوں پر حج فرض قرار دیا ہے اس پر حضرت اقرع بن حابسؓ نے عرض کیا: کیا ہر سال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور پھر ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال لازم ہو جاتا اور پھر تم لوگ نہ سنتے اور نہ فرمانبرداری کرتے لیکن حج

#### باب: وجوب الحج

۲۶۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ وَاسْمُهُ الْمُغِيرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ عَنْهُ حَتَّى آعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُتِمْتُ بِهَا ذُرُوبِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالشَّيْءِ فَخُذُوا بِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ.

۲۶۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنبَأَنَا مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانَ الدُّوَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ بِالتَّمِيمِيِّ كُلَّ عَامٍ يَا

رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذَا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تَطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ.

### ۱۳۳۴: باب وجوب العمرة

۲۶۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّنَّ قَالَ فَحَجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ.

### باب: عمرہ کے وجوب سے متعلق

۲۶۲۵: حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں وہ نہ توجح کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

### ۱۳۳۵: باب الحج المبرور

۲۶۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو الْكَلْبِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ سُمِّيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا.

### باب: حج مبرور کی فضیلت

۲۶۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

### ۲۶۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ سُمِّيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهُ سِوَاءٌ أَنَّهُ قَالَ تَكْفِرُ مَا بَيْنَهُمَا.

۲۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

### ۱۳۳۶: باب فضل الحج

۲۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ

### باب: فضیلت حج سے متعلق

۲۶۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان



لانا۔ اس نے پھر دریافت کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔

۲۶۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا وفد تین آدمی ہیں۔ غزوہ کرنے والا حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔

۲۶۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور اس نے لغو کلام نہیں کیا اور نہ گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا (یعنی وہ بالکل گناہ سے پاک و صاف ہوگا)۔

۲۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور اس دوران نہ تو اس نے فحش کلام کیا اور نہ کوئی گناہ یا نافرمانی کی تو وہ شخص اس طرح سے واپس ہوگا کہ جس طرح سے اس کی ماں نے اس کو آج ہی پیدا کیا ہو۔

۲۶۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے نہ نکل جایا کریں۔ کیونکہ میں پورے قرآن کریم میں جہاد سے زیادہ افضل عمل نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تمہارے واسطے افضل ترین اور سب سے زیادہ بہتر جہاد حج بیت اللہ ہے جو کہ حج مبرور بھی ہے۔

تشریح ☆ حج فرض ہے اور اسلام کا رکن ہے جس کی فرضیت قرآن حکیم سے ثابت ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر بلاشبہ کافر ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ جلدی کرے اور فرمایا کہ جو شخص بغیر حج کئے مر جائے باوجود استطاعت کے تو چاہے وہ یہودی مرے یا کافر۔ (جامی)

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُورُ

۲۶۲۹: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْوَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَحْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَدُّ اللَّهِ ثَلَاثَةَ الْغَارِزِيِّ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ

۲۶۳۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرَأَةِ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

۲۶۳۱: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثِ الْمَرْوَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

۲۶۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجَّ مَبْرُورًا

## باب فضل العمرة

۲۶۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

## باب فضل المتابعة بين الحج

## والعمرة

۲۶۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

۲۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ.

## باب الحج عن الميت الذي نذر

## أن يحج

۲۶۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَأَتَى أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ

## باب فضيلة عمره سے متعلق احاديث

۲۶۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا صلہ صرف جنت ہے۔

## باب حج کے ساتھ عمرہ کرنے

## سے متعلق

۲۶۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ (دونوں) ایک کے بعد (ایک یعنی ایک دوسرے کے بعد کیا کرو) اس لئے کہ یہ عمل گناہوں اور غربت کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں جس طریقہ سے کہ آگ کی بھٹی لوہے سے میل کو دور کر دیتی ہے۔

۲۶۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک دوسرے کے بعد حج اور عمرہ کیا کرو اس لئے کہ یہ دونوں تنگ دستی اور گناہوں کو اس طریقہ سے دور کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ بھٹی لوہے سے سونے اور چاندی سے میل کو دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا اجر و ثواب صرف جنت ہے۔

## باب اس مرنے والے کی طرف سے حج کرنا کہ جس

## نے حج کی منت مانی ہو۔

۲۶۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے منت مانی کہ وہ حج کرے گی لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔ اس خاتون کا بھائی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غور کرو کہ اگر تمہاری بہن کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہوتا تو کیا تم وہ قرضہ ادا کرتے۔ اس نے

جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنا اس سے زیادہ ادا کرنا ضروری ہے۔

باب: اس مرنے والے کی جانب سے حج کرنا کہ جس نے حج نہ ادا کیا ہو

۲۶۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے سنان بن سلمہ جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کہ میری والدہ حج کے بغیر انتقال فرما گئیں، کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ تو ایسا کرنا صحیح ہوگا اور ان کی طرف سے حج درست ہو جائے گا؟ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر ان کے ذمہ قرضہ ہوتا اور وہ اس کو ادا کرتی تو کیا اس کا قرضہ ادا نہ ہوتا اس وجہ سے اس کو چاہئے کہ اپنی والدہ کی جانب سے حج ادا کرے۔

۲۶۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد ماجد کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کا انتقال بغیر حج کئے ہوئے ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی جانب (اپنے والد کی طرف) سے حج کر لو۔

باب: اگر کوئی آدمی سواری پر سوار نہیں ہو سکتا تو اس کی جانب سے حج کرنا کیسا ہے؟

۲۶۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے صبح کے وقت مقام مزدلفہ میں خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل نے حج فرض قرار دیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور وہ اونٹ پر بھی نہیں سوار ہو سکتے تھے؟ کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

اَكُنْتُ قَاصِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوهُ لِلَّهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَقَاءِ.

۱۳۴۰: باب الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ

۲۶۳۷: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهَدَلِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَتِ امْرَأَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفْجِزِي عَنْ أُمَّهَا أَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلَى أُمَّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يُجْزِي عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ أُمَّهَا.

۲۶۳۸: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخِّيَّانِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكَ.

۱۳۴۱: باب الْحَجِّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِي لَا

يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

۲۶۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ عِدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۲۶۳۰: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

باب: جو کوئی عمرہ نہ ادا کر سکے تو اس کی جانب سے عمرہ  
کرنے کیسے ہے؟

۲۶۳۱: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا  
الْعُمْرَةَ وَالظَّنُّ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ.

۲۶۳۱: حضرت ابو زین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب بہت بوڑھے ہو  
گئے ہیں وہ نہ توجہ کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ وہ اونٹ پر چڑھ سکتے  
ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی جانب سے حج  
اور عمرہ کر لو۔

۱۳۳۳: باب تشبيه قضاء الحج بقضاء

باب: حج قضا کرنا قرضہ ادا کرنے

جیسا ہے

الدین

۲۶۳۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبیلہ خثعم کا ایک  
آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد بہت زیادہ  
بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ سوار نہیں ہو سکتے حالانکہ انکے ذمہ حج لازم  
ہے کیا میں انکی جانب سے حج کروں تو وہ کافی ہو جائے گا؟ آپ  
نے پوچھا: تم انکے سب سے بڑے لڑکے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔  
آپ نے دریافت فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب کے ذمہ کسی قسم کا  
قرضہ ہوتا تو کیا ادا کرتے (یا نہیں)؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی جانب سے حج بھی کر لو۔

۲۶۳۲: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ خَثْعَمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا  
يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ وَادْرَكَتُهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ  
فَهَلْ يُجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ.

۲۶۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں ایک دن خدمت  
نبوی میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات  
ہو گئی ہے وہ حج نہیں کر سکے تھے کیا میں اب ان کی جانب سے حج ادا  
کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے والد صاحب قرض  
چھوڑتے تو کیا تم ان کا قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: جی

۲۶۳۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ  
النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ  
الْحَكِّمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي  
مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى

☆☆ ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ عزوجل کا قرضہ ادا کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۲۶۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے (بوجہ کمزوری) اونٹ پر نہیں بیٹھ سکتے تھے اور اگر میں ان کو نہ باندھوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی وفات ہو جائے کیا میں ان کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ان کے ذمہ قرضہ ہوتا تو تم وہ قرض ادا کرتے یا نہیں اور کیا تمہارے قرض ادا کرنے سے وہ قرض ادا ہوتا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے والد صاحب کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

### باب: عورت کا مرد کی جانب سے حج ادا کرنا

۲۶۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول کریم ﷺ کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ عنہما اس کی جانب دیکھنے لگے اور وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہما کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت اللہ عزوجل کی جانب سے بندوں پر حج فرض قرار دیا گیا تو میرے والد صاحب بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور وہ سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ حج کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۲۶۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور اس نے مسئلہ دریافت کیا تو حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس کی جانب دیکھنے

أَبِيكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ.

۲۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتَهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْرِنًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

### ۱۳۳۴: بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

۲۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجِّهِ الْوَدَاعِ.

۲۶۳۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ فِي

لگے اور وہ ان کی جانب دیکھنے لگی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔

حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحَجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَآخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ وَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

باب: مرد کا عورت کی جانب سے حج کرنے سے متعلق

۲۶۳۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ بہت زیادہ بوڑھی ہو گئی ہیں اگر میں ان کو سوار کرتا ہوں تو وہ بیٹھ بھی نہیں سکتیں اور اگر باندھتا ہوں تو مجھ کو اس کا خوف ہے کہ ان کو قتل نہ کر ڈالوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہے تو کیا تم وہ قرض ادا کرتے۔ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج بھی ادا کرو۔

۱۳۳۵: باب حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ

۲۶۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَرُونَ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمِمْكَ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمَّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَجَّ عَنْ أُمَّكَ.

باب: والد کی طرف سے بڑے بیٹے کا حج کرنا

۱۳۳۶: باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ الْكَبِيرِ وَوَلَدِهِ

مستحب ہے

۲۶۳۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد صاحب کے بڑے لڑکے ہو اس وجہ سے تم ان کی جانب سے حج ادا کرو۔

۲۶۳۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَوَلَدُ أَبِيكَ فَحَجَّ عَنْهُ.

باب: نابالغ بچہ کو حج کرانے سے متعلق

۲۶۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے

۱۳۳۷: باب الْحَجِّ بِالصَّغِيرِ

۲۶۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

اپنے بچہ کو اٹھایا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس پر بھی حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۲۶۵۰: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس خاتون نے بچہ کو ہودج سے اٹھایا۔

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک خاتون نے اپنے بچہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا: کیا اس کے ذمہ بھی حج کرنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور تم کو اس کا اجر و ثواب ملے گا۔

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے جانے کے لئے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات (مقام) اوقاء پر ایک جماعت سے ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر ایک خاتون نے اپنے بچہ کو ہودج سے نکالا اور دریافت کیا کہ کیا اس بچہ پر حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور اس کے حج کرنے کا اجر و ثواب تم کو ملے گا۔

۲۶۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے تو اس کے ہمراہ اس نے گود میں ایک بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ اس (خاتون) نے عرض کیا: کیا اس بچہ پر حج لازم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! لیکن اس کے حج کرنے کا ثواب

قَالَ سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ.

۲۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هُودَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ.

۲۶۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا فَقَالَتْ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ.

۲۶۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرُّوحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَخْرَجَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحْفَةِ فَقَالَتْ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ.

۲۶۵۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَحْيَى رِشْدِينَ بْنِ سَعْدِ أَبِي الرَّبِيعِ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي حِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ  
إِلْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ أَجْرٌ.

۱۳۴۸: بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ النَّبِيُّ

ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ لِلْحَجِّ

باب: جب رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ سے حج کرنے

کے لئے نکلے

۲۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن رسول کریم ﷺ کے ساتھ ماہ ذوالقعدہ کے ختم سے پانچ دن قبل حج کی نیت سے نکلے۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ جن کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ تھا کہ وہ لوگ طواف کرنے کے بعد احرام کھول ڈالیں۔

۲۶۵۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخُمْسِ بَقِيْنٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَحِلَّ.

۱۳۴۹: بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ

الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ منورہ کے لوگوں کا

میقات

۲۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحہ سے اور نجد کے لوگ قرن المنازل سے احرام باندھا کریں۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھا لیا کریں۔

۲۶۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهَلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ.

۱۳۵۰: بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الشَّامِ

باب: ملک شام کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو کس جگہ سے احرام کے باندھا لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ یہ بھی بیان کرتے

۲۶۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ يُهَلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ يُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ



ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے باشندوں کو یتلمم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا ہے۔

### باب: مصر کے لوگوں کا میقات

۲۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ذوالحلیفہ اور ملک شام اور مصر والوں کیلئے جحہ اور عراق کے لوگوں کے لئے ذات عرق اور یمن کے لوگوں کے لئے یتلمم میقات مقرر فرمایا۔

### باب: یمن والوں کے میقات

۲۶۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے مقام ذوالحلیفہ اور ملک شام والوں کے لئے جحہ اور نجد والوں کیلئے قرن اور یمن والوں کیلئے یتلمم میقات مقرر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ان لوگوں کیلئے بھی حج کا میقات مقرر ہے جو کہ یہاں پر رہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی میقات ہے جو کہ یہاں سے گذریں اور جو اس جگہ کے رہنے والے نہ ہوں ان کیلئے بھی میقات مقرر ہے۔ پھر جو لوگ ان میقاتوں اور مکہ کے درمیان رہائش رکھتے ہوں ان کا میقات وہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں۔ یہاں تک کہ مکہ والوں کا میقات مکہ ہے۔

### باب: نجد والوں کے میقات

۲۶۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کے لوگ مقام ذوالحلیفہ سے اور ملک شام کے لوگ جحہ سے اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھ لیا کریں۔ پھر مجھ کو بتلایا گیا لیکن میں نے نہیں سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو یتلمم سے احرام باندھنے کا حکم فرمایا۔

يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَتْلَمَّمُ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

### ۱۳۵۱: باب مِيقَاتِ أَهْلِ مِصْرَ

۲۶۵۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ عَنْ أَلْحَبِّ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَ مِصْرَ الْجُحْفَةَ وَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَتْلَمَّمُ .

### ۱۳۵۲: باب مِيقَاتِ أَهْلِ الْيَمَنِ

۲۶۵۸: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَاحِبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ وَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَتْلَمَّمُ وَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَ لِكُلِّ آتٍ آتَى عَلَيْهِنَّ مَنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ بُنِشَى حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ .

### ۱۳۵۳: باب مِيقَاتِ أَهْلِ نَجْدٍ

۲۶۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَ ذِكْرِي وَ لَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ وَ يَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَتْلَمَّمُ .

## ۱۳۵۴: باب مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

۲۶۶۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ  
بِالْمَوْصِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ  
الْمُعَافِيِّ عَنِ أَفْلَحِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ  
قَالَتْ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ  
وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ  
ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ.

## ۱۳۵۵: بَابُ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ

## الْمِيقَاتِ

۲۶۶۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ عَنِ  
مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ  
الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ  
نَجْدٍ قَرْنَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلَمَنْ  
آتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَلِكَ  
أَهْلَ مَكَّةَ.

۲۶۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو  
عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتْ  
لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ  
وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَا فَهُنَّ لَهُمْ  
وَلَمَنْ آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ  
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمِنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمَنْ أَهْلُهُ حَتَّى  
أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا.

## باب: اہل عراق کا میقات

۲۶۶۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر فرمایا پھر اہل مصر کا جحہ اور اہل عراق کا ذات عرق اور نجد والوں کا قرن اور یمن کے لوگوں کا میقات یلملم مقرر کیا۔

## باب: میقات کے اندر جو لوگ رہتے ہوں ان

## سے متعلق

۲۶۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے جس وقت حج کے میقات مقرر فرمائے تو آپ نے مدینہ منورہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور شام کے لوگوں کے لئے جحہ اور نجد کے لوگوں کے لئے قرن اور یمن کے لوگوں کیلئے یلملم میقات مقرر فرمایا پھر فرمایا: یہ ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو کہ انکے پاس گذرتے ہیں اور وہ وہاں نہیں رہتے۔ لیکن حج یا عمرے کی نیت سے وہاں پہنچے ہوں پھر جو لوگ انکے اندر میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان رہتے ہوں ان کا میقات وہ ہی ہے جہاں سے وہ لوگ روانہ ہوں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

۲۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو اور شام والوں کے لئے جحہ کو اور یمن والوں کے لئے یلملم کو اور نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا اور جو یہاں رہتے ہوں یا آئیں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور مکہ مکرمہ کے رہائشی مکہ سے احرام باندھ کر آئیں۔

## باب: ۱۳۵۶: باب التَّعْرِيسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

۲۶۶۳: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بَيْدَاءَ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

۲۶۶۴: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقَبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

## باب: مقام ذوالحلیفہ میں رات میں رہنا

۲۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء کے مقام پر ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور وہاں کی مسجد میں انہوں نے نماز ادا فرمائی۔

۲۶۶۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت معرص یعنی ذوالحلیفہ کے نزدیک ٹھہرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک وادی میں ہیں۔

۲۶۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلَّى بِهَا.

۲۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بطحاً میں جو کہ ذوالحلیفہ میں ہے اونٹ بٹھلایا اور نماز ادا فرمائی۔

## باب: ۱۳۵۷: باب البَيْدَاءِ

۲۶۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاهْلَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ.

## باب: بیداء کے متعلق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۲۶۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر مقام بیداء پر ادا فرمائی پھر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے اور حج اور عمرہ کے لئے نمازِ ظہر ادا فرمانے کے بعد لبیک کہا۔

## باب: ۱۳۵۸: باب الْغَسْلِ لِلْأَهْلَالِ

۲۶۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَكَلَدَتْ

## باب: احرام باندھنے کے لئے غسل سے متعلق

۲۶۶۷: حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے بیداء کے مقام پر حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما صاحبزادہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غسل دیا اور کہا: اے ابوبکر! تم نے میری ولادت کے وقت بیداء میں نماز ادا کی تھی اور میں نے اس وقت احرام باندھا تھا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سے مکہ دو کہ وہ غسل کر لیں اور لبیک کہیں۔

۲۶۶۸: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کرنے کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کی اہلیہ اسماء بنت عمیس بھی تھیں جس وقت وہ لوگ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء بنت عمیس کے پیٹ سے محمد بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اس پر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو حکم دو کہ غسل کرنے کے بعد احرام باندھ لیں اور حج کی نیت کر لیں پھر حج بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام کام کریں جو کہ دوسرے لوگ کرتے ہیں۔

مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مُرَّهَا فَلَتَغْتَسِلَ ثُمَّ لَتَهَلَّ. ۲۶۶۸: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسِ الْخَثْعَمِيَّةِ فَلَمَّا كَانُوا بِوَادِيِ الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَاتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

### باب: محرم کے غسل سے متعلق

### ۱۳۵۹: باب غُسلِ الْمُحْرِمِ

۲۶۶۹: حضرت عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ اور مسعود بن مخزومؓ کے درمیان مقام ابواء پر اختلاف ہو گیا چنانچہ ابن عباسؓ فرمانے لگے کہ جو کوئی احرام باندھ چکا ہو تو وہ سردھوسکتا ہے جبکہ مسعودؓ کا کہنا تھا کہ وہ سر نہیں دھوسکتا۔ اس بات پر ابن عباسؓ نے مجھ کو ابویوب انصاریؓ کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کی آڑ میں غسل فرما رہے تھے۔ میں نے ان کو السلام علیکم کہا اور بتلایا کہ ابن عباسؓ نے مجھ کو آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے واسطے بھیجا ہے کہ نبیؐ اگر حالت احرام میں ہوتے تو کس طریقہ سے سر مبارک دھویا کرتے؟ انہوں نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر اس کو سر سے نیچا کر دیا یہاں تک کہ انکا سر مبارک دکھائی دینے لگا تو پانی ڈالنے والے سے پانی ڈالنے کو کہا پھر اپنا سر دونوں ہاتھ سے ملایا پھر دونوں ہاتھ آگے کی

۲۶۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشِّرِّ وَهُوَ مُسْتَبِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ

جانب لائے پھر پیچھے کی طرف لے گئے اس کے بعد فرمایا: میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (واضح رہے کہ سر کے دھونے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا کہ آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ اکھڑنے پائے بلکہ اسی طرح سے اپنی جگہ قائم رہے)۔

باب: حالت احرام میں زعفران وغیرہ میں رنگا

ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت

کا بیان

۲۶۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران اور ورس (یہ ایک قسم کی رنگین گھاس ہے) میں رنگ کیا ہوا کپڑا پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۲۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کون سے کپڑے استعمال کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص، ثوبی، پاجامہ، پگڑی اور زعفران یا ورس میں رنگ دیا ہوا کپڑا نہ پہنے (یہی حکم جراب اور موزوں کا بھی ہے یعنی حالت احرام میں موزہ پہننا بھی ممنوع ہے)۔

باب: حالت احرام میں چوغہ استعمال کرنے سے متعلق

۲۶۷۲: حضرت یعلیٰ بن أمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے نزول کے وقت دیکھ سکوں۔ چنانچہ ایک دفعہ جس وقت ہم لوگ مقام بعرانہ پر ٹھہر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب اشارہ فرمایا کہ آؤ میں

أَدْبَرَ وَ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

۱۳۶۰: باب النَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوعَةِ

بِالْوَرَسِ وَالزُّعْفَرَانِ

فِي الْإِحْرَامِ

۲۶۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بَوْرَسٍ.

۲۶۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنَسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خَفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۱۳۶۱: باب الْجَبَّةِ فِي الْإِحْرَامِ

۲۶۷۲: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَوْمِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ فَبِينَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ

نے اپنا سرقبہ میں داخل کیا تو ایک شخص جس نے جبہ میں احرام باندھے ہوئے خوشبو لگا کر آیا اور اس نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جس نے جبہ پہن لیے بعد احرام باندھ لیا اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ سے (منہ مبارک سے) اس قسم کی آواز آرہی تھی جس طریقہ سے کہ سونے کی حالت میں خرانے کی آواز آتی ہے جس وقت وحی آنا بند ہو گئی تو آپ نے دریافت کیا: وہ آدمی کہاں چلا گیا کہ جس نے ابھی ابھی مجھ سے معلوم کیا تھا۔ چنانچہ لوگ اس کو لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور خوشبو دھو ڈالو۔ پھر دوسری مرتبہ احرام باندھو۔ اس جملہ کو راوی نوح بن حبیب کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے نقل نہیں کیا اور میں اس کو محفوظ نہیں خیال کرتا۔

باب: محرم کے لئے قمیص پہن لینا

ممنوع ہے

۲۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام میں کپڑے پہن لینے سے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، پگڑی اور شلوار (پانجامہ) اور ٹوپیاں نہ پہنا کرو اور نہ ہی موزے پہنو۔ لیکن اگر کسی کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے پھر اس طریقہ سے زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے بھی حالت احرام میں نہ پہنو۔

باب: حالت احرام میں پانجامہ پہننا

منع ہے

۲۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ حالت احرام میں کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

وَالنَّبِيُّ فِي قُبَّةٍ فَاتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَى عُمَرَ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلَتْ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَاتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّحٍ بِطَيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَغْفُطُ لِذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ آيِنَّ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آيِنَا فَأَتَيْتِي بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَا الطَّيْبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَتْ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسِبُهُ مَحْفُوظًا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

۱۳۶۲: باب النهي عن لبس القميص

للمحرم

۲۶۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَلْبَسُوا الْقُمَصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِخْفَانَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

۱۳۶۳: باب النهي عن لبس السراويل في

الإحرام

۲۶۷۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ

اِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَقَالَ عُمَرُو مَرَّةً أُخْرَى الْقُمِصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيَلَاتِ وَلَا الْخُفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ.

فرمایا: کرتے، پگڑیاں، پانجامہ اور موزے نہیں پہنا کرو لیکن اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ پھر جس کپڑے میں زعفران یا ورس لگا ہو تم وہ بھی نہ پہنا کرو۔

باب: اگر تہ بند موجود نہ ہو تو اس کو پانجامہ پہن لینا

درست ہے

۲۶۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانجامہ اس محرم کے لئے ہے کہ جس کے پاس تہ بند موجود نہ ہو اور موزے اس کے لئے ہیں جس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں۔

۲۶۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو تہ بند نہ مل سکے تو وہ شخص پانجامہ پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو وہ شخص موزے پہن سکتا ہے۔

باب: عورت کے لئے بحالت احرام (چہرہ پر) نقاب

ذالنا ممنوع ہے

۲۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو آپ ﷺ بحالت احرام کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قمیص، پانجامہ، پگڑیاں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو اس کو موزے پہن لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ ٹخنوں سے نیچے تک ہوں پھر اس طرح کے کپڑے بھی نہ پہنا کرو کہ جن میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو اسکے علاوہ یہ کہ خواتین بحالت احرام نہ تو نقاب ڈالیں نہ

۱۳۶۳: باب الرخصة في لبس السراويل

لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

۲۶۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرُو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ.

۲۶۷۶: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ.

۱۳۶۵: باب والنهي عن أن تنتقب المرأة

الحرام

۲۶۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيَلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبُرَائِسَ وَلَا الْخِفافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرَسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ

دستانے پہنیں۔

الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازِينَ.

باب: بحالت احرام ٹوپی پہننے کی ممانعت

۱۳۶۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ الْبِرَانِسِ فِي

سے متعلق

الْإِحْرَامِ

۲۶۷۸: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہی ہے۔ البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ (اور احرام والی خواتین کی بابت ذکر نہیں)۔

۲۶۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْخِيفَاتِ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

۲۶۷۹: اس حدیث شریف کا مضمون بھی سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہی ہے البتہ اس میں فرق صرف یہ ہے کہ زعفران اور ورس (جو کہ عرب کی ایک قسم کی گھاس ہے اور مختلف کاموں میں استعمال ہوتی تھی) تک پہننے کی ممانعت تک مذکور ہے۔ باقی حدیث مبارکہ وہی ہے۔

۲۶۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْإَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبِرَانِسَ وَلَا الْخِيفَاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ.

باب: بحالت احرام پگڑی باندھنا

۱۳۶۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي

ممنوع ہے

الْإِحْرَامِ

۲۶۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، پگڑی، پاجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کر لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو (اس کی

۲۶۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبِرْنَسَ وَلَا الْخُفَيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ



اجازت ہے)۔

۲۶۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ احرام باندھ لیں تو ہم کیا پہنا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، پگڑی، پانجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کر لیکن اگر تم لوگوں کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو ٹخنوں کے نیچے تک موزے پہن لیا کرو البتہ زعفران یا ورس لگے ہوئے کپڑے پہن لینے کی ممانعت مذکور ہے۔

باب: بحالت احرام موزے پہن لینے

کی ممانعت

۲۶۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت احرام میں قمیص، پانجامہ، پگڑی، ٹوپی اور موزے نہ پہنا کرو۔

باب: (محرم کے پاس) اگر جوتے موجود نہ

ہوں تو موزے پہننا

درست ہے

۲۶۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کو تہ بند نہ مل سکے تو پانجامہ پہن لے اور اگر اس کے پاس جوتے موجود نہ ہوں تو وہ شخص موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

باب: موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے

کاٹنا

تَجِدِ النَّعْلَيْنِ مَا دُونَ الْكُعْبَيْنِ.

۲۶۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِيفَاتِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ نِعَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُونَ الْكُعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ مَسَهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٍ.

۱۳۶۸: باب النهي عن لبس الخفين في

الإحرام

۲۶۸۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي الْإِحْرَامِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِيفَاتِ.

۱۳۶۹: باب الرخصة في لبس

الخفين في الإحرام لمن

لا يجد نعلين

۲۶۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ.

۱۳۷۰: باب قطعهما أسفل من

الْكُعْبَيْنِ

۲۶۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم شخص کو جوتے نہ مل سکیں تو موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے تک سے کاٹ لے۔

باب: عورت کے لئے بحالت احرام دستا نے پہن لینا

ممنوع ہے

۲۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو احرام کی حالت میں کون کون سے کپڑے پہن لینے کا حکم فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص، پاجامہ (شلوار) اور جراب نہ پہنا کرو لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوٹے موجود نہ ہوں تو وہ شخص جراب کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے۔ پھر تم لوگ اس قسم کا کپڑا بھی نہ پہنا کرو کہ جس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو نیز خواتین نہ تو نقاب ڈالیں اور نہ وہ دستا نے (حالت احرام میں) پہنا کریں۔

باب: بحالت احرام بالوں کو جمانے سے متعلق

۲۶۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے بعد بھی نہیں کھولا؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بالوں کو بھی جمایا ہے اور قربانی کی تقلید بھی کی ہے اس وجہ سے حج تک احرام نہ کھولوں گا۔

۲۶۸۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ التَّعْلِينَ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

۱۳۷۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ

الْقَفَّازِينَ

۲۶۸۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمَّصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِيفَاتِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازِينَ.

۱۳۷۲: بَابُ التَّلْبِيدِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۲۶۸۶: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أُحِلَّ مِنَ الْحَجِّ.

ہدی کا مفہوم اور تقلید کی تشریح:

شریعت کی اصطلاح میں ہدی اس جانور کو کہا جاتا ہے جو کہ حرم شریف میں اجر و ثواب کی نیت سے ذبح کئے جاتے ہیں ان میں صحت، عمر وغیرہ دوہی مطلوب ہیں جو کہ قربانی کے جانور میں ہوتی ہیں۔ جس کی تفصیل اردو رسالہ تاریخ قربانی اور ہدایہ

وغیرہ کتب فقہ میں مذکور ہیں اور حج کے زمانہ میں جو جانور ہدی کے لئے لے جائے جاتے ہیں ان کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالے جانے کو شریعت کی اصطلاح میں تقلید یعنی قلاوہ پہنایا جانا کہا جاتا ہے اور اس جانور کے گلے میں یہ ہار وغیرہ اسی مقصد سے ڈالے جاتے ہیں تاکہ یہ محسوس اور ظاہر ہو سکے کہ یہ جانور ہدی کا جانور ہے اور اس کی دوران حج قربانی ہوگی۔ شروحات حدیث میں اور کتب فقہ میں حج اور ہدی کے متعلق تفصیل مذکور ہے۔

۲۶۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلْتَبِدًا.

۲۶۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بال جمائے ہوئے تھے اور لبیک فرما رہے تھے۔

باب: بوقت احرام خوشبو لگانے کی اجازت

۱۳۷۳: بَابُ إِبَاحَةِ الطِّيبِ

کے متعلق

عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۲۶۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ إِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يُحِلَّ بِيَدَيَّ.

۲۶۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے باندھنے کے وقت خوشبو لگائی۔ اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے کے وقت بھی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۶۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

۲۶۸۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام سے قبل اور احرام کے کھولنے کے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۰: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ.

۲۶۹۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے اور احرام کھولنے کے لئے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگائی۔

۲۶۹۱: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

۲۶۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خوشبو

لگائی اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے شیطان کو کتکریاں ماریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

۲۶۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولتے وقت خوشبو لگائی لیکن وہ تم لوگوں کی خوشبو جیسی نہیں تھی۔

۲۶۹۳: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ نے نبی کے کس قسم کی خوشبو لگائی تھی؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی احرام کے باندھنے کے وقت بھی اور کھولنے کے وقت بھی۔

۲۶۹۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نہایت عمدہ قسم کی خوشبو لگائی تھی۔

۲۶۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت بھی خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت بھی اور طواف سے قبل بھی اپنے پاس جو خوشبو موجود تھی ان میں سے سب سے عمدہ قسم کی خوشبو لگائی۔

۲۶۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے قبل اور قربانی کے دن طواف بیت اللہ شریف سے قبل ایسی قسم کی خوشبو لگائی کہ جس میں مشک شامل ہوتی ہے۔

۲۶۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر میں خوشبو کی مہک دیکھ رہی ہوں اور (ایسا لگ رہا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہیں اور ایک دوسری روایت ہے کہ ایسا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَارَمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

۲۶۹۲: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَمْرِو عَنْ صَمْرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِأِحْرَامِهِ طَيِّبًا لَا يُشْبِهُ طَيِّبَكُمْ هَذَا تَعْنِي لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ.

۲۶۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا نِسَاءَ شَيْءٌ طَيَّبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِطَيِّبِ الطَّيِّبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ.

۲۶۹۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِطَيِّبٍ مَا أَجِدُ.

۲۶۹۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِطَيِّبٍ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِينَ يُرِيدُ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ.

۲۶۹۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

۲۶۹۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ يَعْنِي الْعَدَنِيَّ عَنْ سُفْيَانَ حَ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْأَزْرَقَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

لگ رہا ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک کی مہک محسوس کر رہی ہوں۔

۲۶۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی مہک نظر آتی تھی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

### باب: خوشبو لگانے کی جگہ سے متعلق

۲۶۹۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

۲۷۰۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک ملاحظہ کیا کرتی تھیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے تھے۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ فِي حَدِيثِهِ وَبَيْصِ طِيبِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۶۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرَى وَبَيْصُ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

### ۱۳۷۴: باب مَوْضِعِ الطِّيبِ

۲۶۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۱: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۷۰۲: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبَيْصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

وَهُوَ مُحْرَمٌ.

۲۷۰۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانِي  
أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ يَهْلُ.  
۲۷۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي  
الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ أَذْهَنَ بِأَطْيَبِ  
مَا يَجِدُهُ حَتَّى آرَى وَبِصَةَ فِي رَأْسِهِ وَ لِحْيَتِهِ تَابَعَهُ  
إِسْرَائِيلُ عَلَى هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۷۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ  
آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطْيَبُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطَّيِّبِ حَتَّى  
آرَى وَبِصَ الطَّيِّبِ فِي رَأْسِهِ وَ لِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.  
۲۷۰۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ  
وَبِصَ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثِ.

۲۷۰۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ آرَى  
وَبِصَ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثِ.

۲۷۰۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مِسْعَدَةَ عَنْ بِشْرِ بْنِ  
يَعْنَى ابْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ  
عَنِ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطْلِيَ بِالْقَطِرَانِ  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ

۲۷۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں گویا کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں میں خوشبو دیکھتی ہوں اور آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم لبیک فرما رہے ہیں۔

۲۷۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی  
ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت احرام باندھنے کی نیت  
فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشبوؤں میں سے سب  
سے عمدہ قسم کی خوشبو ہوتی یہاں تک کہ اس کا اثر اور اس کی  
چمک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں نظر  
آتی۔

۲۷۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل میرے پاس جو عمدہ قسم کی خوشبو  
ہوتی ان میں سے سب سے اعلیٰ قسم کی خوشبو لگائی یہاں تک کہ میں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور سر مبارک میں اس کی چمک  
دیکھتی۔

۲۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر  
آتی۔

۲۷۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین روز کے بعد بھی خوشبوؤں کی چمک نظر  
آتی۔

۲۷۰۸: حضرت منتشر فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عمر سے احرام  
باندھنے کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں  
نے بیان فرمایا کہ میرے نزدیک قطر ان کا تیل ملنا خوشبو لگانے سے  
کہیں بہتر ہے۔ اس حدیث کے راوی نقل فرماتے ہیں کہ میں نے  
یہ بات عائشہ سے بتلائی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ ابو

عبدالرحمن پر رحم فرمائے میں تو خود آنحضرت کے خوشبو لگاتی اور پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور جس وقت صبح ہوتی تو آپ ﷺ سے خوشبو (کی مہک) پھوٹ رہی ہوتی۔

۲۷۰۹: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق ہے البتہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھ لیتے۔

يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ بِنُضْحِ طِيْبًا.

۲۷۰۹: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أَصْبِحَ مُطْلَبًا بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيْبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

### ۱۳۷۵: باب الزعفران للمحرم

۲۷۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ أَنْ يَتْرَعْفَرَ الرَّجُلُ.

۲۷۱۱: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ التَّرَعْفْرِ.

۲۷۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَعْفْرِ قَالَ حَمَادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ.

### باب: محرم کے لئے زعفران لگانا

۲۷۱۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے کی ممانعت ارشاد فرمائی۔

۲۷۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حدیث شریف کے راوی حضرت حماد فرماتے ہیں ممانعت مذکورہ کا تعلق مردوں سے ہے۔

### ۱۳۷۶: باب في الخلق للمحرم

۲۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ وَقَدْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مَقْصَعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّحٌ بِخَلُوقٍ فَقَالَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَمَا أَضَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ مَا كُنْتُ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ كُنْتُ اتَّقَى هَذَا وَ أَغْسِلُهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاضْنَعُهُ فِي

### باب: محرم شخص کے لئے خلوک کا استعمال

۲۷۱۳: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عمرہ کیلئے احرام باندھا ہوا تھا اور سلعے کپڑے پہن کر خوشبو لگا رکھی تھی چنانچہ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کرنے کی نیت کر رکھی ہے میرے واسطے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جس طریقہ سے حج کا فریضہ انجام دیا تھا تم اسی طرح سے کرو اس نے کہا: حج کے دوران تو میں اس (خوشبو) سے پرہیز کیا کرتا تھا اور اس کو دھویا کرتا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس طریقہ

عُمَرَتِكَ.

سے حج کیلئے کیا تھا اسی طریقہ سے عمرہ کیلئے بھی کرو۔

۲۷۱۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمَرَتِكَ.

۲۷۱۳: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (مقام) ہجرانہ پر ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے داڑھی اور سر کو زعفران سے زرد رنگ کا بنا رکھا تھا وہ شخص عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور میری جو حالت ہے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور تم جس طریقہ سے حج میں کیا کرتے تھے تم اسی طرح سے کرو۔

باب الْكُحْلِ لِلْمُحْرَمِ

باب: محرم کے لئے سرمہ لگانا

۲۷۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُحْرَمِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ أَنْ يُضْمِدَهُمَا بِصَبْرٍ.

۲۷۱۵: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم کی آنکھوں یا سر میں تکلیف ہو جائے تو وہ ایلوے کا لپ کرے۔

باب الْكَرَاهِيَةِ فِي الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

باب: محرم کے لئے رنگین کپڑے استعمال کرنے کی

لِلْمُحْرَمِ

کراہت سے متعلق

۲۷۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحِلِّمْ وَلْيُجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

۲۷۱۶: حضرت جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم لوگ جابر کے پاس پہنچے اور نبی کے حج کے بارے میں ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی نے ارشاد فرمایا: یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جو کچھ مجھ کو اب معلوم ہو گیا اگر مجھے اس سے پہلے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے کر آتا اور میں عمرہ کرتا۔ اس وجہ سے جس شخص کے پاس قربانی کا جانور (یعنی ہدی نہ ہو) وہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول ڈالے۔ اسی وجہ سے علیؑ ملک یمن سے اور مدینہ سے نبی کی ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے تھے ان حضرات نے دفعتاً فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ رنگین لباس زیب تن کئے ہوئے تھیں اور



المَدِينَةِ هَدِيًّا وَإِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ لَبَسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَانْتَحَلَتْ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا اسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبَسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَانْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا.

سرمد بھی لگا رکھا تھا۔ علی بن ابی طالب فرماتے ہیں: میں شکایت کرنے کے مقصد سے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! فاطمہ نے رنگین کپڑے پہن رکھے ہیں اور انہوں نے سرمد بھی لگا رکھا ہے پھر یہ بات ہے کہ وہ یہ بھی فرما رہی ہیں کہ مجھ کو میرے والد ماجد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس طرح کا حکم فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ بات درست ہے وہ سچ کہہ رہی ہیں میں نے ہی اس طرح کا حکم دیا تھا۔

۱۳۷۹: باب تَخْمِيرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ

وَرَأْسَهُ

باب: محرم کا سر اور چہرہ ڈھانکنے

سے متعلق

۲۷۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَشِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ يُكْفَنُ فِي ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی اونٹ سے نیچے گر گیا تو اس کی گردن ٹوٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں ہی غسل دو نیز اس کا چہرہ اور سر ننگے رکھو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اس طریقہ سے لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

۲۷۱۸: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تَخْمِرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا انتقال ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے کپڑوں میں اس کو کفن دو پھر اس کا چہرہ اور سر ڈھانک دو اس لیے کہ قیامت کے روز یہ شخص لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

۱۳۸۰: باب إِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: حج افراد کا بیان

۲۷۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے احرام باندھا۔

۲۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے صرف حج کے لئے احرام باندھا (یعنی حج افراد کے لئے)۔

۲۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم لوگ ماہ ذوالحجہ سے کچھ دن قبل رسول کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم میں سے) جو کوئی حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص حج کا اور جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو وہ شخص عمرہ کا احرام باندھے۔

۲۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تو میرے خیال کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی ہی نیت فرمائی تھی۔

۲۷۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ.

۲۷۲۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهَيْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ أَنْ يَهْلَ بِحَجِّ فَلْيَهْلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلْ بِعُمْرَةٍ.

۲۷۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَانِيُّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَ سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ.

### ۱۳۸۱: باب الْقِرَانِ

### باب: حج قران سے متعلق

۲۷۲۳: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں: لصحی بن معبد کا بیان ہے کہ میں ایک عیسائی اعرابی تھا جس وقت میں نے اسلام قبول کیا تو جہاد کی بڑی خواہش اور تمنا تھی۔ لیکن مجھ کو علم ہوا کہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں واجب ہیں تو میں اپنے خاندان کے ایک شخص کے پاس پہنچا۔ اس کا نام ہریم بن عبد اللہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ دونوں (حج اور عمرہ) تم ساتھ ساتھ ہی ادا کر لو اور پھر آسانی اور سہولت کے ساتھ جو تم قربانی کر سکو وہ کرو اس بات پر میں نے دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت کر لی۔ بہر حال جس وقت میں (مقام) عذیب پہنچا تو میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صرحان سے ہوئی اس وقت یہ حج اور عمرہ دونوں کیلئے لَبِیک کہہ رہا تھا (یعنی حج اور عمرہ میں مشغول تھا) اس بات پر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ عقل و شعور نہیں رکھتا

۲۷۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيْ أِبْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ أَعْرَابِيًّا نَضْرَانِيًّا فَاسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَاتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِي يُقَالُ لَهُ هَرِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعُهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا آتَيْتُ الْعُدَيْبَ لَقِينِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَأَنَا أَهْلٌ بِهِمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخِرِ مَا هَذَا بِالْفَقْهِ مِنْ بَعِيرِهِ فَاتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي اسْلَمْتُ وَأَنَا حَرِيصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ

عَلَى فَاتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ إِنِّي  
وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ  
اجْمَعُهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ  
بِهِمَا فَلَمَّا آتَيْنَا الْعُدَيْبَ لَقِينِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَ  
زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هَذَا بِأَفْقَهُ  
مِنْ بَعِيرِهِ فَقَالَ عُمَرُ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ہے پھر میں عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا امیر  
المؤمنین! میں نے اسلام قبول کر لیا اور میرے دل میں جہاد کی تمنا  
ہے چونکہ میرے ذمہ حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں اس واسطے میں  
ہدیم بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو وہ  
فرمانے لگے کہ دونوں ایک ساتھ ہی ادا کر لو اور پھر (اگر قربانی کا  
جانور مل جائے تو) قربانی کرو۔ بہر حال جس وقت ہم مقامِ عذیب  
پہنچ گئے تو مجھ کو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان مل گئے اور وہ  
ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ عقل  
و شعور نہیں رکھتا۔ عمر فرمانے لگے: تم کو نبی کی سنت بتلا دی گئی۔

۲۷۲۴: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ کے مطابق  
ہے۔

۲۷۲۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا  
مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الصُّبِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاتَيْتُ  
عُمَرَ فَقَصَّصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ يَا هَنَاهُ .

۲۷۲۵: ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ بنی تغلب کا ایک آدمی جسے  
صہبی بن معبد کہا جاتا تھا نصرانیت چھوڑ کر مسلمان ہو گیا تو جب  
وہ اپنا پہلا حج کرنے آیا تو اس نے حج و عمرہ دونوں کا احرام  
باندھا اور دونوں کی تلبیہ کہتا رہا۔ دریں اثناء اس کا گزر سلمان  
بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا تو ان میں سے  
ایک نے کہا تو اپنے اس اونٹ سے بھی زیادہ بے شعور ہے۔ صہبی  
کہتا ہے یہ بات میرے دل میں کھٹکتی رہی یہاں تک کہ میری  
ملاقات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی میں نے  
ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تیرا عمل نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق ہے۔ (اس لئے تو  
اس کی بات کی فکر نہ کر اور اپنے آپ کو رنج میں مبتلا نہ کر اور عمل  
کئے چلا جا)۔

۲۷۲۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ  
بِعْنَى ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ  
بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ  
الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ وَكَانَ  
نَصْرَانِيًّا فَاسْلَمَ فَأَقْبَلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبِيَ بِحَجِّ  
وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذَلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ  
عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ  
أَحَدُهُمَا لِآخَرَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هَذَا فَقَالَ الصُّبِيُّ  
فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ قَالَ  
شَقِيقٌ وَكَنتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى  
الصُّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ نَسْتَذْكُرُهُ فَلَقِدِ اخْتَلَفْنَا إِلَيْهِ مِرَارًا أَنَا  
وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ .

۲۷۲۶: مروان بن حکم نقل کرتے ہیں میں ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا تو بیان کیا کہ کیا تم کو اس کی نہیں ممانعت کی گئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں منع تو کیا گیا ہے لیکن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے اس وجہ سے میں تمہارے کہنے کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۷: حضرت مروان فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے متعہ حج اور عمرہ کو اکٹھا کرنے سے (یعنی قرآن) کی ممانعت بیان فرمائی اسی لئے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَتَيْنِكَ بِحَجَّةٍ وَ عُضْرَةٍ مَعًا تو یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح کہنے کو ممنوع قرار دیا ہے اور تم وہی کام کر رہے ہو۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۲۷۲۸: اس حدیث شریف کا مضمون سابقہ حدیث مبارکہ جیسا ہے۔

۲۷۲۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو میں اس وقت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ جس وقت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے کونسی شے کی نیت کی ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کی نیت کی ہے میں نے بھی اسی طریقہ سے نیت کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں تو قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور قرآن کی نیت کی ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو پہلے اس بات کا علم حاصل ہو جاتا جو کہ اس وقت حاصل ہوا ہے تو میں بھی اسی طریقہ سے کرتا۔ جس طریقہ سے کہ تم لوگوں نے کیا

۲۷۲۶: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ نَكُنْ نُنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَوْلِكَ.

۲۷۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيُّ لَيْتَكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَنْفَعَلَهَا وَأَنَا أَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيُّ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ.

۲۷۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّصْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۲۷۲۹: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِأَهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سَفْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا

فَعَلْتُمْ وَلَكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَأْتُ

ہے لیکن میں تو قربانی اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قرآن (حج و عمرہ) کی نیت کی ہے اس وجہ سے میں احرام نہیں کھول سکتا۔

۲۷۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجِّ وَ عُمْرَةٍ ثُمَّ تَوَقَّيَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا وَقَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيمِهِ.

۲۷۳۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اور اس سے منع کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور نہ ہی قرآن مجید میں اس کی حرمت سے متعلق کوئی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۲۷۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ جَمَعَ بَيْنَ حَجِّ وَ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

۲۷۳۱: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ فرمایا اس کے بعد نہ تو قرآن مجید میں اس کے بارے میں کسی قسم کا کوئی حکم نازل ہوا اور نہ ہی آپ نے اس کی ممانعت ارشاد فرمائی چنانچہ ان کے بارے میں ایک آدمی نے اپنے خیال کے موافق عمل کیا۔

۲۷۳۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ هَذَا أَحَدُهُمْ لَا بَأْسَ بِهِ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْخٌ يَرَوِي عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ لَا بَأْسَ بِهِ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يَرَوِي عَنِ الرَّهْرِيِّ وَ الْحَسَنِ مَرُّوكَ الْحَدِيثِ.

۲۷۳۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج) تمتع کیا۔

۲۷۳۳: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى وَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَ حَمِيدِ الطَّوِيلِ ح وَ أَبَانَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ وَ حَمِيدُ الطَّوِيلِ وَ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۷۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لَبَيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا لَبَيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا (یعنی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک فرماتے)۔

اللَّهُ يَقُولُ لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.

۲۷۳۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي بِهِمَا.

۲۷۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں کے لئے لبیک فرماتے ہوئے سنا۔

۲۷۳۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيعًا فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبِّي بِالْحَجِّ وَحَدَّةً فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعْدُونَا إِلَّا صَبِيانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا.

۲۷۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے سنا جس وقت میں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتلائی تو فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے لئے لبیک فرمایا تھا۔ حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتلایا تو فرمانے لگے: کیا تم ہم کو بچے خیال کرتے ہو۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے: لَيْتَكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا.

یاد رکھئے!

عند الاحناف قرآن تمتع سے افضل ہے اور کئی نیز داخل میقات رہنے والے کو اور جو شخص قبل اشہر حج مکہ میں مقیم ہو اس کے لئے قرآن جائز نہیں۔

قرآن کا طریقہ:

اشہر حج میں احرام باندھنے اور دوگانہ کے بعد ہے: اللهم انى اريد الحج والعمرة فيسيرهما لى وتقبلهما منى۔ پھر حج اور عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہے اور باقی طرز احرام وہی ہے جو عقر میں ہے اور اگر قبل اشہر حج احرام باندھے تو بھی کراہت تحریمی کے ساتھ قرآن ہو جاتا ہے۔ جب طواف کرے تو پہلے عمرے کا طواف کرے۔ رمل اور اضطباع کے ساتھ پھر سعی عمرہ کرے اور حلق نہ کرے کہ احرام حج میں ہے۔ اگر حلق کر بھی لیا تو بھی حلال نہ ہوگا اور دو دم جنایت اور دو دم احرام کے دینے واجب ہوں گے اور بعد سعی عمرہ کے پھر اک طواف قدم رمل اور اضطباع کے ساتھ کر کے سعی کرے اور قارن کو سعی طواف قدم کے ساتھ کر لینا افضل ہے۔ خلاف مفرد کے اور اگر سعی بعد طواف زیارت کے منظور ہو تو طواف قدم میں رمل اور اضطباع نہ کرے ور باقی سب مسائل کتب فقہ سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ (جامی)

باب: حج تمتع کے متعلق احادیث

۱۳۸۲: باب التمتع

۲۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: نبی نے حجۃ الوداع میں تمتع

الْمُخَرَّمِي قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ بِالْعُمْرَةِ  
 إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِدَى  
 الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَهَلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى  
 الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ  
 وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى  
 فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضَى حَجَّهُ  
 وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْدَى فَلْيُطْفِئِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا  
 وَالْمَرْوَةِ وَيَقْصِرْ وَيَحِلِّمْ ثُمَّ لِيَهَلَّ بِالْحَجِّ ثُمَّ لِيُهْدِ  
 وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ  
 وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ  
 أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى  
 أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ  
 فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَاتَى  
 الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ  
 يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ  
 هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ  
 كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ  
 النَّاسِ.

فرمایا۔ اس وجہ سے آپ نے پہلے عمرہ اور پھر حج ادا فرمایا اور آپ حج  
 میں قربانی کیلئے جانور اپنے ہمراہ ذوالحلیفہ لے گئے پھر آپ نے  
 پہلے عمرہ کرنے کیلئے احرام باندھا اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے احرام  
 باندھا۔ اس طریقہ سے دوسرے لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع  
 کیا۔ اس وجہ سے چند حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے گئے اور  
 بعض حضرات نے قربانی نہیں کی جس وقت رسول کریم مکہ مکرمہ  
 پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو لوگ قربانی کا جانور ہمراہ لائے  
 ہیں وہ حج سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولیں اور ان کے لئے جو  
 اشیاء حرام ہو گئی تھیں وہ حج سے فراغت تک حرام ہی رہیں گی لیکن جو  
 حضرات (ہدی) قربانی کا جانور ہمراہ لے کر نہیں آئے ان کو چاہئے  
 کہ وہ حضرات خانہ کعبہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ اور حلق کرانے  
 کے بعد احرام کھول دیں اور اسکے بعد حج کرنے کیلئے دوسری مرتبہ  
 احرام باندھ لیں اور قربانی کر لیں اور جس کسی کو قربانی کرنے کا  
 موقع نہ مل سکے تو اس کو چاہئے کہ وہ تین روز یا حج میں اور سات  
 روز مکان واپس ہونے کے بعد روزے رکھ لے۔ پھر نبیؐ جس  
 وقت مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور آپ نے خانہ کعبہ کا طواف فرمایا  
 تو آپ نے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے بعد تین طواف  
 میں تیزی کے ساتھ چلے اور چار طواف میں اپنی عادت مبارک کے  
 مطابق چلے۔ پھر جس وقت آپ طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو گئے  
 تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا فرمائیں اور آپ  
 سلام پھیرنے کے بعد صفا کی جانب روانہ ہو گئے اسکے بعد آپ نے  
 کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور سات طواف فرمائے پھر  
 حج ہونے تک آپ حالت احرام میں ہی رہے اس وجہ سے آپ  
 نے (ذوالحجہ کی) دسویں تاریخ کو قربانی فرمائی پھر آپ مکہ واپس  
 تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد آپ نے  
 احرام کھول دیا اس وجہ سے جو حضرات قربانی کے جانور ساتھ لے  
 گئے تھے انہوں نے بھی نبیؐ کے عمل مبارک کے مطابق ہی عمل فرمایا۔

۲۷۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبِىَّ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبِرَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى.

۲۷۳۷: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما نے حج کا فریضہ انجام دیا تو راستہ ہی میں عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے کی ممانعت فرمائی۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جس وقت تم لوگ دیکھو کہ وہ روانہ ہو گئے ہیں تو تم اس وقت روانہ ہو جانا۔ اسی طریقہ سے علی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء نے عمرہ کرنے کی نیت فرمائی اور عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہ فرمایا۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تمتع کرنے کی ممانعت فرماتے ہیں انہوں نے جواب میں فرمایا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سنی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر فرمایا: جی ہاں۔

۲۷۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجِّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدٌ بِنَسَمًا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ وَصَنَعَهَا مَعَهُ.

۲۷۳۸: حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا تمتع کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا چنانچہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حج تمتع تو وہ ہی شخص کر سکتا ہے جو کہ حکم خداوندی سے جاہل ہو۔ اس پر حضرت سعد نے فرمایا: اے میرے بھائی کے صاحبزادے! تم نے ایک غلط بات کہہ ڈالی ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اس بات پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم نے بھی تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۲۷۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى بِالْمُتَمَتِّعِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَّثَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسْكِ بَعْدَ حَتَّى لَقِيْتَهُ فَسَأَلْتَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلَكِنْ كَرِهَتْ أَنْ يَظْلُومُوا

۲۷۳۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا تمتع کے جائز ہونے کا فتویٰ تھا ایک دن ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: آپ اپنے بعض فتویٰ اس وقت تک نہ صادر کریں کہ جس وقت تک آپ کی امیر المؤمنین سے ملاقات نہ ہو جائے۔ اس لئے کہ آپ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا حکم فرمایا ہے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں: اس بات پر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا ہے لیکن مجھ کو یہ



مُعَرِّسِينَ بِيَهَنَ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقَطُّرُ  
رُؤُسُهُمْ.

بات پسندیدہ نہیں محسوس ہوئی کہ لوگ اراک کے نزدیک اپنی  
بیویوں کے ساتھ شب باشی کریں اور صبح صبح حج کرنے کے لئے  
روانہ ہوں تو ان کے سروں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

۲۷۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ  
قَالَ أَبَانَا أَبِي قَالَ أَبَانَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْهَاكُمُ عَنِ الْمُتَعَةِ  
وَأَنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ.

۲۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں: میں  
نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم  
میں تم کو حج تمتع کرنے سے ممانعت کرتا ہوں جبکہ اس سے متعلق حکم  
قرآن مجید میں بھی مذکور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی  
حج تمتع فرمایا ہے۔

۲۷۴۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَجْرٍ عَنْ  
طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعْلِمْتِ ابْنِي  
فَقَصْرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ  
هَذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتَعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ  
النَّبِيُّ.

۲۷۴۱: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم  
ہے کہ میں نے (مقام) مروہ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال  
مبارک کو کترا تھا؟ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق کیا تھا) انہوں نے  
فرمایا: نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما تمتع کی ممانعت بیان فرماتے ہیں حالانکہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا تھا۔

۲۷۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ  
طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ  
فَقَالَ بِمَا أَهَلَّتْ قُلْتُ أَهَلَّتْ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ قَالَ  
هَلْ سَقَّتْ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ  
وَبِالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالْصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَسَطَتْنِي  
وَعَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَفِي النَّاسِ بِذَلِكَ فِي  
إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ وَإِنِّي لَقَانِمٌ بِالْمَوْسِمِ  
إِذْ جَاءَ نِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ

۲۷۴۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں مقام بطحا میں رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دریافت فرمایا: تم نے کس شے کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض  
کیا: جس شے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے ہو؟ اس پر میں  
نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر بیت اللہ شریف  
اور کوہ صفا اور مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ حضرت  
ابو موسیٰ فرماتے ہیں: میں نے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے  
کے بعد اپنی ایک خاتون کے نزدیک آیا تو اس نے میرے سر میں  
کنگھا کیا اور سر کو دھویا۔ اس لیے میں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق  
رضی اللہ عنہما کے خلافت کے زمانہ میں اسی بات کا فتویٰ دیتا رہا حتیٰ کہ ایک حج

کے وقت میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی آیا اور وہ بیان کرنے لگا کہ آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد حج کے بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم لوگوں کا عمل قرآن مجید پر ہے تو حکم یہی ہے کہ حج اور عمرہ کو رضاء الہی کے لئے انجام دو اور اگر رسول کریم ﷺ کے طریقہ مبارکہ کے مطابق ہمارا عمل ہے تو آپ ﷺ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا؟

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النَّسْكِ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّبِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَاتَّبِعُوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحَدَّثْتَ فِي شَأْنِ النَّسْكِ قَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا فَإِنَّ نَبِيَّنَا ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيِ.

### حج اور عمرہ جمع کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکور آیت کریمہ: **وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ** کی تشریح کے سلسلہ میں بعض علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ حج اور عمرہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ انجام دو اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ ”قربان کرنے تک“ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن کیا ہے اور احناف کے نزدیک قرآن ہی افضل ہے۔

۲۷۴۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا ہے۔ لیکن ایک آدمی نے اس سلسلہ میں (اپنے خیال کے مطابق عمل کیا ہے) اپنی رائے کے مطابق بیان کیا۔

۲۷۴۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ.

باب: بلیک کہنے کے وقت حج یا عمرہ کے نام نہ لینے کے

۱۳۸۳: باب تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ

بارے میں

الْأَهْلَالِ

۲۷۴۳: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک دن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم نے حج نبوی سے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے نقل فرمایا کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نوح پورے فرمائے اور اس کے بعد دسویں مرتبہ یہ اعلان کیا گیا کہ رسول کریم اس سال حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے جائیں گے۔ اس باب پر مدینہ منورہ میں کافی لوگ جمع ہو گئے اور ان تمام ہی حضرات کا یہ خیال تھا

۲۷۴۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَكَّتَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حَجَجٍ ثُمَّ أُذِنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فِي حَاجٍ هَذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ

کہ آنحضرتؐ کی تقلید میں حج کریں اور اس طریقہ سے حج کریں کہ جس طریقہ سے آپؐ حج کریں۔ اس وجہ سے جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے مکمل ہونے میں صرف پانچ روز باقی رہ گئے۔ تو رسول کریمؐ روانہ ہوئے ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے جابرؓ فرماتے ہیں: ہم لوگوں کے درمیان رسول کریمؐ تشریف فرما تھے اور آپؐ کی ذات گرامی پر نزول قرآن ہوتا تھا اور آپؐ قرآن کی تفسیر اور اسکے مفہوم سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے جس طریقہ سے آپؐ عمل فرماتے تھے اسی طریقہ سے ہم لوگ بھی عمل کیا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ جس وقت ہم لوگ روانہ ہوئے تو صرف حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے۔

۲۷۴۵: حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں: ہم لوگ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہو گئے تھے کہ جس وقت ہم لوگ مقام سرف آئے تو مجھ کو (اچانک) حیض آنا شروع ہو گیا۔ اس واسطے جس وقت نبیؐ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے؟ اس پر میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اس وجہ سے تم وہ سب کام انجام دو جو کام بحالت احرام دوسرے لوگ انجام دیتے ہیں لیکن تم (ایسی حالت میں) خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔

باب: دوسرے کسی شخص کی نیت کے موافق حج کرنے

سے متعلق

۲۷۴۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں: میں ملک یمن سے واپس آیا تو (دیکھا کہ) آنحضرتؐ مقام بطحاء میں اونٹ بٹھلائے ہوئے تھے کہ جس جگہ آپؐ نے فریضہ حج انجام دیا تھا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کس طریقہ سے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس طریقہ سے نیت کی تھی: میں بالکل اسی طرح کی نیت کرتا ہوں کہ

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ فَخَرَجَ لِحُمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهَرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَبْوَى إِلَّا الْحَجَّ.

۲۷۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا تَبْوَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقِضِي مَا يَقِضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ.

۱۳۸۴: باب الْحَجِّ بِغَيْرِيَّةٍ يَقْصِدُهُ

دود  
المحرم

۲۷۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْبِئٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ أَحْجَجْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا هَلَالٍ

جس طریقہ کی نیت رسول کریمؐ نے فرمائی تھی۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم طواف کرو اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ بہر حال میں نے حکم کے مطابق اس طریقہ سے عمل کیا اور پھر میں ایک خاتون کے پاس پہنچا اس نے میرے سر کی جوئیں نکال دیں پھر میں عمر فاروقؓ کے دور خلافت تک اسی طریقہ سے لوگوں کو فتویٰ دیتا رہا کہ ایک روز ایک آدمی نے کہا: اے ابو موسیٰ! تم اس طرح کا فتویٰ دینا ترک کر دو اس لئے کہ تم کو علم نہیں کہ تمہارے بعد میں امیر المؤمنینؓ نے حج کے بارے میں نیا حکم جاری فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں نے لوگوں سے کہا کہ میں نے جس کو فتویٰ بتلایا ہو تو وہ شخص اس پر عمل نہ کرے اسلئے کہ امیر المؤمنینؓ خود تشریف لانے والے ہیں۔ تم ان ہی کے حکم کے مطابق عمل کرنا۔ بہر حال عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم لوگ قرآن پر عمل کرتے ہیں تو وہ ہم کو دونوں (حج اور عمرہ کو) پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور اگر ہم لوگ سنت رسولؐ پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو نبیؐ نے قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولا۔

۲۷۴۷: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ جابرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے نبیؐ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: علیؓ ملک یمن سے اپنی قربانی کرنے کیلئے جانور (ہدی) لے کر آئے تھے اور نبیؐ مدینہ منورہ سے آپؐ نے علیؓ سے دریافت کیا کہ تم نے کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے اس طریقہ سے کہا ہے کہ اے اللہ! میں بھی اس شے کی نیت کرتا ہوں کہ جس شے کی نبیؐ نے نیت فرمائی ہے اور میں اپنے ہمراہ قربانی کا جانور بھی لے کر آیا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میں پھر احرام نہیں کھولتا۔

۲۷۴۸: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ ملک یمن سے اپنے کام سے فراغت کے بعد واپس ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس شے کی رسول کریمؐ نے نیت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا: پھر تم قربانی کر لو اور

كَاهِلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطَفُّ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاحِلٌ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً فَفَلَّتْ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسِكِ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَدَّبَّرْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَانْتَمُوا بِهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

۲۷۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا قَالَ لَعَلِّي بِمَا أَهْلَلْتُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا أَهْلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ.

۲۷۴۸: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا أَهْلَلْتُ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهْلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ

وَأَمُّكَ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَاهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدِيًّا.

۲۷۴۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِي فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَيَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنُضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاحْلُوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهَلْتُ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ إِنِّي أَهَلْتُ بِمَا أَهَلْتُ قَالَ فَاتَيْتُ قَدْ سَفَتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ.

۱۳۸۵: بَابُ إِذَا أَهَلَ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ

مَعَهَا حَجًّا

۲۷۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَا أَضْعَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا

تم اسی طریقہ سے حالت احرام میں رہو۔ جابر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی قربانی کا جانور ہمراہ لے کر آئے تھے۔

۲۷۴۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں جس وقت علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا جس وقت کہ رسول کریم نے ان کو ملک یمن کا امیر متعین فرمایا میں نے ان کے ساتھ چند اوقیہ کی آمدن کی۔ اس کے بعد جس وقت علی رضی اللہ عنہما نبی کی خدمت میں واپس تشریف لائے تو فرماتے ہیں: میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے پورے مکان میں خوشبو کر رکھی ہے جس وقت میں نے ان سے کہا کہ تم نے غلط بات کی ہے تو انہوں نے جواب دیا: رسول کریم نے اپنے صحابہ کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا ہے تو آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اسی طرح کی نیت کی ہے کہ جو نیت رسول کریم نے کی ہے۔ علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: تم نے کس طرح سے نیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جس طریقہ سے آپ نے نیت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں تو ہدی یعنی قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اور میں نے قرآن کی نیت کی ہے۔

باب: اگر عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو تو وہ ساتھ میں حج کر

سکتا ہے؟

۲۷۵۰: حضرت نافع رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس سال حجاج بن یوسف عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑائی کرنے کے لئے پہنچا تو اس سال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ ان کو بتلایا گیا کہ وہاں تو لڑائی شروع ہونے والی ہے اور مجھ کو خدشہ ہے کہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منع نہ کر دیں وہ لوگ کہنے لگے کہ رسول کریم کی تقلید کرنا زیادہ بہتر ہے اس وجہ سے میں وہی کام کروں گا جو کہ آپ کرتے تھے (یعنی میں تو پوری طرح سے آپ کی اتباع کروں گا) اور میں تم کو گواہ مقرر کرتا ہوں کہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ کرنا لازم کیا ہے اور

وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّيَا مَعَ عُمَرَتِي  
وَأَهْدَى هَدْيًا إِسْتِرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يَهْلُ بِهِمَا  
جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ  
وَلَمْ يَقْصِرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى كَانَ  
يَوْمَ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ  
الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پھر وہ وہاں سے نکل گئے اور مقام بیداء پہنچ گئے تو فرمایا: حج اور عمرہ  
دونوں ایک ہی ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تو دونوں  
چیزیں اپنے ذمہ لازم لازم کر لی ہیں اور میں نے ساتھ ہی ساتھ  
ایک قربانی کا جانور (اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے) منتخب کر لیا ہے اور  
ساتھ لے کر روانہ ہو گئے جو کہ انہوں نے مقام قدید سے خرید پھر  
دونوں کے لئے لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پھر خانہ کعبہ کا  
طواف کیا اور صفاء اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ اس سے زیادہ  
نہیں کیا نہ تو آپ نے قربانی فرمائی اور نہ ہی بال منڈوائے۔ نہ بال  
کتروائے اور نہ احرام کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن پہلے قربانی  
کی اور سر کے بال منڈوائے (یعنی حلق کرایا) اور خیال ظاہر فرمایا کہ  
طواف اول سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا۔ اس کے بعد  
فرمایا: رسول کریم نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

### ۱۳۸۶: باب كَيْفَ التَّلْبِيَةِ

### باب: کیفیت تلبیہ سے متعلق احادیث

۲۷۵۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ إِنَّ  
سَالِمًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ  
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ  
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَانِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ  
ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلًا بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

۲۷۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اس طریقہ سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ  
لَكَ ..... یعنی ”اے اللہ عزوجل میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر  
ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تمام قسم کی تعریف اور تمام قسم کی نعمتیں  
تیرے ہی واسطے ہیں اور شہنشاہیت بھی تیری ہی قائم ہے تیرا کوئی  
شریک نہیں ہے“ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمانے کے بعد اپنے اونٹ کو  
کھڑا کرتے اور ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک ہی مذکورہ بالا کلمات  
فرماتے۔

۲۷۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
زَيْدًا وَآبَا بَكْرٍ ابْنِي مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا نَافِعًا  
يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

۲۷۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے تلبیہ پڑھتے ہوئے  
سنا:

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

۲۷۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

۲۷۵۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَلِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ  
فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي  
يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۷۵۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
كَانَ مِنْ تَلِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ  
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

۲۷۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلِيَةِ  
النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا  
أَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ إِلَّا  
عَبْدَ الْعَزِيزِ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْهُ مُرْسَلًا.

۱۳۸۷: بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَهْلَالِ

۲۷۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا

۲۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے لبیک پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ  
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ  
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم اس طریقہ سے تھا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ  
لَبَّيْكَ ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرماتے  
تھے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ..... یعنی میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔  
میری نیک بختی تیری فرمانبرداری میں ہے اور تمام کی تمام بھلائی  
تیرے ہی ہاتھ میں ہے رغبت بھی تیری ہی طرف سے ہے اور عمل  
بھی تیرے ہی واسطے ہے۔

۲۷۵۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھتے تھے: لَبَّيْكَ  
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس  
طریقہ سے تلبیہ کہتے تھے: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ۔ امام نسائی رحمہ اللہ  
فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ عبدالعزیز کے علاوہ  
بھی کسی دوسرے راوی نے حضرت عبداللہ بن فضل سے متصل سند  
کے ساتھ روایت نقل کی ہو۔ اسمعیل بن امیہ نے اس کو ان سے ہی  
مرسلاً نقل اور روایت فرمایا ہے۔

باب: تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنا

۲۷۵۷: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک روز حضرت جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمادیں کہ وہ حضرات (تلبیہ) لبیک اونچی آواز سے پڑھا کریں۔

### باب: وقت تلبیہ

۲۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے کے بعد تلبیہ پڑھا۔

۲۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے مقام بیداء پر نماز ظہر ادا فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ سوار ہوئے اور آپ ﷺ بیداء کے پہاڑ پر چڑھنے کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ پڑھا یعنی آپ ﷺ نماز ظہر سے فارغ ہو گئے تھے۔

۲۷۶۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے حج نبوی کے بارے میں روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچے اور آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ جس وقت مقام بیداء پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے لبیک کہنا شروع کیا۔

۲۷۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: تم لوگوں کا یہی (مقام) بیداء ہے کہ جس کے بارے میں تم لوگ رسول کریم ﷺ پر جھوٹ باندھتے تھے (یعنی آپ ﷺ کی جانب غلط بات منسوب کرتے تھے) آپ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھنے کا آغاز فرمایا تھا۔

۲۷۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ ایک اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد جس وقت وہ اونٹنی سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک پڑھتے۔

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ جِبْرِيلُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ.

### ۱۳۸۸: باب الْعَمَلُ فِي الْإِهْلَالِ

۲۷۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ حُسَيْفِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ.

۲۷۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبَانَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَأَهَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ.

۲۷۶۰: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا آتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتَّى آتَى الْبَيْدَاءَ.

۲۷۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيِّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۷۶۲: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِدِي



الْحَلِيفَةِ ثُمَّ يَهْلُ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.  
 ۲۷۶۳: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ  
 قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ  
 حَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
 أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ  
 نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَ  
 حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

۲۷۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ  
 دوران حج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تلبیہ پڑتے یعنی  
 لبیک کہتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سیدھی  
 کھڑی ہوتی۔

۲۷۶۴: حضرت عبید بن جریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن  
 عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اور اس کیفیت میں تلبیہ  
 پڑھتے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی  
 ہوتی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی وقت تلبیہ  
 پڑھتے کہ جس وقت اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی ہوتی  
 اور روانہ ہوتی۔

۲۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ إِسْحَاقَ وَمَالِكُ بْنُ  
 أَنَسٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ  
 لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتَكَ تَهْلُ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَافِعُكَ قَالَ إِنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَهْلُ إِذَا  
 اسْتَوَتْ بِهِ نَافِعَتُهُ وَأَنْبَعَتْ.

۱۳۸۹: باب إِهْلَالُ

النَّفْسَاءِ

باب: جس خاتون کو نفاس جاری ہو وہ کس طریقہ سے

لبیک پڑھے؟

۲۷۶۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے نو سال تک حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج ادا فرمائیں گے۔ اس وجہ سے جس آدمی  
 میں بھی سوار ہونے یا پیدل چلنے کی طاقت تھی وہ شخص لازمی طور سے  
 حاضر ہوا اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جانے کے لئے ایک دوسرے  
 سے آگے بڑھنے کی کوشش میں مشغول ہو گئے جس وقت رسول کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابوبکر  
 رضی اللہ عنہما کی ولادت مبارکہ ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس  
 میں عرض کرایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ غسل کرو اور ایک  
 کپڑا رکھ کر لبیک لبیک کہو اس کے بعد انہوں نے اسی طریقہ سے عمل  
 فرمایا (زیر نظر حدیث دراصل طویل حدیث کا خلاصہ ہے)۔

۲۷۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ  
 عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ  
 جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ  
 سِنِينَ لَمْ يَحْجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ  
 أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ  
 فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ ذَا  
 الْحَلِيفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ  
 أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَفْرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهْلِي  
 فَفَعَلْتُ مُخْتَصِرًا.

۲۷۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا کہ اب کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کر کے کپڑا باندھنے اور تلبیہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

باب: اگر کسی خاتون نے عمرہ ادا کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا اور اس کو حیض کا سلسلہ شروع ہو جائے جس کی وجہ

سے حج فوت ہونے کا اندیشہ ہو جائے؟

۲۷۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی کریم کے ہمراہ صرف فریضہ حج ادا کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اس وقت عائشہ عمرہ کرنے کیلئے تلبیہ پڑھتی ہوئی پہنچ رہی تھیں جس وقت ہم لوگ مقام سرف آگئے تو ان کو حیض کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور کوہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر آپ نے ہم لوگوں کو حکم فرمایا: جو شخص اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہیں لایا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے۔ اس پر ہم نے دریافت کیا کہ ہمارے واسطے کون کون سے کام حلال ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک چیز حلال اور جائز ہو جائے گی اس کے بعد ہم لوگوں نے اپنی بیویوں سے ہم بستری بھی کی اور خوشبو کا بھی استعمال کیا اور کپڑے بھی تبدیل کئے جبکہ عرفات کے روز تک صرف چار رات باقی رہی تھیں۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے آٹھویں تاریخ کو احرام باندھ لیا۔ جس وقت رسول کریم عائشہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت وہ رورہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے اور لوگوں نے تو احرام بھی کھول ڈالا ہے اور میں نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کر سکی ہوں اور نہ ہی میں نے

۲۷۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفَسْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عَمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَشْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتَهْلُ.

۱۳۹۰: باب فِي الْمَهَلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضٌ وَ

تَخَافُ فَوْتًا

الْحَجِّ

۲۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجِّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلْتُ عَائِشَةُ مُهَلَّةٌ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفٍ عَرَكْتُ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَكَبَسْنَا ثِيَابَنَا وَكَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهَلَّلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَتْ شَأْنِي آتَى قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أُحِلِّ وَ لَمْ أَطْفُ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ بَنَاتِ آدَمَ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ فَفَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَّرْتُ طَأَفْتُ بِالْكَعْبَةِ

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكَ  
وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي آتِي لَمْ أَطْفُ  
بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبِي بِهَا يَا  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَاغْمِرْهَا مِنَ التَّعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ  
الْحَصْبَةِ.

احرام کھولا ہے پھر اب اس وقت لوگ حج کرنے کے لئے پہنچ رہے  
ہیں۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تو (یعنی عورت کے لئے حیض)  
ایک ایسی شے ہے کہ اللہ عزوجل نے آدم کی لڑکیوں کی تقدیر میں لکھ  
دیا ہے تم لوگ یہ کرو کہ غسل کرنے کے بعد تم حج کرنے کے لئے تلبیہ  
پڑھو۔ چنانچہ عائشہؓ نے اسی طریقہ سے کیا اور انہوں نے دوران حج  
تمام ہی مقامات پر قیام فرمایا۔ پھر وہ جس وقت پاک ہو گئیں (یعنی  
حیض آنا بند ہو گیا اور غسل بھی فرمایا) تو انہوں نے خانہ کعبہ کا  
طواف فرمایا اور صفا اور مروہ (پہاڑوں) کے درمیان سعی کی پھر  
رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم حج اور عمرہ دونوں سے اب حلال ہو گئی  
ہو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے قلب میں یہ  
خیال آتا ہے کہ میں نے تو حج سے قبل کسی قسم کا طواف نہیں کیا (تو  
ایسی صورت میں میرا عمرہ کس طریقہ سے ادا ہوا ہوگا؟) اس بات پر  
آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے فرمایا: اے عبد الرحمن تم ان کو لے  
کر مقام تنعیم چلے جاؤ اور عمرہ کرنے کی نیت کرا کے لاؤ۔ یہ واقعہ  
ایام تشریق کے بعد لیلۃ الحصبہ کا واقعہ ہے۔

۲۷۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ  
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ  
الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ  
الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ  
مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتَسِطِي وَأَهْلِي  
بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ

۲۷۶۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: حجۃ الوداع کے  
موقعہ پر ہم لوگ رسول کریمؐ کے ہمراہ روانہ ہوئے تو ہم نے عمرہ  
کرنے کی نیت کی۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص قربانی ہمراہ لے کر جا  
رہا ہے تو وہ شخص عمرہ اور حج کی نیت کرے اور اس شخص کو چاہیے کہ وہ  
دونوں کام سے فراغت حاصل کرنے کے بعد تک احرام نہ کھولے۔  
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں جس وقت مکہ مکرمہ آئی تو مجھ کو حیض آنا شروع  
ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میں خانہ کعبہ شریف کا اور کوہ صفا و مروہ کی  
کوشش نہ کر سکی۔ اس حیض اور ماہواری کے شروع ہونے کے  
بارے میں جس وقت میں نے رسول کریمؐ کے سامنے عرض کیا تو  
آپ نے ارشاد فرمایا: تم سر کے بال کھول ڈالو اور تم کنگھا کر لو اور تم  
حج کی نیت کرو اور عمرہ چھوڑ دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا۔  
چنانچہ میں جس وقت حج سے فارغ ہو چکی تو آنحضرتؐ نے مجھ کو

أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ قَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَى لِحَجَّتِهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

### ۱۳۹۱: بَابُ الْإِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۲۷۶۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَزْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ أَرَادَتْ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

### ۱۳۹۲: بَابُ كَيْفَ يَقُولُ إِذَا اشْتَرَطَ

۲۷۷۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ الْأَخْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثَنِي حَدِيثُهُ يَعْنِي عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بَنَتْ الزُّبَيْرِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آتَتْ النَّبِيَّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَجِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكَ عَلَيَّ رَبِّكَ مَا اسْتَشَيْتَ.

۲۷۷۱: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يُخْبِرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضَبَاعَةُ بَنَتْ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تعیم بھیج دیا پھر میں نے عمرہ کیا تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے پھر جن لوگوں نے صرف عمرہ کرنے کی نیت کی تھی انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف اور سعی کی اور وہ لوگ حلال ہو گئے اور جس وقت منی سے واپس پہنچی تو ایک اور طواف کیا۔ یعنی ان حضرات نے حج اور عمرہ کی نیت کی تھی انہوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

### باب: حج میں مشروط نیت کرنا

۲۷۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشروط احرام باندھنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس نے اس طریقہ سے عمل کیا۔

### باب: شرط لگاتے وقت کس طرح کہا جائے؟

۲۷۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر بنت عبدالمطلب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنے کا ارادہ کرنا چاہتی ہوں میں نیت کس طریقہ سے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طریقہ سے پڑھو: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... یعنی اے اللہ! میں حاضر ہوں میرا احرام وہیں تک ہے کہ جس جگہ تو مجھ کو نہ روک دے (یعنی ماہواری وغیرہ آنے کی وجہ سے) اس وجہ سے کہ جو شے تم نے مستثنیٰ کی ہے وہ تم لوگوں کے پروردگار کی وجہ سے ہے۔

۲۷۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ضباعہ بنت حضرت زبیر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم احرام باندھ لو اور تم اس شرط کے ساتھ نیت کر لو کہ میرا احرام اس جگہ تک ہے کہ جس جگہ تک تو مجھ کو منع کرے۔

۲۷۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بیمار خاتون ہوں اور حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حج کرو اور تم اس طریقہ سے حج کرنے کی نیت کر لو کہ میں وہاں پر احرام کھول دوں گی کہ جس جگہ تو نے مجھ کو روک دیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَهْلَ قَالَ أَهْلِي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجِلِّي حَيْثُ حَبَسْتِنِي.

۲۷۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ ضَبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ حُجِّي وَاشْتَرِطِي إِنْ مَجِلِّي حَيْثُ تَحْبِسِينِي قَالَ إِسْحَقُ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ هِشَامَ وَالزُّهْرِيَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَسَنَدَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

باب: اگر کسی نے بوقت احرام کوئی دوسرے رکن کی شرط نہ رکھی ہو اور اتفاقاً وہ حج کرنے سے رک جائے؟

۲۷۷۳: حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج میں مشروط نیت کو درست خیال نہیں فرماتے تھے ان کی رائے تھی کہ کیا تم لوگوں کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ طواف اور سعی کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہو جائے وہ احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے پھر قربانی دے یا اگر میسر نہ ہو تو روزے رکھے۔

۱۳۹۳: بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنْ اشْتَرَطَ

۲۷۷۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالضَّفَا وَالْمُرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِي وَيَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا.

۲۷۷۴: حضرت سالم اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ حج میں مشروط کو جائز نہیں خیال کرتے تھے ان کا کہنا تھا کیا تمہارے واسطے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْإِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ مَا

حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطْفُ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمُرْوَةِ ثُمَّ لِيُحْلِقْ أَوْ ثُمَّ لِيُحْلِلْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۱۳۹۴: باب إِشْعَارُ

الْهُدَى

۲۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ حَ وَأَنْبَاءَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرَّانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِدِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهُدَى وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصِرًا.

شعار کیا ہے اور تقلید کا مفہوم:

نے مشروط نہیں لگائی تھی چنانچہ اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے حج نہ ادا کر سکے تو اسکو چاہئے کہ وہ آنے کے بعد بیت اللہ کا طواف اور سعی کرے اسکے بعد اس کو سر منڈانا (حلق کرانا) چاہئے یا بال کتروائے اور احرام کھول دے اسکے بعد آئندہ سال حج کی قضا کرے۔

باب: قربانی کرنے کے لئے بھیجے گئے جانوروں کے

شعار سے متعلق

۲۷۷۵: حضرت مسور بن محزمہ اور حضرت مروان بن حکم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی (یعنی قربانی کے جانور) کی تقلید کی (یعنی اس کے گلے میں ہار پہنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے لئے احرام باندھا)۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تقلید کا تذکرہ ہے جس کا مطلب ہے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا۔ جس سے لوگ یہ سمجھ جائیں کہ یہ قربانی کا جانور (یعنی ہدی) ہے اور اس کا دستور دور جاہلیت سے چلا آ رہا تھا اس لئے کہ عرب میں عام طور سے قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری رہتا تھا لیکن قربانی کے جانور کا سب لوگ ہی احترام کرتے تھے بہر حال مذکورہ طریقہ کے علاوہ عرب میں ایک طریقہ شعار کا بھی رائج تھا جس کی یہ صورت ہوتی تھی کہ اونٹ کی دائیں جانب نیزہ سے ایک زخم لگاتے۔ چنانچہ یہ طریقہ آج بھی جمہور کے نزدیک مسنون ہے۔ لیکن شعار کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا ہے لیکن اس کی حقیقت یہ ہے کہ دراصل حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں لوگ شعار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ حالانکہ شریعت میں شعار کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ قربانی کے جانور کے ہلکا سا زخم نشان نما لگا دیا جائے جس سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جانور حج میں قربانی سے متعلق ہے لیکن اس زمانہ میں لوگ زخم لگانے کے ساتھ ساتھ جانور کا گوشت بھی کاٹ ڈالتے تھے جس سے جانور کو تکلیف ہونا قدرتی بات ہے

اس وجہ سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شعار کو مکروہ فرمایا۔ فتح الملہم شرح مسلم اور درس ترمذی از ص ۱۷۳ تا ۱۷۶۔ جلد نمبر ۳۔  
اس مسئلہ کی مع حوالہ جات کافی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کیلئے مذکورہ حوالہ جات سے رجوع فرمائیں۔

۲۷۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَبَانَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بَدَنَهُ.  
۲۷۷۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار فرمایا۔

باب: کس طرف سے شعار کرنا چاہئے

۲۷۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا شعار دائیں طرف سے فرمایا اور اپنی انگلی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا۔

۱۳۹۵: بَابُ أَيِّ الشَّقِيَيْنِ يَشْعَرُ

۲۷۷۷: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بَدَنَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَسَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا وَأَشْعَرَهَا.

باب: قربانی کے جانور سے خون صاف کرنے کے

۱۳۹۶: بَابُ سَلَّتِ الدَّمَ عَنِ

بارے میں

الْبَدَنِ

۲۷۷۸: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم مقام ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ نے اپنی قربانی کے جانور کے شعار کا حکم فرمایا چنانچہ اس جانور کے دائیں طرف کے کوہان میں شعار فرمایا گیا۔ اسکے بعد آپ نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس جانور کے گلے میں دو جوتے لٹکائے پھر جس وقت آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ پڑھا۔

۲۷۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ لَمَّا كَانَ بِبَدْيِ الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِبَدَنَتِهِ فَأَشْعَرَ فِي سَنَامِهَا مِنَ الشَّقِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَّتْ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ.

باب: (قربانی کے جانور کا) ہار بٹنے سے متعلق احادیث

۱۳۹۷: بَابُ فُتِلُ الْقَلَائِدِ

۲۷۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے (مکہ مکرمہ) ہدی (یعنی قربانی کا جانور) بھیجتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے جانور کا ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء سے پرہیز نہیں فرمایا کرتے تھے کہ جس سے کہ محرم پرہیز کرتا ہے۔

۲۷۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ قَائِلُ قَلَائِدَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول

۲۷۸۰: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالرُّعْفَرَانِيِّ قَالَ

کریم ﷺ کی ہدی کے لئے ہار بنا کرتی تھی اور آپ ﷺ ان کو بھیج دیتے تھے اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام کرتے رہتے کہ جو کام ایک غیر محرم کرتا ہے یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پہنچتی۔

۲۷۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بنا کرتی تھی اور اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ مانگتے تھے اور تمہرے رہتے۔

۲۷۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بنا کرتی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گلے میں لٹکایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہدی روانہ فرماتے لیکن اس کے بعد احرام نہیں باندھتے تھے اور تمہرے رہتے۔

۲۷۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم ﷺ کی بکریوں کے لئے ہار بنا کرتی تھی۔ جو آپ ﷺ قربانی کے لئے مکہ بھیجتے تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ ان کو بھیجنے کے بعد حلال ہی رہتے (اور حالت غیر محرم میں جو افعال ہوتے ہیں وہ کرتے)۔

باب: قربانی کے جانور کے ہار کس چیز سے بانٹے جائیں

اس سے متعلق

۲۷۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ان ہاروں کو اس اُون سے بنا تھا جو کہ ہمارے پاس تھی۔ پھر صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ وہ تمام افعال انجام دیتے جو کہ بغیر احرام کے لوگ انجام دیتے ہیں اسی طریقہ سے وہ افعال بھی کرتے جو کہ مرد اپنی اہلیہ سے کرتا ہے۔ (یعنی ہم بستری وغیرہ)

باب: (قربانی کے جانور یعنی) ہدی کے گلے میں کچھ

أَبَانَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ فَيَبِغْتُ بِهَا ثُمَّ يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

۲۷۸۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ بَرَاءِ بْنِ قَائِمٍ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لِأَقْتُلَ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَفِيئُ وَلَا يُحْرِمُ.

۲۷۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيفُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَأَعْسَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ الْقَلَانِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقْلِدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبِغْتُ بِهَا ثُمَّ يَقِيمُ لَا يَحْتَبِ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَبِيهِ الْمُحْرِمُ.

۲۷۸۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتِي أَقْتُلُ قَلَانِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَمُكُّ حَلَالًا.

۱۳۹۸: باب مَا يَفْتَلُ مِنْهُ

الْقَلَانِدُ

۲۷۸۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ حَسَنِ بْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَانِدَ مِنْ عَيْهِ قَالَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالَ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

۱۳۹۹: باب تَقْلِيدُ



## الْهُدَى

## لٹکانے سے متعلق احادیث

۲۷۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس بات کی وجہ کیا ہے کہ لوگوں نے عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا ہے اور آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور (قربانی کے جانور) ہدی کے گلے میں ہار پہنا دیا ہے اس وجہ سے میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

۲۷۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے ہدی کے دائیں طرف کوہان میں اشعار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اُس سے خون صاف فرمایا پھر اس میں دو جوتوں کا ہار ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھی پھر بوقت ظہر آپ ﷺ نے احرام باندھا اور حج کرنے کی نیت کی۔

۲۷۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَكَمْ تَحْلِلُ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

۲۷۸۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ لَمَّا أَتَى ذَا الْحَلِيفَةِ أَشْعَرَ الْهُدَى فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبِيدَاءُ لَبَّى وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَ أَهْلًا بِالْحَجِّ.

## ۱۴۰۰: بَابُ تَقْلِيدِ الْإِبِلِ

## باب: اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا

۲۷۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول کریم ﷺ کی قربانی کیلئے جانوروں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے۔ اسکے بعد آپ نے ان کو ان کے گلے میں ڈالا اور ان ہدی کے جانوروں کا شعار (نشان زدہ) فرمایا اور ان جانوروں کو آپ نے خانہ کعبہ کی جانب روانہ فرما دیا اور آپ وہاں پر ہی (یعنی مدینہ منورہ) ہی میں تشریف فرما رہے اور آپ نے وہ چیزیں اپنے اوپر حرام نہیں فرمائیں جو کہ احرام باندھنے والوں پر حرام ہوتی ہیں۔

۲۷۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہار بٹے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد بھی نہ تو احرام باندھے اور نہ ہی سلعے ہوئے کپڑے پہننے چھوڑے۔

۲۷۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ فَلَانِدَ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ قَلَدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا.

۲۷۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ فَلَانِدَ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرَمْ وَكَمْ يَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ.

## ۱۴۰۱: باب تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۲۷۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَابِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَنَمًا.

۲۷۹۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ.

۲۷۹۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَدَهَا.

۲۷۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَابِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْتُلُ قَلَابِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحْرِمُ.

۲۷۹۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ حَ وَأَبَانَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ

## باب: بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانے سے متعلق

۲۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے بھیجی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی۔

۲۷۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدی میں بکریاں روانہ فرمایا کرتے تھے۔

۲۷۹۱: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں قربانی کے لئے مکہ مکرمہ بھیجیں اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے۔ گلے میں ہار ڈالنے کی وجہ یہ ہے تاکہ ان کے قربانی کا جانور ہونا واضح ہو جائے کیونکہ مشرکین بھی ہدی کے جانور کا احترام کرتے تھے۔

۲۷۹۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لئے مکہ روانہ کی جانے والی بکریوں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روانہ فرمانے کے بعد بھی احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

۲۷۹۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے گلے میں ہار ڈالتے (یعنی ان کی تقلید کرتے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مکہ مکرمہ روانہ فرماتے اور احرام نہیں باندھا کرتے تھے۔

جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ حَلَالًا لَمْ يُحْرَمْ مِنْ شَيْءٍ.

۱۴۰۲: باب تَقْلِيدِ الْهُدَى نَعْلِينَ

۲۷۹۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ  
أَشْعَرَ الْهُدَى مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ  
عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا  
اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهْلًا  
بِالْحَجِّ.

۱۴۰۳: باب هَلْ يُحْرَمُ إِذَا

قَلَّدَ

۲۷۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي  
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ  
بِالْهُدَى فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۴۰۴: باب هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهُدَى

إِحْرَامًا

۲۷۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَلَابِدَ هُدَى  
رَسُولِ اللَّهِ بِيَدِي ثُمَّ يَقْلِدُهَا رَسُولُ اللَّهِ بِيَدِهِ ثُمَّ  
يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا

باب: ہدی کے گلے میں دو جوتے لٹکانے سے متعلق

۲۷۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کی دائیں جانب سے اس کے کوبان میں شعار فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون صاف فرمایا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے جس وقت وہ اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کے لئے لبیک فرمایا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کے وقت احرام باندھا۔

باب: اگر قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالے تو کیا

اس وقت احرام بھی باندھے؟

۲۷۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو ہم لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ چنانچہ جس شخص کا دل چاہا اس نے احرام باندھ لیا اور جس کا دل چاہا اس نے نہیں باندھا۔

باب: کیا قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے پر

احرام باندھنا لازم ہے؟

۲۷۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے میں ہار بنا کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدی کے جانور میں وہ ہار لٹکا کر میرے والد ماجد (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ روانہ فرماتے اور پروردگار کی حلال کی ہوئی اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شے نہ چھوڑتے یہاں تک کہ جانور ذبح کر

دیئے جاتے۔

۲۷۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے (جانور کے) ہار بنا کرتی تھی اور ان کو روانہ کرنے کے بعد بھی ان اشیاء میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیز نہیں فرماتے تھے کہ جن اشیاء سے محرم کے لئے بچنا لازم ہے۔

۲۷۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے لئے ہار بنا کرتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شے سے نہیں بچا کرتے تھے اور ہم لوگ اس بات سے واقف نہیں تھے کہ حج کرنے والا شخص طواف کے علاوہ کسی اور شے سے حلال ہوتا ہے۔

۲۸۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہار بنا کرتی تھی اور وہ ہار اس ہدی کے گلے میں ڈال کر اس کو روانہ کر دیا جاتا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقیم رہتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے (ان دنوں) پرہیز نہیں فرماتے تھے۔

۲۸۰۱: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ وہ بکریاں تھیں۔

### باب: قربانی کے جانور کو ساتھ لے جانے سے متعلق

۲۸۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج ادا کرنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے گئے۔

### باب: ہدی کے جانور پر سوار ہونا

۲۸۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک شخص کو ہدی کے اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو ارشاد

أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ.

۲۷۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتُلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ.

۲۷۹۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَفْتُلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا وَلَا نَعْلَمُ الْحَجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

۲۸۰۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتُلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ.

۲۸۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتُلُ قَلَانِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبِعْتُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حِلَالًا.

### ۱۴۰۵: باب سوق الهدى

۲۸۰۲: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجِّهِ.

### ۱۴۰۶: باب ركوب البدنة

۲۸۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي  
الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ.

فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ  
(جانور) تو ہدی کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری  
مرتبہ یہ بھی ارشاد فرمایا: تم ہلاک ہو جاؤ تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

☆ ملاحظہ فرمائیے کہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا درست ہے اور آپ ﷺ نے مذکورہ بالا  
جملہ توجہ دلانے کے لئے فرمایا جیسا کہ اردو میں کسی کو توجہ دلانے کے لئے کہا جاتا ہے تیرا بھلا ہو۔

۲۸۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً  
فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ  
قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ.

۲۸۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک  
آدمی کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم سوار ہو جاؤ۔ اس  
شخص نے عرض کیا: یہ تو ہدی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو  
جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ ہدی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے چوتھی  
مرتبہ ارشاد فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۴۰۷: بَابُ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ

### المَشْيُ

۲۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ  
جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ  
ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

۲۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک  
شخص کو ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا وہ آدمی تھک گیا تھا آپ  
ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو  
قربانی کرنے کے لئے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی اس پر  
سوار ہو جاؤ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۴۰۸: بَابُ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

### بِالْمَعْرُوفِ

۲۸۰۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ  
فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا  
بِالْمَعْرُوفِ إِذَا الْجِنْتِ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا.

۲۸۰۶: حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو  
انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجبور  
ہو جاؤ تو تم اس پر دستور اور قاعدہ کے موافق سوار ہو سکتے ہو یہاں  
تک کہ تم کو کوئی دوسری سواری حاصل ہو جائے۔

### بارے میں

۱۴۰۹: باب إِبَاحَةُ فُسُخِ الْحَجِّ

لِمَنْ لَمْ يَسُقِ

الْهُدَى

۲۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقِ الْهُدَى أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقِ الْهُدَى وَنِسَاءً هُ لَمْ يَسُقْنَ فَاحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَ أَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوْ مَا كُنْتَ طُفْتِ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَادْهَبِي مَعَ أَحِيكَ إِلَى التَّعِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ مَكَانٌ كَذَا وَكَذَا

۲۸۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هُدًى أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هُدًى أَنْ يَحِلَّ

۲۸۰۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ

باب: جو آدمی ساتھ میں ہدی نہیں لے گیا ہو تو وہ شخص احرام حج توڑ کر احرام کھول سکتا ہے اس سے متعلقہ

حدیث

۲۸۰۷: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ نبی کے ہمراہ صرف حج کرنے کی نیت و ارادہ سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ہم لوگوں نے طواف کیا اور آپ نے حکم فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول ڈالے۔ چنانچہ اس حکم پر جو شخص ہدی کو ساتھ لے کر نہیں آیا تھا وہ حلال ہو گیا۔ اس وقت ازواج بھی اپنے اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر نہیں آئی تھیں۔ اس وجہ سے وہ بھی حلال ہو گئیں۔ عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ چونکہ مجھ کو حیض آ گیا تھا اس وجہ سے میں خانہ کعبہ کا طواف نہ کر سکی تھی۔ اس وجہ سے حسب والی رات میں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں سے فراغت کے بعد واپس آئیں گے اور میں صرف حج ہی کر کے واپس ہوں گی؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ مکہ پہنچے تو تم نے طواف قدم نہیں کیا تھا؟ اس پر میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تعیم پہنچ جاؤ اور تم عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد آنا۔ اسکے بعد تم مجھ سے فلاں جگہ ملاقات کرنا۔

۲۸۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے۔ اس وجہ سے جس وقت ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص اپنے ساتھ ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ شخص حالت احرام ہی میں رہے۔

۲۸۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ ہم نے کسی دوسری چیز کی نیت نہیں کی تھی

قَالَ أَهْلُنَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحَدَّثَنَا فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَبَلَّغَهُ عَنَّا أَنَا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسُ أَمْرًا أَنْ نَحِلَّ فَنَرُوحَ إِلَى مِئِي وَ مَذَا كِيرْنَا تَقَطَّرُ مِنَ الْمِئِي فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَّغَنِي الَّذِي قُلْتُمْ وَإِنِّي لَا بَرُّكُمْ وَاتَّقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهُدَى لَحَلَلْتُ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهَلَّكَ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَأَمْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرَاءُ يَتِ عُمْرَتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَوْ لِلْأَبَدِ قَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ

چنانچہ جس وقت ہم لوگ چار ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے حج کی نیت سے حلال ہو جاؤ اور تم عمرہ کر لو۔ پھر آپ ﷺ کو ہم لوگوں کی یہ بات پہنچ گئی جس وقت عرفہ کے دن کے (صرف) پانچ دن باقی رہ گئے تو رسول کریم نے ہم لوگوں کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا کہ اس طریقہ سے کہ جس وقت ہم لوگ منی پہنچیں گے تو ہم لوگوں کے عضو تناسل سے منی نکل رہی ہوگی۔ (یعنی ہم لوگ ہم بستری کرنے کے فوراً بعد بحالت احرام حج کرنے کیلئے روانہ ہوں گے) اس بات پر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ نے خطاب بھی فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو کچھ کہا ہے اس کا مجھے علم ہو گیا ہے میں تم لوگوں سے زیادہ نیک عمل اور پرہیزگار ہوں لیکن اگر میرے ہمراہ ہدی نہیں ہوتی تو میں بھی حلال ہوتا اور اگر مجھ کو پہلے ہی سے اس چیز کا علم ہو جاتا کہ جس چیز کا مجھ کو اب علم ہوا ہے تو میں ساتھ میں ہدی لے کر نہ آتا۔ پھر جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ ملک یمن سے تشریف لائے تو رسول کریم نے ان سے دریافت فرمایا: تم نے کس چیز کی نیت کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جس چیز کی رسول کریم نے نیت فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد تم لوگ قربانی کا جانور دو اور تم لوگ اس طریقہ سے احرام کی حالت میں رہو پھر سراقہ بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ صرف اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے واسطے۔

۲۸۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرَاءُ عُمْرَتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ لِلْأَبَدِ

۲۸۱۰: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا کہ یہ خاص طریقہ سے ہمارے واسطے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ عَزَّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ سُرَاقَةُ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَلَا

۲۸۱۱: حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم نے بھی حج تمتع فرمایا اور ہم نے بھی حج تمتع کیا پھر ہم نے عرض کیا: یہ صرف اور خاص ہم لوگوں کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: ہمیشہ کے لئے ہے۔

۲۸۱۲: حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا توڑ دینا صرف ہم ہی لوگوں کے لئے ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے ہے۔

۲۸۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع خاص طریقہ سے ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا۔ (یعنی ہمارے لیے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۴: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حج تمتع (خاص طریقہ سے) تم لوگوں کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی تعلق تم لوگوں سے ہے بلکہ یہ تو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اجازت کے طریقہ پر تھا۔

۲۸۱۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج تمتع صرف ہم لوگوں کے لئے بطور رخصت کے تھا (یعنی ہمارے لئے اس کی اجازت تھی)۔

۲۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی شعثا، فرماتے ہیں ایک دفعہ میں حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس سال حج اور عمرہ ساتھ ہی ساتھ ادا کر لوں اس پر حضرت ابراہیم کہنے لگ گئے اگر تمہارے والد ماجد حیات ہوتے تو وہ اس طریقہ سے نہ سوچتے (یعنی ان کی یہ رائے نہ ہوتی) حضرت ابراہیم نے اپنے والد ماجد کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل فرمایا کہ حج تمتع مخصوص طور پر ہم لوگوں کے لئے تھا۔

خَاصَّةً أَمْ لَا بَدِي قَالَ بَلَى لَا بَدِي.

۲۸۱۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَسَخَّ الْحَجَّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلَى لَنَا خَاصَّةً.

۲۸۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَيَّاشُ الْغَامِرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فِي مُتَعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُحْصَةً.

۲۸۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَارِثِ بْنَ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فِي مُتَعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِي شَيْءٍ إِنَّمَا كَانَتْ رُحْصَةً لَنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۲۸۱۵: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتْ الْمُتَعَةُ رُحْصَةً لَنَا.

۲۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مَهْلَهَلٍ عَنْ بَيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كَانَ أَبُوكَ لَمْ يَهَمْ بِذَلِكَ قَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتَعَةُ لَنَا خَاصَّةً.



۲۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو رجالیہ میں ہم لوگوں کی رائے تھی کہ حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنا سخت مصیبت ہے اور لوگ ماہ محرم کو ماہ صفر کہا کرتے تھے نیز کہتے تھے کہ جس وقت اونٹ کا زخم درست ہو جائے اور اس کے بال میں اضافہ ہو جائے اور ماہ صفر گزر جائے یا اس طرح سے فرمایا کہ ماہ صفر کا آغاز ہو جائے تو عمرہ کرنے والے شخص کے لئے عمرہ حلال اور درست ہو جاتا ہے لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو حج ادا کرنے کے لئے لیکر فرماتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ میں منتقل فرمانے کا حکم فرمایا یہ بات ان لوگوں کے لئے گراں گذری تو عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کام سے حلال ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز حلال ہو جائے گی (مطمئن رہو)۔

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھ لیا اور جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو احرام کھول دینے کا حکم فرمایا چنانچہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرا شخص ان میں ہی شامل ہو گئے تھے جو کہ اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں لے گئے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے احرام کھول دیا۔

۲۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے کہ ہم نے نفع حاصل کیا جس شخص کے ساتھ ہدی موجود نہ ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور اس کے لئے ہر ایک شے حلال ہو گئی۔ اس طریقہ سے عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

باب: محرم کے لئے جو شکار کھانا جائز ہے اس سے متعلق

### حدیث

۲۸۲۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۸۱۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يُرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحْرَمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبْرُ وَعَفَا الْوَبْرُ وَأَنْسَلَخَ صَفْرًا أَوْ قَالَ دَخَلَ صَفْرًا فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مِهْلَيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ.

۲۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرَيْشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ وَأَهْلَ أَصْحَابَهُ بِالْحَجِّ وَ أَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ أَنْ يَحِلَّ وَكَانَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَأَحَلَّ.

۲۸۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلُّ كُلُّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ.

۱۴۱۰: بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ

### الصَّيْدِ

۲۸۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ

نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ وَرَأَى حِمَارًا وَحِشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَفَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطَعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

ساتھ میں مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا۔ جس وقت کچھ معمولی سا فاصلہ رہ گیا تو میں چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ پیچھے رہ گیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ جس وقت میں احرام کے بغیر تھا تو اس دوران میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر میں سوار ہو کر ساتھیوں سے میں نے ایک کوڑا دینے کے لئے کہا انہوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے اپنا نیزہ مانگا لیکن انہوں نے وہ بھی نہیں دیا تو میں نے خود ہی وہ نیزا اٹھالیا اور میں نے نیزہ لے کر اس جنگلی گدھے کا تعاقب کرنا شروع کر دیا اور پھر میں نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: یہ ایک کھانا تھا جو کہ تم کو اللہ عزوجل نے کھلایا۔

۲۸۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأَهْدَى لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقِظَ طَلْحَةُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۲۱: حضرت عبدالرحمن تیمی سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے اور حالت احرام میں تھے کہ ان کے پاس تحفہ میں ایک پرندہ آیا وہ اس وقت سو رہے تھے کہ بعض ساتھیوں نے اس میں سے کچھ کھالیا جس وقت کہ بعض ساتھیوں نے پرہیز کیا چنانچہ جس وقت وہ لوگ جاگ گئے تو ان کا انہوں نے ساتھ دیا جنہوں نے وہ کھایا تھا پھر فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مل کر کھایا ہے۔

۲۸۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ الصَّمِرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارٌ وَحِشٌ عَقِيرٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبَهُ

۲۸۲۲: حضرت زید بن کعب بہری سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام باندھ کر روانہ ہوئے جب مقام روحا پر آئے تو ایک جنگلی گدھا نظر آیا (اس کو ذبح کیا جا چکا تھا لیکن سانس باقی تھا) چنانچہ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو پڑا رہنے دو۔ ایسا ممکن ہے کہ اس کا مالک پہنچ جائے کہ اس دوران حضرت بہری رضی اللہ عنہ آگئے جو کہ اس کے مالک تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ گدھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔ اس

بات پر رسول کریم ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کا گوشت ساتھیوں میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا پھر آگے بڑھ گئے اور مقام اثابہ پر پہنچ گئے جو کہ رویشہ اور (مقام) عرج کے درمیان ہے تو دیکھا ایک ہرن (درخت کے) سایہ میں پڑا ہوا ہے اور ایک تیر اس کے اندر تک داخل ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس کے پاس کھڑا رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ جائیں۔

باب: محرم کے لئے جس شکار کا کھانا درست

نہیں ہے

۲۸۲۳: حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن ایک جنگلی گدھا خدمت نبوی ﷺ میں پیش کیا۔ اس وقت آپ ﷺ مقام ابواء یا مقام ودان پر تھے آپ ﷺ نے اس کو واپس فرما دیا چنانچہ جس وقت آپ ﷺ نے میرے چہرہ پر غم کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں۔

۲۸۲۴: حضرت صعّب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ودان تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا اور اس کو واپس فرما دیا پھر ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے ہم لوگ شکار نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا احرام کی حالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو قبول نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی قبول فرمایا ہے)۔

۲۸۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت

فَجَاءَ الْبُهْرِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانُكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَنَسَمَهُ بَيْنَ الرَّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأَثَابَةِ بَيْنَ الرَّوَيْثَةِ وَالْعُرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلِّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَرَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيهُهُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ.

۱۲۱۱: باب مَالًا يَجُوزُ أَكْلُهُ

مِنَ الصَّيْدِ

۲۸۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ حِمَارًا وَحَشِي وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ مَا فِي وَجْهِهِ قَانَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ.

۲۸۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَوْدَانَ رَأَى حِمَارًا وَحَشِي فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرْمٌ لَأَنَّا كُلُّ الصَّيْدِ.

۲۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا قَبَسُ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِرَبِيذِ بْنِ أَرْقَمَةَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى لَهُ عُصْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ قَبْلَهُ قَالَتْ نَعَمْ.

۲۸۲۶: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ بَحِيَّ وَ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو ان سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے بیان فرمایا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا فرمایا کہ جی ہاں۔ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک حصہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس فرمادیا اور ارشاد فرمایا: ہم لوگ حالت احرام میں ہیں اس وجہ سے نہیں کھا سکتے۔

۲۸۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت صعوب بن حثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگلی گدھے کی ران بطور ہدیہ پیش کی اس میں خون جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام قدیر میں تھے اور احرام کی حالت میں تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس فرمادیا۔

۲۸۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صعوب بن حثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گور خر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دیا۔

باب: اگر محرم شکار کو

دیکھ کر

ہنس پڑے؟

۲۸۲۹: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم کے ساتھ گئے ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انہوں نے احرام نہیں باندھا میرے والد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے دیکھا تو وہ ایک وحشی گدھا تھا۔ میں نے نیزہ مارا اور ساتھیوں سے

سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ قَالًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ إِنَّا حَرَمٌ.

۲۸۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا حِمَارًا وَحَشِي تَقَطَّرَ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقَدِيدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

۲۸۲۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

۱۴۱۲: بَابُ إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ

الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَيَا كَلَهُ

أَمْ لَا

۲۸۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمِ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي ضَحِكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَفَطَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَحَشِي فَطَعَنَتْهُ

مدد کی درخواست کی تو انہوں نے میری مدد نہیں کی پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور اس کے بعد ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ رسول کریم سے پیچھے ہی رہ جائیں۔ چنانچہ میں نے رسول کریم کی تلاش میں گھوڑے کو تیزی کے ساتھ دوڑا دیا۔ پھر رات کے وقت میری ملاقات قبیلہ غفار کے ایک آدمی سے ہوئی تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم نبی کو کس جگہ چھوڑ کر آئے تھے؟ اس نے کہا کہ آپ سقیا کے مقام پر قبیلہ میں مشغول تھے۔ اس پر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے صحابہ کرام آپ کو سلام کہتے ہیں اور ان کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ سے الگ ہو جائیں اس وجہ سے ان کا انتظار کر لیں۔ چنانچہ آپ نے انتظار فرمایا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تھا۔ جس میں سے کچھ ابھی میرے پاس باقی ہے۔ اس پر آپ نے لوگوں سے کہا کہ کھاؤ حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

۲۸۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ چنانچہ میں نے عمرہ کرنے کی نیت کی (راستہ ہی میں) میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کر کے اپنے ساتھیوں کو کھلایا حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے۔ پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتلایا کہ میرے پاس ابھی اس کا گوشت اس قدر موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو احرام ہونے کے باوجود کھانے کا حکم دیا۔

باب: اگر محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور غیر محرم شکار کرے

۲۸۳۱: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حالت سفر میں تھے۔ بعض لوگ حالت احرام

فَاسْتَعْتَبْتَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَحَشِينَا أَنْ نُقْتَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعَ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرٌ شَاوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَأُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ حَشُوا أَنْ يُقْتَطِعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارًا وَحَشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

۲۸۳۰: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ فَأَهْلُوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَأَصْطَدْتُ حِمَارًا وَحَشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاصِلَةٌ فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

۱۴۱۳: بَابُ إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

۲۸۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرِهِمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحَشِيًّا فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ فَاسْتَعْتَمْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَاصْبَتْهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَاشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشْرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكَلُوا.

۲۸۳۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تُصِيدُوهُ أَوْ يُصَادْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ.

۱۴۱۴: بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

وَقَتْلُ الْكَلْبِ الْعُقُورِ

۲۸۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحُ الْغُرَابِ وَالْحِدَاةِ وَالْعُقُورِ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعُقُورَ.

۱۴۱۵: بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ

۲۸۳۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں تھے اور بعض لوگ بغیر احرام کے تھے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک وحشی گدھا دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میں نے اپنا نیزہ لیا اور ساتھیوں سے امداد طلب کی لیکن انہوں نے میری امداد کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ میں نے ایک نیزہ لیا گدھے کا میں تعاقب کرنے لگا۔ جس وقت میں نے اس کو مارا تو ان لوگوں نے بھی اس میں سے کھا لیا لیکن بعد میں خوفزدہ ہوئے کہ (ایسا نہ ہو ہم سے کسی کوئی غلطی ہوگی ہو) پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو اشارہ کیا اس کی امداد کی تھی؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کھا سکتے ہو۔

۲۸۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی کا شکار تم لوگوں کے لئے حلال ہے بشرطیکہ تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں عمرو بن ابی عمر قوی راوی نہیں ہے اگرچہ ان سے مالک نے بھی احادیث نقل کی ہیں۔

باب: کاٹنے والے کتے کو محرم کا قتل کرنا

کیسا ہے؟

۲۸۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کے لئے پانچ اشیاء کو ہلاک کرنے پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) کوا، (۲) چیل، (۳) چوہا، (۴) پاگل کتا، (۵) بچھو۔

باب: سانپ کو ہلاک کرنا کیسا ہے؟

۲۸۳۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقل فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم پانچ چیزوں کو قتل کر سکتا

ہے: ① سانپ، ② چیل، ③ پت کبرا کوا، ④ چوہا، ⑤ کانٹے والا کتا۔

باب: چوہے کو مارنا

۲۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پانچ چیزیں مارنے کی اجازت دی ہے: ① کوا، ② چیل، ③ چوہا، ④ کانٹے والا کتا اور ⑤ بچھو۔

باب: گرگٹ کو مارنے سے متعلق

۲۸۳۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک خاتون عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک لاشی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یہ اس چھپکلی کو مارنے کے لئے ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کے لئے جلانی جانے والی آگ کو اس کے علاوہ تمام جانور بھجار ہے تھے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید سانپ کو مار ڈالنے سے منع فرمایا لیکن اگر سانپ دو نشان والا یا ڈوم کٹا ہوا ہو تو ان کو مارنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ دونوں (آنکھوں کی) روشنی کو ضائع کر دیتے ہیں۔

باب: بچھو کو مارنا

۲۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں ان کو قتل کرنے والے پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے چاہے وہ حالت احرام میں ہوں: چیل، چوہا، کانٹے والا کتا، بچھو اور کوا۔

باب: چیل کو مارنے سے متعلق

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ.

۱۴۱۶: بَابُ قَتْلِ الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدِنَ فِي قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ وَالْعُقْرَبُ.

۱۴۱۷: بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ

۲۸۳۶: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرُورَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّارٌ فَقَالَتْ مَا هَذَا فَقَالَتْ لِهَذِهِ الْوَزَغِ لِأَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ إِلَّا يُطْفِئُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِلَّا هَذِهِ الدَّابَّةُ فَأَمَرْنَا بِقَتْلِهَا وَنَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ إِلَّا ذَا الطَّفِيِّينَ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يُطِمَسَانِ الْبَصَرَ وَ يُسْقِطَانِ مَا فِي بَطُونِ النِّسَاءِ.

۱۴۱۸: بَابُ قَتْلِ الْعُقْرَبِ

۲۸۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ وَالْعُقْرَبُ وَالْغُرَابُ.

۱۴۱۹: بَابُ قَتْلِ الْحِدَاةِ

۲۸۳۸: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ.

### ۱۴۲۰: بَابُ قَتْلِ الْغُرَابِ

۲۸۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سِئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعُقْرَبَ وَالْفَوَيْسِقَةَ وَالْحِدَاةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعُقُورَ.

۲۸۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْحِدَاةُ وَالْغُرَابُ وَالْعُقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ.

### ۱۴۲۱: بَابُ مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

۲۸۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّبْعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

### ۱۴۲۲: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النِّكَاحِ

#### لِلْمُحْرِمِ

۲۸۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ

۲۸۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم لوگ حالت احرام میں کن چیزوں کو مار سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں کو قتل کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے: چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

### باب: کوئے کو مارنا

۲۸۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سے جانوروں کو محرم مارے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچھو، چوہا، چیل، کورا اور کتنا کتا۔

۲۸۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں، اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں، چوہا، چیل، کورا، بچھو کاٹنے والا کتا۔

### باب: محرم کو جن چیزوں کو مار ڈالنا درست نہیں ہے

۲۸۴۱: حضرت ابن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے بچھو کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ شکار ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔

### باب: محرم کو نکاح کرنے کی اجازت

#### سے متعلق

۲۸۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمون رضی اللہ عنہ سے احرام کی حالت میں نکاح



سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ - كِیَا -  
تَزْوِجَ النَّبِيِّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ  
أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا.

۲۸۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔  
(یعنی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی حالت احرام میں  
کیا)۔

۲۸۴۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ  
عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
تَزْوِجَ مَيْمُونَةَ وَهَمَّا مُحْرِمَانِ.

۲۸۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
نکاح کیا تو دونوں حالت احرام میں تھے۔

۲۸۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الصَّاعَانِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ تَزْوِجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۲۸۴۶: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ إِسْحَقَ وَ  
صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو الْهَمَصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزْوِجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

### ۱۴۲۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

### باب: اس کی ممانعت سے متعلق

۲۸۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ  
وَهْبٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عَثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ  
عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكَحُ.

۲۸۴۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ  
ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

### بِحَالَتِ احْرَامِ نِكَاحٍ:

حنفیہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا اور نکاح کرانا دونوں جائز ہیں البتہ بحالت احرام ہم بستری جائز نہیں ہے  
اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے اس ممانعت کا تعلق کراہت تنزیہی کے ساتھ ہے اور احناف

مذکورہ حدیث مبارکہ کی وضاحت میں کہتے ہیں کہ اس کا مقصد ہم بستری سے روکنا ہے کیونکہ محرم ایک عبادت میں مشغول ہوتا ہے اس وجہ سے یہ بات اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ بحالت احرام خود نکاح کرے یا نکاح کرائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بحالت احرام نکاح جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲۸۴۲ سے واضح ہے۔

ویسے بھی یہ بات محسوس کرنے اور سوچنے کی ہے کہ یہ گنتی کے تو چند دن ہیں باقی سارا سال ہم اپنی دیگر مصروفیات میں ہی تو منہمک رہتے ہیں اور ہم اس بابت جتنا غور و فکر کریں گے (اور یہ تو وہاں جانے والوں کو احساس ہو ہی جاتا ہے) کہ جتنی اللہ عزوجل سے وہاں لو لگالی جائے، آنے کے بعد اس دنیا کی ہماہمی میں ہم جیسے ہماشا کو وہی کارآمد ہوتی ہے۔

(جامی)

۲۸۴۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ رشتہ بھیجے اور نہ ہی دوسرے کا نکاح کرائے۔

۲۸۴۸: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ثُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ابَانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْرِمُ أَوْ يُنْكَحَ أَوْ يَخْطُبَ.

۲۸۴۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ منگنی کرے۔

۲۸۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ ثُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ إِلَى ابَانَ بْنِ عُمَانَ يَسْأَلُهُ أَيْنِكَ الْمُحْرِمُ فَقَالَ ابَانُ إِنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ.

### باب: محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۱۴۲۴: بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ  
۲۸۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

۲۸۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبَانُ عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ

مُحْرَمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ.

۱۴۲۵: بَابُ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ

باب: محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے

چھینے لگانا

۲۸۵۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں (پاؤں میں) موج آنے کی وجہ سے چھینے لگوائے۔

۲۸۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ مِنْ وَثٍ كَانَ بِهِ.

۱۴۲۶: بَابُ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَى ظَهْرِ

باب: محرم کا پاؤں پر چھینے لگوانے کے

بارے میں

۲۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں میں موج آنے کی وجہ سے اس پر چھینے لگوائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۲۸۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثٍ كَانَ بِهِ.

۱۴۲۷: بَابُ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ

باب: محرم کا سر کے درمیان فسد لگوانا

کیسا ہے؟

۲۸۵۵: حضرت عبد اللہ بن نحسینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لُحی جمل کے مقام پر سر کے درمیانی حصہ میں چھینے لگوائے یہ جگہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ہے۔

۲۸۵۵: أَخْبَرَنِي هَلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُجَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرَمٌ بِلُحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ.

۱۴۲۸: بَابُ فِي الْمُحْرِمِ يُوْذِيهِ الْقَمَلُ فِي

باب: اگر کسی محرم کو جوؤں کی وجہ سے تکلیف ہو تو کیا کرنا

چاہیے؟

۲۸۵۶: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۲۸۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ

ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھے کہ ان کو جوؤں کی وجہ سے سر میں کافی تکلیف ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ سر منڈوا دو اور تین روزے رکھو یا پھر چھ مساکین کو دو دو کھانا کھلاؤ پھر ایک بکری ذبح کرو۔ ان تینوں اشیاء میں سے کوئی بھی چیز تمہارے واسطے کافی ہے۔

۲۸۵۷: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے احرام باندھا تو میرے سر کی جوئیں بہت زیادہ ہو گئیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں اپنے ساتھیوں کے لئے دیگ پکا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے میرا سر چھوا اور فرمایا جاؤ جا کر سر منڈاؤ اور چھ مساکین کو صدقہ ادا کرو۔

باب: اگر محرم مر جائے تو اس کو بیری کے پتے ڈال کر

غسل دینے سے متعلق

۲۸۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ حالت احرام میں انتقال کر گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر ان کو دو کپڑوں میں کفن دے دو پھر تدفین کے وقت اس کا سر ڈھانپ دو اور اس کے خوشبو لگاؤ۔ اس وجہ سے کہ قیامت کے روز یہ شخص اسی طریقہ سے لبیک پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

باب: اگر محرم مر جائے تو اس کو کس قدر کپڑوں میں کفن

دینا چاہیے؟

مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزْرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ إِنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمًا فَأَذَاهُ الْقُمَّلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مَدِينٍ أَوْ مَدِينٍ أَوْ انْسُكُ شَاةً أَوْ ذَلِكَ فَعَلْتَ أَجْرًا عَنْكَ.

۲۸۵۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالرَّبَاطِيِّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الدَّشْتِكِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكُثِرَ قُمَّلُ رَأْسِي فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاتَانِي وَأَنَا أَطْبِخُ قَدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ انْطَلِقْ فَأَحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينٍ.

۱۴۲۹: باب غُسلِ الْمُحْرِمِ

بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

۲۸۵۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمَسِّوهُ بِطَيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبًّا.

۱۴۳۰: باب فِي كَيْفِ الْمُحْرِمِ إِذَا

مَاتَ

۲۸۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں اپنی اونٹنی سے نیچے گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس شخص کو پیری کے پتوں سے اور پانی سے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو لیکن اس کا سر باہر کی طرف رکھنا اور اس کے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس طریقہ سے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد حضرت ابو بشر (راوی) سے دوسری مرتبہ دریافت کی تو انہوں نے اس طریقہ سے بیان فرمایا لیکن یہ الفاظ مزید بیان فرمائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا چہرہ اور سر نہ ڈھکو۔

باب: اگر محرم مر جائے تو تم اس کو خوشبو

نہ لگاؤ

۲۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا ہوا تھا کہ وہ شخص اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دے کر اس کو دو کپڑوں میں غسل دے دو پھر تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اس طریقہ سے لبیک کہتے اٹھائیں گے۔

۲۸۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑی دی اور وہ شخص مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم اس کو غسل دے کر کفن دو اور تم اس کا سر نہ ڈھانکنا اور نہ تم اس کو خوشبو لگانا اس لیے کہ یہ شخص قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

باب: اگر کوئی آدمی حالت احرام میں وفات پا جائے تو

۲۸۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهِ فَأَوْقَصَ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ خَارِجًا رَأْسَهُ قَالَ وَلَا تَمْسُوهُ طَيِّبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ فَجَاءَ بِالْحَدِيثِ كَمَا كَانَ يَحِيُّ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ.

۱۳۳۱: باب النهي عن أن يحتط المحرم

إذا مات

۲۸۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۲۸۶۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَفَتَلَتْهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تَغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تَقَرِّبُوهُ طَيِّبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَهْلُ.

۱۳۳۲: باب النهي أن يخمر وجه المحرم

## وَرَأْسُهُ إِذَا مَاتَ

۲۸۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ وَآنَهُ لَفْظُهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسَلُ وَيُكْفَنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

۱۳۳۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ

## الْمُحْرَمِ إِذَا مَاتَ

۲۸۶۳: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوْقَصَ وَقَصَا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَالْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْبَسِي.

۱۳۳۴: بَابُ فِيمَنْ أُحْصِرَ

## بَعْدُو

۲۸۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَصْرُكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ

## اس کا سر اور چہرہ نہ چھپاؤ

۲۸۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لئے روانہ ہوا تو اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے اس لیے کہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

باب: اگر محرم کی وفات ہو جائے تو اس کا سر نہ ڈھانکنا

## چاہیے

۲۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام کی حالت میں چل رہا تھا کہ اونٹنی سے گر گیا اور گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ شخص مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو غسل دے کر ان ہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور سر اور چہرہ نہ ڈھکا جائے کیونکہ قیامت کے روز یہ تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

باب: اگر کسی شخص کو دشمن حج سے روک دے تو کیا کرنا

## چاہیے؟

۲۸۶۴: حضرت نافع بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے ان سے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ کے لئے حجاج بن یوسف کا لشکر آیا تو ان کی شہادت سے قبل دونوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر اس سال آپ ﷺ حج نہ کریں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ اندیشہ ہے کہ ہم کو خانہ کعبہ جانے سے نہ منع کر دیا جائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا ہم رسول کریم ﷺ کے ہمراہ (حج کرنے کے

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَحَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدَكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْتَلِقُ فَإِنْ خَلَيْتُ بَنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَإِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلِّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى.

۲۸۶۵: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو بِالنَّصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ عَرَجَ أَوْ كَسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَاهُ رِبْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ.

۲۸۶۶: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابَاهُ رِبْرَةَ فَقَالَ صَدَقَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

۱۲۳۵: بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ

۲۸۶۷: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

واسطے) روانہ ہوئے تو کفار قریش نے ہم کو بیت اللہ شریف تک نہیں جانے دیا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور اپنا سر منڈایا اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ انشاء اللہ میں نے اپنے ذمہ عمرہ لازم کر لیا ہے۔ اگر راستہ چھوڑ دیا گیا تو میں خانہ کعبہ کا طواف کروں گا اور اگر روک دیا گیا تو میں وہ ہی کروں گا جو کہ رسول کریم ﷺ نے کیا تھا۔ اس وقت میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا حج اور عمرہ دونوں ایک ہی طرح ہیں اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی لازم کر دیا ہے پھر آپ ﷺ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ یوم نحر آ گئی تو اس دن احرام کھولا اور ہدی کی قربانی فرمائی۔

۲۸۶۵: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کی کوئی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو اس شخص کا احرام کھل جائے گا تو وہ آئندہ سال حج کرے چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: یہ درست ہے۔

۲۸۶۶: حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا۔ اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ صحیح کہا حجاج نے۔

باب: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بارے میں

۲۸۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طویٰ پر رات گزارتے اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ وہ نہیں ہے کہ جس جگہ اب مسجد تعمیر ہوئی ہے بلکہ وہ جگہ ہے کہ جو نیچے سخت قسم کے ٹیلہ پر ہے۔

باب: رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے

بارے میں

۲۸۶۸: حضرت محرش کعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مقام جعرانہ سے عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور عمرہ کر کے فجر تک جعرانہ واپس تشریف لائے گویا کہ رات اسی جگہ رہے ہوں پھر زوال آفتاب کے بعد جعرانہ سے نکل کر بطن سرف پہنچ گئے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستہ پر روانہ ہوئے۔

۲۸۶۹: حضرت محرش کعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں مقام جعرانہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چاندی کی طرح سے چمک رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ فرمایا اور صبح تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ ہی میں تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ رات گزاری۔

باب: مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہوں؟

۲۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اونچی گھاٹی کی جانب سے داخل ہوئے مقام بیت العلیا کی جانب سے اور نیچے والی گھاٹی کی جانب سے روانہ ہوئے مقام کدی کی جانب سے۔

باب: مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر داخل ہونے کے بارے

نَافِعُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى بَيْتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ حِينَ يَقْدُمُ إِلَى مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بِنِي تَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ خَشِيئَةَ غَلِيظَةٍ.

۱۴۳۶: باب دُخُولُ مَكَّةَ

لَيْلًا

۲۸۶۸: أَخْبَرَنِي عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُزَاحِمُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَرِّشِ الْكُفَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ مَشَى مُعْتَمِرًا فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِبَ حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعْرَانَةِ فِي بَطْنِ سَرْفٍ حَتَّى جَامَعَ الطَّرِيقَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ مِنْ سَرْفٍ.

۲۸۶۹: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ عَنْ مُحَرِّشِ الْكُفَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا كَأَنَّهُ سَبِيكَةٌ فِضَّةٍ فَأَعْتَمَرَ ثُمَّ أَصْبَحَ بِهَا كَبَائِبَ.

۱۴۳۷: باب مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

۲۸۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ النَّبِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ النَّبِيَّةِ السُّفْلَى.

۱۴۳۸: باب دُخُولُ مَكَّةَ



## بِاللَّوَاءِ

## میں

۲۸۷۱: أَخْبَرَنَا اسْلِقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ الدَّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلَوَاؤُهُ أَبْيَضٌ.

۲۸۷۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔

آپ ﷺ کا جھنڈا:

مذکورہ حدیث شریف میں آپ ﷺ کے مبارک جھنڈے کا سفید ہونا مذکور ہے لیکن دوسری احادیث میں اس کا رنگ کالا اور سفید ہونا مذکور ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جو ابراہیم جلد اول میں ملاحظہ فرمائیں۔

## ۱۴۳۹: بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ

## باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

۲۸۷۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ.

۲۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر (لوہے) کا ایک خود (جنگلی لباس) تھا۔ لوگوں نے عرض کیا: ابن خطل کعبہ کے لباس میں لپٹا ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو قتل کر ڈالو۔

۲۸۷۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ.

۲۸۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جس سال کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر (لوہے کا) خود تھا۔

۲۸۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ احْرَامٍ.

۲۸۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کالے رنگ کی پگڑی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔

## ۱۴۴۰: بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي وَافَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

## باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخل ہونے کا وقت

۲۸۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

۲۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو صبح کے وقت مکہ

مکرمہ میں حج کرنے کے لئے لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی نیت کی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء کے مقام پر نماز فجر ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اس کو عمرہ میں تبدیل کر لے۔

باب: حرم میں اشعار پڑھنے اور امام کے آگے چلنے کے

### متعلق

۲۸۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

۲۸۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قضاء عمرہ ادا فرمانے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اے مشرکین کی اولاد! تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ سے ہٹ جاؤ آج ہم تم کو ان کے حکم سے اس طرح قتل کریں گے جس سے سرگردن سے الگ ہو جائے گا اور دوست دوست سے بے خبر ہو جائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم شریف میں تم شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کو چھوڑ دو یہ اشعار کفار کے دلوں میں تیر سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

باب: مکہ مکرمہ کی تعظیم سے متعلق

الْبَرَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِصُحِّ رَابِعَةٍ وَهُمْ يَلْبُونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلُوا.

۲۸۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِارْبَعِ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبُطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ.

۱۴۴۱: بَابُ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيِ

### بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

۲۸۷۷: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

۲۸۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خَشِيشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ

الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ

ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ

وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَبِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا بَنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

۱۴۴۲: بَابُ حُرْمَةِ مَكَّةَ

۲۸۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو شنبہ ہے کہ جس کو اللہ عزوجل نے اس روز حرام کیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس وجہ سے یہ قیامت تک اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے اس کا نشانہ کاٹنا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے یہاں سے کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے لیکن اگر کوئی اس کی شہرت اور اعلان کی غرض سے اٹھائے تو جائز ہے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے اس پر عباس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لیکن اذخر نام کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کی اجازت ہے۔

### باب: مکہ میں جنگ کی ممانعت

۲۸۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: یہ مہینہ حرام ہے اس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور اس میں میرے علاوہ کسی کے لئے لڑائی کرنا جائز نہیں قرار دیا گیا اور میرے واسطے بھی ایک گھڑی تک اس کی اجازت تھی اور پھر بحکم الہی حرام قرار دی گئی۔

۲۸۸۱: حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید سے مکہ مکرمہ کی جانب لشکر روانہ کرتے ہوئے فرمایا: اے امیر مجھ کو ایک بات بیان کرنے کی اجازت دو۔ جو کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم نے فتح کے دوسرے روز فرمائی تھی۔ اس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ رکھا اور میری آنکھوں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: مکہ مکرمہ ایسا شہر ہے کہ جس کو لوگوں نے نہیں بلکہ اللہ عزوجل نے حرام قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی مسلمان کے لئے جو کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں ہے کہ اس میں کسی کا خون بہا دے یا یہاں کا درخت کاٹ ڈالے اور اگر

۲۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَسُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هَذَا الْبَلَدُ حَرَمٌ لِلَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَنْتَقِطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْأَذْحَرَ

### ۱۳۳۳: باب تحريم القتال فيه

۲۸۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ عَنْ مَسُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۸۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَنْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدِيكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَى وَوَعَاةَ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ حَمِيدُ اللَّهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحْرِمَهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِي يَوْمٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ أَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

کوئی اپنے فعل پر بطور دلیل کے میرے قتال سے دلیل پکڑے تو تم اس سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل نے نبی کو اجازت عطا فرمائی تھی تم کو اجازت نہیں عطا فرمائی۔ پھر مجھ کو بھی دن کا ایک حصہ اس کی اجازت تھی اور اس کے بعد اس کی حرمت اس طرح سے دوبارہ واپس آگئی جس طریقہ سے کہ کل تھی اور جو لوگ اس وقت موجود ہیں تو ان کو چاہیے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہیں ہیں ان تک پہنچادیں۔

### ۱۲۲۲: باب حُرْمَةِ الْحَرَمِ

### باب: حرم شریف کی حرمت

۲۸۸۲: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سُهَيْمٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِبْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ.

۲۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ سے لڑائی کرنے کے لئے ایک لشکر آئے گا اور وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ کر دھنس جائے گا۔

۲۸۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمِ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَسْعُودٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخَسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ.

۲۸۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لشکر خانہ کعبہ سے جنگ کرنے کے لئے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جس وقت تک کہ ان میں سے ایک زمین میں نہیں دھنس جائے گا۔

۲۸۸۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَصِيسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبْعَثُ جُنْدٌ إِلَى هَذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْلِيهِمْ وَأَخْرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ تَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا.

۲۸۸۴: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ کی جانب روانہ کیا جائے گا جس وقت وہ لشکر مقام بیداء پر پہنچ جائے گا تو اس کا اگلا اور پچھلا حصہ زمین میں دھنس جائے گا اور درمیان والے بھی نہیں بچ سکیں گے میں نے عرض کیا کہ اگر ان میں مسلمان بھی ہوں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی قبریں بن جائیں گی۔

۲۸۸۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَوْمَنَ هَذَا الْبَيْتُ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيَنَادِي أَوْلَهُمْ وَآخِرَهُمْ فَيُخَسَفُ بِهِمْ جَمِيعًا وَلَا يَنْجُوا إِلَّا الشَّرِيدَ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ مَا كَذَبْتَ عَلَيَّ عَلَى جَدِّكَ وَأَشْهَدُ عَلَيَّ جَدِّكَ أَنَّ مَا كَذَبْتَ عَلَيَّ حَفْصَةُ وَأَشْهَدُ عَلَيَّ حَفْصَةُ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۸۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر اس مکان کی جانب روانہ ہوگا اور جس وقت مقام بیداء پر وہ پہنچ جائے گا تو درمیان والے پہلے دھنس جائیں گے اس پر آگے والے پیچھے والے کو آواز دیں گے اور تمام کے تمام لوگ دھنس جائیں گے ان میں سے صرف وہ ہی بچ سکے گا جو کہ فرار ہو کر ان کے بارے میں بتلائے گا یہ حدیث شریف سن کر ایک آدمی نے راوی سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اپنے دادا سے جھوٹ کی نسبت نہیں کی نہ انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جھوٹ کی نسبت کی۔

۱۴۴۵: بَابُ مَا يُقْتَلُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي

باب: حرم شریف میں جن جانوروں کو قتل کرنے کی

اجازت ہے

الْحَرَمِ

۲۸۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعُقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ برے جانور حل اور حرم دونوں میں قتل کئے جائیں: (۱) کوا، (۲) چیل، (۳) کاٹنے والا کتا (یعنی پاگل کتا)، (۴) بچھو، (۵) چوہا۔

۱۴۴۶: بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم شریف میں سانپ کو مار ڈالنے سے متعلق

۲۸۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ.

۲۸۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ برے جانور قتل کر دیئے جائیں چاہے وہ حرم میں ہوں یا غیر حرم میں۔ سانپ۔ کاٹنے والا کتا۔ چیت کبرا کوا۔ چیل اور چوہا۔

۲۸۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

۲۸۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مسجد خیف میں مقام منیٰ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

تھے کہ سورۃٴٴٴٴٴٴ نازل ہوئی اس دوران سانپ نکل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو قتل کر دو ہم لوگ اس کے پیچھے بھاگ پڑے لیکن وہ اپنے بل میں گھس گیا۔

۲۸۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عرفات کی رات یعنی عرفہ والے دن سے قبل والی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اچانک سانپ کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو مار ڈالو لیکن وہ بل میں داخل ہو گیا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے سوراخ میں ایک لکڑی داخل کر دی اور کچھ پتھر نکالے پھر لکڑیاں جمع کر کے سوراخ میں داخل کیں اور ان میں آگ لگا دی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کو تمہارے شر سے اور تم کو اس کے شر سے بچا لیا۔

### باب: گرگٹ کے مار ڈالنے سے متعلق

۲۸۹۰: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۹۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرگٹ ایک بُرا جانور ہے۔

### باب: بچھو کو مارنا

۲۸۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور بُرے ہیں ان کو حل اور حرم دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کائٹے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنِيَّ حَتّٰى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْتُلُوْهَا فَاَبْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِيْ جُحْرِهَا.

۲۸۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَقْتُلُوْهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرِ فَاَدْخَلْنَا عُوْدًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَاَخَذْنَا سَعْفَةً فَاَضْرَمْنَا فِيْهَا نَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَاها اللّٰهُ شَرِّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرِّهَا.

### ۱۴۳۷: باب قتل الوزغ

۲۸۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكِ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْاَوْزَاعِ.

۲۸۹۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ وَيُوْنُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَزْغُ الْفُوَيْسِقُ.

### ۱۴۳۸: باب قتل العقرب

۲۸۹۲: اَخْبَرَنِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ الرَّقِيِّ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَتْ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاَسِيْقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ

الْعُقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

۱۳۴۹: باب قَتْلُ الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلَنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاءُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ.

۲۸۹۴: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَيَّ مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاءُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ.

۱۳۵۰: باب قَتْلِ الْحِدَاءِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلَنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاءُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

۱۳۵۱: باب قَتْلِ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلَنَّ فِي الْحَرَمِ

باب: حرم میں چوہے کو مارنا

۲۸۹۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کا شمار برے جانوروں میں ہوتا ہے اس وجہ سے ان کو حرم اور حیل دونوں میں مار ڈالا جائے۔ کوا، چیل، کائٹے والا کتا، بچھو اور چوہا۔

۲۸۹۴: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی پانچ جانوروں کو ہلاک کر دے تو اس پر کسی قسم کا گناہ نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کائٹے والا کتا۔

باب: حرم میں چیل کو مارنا

۲۸۹۵: ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں، ایک بچھو، دوسرا کوا، تیسرے چیل، چوتھے چوہا، پانچویں کائٹے والا کتا۔

باب: حرم میں کواے کو قتل کرنا

۲۸۹۶: ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں، ایک بچھو، دوسرا کوا، تیسرے چیل،

چوتھے چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا۔

باب: حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت

سے متعلق

۲۸۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے جس کو اللہ عزوجل نے اسی روز حرام قرار دیا تھا جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا اور مجھ سے پہلے یا میرے بعد اس کو کسی کے لئے حلال نہیں فرمایا گیا۔ میرے واسطے یا بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال فرمایا گیا اور پھر دوسری مرتبہ اللہ عزوجل کے حکم سے قیامت تک اس کو حرام فرمایا گیا اس وجہ سے نہ اس کی گھاس کاٹی جائے اور نہ کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس جگہ سے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں سے کوئی گرمی پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں اس کی شہرت اور اعلان کرنے کے لئے جائز ہے اس پر عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے جو کہ ایک تجربہ کار شخص تھے اور فرمایا اذخر کی اجازت عطا فرمائیں اس لیے کہ ہم لوگوں کے یہ مکانات اور قبروں کے کام آتا ہے اس پر آپ نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔

باب: حج میں آگے چلنے سے متعلق

۲۸۹۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عمرۃ القنصاء میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ اشعار پڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔ ”اے کفار کے بیٹو! تم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ دو آج ہم لوگ ان کے حکم سے اس قسم کی مار ماریں گے کہ تم لوگوں کے سر گردنوں سے الگ ہو جائیں گے اور دوست دوست سے بے خبر ہو جائے گا۔ اس پر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: اے عبداللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ کے حرم میں تم اشعار پڑھ رہے ہو۔

العُقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْعُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاةُ.

۱۳۵۲: باب النهي أن ينفر

صيد الحرم

۲۸۹۷: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ بِالْحَرَامِ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُحْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لِقَطْعَتِهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُّجَرَّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْحِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْحِرَ.

۱۳۵۳: باب استقبال الحج

۲۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ:  
خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ  
الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ  
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ  
وَيُدْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ  
قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللَّهِ وَبَيْنَ يَدَيْ



نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم یہ اشعار کفار کے قلوب پر تیر کی چوٹ سے زیادہ سخت لگ رہے ہیں۔

۲۸۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو قبیلہ بنو ہاشم کے بچوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو آگے کی طرف اور ایک کو پیچھے کی طرف بٹھایا۔

باب: بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ

نہ اٹھانا

۲۹۰۰: حضرت مہاجر مکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی طرف نظر کرے تو کیا وہ ہاتھ اٹھائے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ کوئی شخص اس طریقہ سے نہیں کرتا ہم نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا ہے اور ہم نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

باب: خانہ کعبہ کو دیکھ کر دُعا مانگنا

۲۹۰۱: حضرت عبدالرحمن بن طارق اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یعلیٰ کے مکان کے نزدیک پہنچتے تو قبلہ کی طرف رخ فرما کر دُعا مانگتے۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقُولُ هَذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقَعِ النَّبْلِ.

۲۸۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بِنْتُ هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

۱۳۵۴: بَابُ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ

الْبَيْتِ

۲۹۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قُرْعَةَ الْبَاهِلِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيْرِفُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا إِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ.

۱۳۵۵: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۲۹۰۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عُلْقَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَّانًا فِي دَارِ يَعْلى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا.

وضاحت:

واضح رہے کہ ”دار یعلیٰ“ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ہے اور اس جگہ سے کعبہ شریف نظر آتا ہے۔

باب: مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی

فضیلت

۱۳۵۶: بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ

۲۹۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد (یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد کی ایک ہزار نماز کے برابر ہے علاوہ مسجد حرام کے۔

۲۹۰۳: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۲۹۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) نماز ادا کرنا (مسجد حرام کے علاوہ) دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

### باب: خانہ کعبہ کی تعمیر سے متعلق

۲۹۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جس وقت خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں (یعنی عمارت کے پایوں سے) کم پائے تیار کیے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

۲۹۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ غَيْرَ مُوسَى الْجُهَنِيِّ وَخَالَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ.

۲۹۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَبَانًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْكُعبَةَ.

۲۹۰۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَعْرَبِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الْأَعْرَبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِبْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْكُعبَةَ.

### ۱۳۵۷: باب بناء الكعبة

۲۹۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پایوں تک پہنچادیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا کفر کا زمانہ (چھوڑے ہوئے زیادہ عرصہ) نہ ہوتا تو میں بنا دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کے علاوہ دوسرے دو پتھروں کو بوسہ نہ دینے کی بھی یہی وجہ ہے کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی بنیادوں پر نہیں ہے۔

إِلَى الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ حِينَ بَنَوْا الْكُعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حَدِيثَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى تَرْكَ اسْتِئْذَانِ الرُّكْنَيْنِ الَّذِينَ يَلْبِغَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتَمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۹۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری قوم کے کفر و شرک کا زمانہ نہ ہوتا (یعنی نزدیک میں کفر کا زمانہ نہ گذرتا) تو میں خانہ کعبہ کو توڑتا اور میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر (یعنی اس کے مطابق) بناتا اور میں اس میں پیچھے کی جانب ایک دروازہ رکھتا (سامنے کے) دروازہ کے مقابل کیونکہ جس وقت قریش نے خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اس میں کمی چھوڑ دی۔

۲۹۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدِيثُهُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلَى آسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَإِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ.

### کعبہ کے دو دروازوں کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ اب اس وقت کعبہ کا ایک ہی دروازہ ہے اگر دو دروازے ہوتے تو اس میں یہ آرام تھا کہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر نکلتے جائیں اور تازہ ہوا (Cross Vantilation) آتی جاتی رہے۔

۲۹۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری اور تمہاری قوم کا زمانہ زمانہ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرا کر اس کی دوبارہ تعمیر کرتا اور پھر میں اس کے دو دروازے بناتا اس وجہ سے جس وقت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حاکم مقرر کیے گئے تو انہوں نے اس کے دو دروازے تیار کیے۔

۲۹۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ قَوْمِكَ حَدِيثُ عَهْدِ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكُعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ بْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ.

خلاصہ الباب ☆ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے دو دروازے تو تعمیر کر دیئے

لیکن کچھ ہی عرصہ بعد حجاج بن یوسف نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا اور خانہ کعبہ کو دور جاہلیت کی طرز پر دوبارہ کر دیا گیا۔

۲۹۰۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالنَّبِيِّ فَهَدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَالزَّقْفَةَ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْفِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَانْتَهَمَ قَدْ عَجَزُوا عَنْ بِنَائِهِ فَبَلَغْتُ بِهِ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَ أَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ آسَاسَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَا حِجَّةً.

۲۹۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم لوگوں کی قوم کا زمانہ دور جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو گرانے کا حکم دیتا اور میں اس میں وہ چیزیں داخل کرتا کہ جو اس میں سے نکال دی گئی ہیں اور میں اس کو زمین کے برابر کرتا پھر میں اس کے دو دروازے رکھتا ایک دروازہ مشرق کی طرف اور دوسرا دروازہ مغرب کی طرف۔ اس لیے کہ یہ لوگ اس کی تعمیر سے تھک چکے تھے میں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی تعمیر تک تعمیر کراتا (راوی فرماتے ہیں) یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو مسمار کر دیا مزید نقل کرتے ہیں جس وقت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو منہدم کر کے تعمیر کرایا تو اس وقت میں موجود تھا انہوں نے حطیم کو بھی اس میں شامل کر دیا۔ نیز میں نے ابراہیم علیہ السلام کے رکھے ہوئے پتھر بھی دیکھے۔ وہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھے اور ملائم اور ایک دوسرے سے وابستہ تھے۔

۲۹۰۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرَبُ الْكُعْبَةَ ذُرُ السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

۲۹۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

### باب: خانہ کعبہ میں داخلہ سے متعلق

۲۹۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى الْكُعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ أَجَافٌ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَّنُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبْتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ

۲۹۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا تھا پھر کافی وقت تک وہ حضرات اندر رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی طرف تشریف لائے تو میں سیڑھی پر چڑھ کر اندر کی طرف داخل ہو گیا اور دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

### ۱۳۵۸: باب دخول البيت

نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ فرمانے لگے کہ یہاں لیکن یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ کس قدر رکعت ادا کی؟

۲۹۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے دروازہ بند کر لیا اور جس قدر دیر اللہ عزوجل کو منظور تھا اندر رہنے کے بعد باہر کی طرف تشریف لائے پھر سب سے پہلے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کس جگہ ادا فرمائی ہے؟ فرمایا کہ دو ستونوں کے درمیان۔

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ

۲۹۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وقت نزدیک پہنچا تو مجھ کو کچھ احساس ہوا (اجابت کی ضرورت محسوس ہوئی) تو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لے آئے ہیں پھر میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی؟ فرمایا: جی ہاں! دو ستونوں کے درمیان۔

۲۹۱۳: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مکان میں تشریف لائے تو فرمایا دیکھ لو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے ہیں میں نے آکر دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکل چکے تھے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز ادا فرمائی تھی فرمایا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا کس جگہ؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دو ستونوں کے درمیان دو رکعت ادا کی ہیں۔ پھر باہر کی طرف نکل کر خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کی ہیں۔

۲۹۱۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوا هَهُنَا وَ نَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْبَيْتِ .

۲۹۱۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِبِلَالٍ قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ .

۱۳۵۹: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُعْبَةَ وَدَنَا خُرُوجَهُ وَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِبِلَالٍ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ .

۲۹۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ اتَى ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِبِلَالًا عَلَى الْبَابِ فَأَنَّمَا قُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكُعْبَةِ .

۲۹۱۴: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُنْبِجِيُّ عَنِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے کونوں میں تسبیح اور تکبیر پڑھی۔ نماز نہیں پڑھی پھر باہر تشریف لائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔

ابن ابی رواد قال حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ.

### ۱۳۶۰: باب الْحِجْرِ

### باب: حطیم سے متعلق حدیث

۲۹۱۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے اور میرے پاس دولت موجود ہوتی جو کہ مجھ کو اس کی تعمیر پر قوت پہنچاتی تو میں پانچ گز حطیم کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ داخل ہونے اور دوسرا دروازہ باہر کی طرف نکلنے کے واسطے۔

۲۹۱۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثُ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَقْوِي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ.

۲۹۱۶: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حطیم میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ خانہ کعبہ ہی ہے۔

۲۹۱۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالرَّبَاطِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ.

### ۱۳۶۱: باب الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

### باب: حطیم میں نماز ادا کرنا

۲۹۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں یہ چاہتی تھی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر اس میں نماز ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ کو حطیم میں داخل کر کے فرمایا: اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہو تو یہاں پر نماز ادا کیا کرو۔ اس لیے کہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تم لوگوں کی قوم نے اس کی تعمیر کرتے ہوئے اس کو مکمل نہیں کیا۔

۲۹۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّيْ هُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنَّ قَوْمَكَ انْقَصَرُوا حَيْثُ بَنَوْهُ.

### ۱۳۶۲: باب التَّكْبِيرِ فِي نَوَاحِي

### باب: خانہ کعبہ کے کونوں میں تکبیر کہنے

## الْكَعْبَةُ

## سے متعلق

۲۹۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ.

۲۹۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیت اللہ شریف کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی بلکہ اس کے کونوں میں  
تکبیر پڑھی۔

۱۴۶۳: بَابُ الذِّكْرِ وَالِدُعَاءِ فِي الْبَيْتِ

باب: بیت اللہ شریف میں دُعا اور ذکر

۲۹۱۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَطَاءٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِبَلَا لَاقَاجَافِ  
الْبَابِ وَالْبَيْتِ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمَدَةٍ فَمَضَى  
حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابِ  
الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ  
وَأَسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى آتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ  
الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى  
عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَأَسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى كُلِّ رُكْنٍ  
مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ  
وَالْتَسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ  
ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ  
انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ.

۲۹۱۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل  
ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کو دروازہ بند کرنے کا حکم فرمایا ان دنوں خانہ کعبہ میں  
چھ ستون ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور  
دروازہ کے نزدیک کے دو ستون کے درمیان پہنچ کر بیٹھ گئے  
پھر اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس سے دُعا مانگی  
اور توبہ کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے پھر ہر ایک کونے کے بعد  
سامنے کی طرف جا کر تکبیر پڑھتے لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتے۔ اللہ  
عزوجل کی تسبیح اور اس کی حمد بیان کرتے اور توبہ کرتے پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کی طرف  
رخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی پھر فراغت ہوئی تو فرمایا کہ یہ  
قبلہ ہے۔

۱۴۶۴: بَابُ وَضْعِ الصَّدْرِ وَالْوَجْهِ عَلَى مَا

باب: خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ سینہ اور

اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

چہرہ لگانا

۲۹۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ  
أَبَانَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ  
وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ

۲۹۲۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی  
تعریف بیان فرمائی پھر تکبیر اور تہلیل کہا اور خانہ کعبہ کی سامنے والی  
دیوار کی جانب تشریف لے گئے اور اپنا سینہ اپنے رخسار اور دونوں

ہاتھ اس پر رکھ کر تکبیر و تہلیل کی اور دعا مانگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کونوں میں جا کر اس طریقہ سے کیا پھر باہر آگئے اور دروازہ پر پہنچ کر قبلہ کی جانب رخ کر کے فرمایا کہ یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

باب: خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی جگہ سے متعلق

۲۹۲۱: حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا کرنے کے بعد فرمایا یہ قبلہ ہے۔

۲۹۲۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو چاروں کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت ادا فرمائیں۔

۲۹۲۳: حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لے کر حجر اسود کے بعد تیسرے ٹکڑے کے پاس دروازہ کے نزدیک آتے اور ان کو کھڑا کرتے چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ نماز ادا فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ پھر وہ آگے کی جانب بڑھ کر نماز ادا فرماتے۔

باب: خانہ کعبہ کے طواف

کی فضیلت

۲۹۲۴: حضرت عبداللہ بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن! کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں

الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَذَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذَلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ.

۱۴۶۵: باب مَوْضِعُ الصَّلَاةِ مِنَ الْكُعْبَةِ

۲۹۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي قُبْلِ الْكُعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هَذَا الْقِبْلَةُ.

۲۹۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبْلِ الْكُعْبَةِ.

۲۹۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ يَقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّلَاثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا أُبَيِّنُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَصَلِّي هُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيَصَلِّي.

۱۴۶۶: باب ذِكْرِ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ

بِالْبَيْتِ

۲۹۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفِظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ



کہ آپ ﷺ صرف ان دو پتھروں (حجر اسود اور رکن یمانی کو) چھوتے ہیں انہوں نے فرمایا جی ہاں کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ ان کو چھونے سے گناہ مٹ جاتے ہیں نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ سات چکر طواف کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

### باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا

۲۹۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم طواف فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کو دوسرے شخص کی ناک میں نیل ڈال کر کھینچتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کاٹ دیا اور اس شخص کو حکم فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ۔

۲۹۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے (جس شے سے اس نے کھینچ جانے کی منت مانی تھی) تو آپ ﷺ نے اس کو کاٹ کر فرمایا یہ بھی نذر ہے (مطلب یہ ہے کہ تمہاری نذر اس طریقہ سے بھی ادا ہو جائے گی)۔

### باب: دورانِ طواف گفتگو کرنا

درست ہے

۲۹۲۷: حضرت طاؤس ایک ایسے آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف نماز ہے تم لوگ اس میں کم گفتگو کرو۔

عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرَّكْعَيْنِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحْطَانِ الْخَطِيئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ.

### ۱۳۶۷: باب الكلام في الطواف

۲۹۲۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُوذُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوذَهُ بِيَدِهِ.

۲۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَقُوذُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِي نَذْرِ فَنَازَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذِرٌ.

### ۱۳۶۸: باب إباحة الكلام في الطواف

الطواف

۲۹۲۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَاقْلُوا مِنَ الْكَلَامِ اللَّفْظُ لِيُونُسَ خَالَفَهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

۲۹۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ حالت طواف میں گفتگو کم کرو کیونکہ تم (طواف کرتے وقت) نماز میں ہو یعنی طواف بھی نماز ہے۔

۲۹۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبَانَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَقْلُوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ.

باب: طواف کعبہ ہر وقت

صحیح ہے

۲۹۲۹: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبد مناف کسی بھی آدمی کو کسی بھی وقت میں اس مکان کا طواف کرنے یا یہاں پر نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو چاہے دن ہو یا رات ہو۔

۱۳۶۹: باب إِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِي كُلِّ

الْأَوْقَاتِ

۲۹۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آتَى سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارًا.

باب: مریض شخص کے طواف کعبہ کرنے کا طریقہ

۲۹۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی کہ میں مریض ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر تم طواف کرنا۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نماز ادا کر رہے تھے اور اس میں سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۱۳۷۰: باب كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيضِ

۲۹۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وِرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يقرأ بالطور وكتاب مسطور.

باب: مردوں کا عورتوں کے ساتھ طواف کرنا

۲۹۳۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کی قسم میں نے طواف وداغ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرنا کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو تو اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لینا۔

۱۳۷۱: باب طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

۲۹۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ عَن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوجِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ مِنْ وِرَاءِ النَّاسِ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعَهُ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

۲۹۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو بیمار تھیں چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نمازیوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لینا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے پاس سورہ طور تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔

باب: اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا

طواف کرنا

۲۹۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر خانہ کعبہ کا طواف اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی نوک دار چھڑی سے چھوتے۔

باب: حج افراد کرنے والے شخص کا طواف کرنا

۲۹۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ کیا میں خانہ کعبہ کا طواف کر لوں میں نے حج کا احرام باندھا ہے انہوں نے دریافت فرمایا تم کو کس شے نے طواف کرنے سے منع کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے روکتے ہوئے سنا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہم لوگوں کے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کی نیت فرمائی اور خانہ کعبہ کا طواف بھی فرمایا اور سعی بھی فرمائی۔

باب: جو کوئی عمرہ کا احرام باندھے اس کا طواف کرنا

۲۹۳۵: حضرت عمرو بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ایک آدمی نے خانہ کعبہ کا طواف کیا ہے لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا تو کیا ایسا شخص اپنی بیوی سے ہم بستری

۲۹۳۲: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّينَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّورِ.

۱۲۷۲: بَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ عَلَى

الرَّاحِلَةِ

۲۹۳۳: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكُعْبَةِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجِّبِهِ.

۱۲۷۳: بَابُ طَوَافٍ مِنْ أَفْرَادِ الْحَجِّ

۲۹۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَّانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ وَأَنْتَ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمًا بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۱۲۷۴: بَابُ طَوَافٍ مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةَ

۲۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ

بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطْفُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّتِي أَهَلَهُ  
قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَطَافَ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَطَافَ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جس وقت تشریف  
لائے تو آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے سات طواف فرمائے پھر آپ  
ﷺ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا فرمائیں اور صفا اور  
مروہ پہاڑ کے درمیان میں آپ ﷺ دوڑے اور تم کو رسول کریم  
ﷺ کی تابعداری کرنا چاہیے۔

**خلاصۃ الباب** ☆ اس وجہ سے علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی شخص صفا مروہ کی سعی نہ کرے تو وہ شخص ہرگز  
اپنی عورت سے ہم بستری نہ کرے۔

۱۳۷۵: باب كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ  
وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ

باب: جو آدمی حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں ساتھ ساتھ  
ادا کرنے کی نیت کرے اور ہدی ساتھ نہ لے جائے تو

الهدى

اس کو کیا کرنا چاہیے؟

۲۹۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ  
الْحَسَنِ عَنِ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ  
صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى  
الْبِدَاءِ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَأَهْلَلْنَا مَعَهُ  
فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ  
وَطَفْنَا أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَحْلُوا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ  
الْهُدَى لَأَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتَّى حَلُّوا إِلَى النِّسَاءِ  
وَلَمْ يَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ  
يُقَصِّرْ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ.

۲۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس  
وقت روانہ ہوئے تو ہم لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے۔  
جس وقت آپ ﷺ مقام ذوالحلیفہ پہنچ گئے تو نماز ظہر ادا کی۔ پھر  
اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے۔ جس وقت وہ آپ ﷺ کو لے کر مقام  
بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج اور عمرہ کرنے کے لئے  
لبیک پڑھا اس پر ہم لوگوں نے آپ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا  
لیکن جس وقت رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچ گئے اور ہم نے طواف  
کر لیا تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا اس پر لوگ خوفزدہ  
ہو گئے تو آپ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی  
احرام کھول دیتا۔ چنانچہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور وہ اپنی بیویوں  
کے پاس نہیں گئے لیکن رسول کریم نے نہ تو احرام کھولا اور نہ ہی دس  
تاریخ تک بال کم کرائے (یعنی حلق نہیں کرایا)۔

۱۳۷۶: باب طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: قرآن کرنے والے شخص کے طواف سے متعلق

۲۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۲۹۳۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے حج قرآن میں ایک ہی طواف کیا اور فرمایا: میں نے

قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى وَاسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيلًا فَحَشِيَ أَنْ يُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَبِيلُ الْحَجِّ إِلَّا سَبِيلُ الْعُمْرَةِ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا فَسَارَ حَتَّى أَتَى قَدِيدًا فَاشْتَرَى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

۲۹۳۸: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نکلے اور وہ مقام ذوالحلیفہ پہنچے تو انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر روانہ ہوئے کچھ دیر چلے تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کو خانہ کعبہ جانے سے منع کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ کہنے لگ گئے کہ اگر مجھ کو منع کر دیا گیا تو میں اسی طریقہ سے کروں گا کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا پھر فرمانے لگے حج کا راستہ بھی وہی ہے جو کہ عمرہ کا ہے اس وجہ سے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی اپنے ذمہ لازم کر لیا۔ پھر کچھ دیر تک آئے اور وہاں پر ایک جانور خریدا پھر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف فرمایا اور صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان سعی فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنِي هَانِيُّ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا.

۲۹۳۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا۔

### باب: حجر اسود سے متعلق

۱۲۷۷: بَابُ ذِكْرِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۲۹۴۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ.

۲۹۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔

### باب: حجر اسود کو بوسہ دینا

۱۲۷۸: بَابُ اسْتِلامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۲۹۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَلَ الْحَجَرَ وَالتَّمَمَهُ وَقَالَ

۲۹۴۱: حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو لپٹ گئے پھر فرمایا: میں نے ابو القاسم! کو تم پر مہربانی فرماتے ہوئے دیکھا

رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه بِكَ حَفِيًّا .

ہے۔

### ۱۴۷۹: باب تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

### باب: حجرِ اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۲: حضرت عباس بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضي الله عنه کو دیکھا کہ حجرِ اسود کی جانب تشریف لائے اور فرمایا: میں اس سے واقف ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول کریم صلی الله علیہ وسلم کو تم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر اس کے نزدیک آئے اور اس کو بوسہ دیا۔

۲۹۴۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیہ وسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ .

### ۱۴۸۰: باب كَيْفَ يُقَبَّلُ

### باب: بوسہ کس طریقہ سے دینا چاہیے

۲۹۴۳: حضرت حنظلہ رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا کہ وہ جس وقت حجرِ اسود کے سامنے سے گذرتے تو اگر وہاں پر ہجوم ہوتا تو گذر جاتے اور اگر خالی ہوتا (یعنی ہجوم نہ ہوتا) تو ٹھہر کر تین مرتبہ بوسہ دیتے پھر فرمایا کہ میں نے ابن عباس رضي الله عنہما کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عمر رضي الله عنه کو اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے فرمایا کہ تم ایک پتھر ہو نہ تو تم کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اور نہ ہی نقصان اگر میں نے نبی صلی الله علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تم کو بوسہ نہ دیتا۔ پھر عمر نے فرمایا میں نے نبی صلی الله علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے کرتے دیکھا۔

۲۹۴۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَأَاهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ .

### ۱۴۸۱: باب كَيْفَ يَطُوفُ أَوَّلَ مَا

### باب: طواف شروع کرنے کا طریقہ اور حجرِ اسود

### کو بوسہ دینے کے بعد کس طرف

### يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقِيهِ يَأْخُذُ

### چلنا چاہیے؟

### إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

۲۹۴۴: حضرت جابر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی الله علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجرِ اسود کو چھونے کے بعد دائیں طرف روانہ ہوئے پھر تین چکروں میں تیز تیز اور کندھے پھیلاتے ہوئے چلے پھر چار چکروں میں عام رفتار سے چلے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ پڑھی وہ

۲۹۴۴: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ

آیت یہ ہے: **وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** پھر اسی طریقہ سے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ مقام ابراہیم آپ کے اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر دو رکعت نماز ادا کر کے خانہ کعبہ کے پاس تشریف لائے اور حجر اسود کے بعد صفا (پہاڑ) کی جانب روانہ ہو گئے۔

باب: کتنے طواف میں دوڑنا چاہیے

۲۹۳۵: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین طواف میں تیز تیز چلتے تھے اور باقی چار چکر میں عام چال چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

باب: کتنے چکروں میں عادت کے مطابق چلنا چاہیے

۲۹۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حج اور عمرہ کا طواف فرماتے تو تین چکروں میں تیز تیز چلتے تھے اور چار طواف میں حسب عادت چلتے تھے پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

باب: سات میں سے تین طواف میں دوڑ کر چلنے سے

متعلق

۲۹۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو چھوتے اور پھر سات چکروں میں سے پہلے تین طواف میں کہیں تیز تیز چلتے تھے۔

باب: حج اور عمرے میں تیز تیز چلنا

۲۹۳۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت عمرہ یا حج کرنے کے لئے تشریف لاتے تو طوافِ قدم فرماتے

فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلُّوا رُكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

۱۴۸۲: باب كَمْ يَسْعَى

۲۹۳۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمِلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۴۸۳: باب كَمْ يَمْشِي

۲۹۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةً أَطْوَافٍ وَ يَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يَصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۱۴۸۴: باب الْخَبَبُ فِي الثَّلَاثَةِ

مِنَ السَّبْعِ

۲۹۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُوبُ ثَلَاثَةً أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

۱۴۸۵: باب الرَّمْلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۹۳۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَا عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ

ابیه عن كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَحُبُّ فِي طَوَافِهِ حِينَ يَقْدَمُ فِي حَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِي أَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

وقت تین چکر تیز تیز چلتے اور چار چکر عادت کے مطابق چلتے پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طریقہ سے فرماتے تھے۔

۱۲۸۶: باب الرَّمْلُ مِنَ الْحَجْرِ

إِلَى الْحَجْرِ

باب: حجر اسود سے حجر اسود تک تیز تیز چلنے

سے متعلق

۲۹۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجْرِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

۲۹۴۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تیز تیز چلتے (یعنی رمل فرماتے)۔

۱۲۸۷: باب الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سَعَى

النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَيْتِ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل کرنے

کی وجہ

۲۹۵۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ وَهَتَّهْمُ حُمَى يَثْرِبَ وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا فَاطَّلَعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوا وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحَجْرِ فَقَالُوا لَهَوْلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا.

۲۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ تشریف لائے تو مشرکین کہنے لگے کہ ان لوگوں کو بخار نے کمزور کر دیا ہے وہاں پر پہنچ کر انہوں نے تکالیف بھی اٹھائی ہیں یہ بات اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ رمل کرنا چاہیے اور ان دو ارکان یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام چال سے چلیں اس وقت مشرکین مکہ حطیم کی جانب تھے چنانچہ کہنے لگے یہ لوگ تو فلاں شخص سے بھی زیادہ قوت والے ہیں۔

۲۹۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلامِ الْحَجْرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

۲۹۵۱: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کو چومتے اور چھوتے ہوئے



دیکھا ہے اس آدمی نے عرض کیا: اگر وہاں پر لوگ زیادہ ہو جائیں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنے اگر مگر کو یمن میں ہی رکھو۔ میں تو فقط اس قدر جانتا ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے اور ہاتھ سے چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غَلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

۱۲۸۸: باب استلام الركنين في كل

طواف

کے بارے میں

۲۹۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہر ایک چکر میں چھوا کرتے تھے۔

۲۹۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ.

۲۹۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوا کرتے تھے۔

۲۹۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

باب: حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنے سے متعلق

۱۲۸۹: باب مسح الركنين اليمانيين

۲۹۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں سے صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۹۵۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

باب: دوسرے دور رکن کونہ چھونے

۱۲۹۰: باب ترك استلام الركنين

سے متعلق

الأخرين

۲۹۵۵: حضرت عبید بن حریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دور رکن کی علاوہ کسی رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا

۲۹۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَمَالِكٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتَكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہے۔

۲۹۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے دو رکن کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چھوا۔ ایک حجر اسود اور دوسرا اس کے ساتھ والا جو کہ جمحی لوگوں کے محلہ کی جانب ہے۔

۲۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں جس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جب سے میں نے کبھی ان کو چھونا نہیں چھوڑا۔ چاہے آسان ہو یا دشواری کے ساتھ چھونا پڑے۔

۲۹۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو اس وقت سے میں نے بھی کبھی اس کو چھونا نہیں چھوڑا۔

### باب: لائھی سے حجر اسود کو چھونا

۲۹۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو اپنی لائھی سے چھوتے تھے۔

### باب: حجر اسود کی جانب اشارہ کرنا

۲۹۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر فرمایا کرتے تھے اور حجر اسود کے نزدیک پہنچا کرتے تو اس کی جانب اشارہ فرماتے۔

وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصِرًا.

۲۹۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجَمْحِيِّينَ.

۲۹۵۷: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ.

۲۹۵۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ.

### ۱۳۹۱: بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۹۵۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَسَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِ.

### ۱۳۹۲: بَابُ الْإِشَارَةِ إِلَى الرُّكْنِ

۲۹۶۰: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ.

۱۴۹۳: باب قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿خُذُوا

زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [الأعراف : ۳۱]

۲۹۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا

الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُولُ :

الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كَلُّهُ ☆ وَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَلَا أَحِلَّهُ

قَالَ فَزَلَّتْ: يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ

كُلِّ مَسْجِدٍ-

۲۹۶۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يِعْقُوبُ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ

حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَّا لَا

يُحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا.

۲۹۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بَرَاءَةً قَالَ مَا

كُنْتُمْ تَنَادُونَ قَالَ كُنَّا نُنَادِي أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا

نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَمَنْ كَانَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ عَهْدٌ فَاجْلُهُ أَوْ أَمَدُهُ إِلَى

أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٌ فَإِنَّ اللَّهَ

بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ

مُشْرِكٌ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي.

### کاشان نزول

۲۹۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

ایک خاتون برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھی اور شعر پڑھا

کرتی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے ” آج پورا یاد دوسروں کا بعض حصہ ظاہر

ہے اور جس قدر حصہ ظاہر ہے جس کسی نے اس کو دیکھا میں اس کو

معاف نہیں کروں گی کہ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَا بَنِي

آدَمَ خُذُوا لِعَنِي اے انسانو! ہر ایک مسجد کی حاضری کے وقت اپنا

لباس پہن لیا کرو۔

۲۹۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع سے پہلے

والے سال جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تو انہوں نے مجھ کو کچھ آدمیوں

کے ساتھ لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لئے روانہ فرمایا کہ اس

سال کے بعد نہ تو کوئی مشرک حج ادا کرے اور نہ ہی وہ خانہ کعبہ کا

طواف ننگا ہو کر کرے۔

۲۹۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورۃ برات مکہ مکرمہ والوں کو

سنانے کے لئے روانہ کیا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ راوی کہتے ہیں

میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس

طرح سے اعلان کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ اعلان

کرتے تھے کہ جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے اور کوئی

شخص خانہ کعبہ کا ننگا ہو کر طواف نہ کرے پھر جس آدمی کا رسول کریم

کے ہمراہ کوئی معاملہ ہے تو اس کی مدت چار مہینہ تک ہے جس وقت

چار مہینہ مکمل ہو جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری

ہیں۔ نیز اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں نے اس قدر اعلان کیا کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

۱۳۹۴: باب آئین یصلی رکعتی

### الطَّوَّافِ

۲۹۲۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَعَ مِنْ سُبْعِهِ جَاءَ حَاشِيَةَ الْمُطَّافِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِينَ أَحَدٌ.

۲۹۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمْرِو قَالَ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. [الأحزاب: ۲۱]

۱۳۹۵: باب القول بعد ركعتي

### الطَّوَّافِ

۲۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي هَالَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵] وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقَى عَلَيْهَا حَتَّى بَدَأَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

باب: طواف کی دو رکعات کس جگہ

### پڑھنی چاہئیں؟

۲۹۲۴: مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سات چکروں سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مطاف کے کنارہ پر تشریف لائے اور دو رکعات نماز ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی شے حائل نہ تھی۔

۲۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات نماز ادا فرمائی پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور ارشاد فرمایا: تمہارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی عمدہ اور اعلیٰ نمونہ ہے۔

باب: طواف کی دو رکعات کے بعد کیا

### پڑھنا چاہیے؟

۲۹۲۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ﴾۔ یہ آیت آپ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ "لا إله إلا الله"

قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللَّهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ  
مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ  
فَسَطَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى آتَى  
الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَأَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ  
ذَكَرَ اللَّهُ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ  
اللَّهُ فَعَلَّ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

سے ”قدیر“ تک۔ پھر آپ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی  
تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدر ہوا وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر  
آپ اچلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ  
کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر  
آپ دوڑے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے  
پھر اسکے بعد آپ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔  
یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھائی دینے لگا اس کے بعد آپ نے تین  
مرتبہ یہ دعا پڑھی: ”لا إله إلا الله“ سے لے کر ”قدیر“ تک۔ پھر اللہ  
عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو  
منظور ہوا دعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔  
۲۹۶۷: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے طواف میں  
سات چکر لگائے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق  
چلے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ پھر اس طرح  
سے دو رکعات تلاوت فرمائیں کہ مقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خانہ کعبہ کے  
درمیان تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو چھوا اور وہاں سے یہ آیت  
تلاوت فرماتے ہوئے: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ كَرَرَى۔ ”صفا اور  
مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں“ پھر فرمایا: تم لوگ اس جگہ  
سے شروع کرو کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے۔

۲۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلًا  
ثَلَاثًا وَ مَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ  
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ  
﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ فَأَبْدَأَ وَابِمَا  
بَدَأَ اللَّهُ بِهِ.

باب: طواف کی دو رکعتوں میں کوئی سورتیں

۱۳۹۶: باب الْقِرَاءَةِ فِي رُكْعَتَيْ

پڑھی جائیں

الطَّوَافِ

۲۹۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام ابراہیم کے پاس پہنچے تو یہ  
آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ پھر دو رکعات ادا  
کی اور ان میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور سورہ اخلاص  
تلاوت فرمائی پھر حجر اسود کی جانب تشریف لے گئے اور اس کو بوسہ  
دیا پھر صفا روانہ ہو گئے۔

۲۹۶۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ  
بْنِ دِينَارِ الْحِمَاصِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ لَمَّا انْتَهَى إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ قَرَأَ: وَاتَّخِذُوا  
مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ  
الْكِتَابِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ

عَادَ إِلَى الرَّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

۱۴۹۷: بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

۲۹۲۹: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ  
أَبَانَا عَاصِمٌ وَمُعِيزَةُ حَ وَأَبَانَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ  
وَهُوَ قَائِمٌ.

باب: آب زمزم پینے سے متعلق

۲۹۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں  
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر  
پیا۔

۱۴۹۸: بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا

۲۹۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمزم کھڑے ہو کر پینا

۲۹۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کھڑے ہو کر پیا۔

۱۴۹۹: بَابُ ذِكْرِ خُرُوجِ النَّبِيِّ إِلَى الصَّفَا

مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ

۲۹۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ طَافَ  
بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ فَطَافَ  
بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سَنَةٌ.

باب: صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی دروازے سے

جانا جس سے جانے کے لیے نکلا جاتا ہے

۲۹۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف  
سات چکر لگا کر طواف فرمایا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات  
ادا فرمائیں۔ پھر صفا پہاڑ تشریف لے جانے کے لئے صفا اور  
مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہی  
سنت ہے۔

۱۵۰۰: بَابُ ذِكْرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى  
عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا  
أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِسَمَاءٍ قُلْتُ إِنَّمَا

باب: صفا اور مروہ کے بارے میں

۲۹۷۲: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ کے سامنے یہ  
آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ..... یعنی صفا اور مروہ اللہ  
کی نشانیاں ہیں اس وجہ سے جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر  
ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی گناہ

نہیں ہے اور عرض کیا: ان دونوں کے درمیان پھر نالازم نہیں سمجھنا۔ اس لیے کہ اس جگہ اس کو لازم نہیں کیا گیا۔ عائشہ نے بیان فرمایا کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے لوگ دورِ جاہلیت میں ان کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے لیکن اسلام جس وقت آیا اور قرآن کریم نازل ہوا تو یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی: اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ ..... اس کے بعد رسول کریم نے بھی ان کے درمیان طواف کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اسی طریقہ سے کیا چنانچہ یہ مسنون ہو گیا۔

۲۹۷۳: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کریمہ کی تفسیر دریافت کی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهَمَا اور عرض کیا کہ اللہ عزوجل کی قسم اس سے تو یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو شخص ان کا طواف نہ کرے تو اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں ہے وہ فرمانے لگیں کہ تم نے کس قدر غلط بات کی ہے۔ اے میری بہن کے صاحبزادے! اگر اس سے یہی مراد ہوتی جو کہ تم نے سمجھی ہے تو یہ اس طریقہ سے نازل ہوتی: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهَمَا اس طریقہ سے نہیں ہے بلکہ یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ اس لیے کہ وہ لوگ مسلمان ہونے سے قبل منات بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ مقام مشلل پر عبادت کیا کرتے تھے اور جو منات کے لئے احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا برا سمجھتا تھا۔ چنانچہ جس وقت انہوں نے اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صفا اور مروہ کا طواف مسنون قرار دیا ہے اس وجہ سے کسی آدمی کے لئے اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے۔

۲۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے نکل کر صفا کی جانب جاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے کی ہے۔

كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطْوِفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.....﴾ [البقرة: ۱۵۸] فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً.

۲۹۷۳: اَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهَمَا﴾ فَوَاللّٰهِ مَا عَلَيَّ اَحَدٍ جُنَاحٍ اَنْ لَا يَطْوِفَ بِالصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ بِنَسَمًا قُلْتُ يَا اَبْنَ اُخْتِي اِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّةَ لَوُكَّانَتْ كَمَا اَوْلَتْهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطْوِفَ بِهَمَا وَلَكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِمُوْا كَانُوْا يَهْلُوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَطْوِفَ بِالصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ فَلَمَّا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْمَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطْوِفَ بِهَمَا﴾ ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَتْرُكَ الطَّوْفَ بِهَمَا.

۲۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اُنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ

الصَّافَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ.

۲۹۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو فرمایا: ہم لوگ بھی اسی جگہ سے شروع کرتے ہیں جس جگہ سے اللہ عزوجل نے ابتداء فرمائی ہے اس کے بعد یہ آیت اَنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ تَلَاوَتَ فرمائی۔

۲۹۷۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الصَّافَا وَقَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾.

باب: صفا پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟

۲۹۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ جس وقت خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ٹھہر کر) تکبیر پڑھی۔

۱۵۰۱: بَابُ مَوْضِعِ الْقِيَامِ عَلَى الصَّافَا

۲۹۷۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفِيَ عَلَى الصَّافَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ.

باب: صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت صفا پہاڑ پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ پڑھنے کے بعد اس طریقہ سے فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پھر دُعا مانگتے اور مروہ پر اسی طریقہ سے کرتے۔

۱۵۰۲: بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الصَّافَا

۲۹۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّافَا يَكْبُرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

باب: صفا پر "لا إله إلا الله" کہنا

۲۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر صفا اور مروہ پر کھڑے ہو کر "لا إله إلا الله" ارشاد فرمایا اور دُعا مانگی۔

۱۵۰۳: بَابُ التَّهْلِيلِ عَلَى الصَّافَا

۲۹۷۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الصَّافَا يَهْلِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوا بَيْنَ ذَلِكَ.

باب: صفا پر ذکر کرنا اور دُعا مانگنا

۱۵۰۴: بَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ عَلَى الصَّافَا



۲۹۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَرَأَ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَفِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَأَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللَّهُ وَحَمِيدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قَدَرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَا شَاءَ حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَأَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهُ وَسَبَّحَهُ وَحَمِيدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

۲۹۷۹: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی نے خانہ کعبہ کے چاروں جانب سات چکر لگا کر طواف فرمایا ان میں سے آپ نے تین میں رمل فرمایا اور چار میں عادت کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہو کر دو رکعات ادا فرمائیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ ..... - یہ آیت آپ نے اس قدر آواز سے تلاوت فرمائی کہ لوگوں نے سنی پھر رسول کریم حجر اسود کے نزدیک تشریف لے گئے اور اس کو چھوا۔ پھر یہ کہتے ہوئے روانہ ہو گئے کہ ہم بھی اس جگہ سے شروع کرتے ہیں کہ جس جگہ سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے چنانچہ صفا (پہاڑ) سے شروع فرمایا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ وہاں خانہ کعبہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے تلاوت فرمایا۔ "لا الہ الا اللہ" سے "قدیر" تک۔ پھر آپ نے اللہ اکبر فرمایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان کرنے کے بعد جو مقدور ہو وہ اللہ عزوجل سے مانگا پھر آپ چلتے ہوئے نیچے کی طرف تشریف لائے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک نالے کے درمیان (نیچے) کی جانب پہنچ گئے پھر آپ دوڑے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک بلندی تک پہنچ گئے پھر اسکے بعد آپ مروہ پہاڑ تک آہستہ چلے اور اس پر چڑھ گئے۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھلائی دینے لگا اس کے بعد آپ نے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: "لا الہ الا اللہ" سے لے کر "قدیر" تک۔ پھر اللہ عزوجل کا ذکر اس کو تسبیح اور حمد بیان فرمائی پھر جس طریقہ سے اللہ کو منظور ہوا دُعا مانگی اور فراغت کے بعد تک اسی طریقہ سے عمل فرمایا۔

باب: صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو

کر کرنا

۲۹۸۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں طواف خانہ کعبہ اور صفا اور مروہ کی سعی اونٹ پر سوار ہو کر کی تاکہ لوگ دیکھ سکیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نگرانی

۱۵۰۵: بَابُ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

عَلَى الرَّاحِلَةِ

۲۹۸۰: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

حَجَّةُ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَ لِيَسْأَلُوهُ إِنَّ  
النَّاسَ غَشَوُهُ.

کر سکیں نیز اس واسطے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں  
جانب جمع ہو گئے تھے۔

### ۱۵۰۶: باب الْمَشْيُ بَيْنَهُمَا

۲۹۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ  
السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ  
كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
يَمْشِي وَإِنْ أَسَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى.

۲۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ  
نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ.

۲۹۸۱: حضرت کثیر جحمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن  
عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان چلتے ہوئے دیکھا انہوں نے  
فرمایا کہ اگر میں چلوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلا کرتے  
تھے اور اگر دوڑوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی دوڑا کرتے  
تھے۔

۲۹۸۲: یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ  
اضافہ ہے کہ میں ضعیف العمر ہو گیا ہوں۔

### ۱۵۰۷: باب الرَّمْلُ بَيْنَهُمَا

۲۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ  
فَرَمَلُوا فَلَا أُرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ.

۲۹۸۳: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے  
درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ فرمانے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگوں کے درمیان تھے چنانچہ لوگوں نے رمل کیا اور میری رائے ہے  
کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ہی اس طریقہ سے کیا ہوگا۔

### ۱۵۰۸: باب السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا

### باب: صفا اور مروہ کی

### سعی کرنا

### وَالْمَرْوَةِ

۲۹۸۴: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا  
سَعَى النَّبِيُّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرَى الْمُشْرِكِينَ  
قُوَّتَهُ.

۲۹۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے  
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان  
دوڑے تاکہ کفار اور مشرکین کو دکھلا سکیں کہ ہم قوت والے  
ہیں۔

## ۱۵۰۹: باب السَّعْيُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ

۲۹۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ السُّغَيْرَةِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ وَيَقُولُ لَا يُقَطَعُ الْوَادِي إِلَّا شَدًّا.

## ۱۵۱۰: باب مَوْضِعِ الْمَشْيِ

۲۹۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ.

## ۱۵۱۱: باب مَوْضِعِ الرَّمْلِ

۲۹۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ.

۲۹۸۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ يَغْنِي عَنِ الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى.

## ۱۵۱۲: باب مَوْضِعِ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

۲۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ

## باب: وادی کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۵: حضرت صفیہ بنت شیبہ ایک خاتون سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو وادی کے درمیان (پہلی جگہ) دوڑتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا یہاں سے دوڑ کر ہی گذرنا چاہیے۔

## باب: عادت کے موافق چلنے کی جگہ

۲۹۸۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ سے نیچے کی طرف تشریف لاتے تو عادت کے موافق چلتے تھے لیکن جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچتے تو دوڑنے لگتے۔ یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

## باب: رمل کس جگہ کرنا چاہیے؟

۲۹۸۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جس وقت کوہ صفا سے اترے تو عادت کے موافق چلے لیکن جس وقت آپ ﷺ کے قدم وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے رمل فرمایا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل گئے۔

۲۹۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جس وقت صفا سے نیچے کی طرف اترے تو عادت کے موافق چلے۔ لیکن جس وقت آپ ﷺ کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے رمل فرمایا۔ پھر جس وقت صفا پر چڑھنے لگے تو دوسری مرتبہ عادت کے موافق چلنے لگے۔

## باب: مروہ پہاڑ پر کھڑے ہونے کی جگہ

۲۹۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی جانب تشریف لائے تو

اس پر چڑھنے لگے پھر جس وقت خانہ کعبہ نظر آنے لگا تو تین مرتبہ اس طریقہ سے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ پھر ذکر خداوندی کا تذکرہ کیا اس کی تسبیح اور حمد بیان فرمائی اور اس کے بعد جس طریقہ سے اللہ عزوجل کو منظور ہوا دعا فرمائی اور فراغت تک اسی طریقہ سے کیا۔

### باب: مروہ پہاڑ پر کس جگہ کھڑا ہو؟

۲۹۹۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول کریم صفا پہاڑ کی جانب تشریف لے گئے تو آپ اس پر چڑھ گئے۔ جس وقت آپ کو کعبہ نظر آنے لگا تو آپ نے کھڑے ہو کر تکبیر پڑھی اور اس کے ایک اور وحدہ لا شریک لہ ہونے کا اقرار کیا پھر اس طریقہ سے پڑھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے لے کر ”قدیر“ تک۔ پھر عادت کے مطابق چلتے ہوئے وادی کے درمیان پہنچ گئے جس وقت آپ کے قدم مبارک وہاں پر پہنچ گئے تو آپ دوڑنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ قدم مبارک اوپر چڑھنے لگے۔ یہاں سے آپ عادت کے مطابق چلتے ہوئے مروہ پہاڑ تک تشریف لائے اور یہاں پر بھی اسی طریقہ سے کیا کہ جس طریقہ سے صفا پہاڑ پر کیا تھا یہاں تک کہ فراغت ہو گئی۔

### باب: قرآن اور تمتع کرنے والا شخص کتنی مرتبہ

#### سعی کرے؟

۲۹۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صفا اور مروہ پہاڑ کے درمیان صرف ایک مرتبہ سعی فرمائی (یعنی سات چکر لگائے)۔

### باب: عمرہ کرنے والا شخص کس جگہ بال چھوٹے کرائے؟

۲۹۹۲: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَمَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَأَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهُ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَّ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

### ۱۵۱۳: بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَيْهَا

۲۹۹۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَأَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَدَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفا حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ.

### ۱۵۱۴: بَابُ كَمِ طَوَافِ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ

#### بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۹۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يَطْفِئِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

### ۱۵۱۵: بَابُ أَيْنَ يَقْصِرُ الْمُعْتَمِرُ

۲۹۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَصَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَشْقَصٍ فِي عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرُورَةِ. (سے)۔

۲۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَرُورَةِ بِمَشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ. (سے)۔

### باب: بال کس طرح کترے جائیں؟

۲۹۹۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے بالوں کو کنارہ سے پکڑا اور میں نے ان کو تیر کی پیکان سے کاٹ ڈالا جو کہ اس وقت میرے پاس تھا جب سے آپ ﷺ نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا (یعنی ماہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں) لیکن حضرت قیس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

### باب: جو شخص حج کی نیت کرے اور ہدی ساتھ

لے جائے

۲۹۹۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادہ سے چلے۔ جس وقت بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حالت احرام ہی میں رہے اور جو اپنے ساتھ ہدی نہیں لایا وہ اپنا احرام کھول دے۔

### باب: جو شخص عمرہ کی نیت کرے اور ہدی ساتھ لے

جائے

### ۱۵۱۶: باب كَيْفَ يَقْصِرُ

۲۹۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ كَانَ مَعِيَ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرُورَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هَذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ.

### ۱۵۱۷: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَ

أَهْدَى

۲۹۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُورَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ.

### ۱۵۱۸: باب مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ

وَأَهْدَى

۲۹۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُؤدَدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ وَمَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ فَلَيْتَمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ.

۲۹۹۶: عائشہ فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی کے ساتھ ساتھ روانہ ہوئے۔ تو بعض لوگ نے حج کا احرام باندھ لیا تھا اور بعض نے عمرہ کا اور ان کے ساتھ ہدی بھی تھی۔ چنانچہ نبی نے فرمایا: جس کسی نے عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو وہ ساتھ میں ہدی لے کر نہیں آیا تو وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کرنے کا احرام باندھا ہے اور وہ ساتھ میں ہدی بھی لے کر آیا تو وہ احرام نہ کھولے اور جس کسی نے حج کرنے کے واسطے تلبیہ پڑھی تو وہ حج مکمل کر لے۔ عائشہ فرماتی ہیں میں بھی ان ہی میں سے تھی کہ جنہوں نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی۔

۲۹۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلِّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَأَحَلَلْتُ فَلَبَسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَخِرِي عَنِّي اتَّخِشِي أَنْ آتِبَ عَلَيْكَ.

۲۹۹۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے ہم جب مکہ مکرمہ کے پاس پہنچ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے ساتھ ہدی نہ لے کر آیا ہو تو وہ شخص احرام کھول دے اور جس کے ساتھ ہدی ہو تو وہ شخص احرام ہی کی حالت میں رہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس وجہ سے وہ بھی حالت احرام ہی میں تھے اور لیکن میں ان میں سے تھی جن کے پاس ہدی نہیں تھی۔ اس وجہ سے میں نے احرام کھول کر کپڑے پہن لیے اور خوشبو لگالی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (اپنے خاوند) کے پاس بیٹھ گئی۔ وہ کہنے لگے: مجھ سے دور رہو۔ میں نے عرض کیا: کیوں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندیشہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کو د پڑوں۔ (یعنی ہم بستر نہ ہو جاؤں)۔

باب: یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے خطبہ دینا

۲۹۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ مَوْسَى بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ

۲۹۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بحرانہ والے عمرہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ ساتھ چل دیئے۔ جس وقت ہم لوگ عرج نامی جگہ پر پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (نجر سے قبل کی) دو سنت ادا فرمائیں اور نماز کی تکبیر پڑھنے کے لئے

۱۵۱۹: باب الخطبة قبل يوم التروية

کھڑے ہوئے تو پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی۔ یہ سن کر وہ لوگ اس جگہ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ یہ رسول کریم ﷺ کی (مبارک) اونٹنی جدعاء (نام اونٹنی کا) کی آواز ہے یہ ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے بھی حج کے لئے تشریف لانے کا ارادہ فرمایا ہو اور آپ ﷺ ہی ہوں اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہی نماز ادا کریں اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم امیر بن کر آئے ہو یا کوئی پیغام بھی لائے ہو۔ وہ فرمانے لگے پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے مجھ کو حج کے اجتماع میں سورہ برات کی تلاوت کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہے چنانچہ جس وقت ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو ترویہ کے دن (یعنی ۸ ذی الحجہ) سے ایک دن قبل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان کو مناسک حج بتلائے جس وقت وہ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور سورہ برات کی شروع سے لے کر آخر تک تلاوت فرمائی اس کے بعد ہم لوگ ان کے ساتھ آئے یہاں تک کہ عرفات والے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور لوگوں کو حج کے ارکان سکھلائے جب فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورہ برات کی تلاوت کی اور اس کو مکمل فرمایا پھر قربانی کے دن جس وقت ہم لوگ طواف زیارت کر کے واپس آئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر خطبہ پڑھا اور لوگوں کو طواف زیارت قربانی اور مناسک حج بتلائے کہ جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سورہ برات تلاوت فرمائی پھر جس روز واپس جانے کا دن تھا اس روز بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور واپس آنے کا طریقہ اور حج کے مناسک بیان کیے جس وقت فراغت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر مکمل سورت برات تلاوت فرمائی اور اس کو ختم فرمایا۔

باب: تمتع کرنے والا کب حج کا احرام

فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرُجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ رُغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَةَ أَفْرُوْهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَفْضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُثَيْمٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هَذَا لِئَلَّا يُجْعَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ لَمْ يَتْرُكْ حَدِيثَ ابْنِ خُثَيْمٍ وَلَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَكَانَ عَلِيٌّ بْنُ الْمَدِينِيِّ خُلِقَ لِلْحَدِيثِ.

۱۵۲۰: باب الممتتع متى يهله

## بِالْحَجِّ

## باندھے؟

۲۹۹۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَضَافَتْ بِذَلِكَ صُدُورُنَا وَكَبَّرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُونَ فَأَحِلُّنَا حَتَّى وَطِنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرِ لَبْنِنَا بِالْحَجِّ.

۲۹۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو (مکہ پہنچے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حج کو عمرہ میں تبدیل کر کے عمرہ کرو اور احرام کھول ڈالو۔ یہ بات ہم لوگوں پر گراں گزری اور ہم لوگوں نے تنگی محسوس کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ احرام کھول ڈالو اس لیے کہ اگر میرے ہمراہ بھی یہ ہدی نہ ہوں تو میں بھی تم لوگوں کی طرح ہی کرتا۔ اس بات پر ہم لوگ حلال ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے صحبت کی اور ہر ایک وہ کام بھی کیا جو کہ کوئی حلال شخص کرتا ہے پھر ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ کو) مکہ سے روانہ ہوئے اور حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھا۔

## ۱۵۲۱: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي مَنَى

## باب: منی سے متعلق احادیث

۳۰۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّوْلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَ أَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِي ظِلُّهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَيْنِ مِنْ مَنَى وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السَّرْبَةُ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السَّرْرِبَةُ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا.

۳۰۰۰: حضرت محمد بن عمرو انصاری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہر گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میری جانب رخ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تم اس درخت کے نیچے کس وجہ سے ٹھہرے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اس کے سایہ کی وجہ سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان دو پہاڑ کے درمیان ہو پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تو وہاں پر ایک وادی ہے جس کا نام ”سرب“ ہے وہاں پر ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر حضرات انبیاء علیہم السلام کی آنول کاٹی گئی ہے۔

## آنول کاٹنے سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں مراد یہ ہے کہ اس درخت کے نیچے ستر حضرات انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم کی ولادت ہوئی اس وجہ



سے یہ درخت بہت بابرکت ہے۔

۳۰۰۱: حضرت عبداللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ دیا تو اللہ عزوجل نے ہمارے کان کھول دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرما رہے تھے وہ ہم لوگ سن رہے تھے اپنے ٹھکانوں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بتلانا شروع فرمایا یعنی حج کے طریقے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے حجروں کے پاس تشریف لے گئے تو چھوٹی چھوٹی کنکری ماری اور انگلیوں سے کنکریاں ماریں اور مہاجرین کو مسجد میں اترنے اور انصار کو نیچے اترنے کا حکم فرمایا۔

باب: آٹھویں تاریخ کو امام نمازِ ظہر کس

جگہ پڑھے؟

۳۰۰۲: حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر کس جگہ ادا کی؟ (یعنی آٹھویں تاریخ میں) تو اس پر انہوں نے فرمایا کہ مقام منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا: کوچ کرتے یعنی روانہ ہونے والے دن نمازِ عصر کس جگہ ادا؟ کی تو انہوں نے فرمایا: مقام ابطح میں (یعنی محصب میں جو کہ مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے)۔

باب: منیٰ سے عرفات

جانا

۳۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص

۳۰۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ أَبَانَا سُؤْيِدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَقَفٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ بِمِنَى فَفَتَحَ اللَّهُ أَسْمَاعَنَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْحَذْفِ وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ.

۱۵۲۲: بَابُ آيِنَ يُصَلِّي الْإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ

التَّرْوِيَةِ

۳۰۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ فَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آيِنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنَى فَقُلْتُ آيِنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ.

۱۵۲۳: بَابُ الْغَدْوِ مِنْ مِّنَى إِلَى

عَرَفَاتٍ

۳۰۰۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷻ مِنْ مَنَىٰ إِلَىٰ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمَلَبِيُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.  
 ۳۰۰۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ قَالَ  
 حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 إِلَىٰ عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمَلَبِيُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

۱۵۲۴: بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْمَسِيرِ

إِلَىٰ عَرَفَةَ

۳۰۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا  
 الْمَلَانِيُّ يَعْنِي أَبَا نَعِيمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ  
 قُلْتُ لِأَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مَنَىٰ إِلَىٰ عَرَفَاتٍ مَا  
 كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا  
 الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمَلَبِيُّ يَلْبِي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ  
 الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

۱۵۲۵: بَابُ التَّلْبِيَةِ فِيهِ

۳۰۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَبَةَ عَنْ  
 مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ  
 عَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ  
 سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ  
 وَكَانَ مِنْهُمْ الْمُهَلُّ وَمِنْهُمْ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ أَحَدٌ  
 مِنْهُمْ عَلَىٰ صَاحِبِهِ.

۱۵۲۶: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

۳۰۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

۳۰۰۴: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول  
 کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے تو ہمارے میں سے کوئی  
 شخص عرفہ کو جانے کے لیے روانہ ہوا اور ہمارے میں سے کوئی شخص  
 تکبیر کہتا اور کوئی لبیک پڑھتا۔

باب: عرفات روانہ ہوتے وقت

تکبیر پڑھنا

۳۰۰۵: حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور ہم دونوں روانہ ہو کر مقام عرفات  
 سے مقام منیٰ کی جانب چلے جا رہے تھے۔ تم لوگ رسول کریم ﷺ  
 کے ساتھ آج لبیک میں کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: کوئی  
 شخص لبیک پڑھتا تو اس کو برا نہیں خیال کرتے تھے اور جو تکبیر پڑھتا  
 تو برا نہیں خیال کرتے (اس لیے کہ اصل مقصد ذکر خداوندی  
 ہے)۔

باب: منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت تلبیہ پڑھنا

۳۰۰۶: حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
 عرفہ کے دن حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ  
 آپ کس طریقہ سے تلبیہ پڑھیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا میں  
 نے یہ سفر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام  
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی کیا ہے چنانچہ ان میں  
 سے کوئی شخص لبیک کہتا اور کوئی تکبیر کہتا اور کوئی ایک دوسرے پر  
 اعتراض نہ کرتا۔

باب: عرفات کے دن سے متعلق

۳۰۰۷: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی  
 نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر یہ آیت کریمہ: الْيَوْمَ

بُنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا: ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾  
قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ  
الَّتِي أَنْزَلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَاقَاتٍ.

ہم لوگوں پر نازل ہوتی تو ہم لوگ اس دن کو عید  
کا دن مقرر کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بہت اچھی  
طرح سے اس بات سے واقف ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی  
ہے۔ وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
عراق میں تھے۔

۳۰۰۸: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مُحْرَمَةٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ  
أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يَغْتَقَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا أَوْ أُمَّةً مِنَ  
النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَ أَنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يباهي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ  
وَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشْبَهُ أَنْ  
يَكُونَ يُونُسَ بْنُ يُونُسَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ  
وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۳۰۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عرفہ کے دن  
سے زیادہ غلام اور باندیاں گننے والا دوزخ سے آزاد نہیں کرتے اس  
روز پروردگار اپنے بندوں سے نزدیک ہوتا ہے اور فرشتوں کے  
سامنے اپنے بندوں پر ناز کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے  
ہیں۔

### باب: یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی

### ۱۵۲۷: باب النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ

#### ممانعت

#### يَوْمِ عَرَفَةَ

۳۰۰۹: أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَقْبَةَ  
بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا  
أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ.

۳۰۰۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، یوم النحر  
اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لئے عید اور کھانے پینے کا دن  
ہے۔

**خلاصہ الباب** ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں اور کس بات کی خواہش کرتے ہیں اس  
سے مراد یہ ہے کہ میں نے تو ان کی مغفرت کر دی ہے اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ حج کر رہے ہوتے اور حج میں مشغول  
رہتے ہیں اور حدیث نمبر ۳۰۰۹ میں عرفہ کے دن کی فضیلت مذکور ہے اور یوم النحر سے مراد قربانی کا دن ہے اور ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳  
ذوالحجہ ہے اور اس کے متعدد فضائل ہیں۔ رسالہ "تاریخ قربانی" میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے مذکورہ ایام کے بہت سے  
فضائل اور اس سلسلہ کے تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔

## باب ۱۵۲۸: باب الرّواحِ یومَ عَرَفةَ

۳۰۱۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْهَبُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَا مُرَّةُ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهِ ابْنُ هَذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعْصِفَةٌ فَقَالَ لَهُ مَالِكُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ الرّوَّاحُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهُ هَذِهِ السَّاعَةُ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ أَلَيْسَ عَلَيَّ مَاءٌ ثُمَّ أَخْرَجَ إِلَيْكَ فَانْتَظَرَهُ حَتَّى خَرَجَ فَسَارَبْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيَّ ابْنُ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ.

## باب ۱۵۲۹: باب التَّلْبِيَةِ بِعَرَفةَ

۳۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِالْأَوْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَالِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يَلْبُونُ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكَوا السُّنَّةَ مِنْ بَعْضِ عَلِيٍّ.

## باب: عرفہ کے دن مقام عرفات جلدی پہنچنا

۳۰۱۰: حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ احکام حج میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف نہ کرنا چنانچہ عرفہ کے دن دوپہر کے زوال کے بعد ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ان کے پردہ کے پاس آ کر فرمایا: یہ کس کی جگہ ہے؟ اس بات پر وہ حجاج باہر آیا اور ایک زرد رنگ کی اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی۔ اس نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! کیا ہو گیا ہے؟ کہنے لگے اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم چل دو۔ اس نے کہا کہ ابھی سے ہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے عرض کیا کہ میں اپنے اوپر پانی ڈال کر واپس آتا ہوں چنانچہ انہوں نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ باہر آ گئے اور میرے اور میرے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان چلنے لگ گئے میں نے کہا کہ اگر تم نیک عمل کرنا چاہتے ہو تو تم خطبہ مختصر دینا اور عرفات کے قیام میں جلدی کرنا۔ اس بات پر وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جس وقت انہوں نے اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: یہ شخص سچ کہہ رہا ہے۔

## باب: عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا معاملہ ہے کہ لوگ لبیک نہیں پڑھ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خوف کرتے ہیں۔ اس بات پر وہ اپنے رہنے کی جگہ سے باہر آئے اور لبیک آخر تک پڑھا پھر ارشاد فرمایا: ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دشمنی میں اس سنت کو چھوڑ دیا

## باب ۱۵۳۰: باب الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ قَبْلَ

## الصَّلَاةِ

۳۰۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُطُبُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

## باب: عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ

## دینا

۳۰۱۲: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

## باب ۱۵۳۱: باب الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى

## النَّاقَةِ

۳۰۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ.

## باب: عرفہ کے دن اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ

## پڑھنا

۳۰۱۳: حضرت سلمہ بن نبیط اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں نماز سے قبل ایک لال رنگ کے اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

## باب ۱۵۳۲: باب قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السَّنَةَ فَقَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْيَوْمَ السَّنَةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ.

## باب: عرفات میں مختصر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۴: حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرفات کے روز سورج کے زوال کے بعد حجاج بن یوسف کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ اگر تم سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو چل دو۔ اس نے کہا ابھی؟ تو فرمایا جی ہاں۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حجاج سے کہا کہ اگر تم آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہو تو تم خطبہ مختصر پڑھنا اور تم نماز جلدی پڑھنا۔ اس بات پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

## باب ۱۵۳۳: باب الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

## بِعَرَفَةَ

۳۰۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

## باب: عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر

## ساتھ پڑھنا

۳۰۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ نماز

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لَوْ قَتَبَهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَافَاتٍ.

۱۵۳۴: باب رَفَعُ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

بِعَرَفَةَ

۳۰۱۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَافَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُوًا فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاولَ الْخِطَامَ بِأَحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْآخْرَى.

۳۰۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَمِضُوا مِنْ حَيْثُ أَقَاضَ النَّاسُ﴾.

۳۰۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَلْتُ بِعَيْرٍ لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْحُمْسِ.

۳۰۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ سَيَّانَ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَاتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ

وقت پر ادا کرتے تھے۔

باب: مقام عرفات میں دُعَا مَنگتے وقت ہاتھ

اٹھانا

۳۰۱۶: حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ مقام عرفات میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سوراہا تھا آپ ﷺ نے دُعَا مَنگتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا لیے۔ اس دوران اونٹنی نے رخ موڑا تو اس کی ٹکیل ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے ٹکیل پکڑی اور دوسرا ہاتھ اسی طریقہ سے اٹھاتے رہے۔

۳۰۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے لوگوں کو حُمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں وہ لوگ قیام کرتے اور باقی عرب کے حضرات مقام عرفات میں چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں قیام کریں اور وہیں سے واپس آئیں اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ أَمِضُوا مِنْ حَيْثُ أَقَاضَ النَّاسُ﴾ یعنی وہاں سے ہی واپس ہوا کرو کہ جس جگہ سے لوگ واپس ہوتے ہیں۔

۳۰۱۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مقام عرفات میں میرا اونٹ گم ہو گیا تو میں اس کو تلاش کرنے کے لئے عرفات کے پہاڑ پر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ دیکھا میں نے عرض کیا یہ کیا ہوا یہ تو قریش ہیں یہ اس جگہ کس وجہ سے آئے ہیں۔

۳۰۱۹: حضرت زید بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ مقام عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے فاصلہ پرڑ کے تو حضرت ابن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس آئے اور بیان کیا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے بھیجا ہے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم لوگ اپنے مقرر کیے ہوئے ٹھکانوں پر موجود رہو اس لیے کہ تم لوگ

عَلَىٰ إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

۳۰۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

۳۰۲۰: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجت الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (مقام) عرفات پورا کا پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

### ۱۵۳۵: بَابُ فَرَضِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

### باب: عرفات میں ٹھہرنے کی فضیلت

۳۰۲۱: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةٍ جَمَعَ فَقَدْ تَمَّ حَجَّهُ.

۳۰۲۱: حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ کچھ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج عرفات میں قیام کرنے کا نام ہے اس وجہ سے جو شخص مزدلفہ والی رات میں فجر کے طلوع سے قبل قبل (مقام) عرفات پہنچ گیا تو اس کا حج ہو گیا۔

۳۰۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ وَرَدُّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَىٰ هَيْبَتِهِ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ جُمُعٍ.

۳۰۲۲: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سر سے نیچے تک ڈعا کرنے کے لئے اٹھے ہوئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام مزدلفہ تک اسی حالت میں چلتے رہے۔

۳۰۲۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَقَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيْفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّىٰ أَنْ ذَفَرَاهَا لِيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ

۳۰۲۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے واپس ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آہستہ چلانے کے لئے اس کی نکیل کھینچ دی تو اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے آگے کے حصہ کے نزدیک ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگو! تم لوگ وقار (اور آہستہ) اطمینان و سکون کے ساتھ چلو اس لیے کہ اونٹ کو دوڑانا

وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ.

۱۵۳۶: بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْأَفَاضَةِ

مِنْ عَرَفَةَ

۳۰۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ بْنِ طَرِيفٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَقَّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

۳۰۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَلَيْكُمُ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمَّ يَزُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

۳۰۲۷: أَخْبَرَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللَّهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا

اور بھگانا کوئی نیک کام نہیں۔

باب: عرفات سے لوٹتے وقت اطمینان و سکون کے

ساتھ چلنے کا حکم

۳۰۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی نیل اس قدر کھینچ دی کہ اونٹنی کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے فرما رہے تھے کہ اے لوگو! تم لوگ عرفہ کی شام کو اطمینان کے ساتھ چلو۔

۳۰۲۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن شام کے وقت اور مردلفہ کی صبح جس وقت لوگ روانہ ہونے لگ گئے تو فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار اختیار کرو پھر جس وقت مقام ”محرر“ میں پہنچ گئے جو کہ منی میں واقع ہے تو اونٹنی کو روک لیا گیا اور فرمایا: اس جگہ سے رمی کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو پھر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پڑھتے رہے۔

۳۰۲۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عرفات سے واپس ہوئے تو اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بھی اسی طریقہ سے روانہ ہونے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں تیزی سے نکلے اور پھر لوگوں کو جمرہ عقبہ کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۲۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے خدا کے بندو! تم لوگ وقار سکون و اطمینان کے ساتھ چلو پھر (حدیث کے راوی) حضرت ایوب نے اپنی ہتھیلی سے آسمان کی



وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ.

جانب اشارہ فرمایا۔

## ۱۵۳۷: باب كَيْفَ السَّيْرِ مِنْ عَرَفَةَ

## باب: عرفات سے روانگی کا راستہ

۳۰۲۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۳۰۲۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے حجۃ الوداع میں رسول کریم

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفات سے چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا

مَسِيرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی چال سے چل رہے تھے۔ لیکن جس وقت جگہ ملتی

الْعُنُقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجُودَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعُنُقِ.

تو اس سے کچھ جلدی ہی روانہ ہوتے۔

☆ خلاصۃ الباب حدیث مبارکہ میں نص کا لفظ آیا ہے اور عربی میں نص کا مفہوم روانگی میں ذرا جلدی کرنا ہے۔

## ۱۵۳۸: باب النَّزُولِ بَعْدَ الدَّفْعِ

## باب: عرفات سے واپسی پر گھائی میں قیام

## مِنْ عَرَفَةَ

## سے متعلق

۳۰۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

۳۰۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم جس

ابنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

وقت عرفات سے واپس ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھائی کی جانب تشریف

ﷺ حَيْثُ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ قَالَ

لے گئے میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مغرب ادا فرمائیں

فَقُلْتُ لَهُ اتَّصَلَى الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلِّي أَمَامَكَ.

گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نماز ادا کرنے کی جگہ تو آگے ہے۔

۳۰۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۰۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ

نے اس گھائی میں قیام فرمایا کہ جس گھائی میں حکام قیام کرتے ہیں

بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ

اور پیشاب کر کے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ

الشَّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمْرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا

صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا فرمائیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے (ادا

أَخْفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ

کریں گے) پھر جس وقت ہم لوگ مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی آخر میں

أَمَامَكَ فَلَمَّا آتَيْنَا الْمزدَلِفَةَ لَمْ يَحُلْ أَحَدٌ النَّاسِ

آنے والے لوگ پہنچے بھی نہیں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت

حَتَّى صَلَّى.

حاصل فرما چکے تھے۔

## ۱۵۳۹: باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

## باب: مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر

## بِالْمزدَلِفَةِ

## پڑھنا

۳۰۳۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادٍ

۳۰۳۱: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم

عَنْ يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ

فرمائی۔

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی گذشتہ حدیث کی طرح سے یہ حدیث منقول اور مروی ہے۔

۳۰۳۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

۳۰۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں نہ تو ان کے درمیان نوافل ادا فرمائے اور نہ ہی بعد میں۔

۳۰۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَىٰ إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

۳۰۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک ہی وقت میں ادا فرمایا اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں ادا فرمائی چنانچہ پہلے مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی وفات تک اسی طریقہ سے کرتے رہے۔

۳۰۳۴: أَخْبَرَنَا عَيْسَىٰ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذَلِكَ حَتَّىٰ لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۰۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر سے ادا فرمائیں۔

۳۰۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۰۳۶: حضرت کریب فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے روایت ہے جو کہ مقام عرفہ کی شام رسول کریم کے ساتھ سوار تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے کس طریقہ سے کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم لوگ مقام عرفات سے روانہ ہوئے تو مسلسل چلتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام مزدلفہ پہنچ گئے وہاں پر آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا اور نماز مغرب ادا کی پھر ہم لوگوں کو کہلوا یا تو ان لوگوں نے

۳۰۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ كُرَيْبًا قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ أَقْبَلْنَا نَسِيرًا حَتَّىٰ بَلَّغْنَا الْمَزْدَلِفَةَ فَأَنَاحَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَأَنَاحُوا فِي

بھی اپنے اپنے اونٹ اپنے اپنے ٹھکانوں پر بٹھلائے لیکن پھر (بھی) آخر میں آنے والے لوگ پہنچے بھی نہ تھے اور آپ نمازِ عشاء سے فراغت فرما چکے تھے۔ پھر لوگ بھی پہنچ گئے اور رک گئے جس وقت صبح ہو گئی تو میں قبیلہ قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ پیدل روانہ ہو گیا اور فضل بن عباس رسول کریم کے ہمراہ سوار ہو گئے۔

باب: خواتین اور بچوں کو مزدلفہ پہلے بھیج دینے

سے متعلق

۳۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان حضرات میں سے تھا کہ جن کو مزدلفہ کی شب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور خیال فرما کر پہلے روانہ فرما دیا تھا۔

۳۰۳۹: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو ہاشم کے کمزور افراد (خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ کی رات میں منیٰ روانگی کا حکم فرما دیا تھا۔

۳۰۴۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ مزدلفہ سے اندھیرے ہی میں وہ مقام منیٰ روانہ ہو جائیں۔

۳۰۴۱: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے مقام منیٰ چلے جایا کرتے تھے۔

مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ فَزَلُّوا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلَى رِحْلِي فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ وَرَدِّفَهُ الْفَضْلُ.

۱۵۴۰: باب تَقْدِيمِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى

مَنَازِلِهِمْ بِمَزْدَلِفَةَ

۳۰۳۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ.

۳۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ.

۳۰۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ ضَعْفَةَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَنْفِرُوا مِنْ جُمُعِ بَلِيلٍ.

۳۰۴۰: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْلِسَ مِنْ جُمُعِ إِلَى مَنَى.

۳۰۴۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَغْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى.

۱۵۴۱: باب الرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِفَاضَةِ مِّنْ

جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

۳۰۴۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ  
أَبَانًا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أِذِنَ النَّبِيُّ لِسُودَةَ فِي الْإِفَاضَةِ  
قَبْلَ الصُّبْحِ مِّنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَبَطَةً.

۱۵۴۲: باب الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ

الصُّبْحِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۳۰۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
صَلَاةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ  
صَلَاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

۱۵۴۳: باب فِيْمَنْ لَّمْ يَدْرِكْ صَلَاةَ

الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۳۰۴۴: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَدَاوُدَ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى  
مَعَنَا صَلَاتَنَا هَذِهِ هُنَا ثُمَّ أَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ  
ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ.

۳۰۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ  
عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ

باب: خواتین کے لئے مقام مزدلفہ سے فجر سے قبل نکلنے

کی اجازت

۳۰۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام  
مزدلفہ سے صبح سے قبل نکلنے کی اجازت عطا فرمائی تھی اس لیے کہ وہ  
بھاری جسم کی تھیں۔

باب: مزدلفہ میں نماز فجر کب ادا

کی جائے؟

۳۰۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی وقت کی نماز غیر وقت پڑھتے  
ہوئے نہیں دیکھا البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) مزدلفہ میں  
نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ہی ساتھ پڑھیں اور نماز فجر قبل از  
وقت پڑھی۔

باب: جو شخص مقام مزدلفہ میں امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ

سکے

۳۰۴۴: حضرت عروہ بن مضر بن مضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام مزدلفہ میں کھڑے ہو کر یہ  
فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے ہمارے ساتھ (فجر) کی نماز اس  
جگہ ادا کی پھر ہم لوگوں کے ساتھ اس نے قیام کیا اور اس سے قبل  
رات یا دن میں مقام عرفات میں بھی قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج  
مکمل ہو گیا۔

۳۰۴۵: حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی  
مزدلفہ میں امام اور لوگوں کے ہمراہ وہاں سے واپس ہونے تک

موجود رہا تو اس شخص کا حج پورا (اور ادا ہو گیا) جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ شرکت نہیں کی تو اس شخص کا حج ضائع ہو گیا۔

۳۰۴۶: حضرت عروہ بن مضر بن مضرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا مزدلفہ میں اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں مقام طئی کے پہاڑوں سے آیا ہوں اور راستہ میں کوئی ٹیلہ اس قسم کا نہ چھوڑا کہ جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ادا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم لوگوں کے ساتھ یہ نماز فجر ادا کی اور اس سے قبل عرفات میں دن یا رات کے وقت قیام کر چکا تھا تو اس شخص کا حج ہو گیا اور میل کچیل صاف نہ کرنے کی مدت مکمل ہو گئی۔

۳۰۴۷: حضرت عروہ بن مضر سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں (دسویں) یا نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کر لیا۔

۳۰۴۸: حضرت عروہ بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے عرفات میں نویں دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا (اور اس حدیث مبارکہ میں یہ اضافہ ہے کہ) میں طے کے پہاڑوں سے آیا اور میں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو کھپایا۔

جَمْعًا مَعَ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ حَتَّى يُفِيضَ مِنْهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْإِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ.

۳۰۴۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلِي طَيْئًا لَمْ أَدْعُ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

۳۰۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ بِنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هَذَا الْمَوْقِفَ حَتَّى يُفِيضَ وَأَقَاصَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

۳۰۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الْطَائِنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِي طَيْئًا أَكَلَلْتُ مَطِيئِي وَاتَّعَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلِي إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْعُدَاةِ هُنَا مَعَنَا وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.

۳۰۴۹: حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بن عمر الدیلی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں مقام عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کی متعلق دریافت کریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج عرفہ کا نام ہے جو شخص مزدلفہ والی رات فجر سے قبل مقام عرفات پہنچ گیا تو اس شخص نے حج حاصل کر لیا اور مقام منیٰ میں قیام کے تین روز میں لیکن اگر کوئی آدمی جلدی کر کے دو روز میں چلا جائے تو اس شخص پر بھی کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور اگر کوئی شخص تین روز ٹھہرے تو اس پر بھی کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اپنے ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دے۔

۳۰۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدلفہ پورا قیام کرنے کی جگہ ہے۔

### باب: مزدلفہ میں تلبیہ کہنا

۳۰۵۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مزدلفہ میں تھے کہ جس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تو میں نے اس کو اس جگہ بھی لیکر کہتے ہوئے سنا۔

### باب: مزدلفہ سے واپس آنے کا وقت

۳۰۵۲: حضرت عبداللہ بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (مقام) مزدلفہ میں یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل واپس نہیں ہوتے تھے اور لوگ کہتے: اے شہیر! (پہاڑ کا نام) تم پر آفتاب نکل آئے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے

۳۰۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْمَرَ الدَّيْلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهُ أَيَّامٌ مِثْلَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُرْدِفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ.

۳۰۵۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْمَزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

### ۱۵۴۴: باب التلبیة بالمزدلفة

۳۰۵۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرٍ وَهُوَ ابْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

### ۱۵۴۵: باب وقت الإفاضة من جمع

۳۰۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ يَقُولُونَ أَشْرِقَ ثَبِيرٌ وَإِنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ۖ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۵۴۶: بَابُ الرُّخْصَةِ لِلضَّعْفَةِ أَنْ يُصَلُّوا

يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنَى

۳۰۵۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ

عَنْ أَشْهَبَ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ

عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ

أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أُرْسِلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

ضَعْفَةِ أَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنَى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ.

ضعفاء سے مراد:

قبل اس جگہ سے چل دیئے۔

باب: ضعفاء کو مزدلفہ کی رات فجر کی نماز منیٰ پر پہنچ کر

پڑھنے کی اجازت

۳۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزور افراد کے ساتھ مجھ کو

روانہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ ہم نے نماز فجر منیٰ میں ادا کی اور کنکریاں

ماریں۔

مذکورہ بالا حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ ”ضعفاء“ استعمال فرمایا گیا ہے جو کہ لفظ ضعیف کی جمع ہے اس سے مراد ہے خواتین اور بچے جن کو رسول کریم ﷺ نے دس ذی الحجہ سے قبل ہی مزدلفہ سے بھیج دیا تھا تاکہ بھیڑ (Rush) اور مجمع کی زیادتی کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

۳۰۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو اس بات کی

خواہش ہوئی کہ میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح سے رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی اور لوگوں کے پہنچنے سے قبل

نماز فجر منیٰ جا کر ادا کرتی۔ چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم

خاتون تھیں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت

مانگ لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ پھر انہوں

نے نماز فجر منیٰ میں ادا کی اور لوگوں کے آنے سے قبل ہی کنکریاں

ماریں۔

۳۰۵۵: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے ایک غلام کہتے ہیں کہ میں

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ اندھیرے ہی میں مقام منیٰ آیا تو عرض

کیا کہ ہم اندھیرے ہی میں منیٰ پہنچ گئے (حالانکہ روشنی ہونے کے

بعد آنا چاہیے) وہ فرمانے لگیں ہم اس شخص کے ساتھ اس طریقہ

سے کرتے تھے جو کہ تم سے بہتر تھے۔

۳۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ابنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ

وَدِدْتُ أَنْ نِي اسْتَأْذَنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ

سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنَى قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ

وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَقِيلَةً نَبِيَّةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنَى

وَرَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

۳۰۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ

الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ مَوْلَى لَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

أَخْبَرَهُ قَالَ جِئْتُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ مِنِّي

بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنِّي بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا

نَصَعُ هَذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

۳۰۵۶: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں اسامہ بن زید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ رسول کریم حج ووداع کے موقع پر مقام مزدلفہ سے کس طریقہ سے واپس ہوتے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنی اونٹنی کو آہستہ آہستہ چلایا کرتے تھے لیکن جس وقت کشادہ جگہ مل جاتی تو آپ اونٹنی کو تیزی سے بھی چلاتے تھے (دوڑایا کرتے جس کو عربی میں نص کہا جاتا ہے)۔

۳۰۵۷: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہوتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو پھر جس وقت (مقام) منیٰ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی سے اتر کر فرمایا: جمرات کو مارنے کے بعد کنکریاں جمع کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا جس طریقہ سے انسان کنکریاں مارتا ہے۔

۳۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ نَاقَتَهُ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَةً نَصَّ.

۳۰۵۷: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّىٰ إِذَا دَخَلَ مِنْهُ فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةَ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخَذِفُ الْإِنْسَانُ.

باب: وادی محسر سے تیزی سے گزرنے

۱۵۲۷: باب الإيضاع في

كأبيان

وَادِي مُحَسِّرٍ

۳۰۵۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر سے تیزی سے گزرتے تھے (محسر منیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے)۔

۳۰۵۹: حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے قبل روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو لے لیا (یعنی

۳۰۵۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ.

۳۰۵۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ أَخْبَرَنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمزدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ



سوار کر لیا) جب آپ ﷺ وادی محسر میں پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو تیز کر لیا اور آپ ﷺ اس راستہ پر چلے جو کہ درخت کے نزدیک ہے اور آپ ﷺ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے بعد آپ ﷺ تکبیر پڑھتے تھے یعنی اللہ اکبر فرماتے یعنی آپ ﷺ نے وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں۔

الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفُضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتَّى آتَى مُحَسِّرًا حَرَكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوَسْطَى الَّتِي تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي.

### ۱۵۲۸: باب التَّلْبِيَةِ فِي السَّيْرِ

۳۰۶۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفُضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

باب: چلتے ہوئے لبیک کہنا  
۳۰۶۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک فرماتے رہے۔

۳۰۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنکری مارنے تک لبیک پکارتے رہتے۔

### ۱۵۲۹: باب التَّقَاطُطِ الْحَصِيِّ

۳۰۶۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْبُ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصِيَّاتٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوُّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ.

باب: کنکری جمع کرنے اور ان کے اٹھانے کا بیان  
۳۰۶۲: حضرت ابو عالیہ سے روایت ہے کہ دس ذی الحجہ کی صبح کو رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم یہاں آ جاؤ اور تم میرے واسطے کنکریاں چن لو آپ ﷺ اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ دو انگلیوں سے پھینکی جاتی رہی جب میں نے دو کنکریاں آپ کے مبارک ہاتھ میں رکھ دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اس طریقہ کی کنکریاں مارنا اور تم دین میں سختی سے بچنا کیونکہ تم سے قبل کی امتیں دین میں غلو (شدت) اختیار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔

### ۱۵۵۰: باب مَنْ مِنْ أَيْنَ يَلْتَقِطُ الْحَصِيَّ

باب: کنکریاں کونسی جگہ سے جمع کی جائیں؟

۳۰۶۳: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح روانہ ہونے کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سکون اور وقار کے ساتھ چلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ پہنچ کر وادی محسر میں پہنچے تو ارشاد فرمایا: چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو جن سے کہ جمرات کو مارتے ہیں اس درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ فرما کر بتلاتے جس طریقہ سے کہ کوئی شخص کنکری کو مارتا ہے۔

باب: کس قدر بڑی کنکریاں ماری جائیں؟

۳۰۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن جمرہ عقبہ کے کنکریاں ماری تھیں اس دن صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے واسطے کنکریاں چن لو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لیں جو کہ انگلیوں سے ماری جاسکتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہاتھ میں ہلاتے ہوئے فرمانے لگے اس طریقہ کی کنکریاں مارو اس حدیث کے راوی یحییٰ نے ہاتھ ہلا کر بتلایا کہ اس طریقہ سے ہلا رہے تھے۔

باب: جمرات پر سوار ہو کر جانا اور محرم پر

سایہ کرنا

۳۰۶۵: حضرت امّ حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ میں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کیے ہوئے تھے جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ تک تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب فرمایا پہلے اللہ عزوجل کی

۳۰۶۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنِّي فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحْتَسِرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّتِي تَرْمِي بِهَا الْجَمْرَةَ قَالَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

۱۵۵۱: باب قدر حصی الرمی

۳۰۶۴: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقَطُّ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصِيَاتٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيبُكُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هَوْلَاءِ.

۱۵۵۲: باب الرُّكُوبُ إِلَى الْجِمَارِ

وَأَسْتَظْلَالُ الْمُحْرِمِ

۳۰۶۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُودُ بِحِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٍ عَلَيْهِ ثَوْبَةٌ يُظَلُّهُ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ

النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا كَثِيرًا.

۳۰۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا آيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءٌ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ.

۳۰۶۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِأَيْهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكُكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا.

۱۵۵۳: بَابُ وَقْتُ رَمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ

النَّحْرِ

۳۰۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحَى وَرَمَى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

۱۵۵۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۳۰۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كَهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُغَيْلَمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى

تعریف بیان فرمائی اور پھر بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔

۳۰۶۶: حضرت قدامہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرہانی والے دن جمرہ عقبہ پر اپنی اونٹنی صہباء پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا کہ اس جگہ نہ تو کسی قسم کی مارتھی اور نہ دھتکار تھی اور نہ ہی لوگوں کو ہٹو بچو کہا جا رہا تھا۔

۳۰۶۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جمرے کو (کنکریاں) مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے لوگو تم حج کے مناسک مجھ سے سیکھ لو مجھ کو علم نہیں کہ شاید اس سال کے بعد تم لوگوں کے ساتھ حج بھی نہ ادا کر سکو۔

باب: دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا

وقت

۳۰۶۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو جمرہ عقبہ پر سورج نکلنے کے بعد جس وقت کہ بعد کے دو دن میں سورج کے زوال اور اس کے ڈھل جانے کے بعد۔

باب: طلوع آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے

کی ممانعت

۳۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو بنو عبدالمطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے فرماتے کہ بیٹو! جمرہ عقبہ کو سورج نکلنے سے قبل کنکریاں

حُمَرَاتٍ يَلْتَمِسُ أَفْحَاذَنَا وَيَقُولُ ابْنِي لَا تَرْمُوا  
جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۳۰۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ أَهْلَهُ وَآمَرَهُمْ أَنْ  
لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

باب: خواتین کے لئے اس کی اجازت سے متعلق

۱۵۵۵: بَابُ الرَّخِصَةِ فِي ذَلِكَ لِلنِّسَاءِ

۳۰۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں  
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ  
تعالیٰ عنہن میں سے کسی کو مزدلفہ سے رات ہی کو نکل جانے کا حکم  
دیا تھا نیز فرمایا کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر اپنی جگہ پہنچ جائیں۔  
حضرت عطاء بھی اپنے انتقال کے وقت تک اس طرح سے کرتے  
رہے۔

۳۰۷۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الطَّائِفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ إِحْدَى نِسَائِهِ أَنْ تَنْفِرَ مِنْ  
جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيهَا  
وَتُصْبِحَ فِي مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ.

باب: شام ہونے کے بعد کنکریاں مارنے سے متعلق

۱۵۵۶: بَابُ الرَّمْيِ بَعْدَ الْمَسَاءِ

۳۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ منیٰ میں رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مسائل و احکام حج) دریافت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ ایک آدمی نے  
عرض کیا: میں نے قربانی سے قبل سر منڈا لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے  
شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۰۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْرِيعٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ  
عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ أَيَّامَ مِنِّي فَيَقُولُ  
لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ  
قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ  
لَا حَرَجَ.

باب: چرواہوں کا کنکری مارنا

۱۵۵۷: بَابُ رَمْيِ الرُّعَاةِ

۳۰۷۳: حضرت ابو ہریرہ بن عدی اپنے والد ماجد سے روایت  
نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو ایک

۳۰۷۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ

روز کنکری مارنے اور ایک روز کنکری نہ مارنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۳۰۷۳: حضرت عاصم بن عدی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات نہ گزارنے کی اجازت عطا فرمائی نیز یہ کہ وہ ۱۰ تاریخ کو رمی کرنے کے بعد دو روز کی رمی ایک ہی دن میں کر لیں۔

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا. ۳۰۷۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ فِي الْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا.

### رمی کے وقت سے متعلق:

بعض روایات احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ فرما دیا تھا اور ارشاد فرمایا کہ رمی سورج نکلنے کے بعد ہی کرنا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے دلیل پیش فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ جمرہ عقبہ پر کنکری مارنے کا وقت دس ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے ہی ہو جاتا ہے۔

### باب: جمرہ عقبہ کی رمی کس جگہ سے

#### کرنا چاہیے؟

۳۰۷۵: حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ لوگ جمرہ عقبہ پر کنکری مارنے کا عمل گھائی کے اوپر سے کرتے ہیں اس پر انہوں نے وادی کے درمیان سے رمی کی اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اس نے بھی یہاں سے ہی کنکری مارنا شروع کی۔

۳۰۷۶: حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طریقہ سے سات کنکریاں ماریں کہ خانہ کعبہ بائیں طرف اور عرفات ان کے دائیں جانب تھا پھر فرمایا کہ جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی انہوں نے بھی یہاں سے ہی کنکریاں ماریں۔

### ۱۵۵۸: باب الْمَكَانُ الَّذِي تَرْمِي مِنْهُ

#### جَمْرَةُ الْعُقْبَةِ

۳۰۷۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُحَيَّابَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فُرُقِ الْعُقْبَةِ قَالَ فَرَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مَنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ.

۳۰۷۶: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ وَمَالِكُ ابْنُ الْخَلِيلِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَالْمَنْصُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَهُنَا مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ قَالَ أَبُو

عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَعْلَمَ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ  
مَنْصُورٌ غَيْرَ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۳۰۷۷: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ  
مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ  
بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ  
الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۰۷۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ  
أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ  
يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ قُولُوا السُّورَةَ الَّتِي  
يُذَكَّرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ  
عَبْدِ اللَّهِ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبَطَنَ الْوَادِيَّ  
وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ  
وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَنْاسًا يَصْعَدُونَ  
الْجَبَلَ فَقَالَ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي  
أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَى.

۳۰۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

۳۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

۱۵۵۹: بَابُ عَدَدِ الْحَصَى الَّتِي يَرْمِي بِهَا

الْجِمَارُ

۳۰۸۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ

۳۰۷۷: حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ ان  
کے بائیں طرف تھا اور عرفات دائیں طرف اور بیان کیا کہ یہ  
مقام ہے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جن پر سورۃ بقرہ کا نزول  
ہوا۔

۳۰۷۸: حضرت اعمش حجاج سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان  
فرمایا کہ سورۃ بقرہ نہ کہا کرو بلکہ تم اس طریقہ سے کہا کرو کہ وہ سورت کہ  
جس میں بقرہ (گائے) کا تذکرہ ہے۔ اعمش کہتے ہیں میں نے یہ  
بات ابراہیم سے نقل کی تو فرمایا کہ عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ  
میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھا کہ انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو  
وادئ کے درمیان کرتے اور جمرے کے سامنے کھڑے ہو کر سات  
کنکری ماری۔ ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت اللہ اکبر فرماتے۔ میں  
نے عرض کیا: پہاڑ پر چڑھ کر رمی کرتے ہیں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم کہ  
جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے۔ میں نے اس شخص کو اس  
جگہ سے کنکری مارتے ہوئے دیکھا ہے جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارا کرتے  
تھے۔

۳۰۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو جمرات پر چھوٹی چھوٹی کنکری مارتے ہوئے دیکھا  
ہے۔

باب: کتنی کنکری سے رمی کرنا

چاہیے؟

۳۰۸۱: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ

سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پاس والے جمرہ کو وادی کے درمیان سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور قربانی کی۔

ابن اسمعیل قال حدثنا جعفر بن محمد بن علي بن حسين عن ابيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله فقلت اخبرني عن حجة النبي ﷺ فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرات التي عند الشجرة بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها حصي الخذف رمى من بطن الوادي ثم انصرف الى المنحر فتحر.

۳۰۸۲: حضرت مجاہد حضرت سعد بن ابی العاص سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج سے واپس ہوئے تو کوئی شخص کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی شخص کہتا کہ میں نے پھر کنکری ماریں اور کوئی کسی شخص کی عیب تراشی نہ کرتا اور نہ کوئی ایک دوسرے پر الزام لگاتا۔

۳۰۸۲: اخبرني يحيى بن موسى البلخي قال حدثنا سفیان بن عيينة عن ابن ابي نجيح قال قال مجاهد قال سعد رجعتنا في الحجة مع النبي ﷺ و بعضنا يقول رميت بسبع فلم يعب بعضهم على بعض.

۳۰۸۳: حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنکری کے بارے میں کچھ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ کو علم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات کنکریاں ماریں۔

۳۰۸۳: اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا خالد قال حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا مجلز يقول سألت ابن عباس عن شيء من امر الجمار فقال ما ادرى رماها رسول الله ﷺ بسبع او بسبع.

باب: ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا

۱۵۶۰: باب التكبیر مع كل حصاة

۳۰۸۴: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکری مارنے تک لبیک فرمانا نہیں چھوڑا پھر اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر ایک کنکری مارنے کے وقت تکبیر فرمائی۔

۳۰۸۴: اخبرني هرون بن اسحق الهمداني الكوفي قال حدثنا حفص عن جعفر بن محمد عن ابيه عن علي بن الحسين عن ابن عباس عن اخيه الفضل بن عباس قال كنت ردفت النبي ﷺ فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة.

باب: جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد لبیک نہ کہنے

۱۵۶۱: باب قطع المحرم التلبية اذا رمى

کے متعلق

جمرۃ العقبة

۳۰۸۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کی رمی تک لہیک نہ کہتے ہوئے سنتا رہا پھر کنکری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہیک کہنا موقوف کر دیا۔

۳۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لہیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اس وقت لہیک کہنا موقوف رکھا۔

۳۰۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لہیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اس وقت لہیک کہنا موقوف رکھا۔

باب: جمرات کی طرف کنکری پھینکنے کے بعد دُعا کرنے

کے بارے میں

۳۰۸۸: حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اس جمرہ پر کنکری مارتے تھے جو کہ منیٰ کی قربانی کرنے کی جگہ کے نزدیک ہے تو اس کو سات کنکری مارتے اور ہر ایک مرتبہ کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے اور کافی دیر تک کھڑے ہو کر دُعا کرتے رہتے پھر دوسرے جمرے پر تشریف لاتے اور اس کو بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر ایک کنکری کے مارتے وقت تکبیر کہتے پھر بائیں طرف رخ کر کے قبلہ رخ فرماتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے پھر اس جمرے کے نزدیک تشریف لاتے جو کہ عقبہ کے

۳۰۸۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ حُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

۳۰۸۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

۳۰۸۷: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خَشِيْشُ ابْنُ أَصْرَمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۱۵۶۲: باب الدُّعَاءِ بَعْدَ رَمِي

الْجَمَارِ

۳۰۸۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنِّي رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو بِطِيلِ الْوُقُوفِ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ



نزدیک ہے اور اس کو سات کنکریاں مارتے لیکن یہاں پر کھڑے نہیں ہوتے۔ زہری فرماتے ہیں کہ سالم یہ حدیث اپنے والد ماجد سے اور وہ رسول کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر عمل فرماتے تھے۔

باب: کنکریاں مارنے کے بعد کون کونسی اشیاء حلال ہوتی

ہیں؟

۳۰۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ کنکری مارنے کے بعد خواتین کے علاوہ ہر ایک چیز حلال اور درست ہو جاتی ہے۔ کسی نے کہا: اور خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول کریم ﷺ کو مشک لگاتے ہوئے دیکھا ہے، کیا یہ خوشبو نہیں ہے۔

الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيُرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

۱۵۶۳: باب مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمِي

الْجَمَارِ

۳۰۸۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قِيلَ وَالطِّيبُ قَالَ أَمَا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَضَمَّنُ بِالْمِسْكِ أَفْطِيبٌ هُوَ.

۲۵

## کِتَابُ الْجِهَادِ

## جہاد سے متعلقہ احادیث

## باب: جہاد کی فرضیت

۳۰۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے باہر نکالا گیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا اب یہ لوگ ضرور تباہ و برباد ہوں گے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ: **أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ نَازِلَ هُوَ**۔ یعنی: جن لوگوں سے مشرکین جنگ کرتے ہیں ان کو بھی ان سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور اللہ عزوجل ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو مجھ کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اب لڑائی ہو گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جہاد کے بارے میں سب سے پہلے یہی آیت نازل ہوئی۔

۳۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور ان کے کچھ دوست احباب مکہ مکرمہ میں ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس زمانہ میں ہم لوگ مشرک تھے تو عزت سے رہتے تھے لیکن جب سے ہم مسلمان ہوئے تو ہم لوگ ذلیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو تو درگزر کرنے کا ہی حکم فرمایا گیا ہے اس وجہ سے تم لوگ جنگ نہ کرو۔ چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل ہم کو مدینہ منورہ لے گیا تو ہم کو جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ اس پر کچھ لوگ

## باب: وَجُوبُ الْجِهَادِ

۳۰۹۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لِيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلِمُوا وَإِنَّا اللَّهُ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ [الحج: ۳۹] فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ.

۳۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبَانَا أَبِي قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ اتُّوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذَلَّةً فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ

بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَشْشِشٍ فِي بَتْلَا هُوَ كَيْفَ تَوَالَّدَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِ نَزْلِ آيَةِ نَزْلِ فَرَمَائِي: اللَّهُ تَرَّ  
 أَمْرًا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اللَّهُ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ...﴾ يَعْنِي كَيْفَ آتَى نِيَّانَ كُونِي دِيكَا كَسْ كَسْ  
 تَرَّ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ﴿النساء: ۷۷﴾. ادا کرتے رہا کرو لیکن جس وقت ان پر جہاد فرض و لازم کر دیا گیا تو یہ ہوا

کہ ان میں سے کچھ لوگ تو لوگوں سے اس طریقہ سے خوفزدہ رہنے لگے کہ جس طریقہ سے کوئی شخص اللہ سے خوف کرتا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار ہم پر کس وجہ سے تو نے جہاد لازم کر دیا؟ ہم کو کچھ اور وقت دے دیا جاتا آپ فرمائیں دنیا کی مال و متاع صرف کچھ روز کی ہے جبکہ آخرت اس شخص کیلئے ہر طریقہ سے بہتر ہے جو اللہ کی مخالفت سے محفوظ رہے اور تم لوگوں پر معمولی سا بھی ظلم نہیں ہوگا۔

۳۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَلُونَهَا.

۳۰۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جو امع الکلم عطا فرمائے گئے اور میری امداد رعب سے کی گئی اور میں سور ہاتھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

۳۰۹۳: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَهُ. أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ

۳۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امع الکلم عطا فرمائے گئے اور ان کی امداد رعب سے کی گئی اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے لیکن تم لوگ ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ  
ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

۳۰۹۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَرِثُ  
بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ  
وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ.

۳۰۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات کا حکم فرمایا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جس وقت تک وہ لا الہ الا اللہ (کلمہ توحید) نہ کہہ لیں اور جس کسی نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو اس نے مجھ سے اپنا مال و جان محفوظ کر لیا مگر یہ کہ وہ شخص کسی دوسرے کی حق تلفی کرے اور اس کا حق چھین لے اور اس کے عوض اس سے اس کا مال و جان لیا جائے اور اس شخص کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

### کلمہ توحید کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ چاہے وہ شخص زبان سے ہی کلمہ توحید کا اظہار کرے اس کے دل میں کیا ہے اور کیا نہیں ہم اس کے مکلف نہیں ہیں اس شخص کے ظاہر پر حکم لگایا جائے گا اور اس کو مؤمن قرار دیا جائے گا اس کا قتل جائز اور حلال نہ ہوگا۔

۳۰۹۵: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ  
عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ  
مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ  
تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي  
نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ  
بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ  
الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُوَدُّونَهَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى

۳۰۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: اے ابو بکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں جس وقت تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عز و جل کے ذمہ ہے۔ ابو بکر نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں

اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یہی ہے۔

۳۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا پختہ عزم کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابوبکر! آپ کس طریقہ سے لوگوں سے لڑائی کریں گے حالانکہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جاسکتی ہے اور اس کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکرؓ کے سینے کو جہاد کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یونہی ہے۔

۳۰۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس وقت نبیؐ کی وفات ہوئی اور عرب کے لوگ دین سے منحرف ہو گئے تو عمرؓ فرمانے لگے: اے ابوبکر! آپ عرب سے کس طریقہ سے لڑائی کریں گے اور کہنے لگے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑائی جاری رکھوں جس وقت تک کہ وہ اس بات کی شہادت نہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں پھر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اللہ عزوجل کی قسم اگر ان لوگوں نے مجھ کو ایک بکری کا بچہ بھی دینے سے انکار کر دیا جو یہ

مَنْعَهَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

۳۰۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَأَبَانَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ رِبْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ.

۳۰۹۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا

مِنِّي دِمَاءٌ هُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ  
حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُوَدُّونَهَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى  
مَعْنَاهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ  
عَزَّوَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ  
الْحَقُّ.

رسول کریم ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے لڑائی کروں  
گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت میں نے دیکھا کہ ابو بکر  
رضی اللہ عنہ کی رائے گرامی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے تو مجھ کو بھی اس  
بات کا علم ہو گیا کہ یہی حق ہے حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ  
راوی عمران القطان قوی راوی نہیں ہیں اور یہ حدیث شریف خطا ہے  
جبکہ پہلی والی حدیث (۳۰۹۵) صحیح حدیث ہے اور جس کو زہری نے  
عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

۳۰۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو  
بُنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ لَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ  
الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ..... إِنَّمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ  
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهُ  
لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَمَا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ  
ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَى أَبِي بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلِمْتُ  
أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ  
لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ  
وَالَّذِي قَبْلَهُ الصَّوَابُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنِ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی  
وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا اور اہل  
عرب میں بعض لوگ مرتد اور دین سے منحرف ہو گئے تو حضرت عمر نے  
فرمایا: اے ابو بکر! آپ کس طریقہ سے لڑائی کریں گے؟ حالانکہ رسول  
کریم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس  
وقت تک لڑائی کروں کہ جس وقت تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ دیں اور  
اگر وہ اس کلمہ کا اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کر لیں  
گے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی ناحق قتل کرے گا یا اس کی (کسی قسم کی) حق  
تلفی کرے گا تو اس کے عوض اس کی جان و مال لی جاسکتی ہے اور اس کا  
حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ ابو بکر نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور  
زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا اس  
لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ کو ایک بکری کا بچہ  
دینے سے انکار کریں گے جو رسول کریم ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں  
اس کی عدم ادائیگی پر بھی ان سے لڑائی کروں گا۔ عمر فرماتے ہیں کہ اللہ  
کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابو بکر کے سینے کو جہاد  
کیلئے کھول دیا اور میں اس بات سے واقف ہو گیا کہ حق یہی ہے۔

۳۰۹۹: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ نَحْوَهُ.

۳۰۹۹: ترجمہ اس حدیث مبارکہ کا بھی گزشتہ حدیث مبارکہ کے مطابق  
ہی ہے۔

۳۱۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ

۳۱۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح  
وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ  
حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ  
مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ.

۳۱۰۱: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ ابْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا  
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ  
وَأَلْسِنَتِكُمْ.

۳۱۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین سے اپنے مال ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کیا کرو۔

## ۱۵۶۵: باب التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ

## باب: جہاد چھوڑ دینے پر

### الْجِهَادِ

### وعيد

۳۱۰۲: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنبَأَنَا  
وَهَيْبُ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ  
يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةِ نِفَاقٍ.

۳۱۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا ہوگا اور نہ اس کی نیت کی ہوگی تو وہ شخص نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔

## ۱۵۶۶: باب الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ

## باب: لشکر کے ساتھ نہ جانے

### السَّرِيَّةِ

### کی اجازت

۳۱۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ  
سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَفِيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۱۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کچھ مومنین مجھ سے پیچھے رہنے میں رضامند نہ ہوتے اور میرے پاس

وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفَتْ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْرُؤُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ.

ان کو (سب کو) ساتھ لے جانے کے لئے سواریاں ہوتیں تو ہر ایک اس لشکر کے ساتھ جاتا جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے جاتا ہے اور اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری تمنا ہے کہ میں راہ خدا میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں اور پھر میں قتل کیا جاؤں۔

۱۵۶۷: باب فَضْلِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى

باب: جہاد نہ کرنے والے مجاہدین کے برابر

### الْقَاعِدِينَ

نہیں ہو سکتے

۳۱۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فَبَجْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْزَلَ عَلَيْهِ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمَلِّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَفِي خِذَّةٍ عَلَيَّ فَخِذِي فَتَقَلَّتْ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ سَتْرَضَ فَخِذِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ [النساء: ۹۵] قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ يَرَوِي عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ سَعْدٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ.

۳۱۰۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ تو حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ (ناہینا صحابی) تشریف لائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھ کو پڑھ کر سنا رہے تھے پھر (ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ممکن ہوتا مجھ سے جہاد کرنا تو بلاشبہ میں مجاہد ہوتا۔ اسکے بعد اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ نازل فرمائی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ گزشتہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران کے اوپر تھی پھر مجھ پر وزن محسوس ہوا یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ میری ران ٹوٹ اور پھٹ جائے گی پھر وہ حالت وحی موقوف ہو گئی کہ جس کی وجہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ران کا وزن زیادہ محسوس ہوا۔

۳۱۰۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آیت کریمہ: لَا يَسْتَوِي

۳۱۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي



عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ نَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمَلِّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ رَسُولَهُ ﷺ وَفَخِذَهُ عَلَيَّ فِخْدِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُ فِخْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ۔

لائے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کے قابل ہوتا تو میں ضرور جہاد کرتا اس لیے کہ وہ نابینا تھے اس پر اللہ عزوجل نے غیر اُولی الضرر کے الفاظ نازل فرمائے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی یہاں تک کہ ممکن تھا کہ میری ران کچل جائے اس کے بعد وحی نازل ہونا بند ہو گئی۔

### سریہ کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں سریہ اس لشکر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں نو سپاہی سے زیادہ ہوں اور آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ رسول کریم ﷺ کے قلب مبارک میں ہر ایک جہاد میں شریک ہونے کی تمنا تھی لیکن اسلام کے شروع دور میں تنگدستی اور غربت کی وجہ سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں شریک نہیں ہو سکتے تھے اس وجہ سے رسول کریم ﷺ بھی ٹھہر جایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر جہاد میں شرکت فرمانا اس وجہ سے فائدہ مند نہ تھا کہ جہاد میں شرکت نہ کرنے والے اور گھر رہ جانے والے جہاد کے اجر و ثواب سے محروم رہتے اور ان حضرات کو آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گذرتا اور تمام حضرات کو ساتھ لے جانا ناممکن تھا اور آیت کریمہ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ كاترجمہ یہ ہے: ”گھر بیٹھ جانے والے اور راہ خدا میں لڑنے والے۔“

۳۱۰۶: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ انْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ لِي رُحْصَةٌ فَنَزَلَتْ: غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ۔

۳۱۰۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی اور تختی منگائی اور اس پر آیت کریمہ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ..... لکھوائی۔ اس وقت حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے انہوں نے عرض کیا: کیا میرے واسطے رخصت اور سہولت ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ۔

۳۱۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ..... نازل ہوئی تو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر

ہوئے وہ ایک نابینا شخص تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایک نابینا شخص ہوں میرے متعلق کیا حکم گرامی ہے؟ ابھی کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ: غَیْرُ اَوْلِیِّ الضَّرَرِ نَازِلٌ هُوْنِی (یعنی معذور لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔)

باب: جس شخص کے والدین حیات ہوں اس کو گھر رہنے کی

### اجازت

۳۱۰۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو۔

باب: جس کی صرف والدہ زندہ ہو اس کے

### لیے اجازت

۳۱۰۹: حضرت معاویہ بن جابمہ فرماتی ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے جہاد میں شرکت کا ارادہ کر لیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری والدہ صاحبہ زندہ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی خدمت کرو کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔

باب: جان و مال سے جہاد کرنے والے کے بارے میں

### احادیث

۳۱۱۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

نَزَلَتْ : لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ [النساء : ۹۵] جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ اَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَيْفَ فِيَّ وَاَنَا اَعْمَى قَالَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ غَيْرُ اَوْلِیِّ الضَّرَرِ .

۱۵۶۸: باب الرُّخْصَةُ فِي التَّخْلُفِ لِمَنْ

### لَهُ وَالِدَانِ

۳۱۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَى وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ ففِيهِمَا فَجَاهِدْ .

۱۵۶۹: باب الرُّخْصَةُ فِي التَّخْلُفِ لِمَنْ لَهُ

### وَالِدَةٌ

۳۱۰۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْذُتْ أَنْ أَعْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزُمَّهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلِهَا .

۱۵۷۰: باب فَضْلُ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ

### اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ

۳۱۱۰: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ الرَّبِيعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

۱۵۷۱: باب فَضْلُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ عَلَى قَدَمِهِ

باب: اللہ کی راہ میں پیدل چلنے والوں

کی فضیلت

۳۱۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرُهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ.

۳۱۱۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبْكِي أَحَدٌ مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَتَطْعَمَهُ النَّارُ حَتَّى يَرُدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا.

۳۱۱۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي

سب سے زیادہ افضل کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص گھاٹی میں رہتا ہو اور اللہ عزوجل سے ڈرتا ہو اور اس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔

۳۱۱۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے سہارا لگائے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو بہترین اور بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتلاؤں۔ لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ راہ خدا میں اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر یا پیدل چلتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے جبکہ بدترین شخص وہ ہے جو کہ فاجر ہے وہ اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر کسی طریقہ سے عمل نہیں کرتا۔

۳۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ عزوجل کے خوف سے ڈرتا ہے اس کو دوزخ کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک کہ دودھ چھاتی میں واپس نہیں آتا اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مسلمان کے تھنوں میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص خوف خداوندی سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ دودھ تھن میں نہ واپس آ جائے (کیونکہ یہ ناممکن ہے) اس طریقہ سے جہاد کا غبار اور دوزخ کا

الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ.

۳۱۱۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانَ وَالْحَسَدُ.

دھواں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔

۳۱۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے کسی کافر کو قتل کر ڈالا اور پھر درمیانہ راستہ اختیار کیا تو وہ شخص جہنم میں نہیں داخل ہوگا اس طریقہ سے دوزخ کی گرمی اور اس کا دھواں اور جہاد کا گرد و غبار اکٹھا نہیں ہو سکتا نیز کسی مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھا نہیں ہو سکتیں۔

۳۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

۳۱۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بندہ میں جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اس طریقہ سے کجخوی اور ایمان کبھی ایک بندہ کے قلب میں اکٹھا نہیں ہو سکتے نیز مسلمان کے قلب میں ایمان اور حسد دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔

۳۱۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا.

۳۱۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے چہرہ پر جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اسی طریقہ سے بخل اور ایمان بھی کبھی ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ.

۳۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا نہ جمع ہوں گے آدمی کے اندر۔ بعینہ بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَرُورَةُ  
ابْنُ الْبَرَيْدِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ  
اللَّجَلَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ  
غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي  
مَنْخَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا.

۳۱۱۹: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ  
أَبِي يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجَلَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِي مُسْلِمٍ وَلَا يَجْتَمِعُ  
شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۳۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ  
عَنْ شُعَيْبِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ  
اللَّجَلَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ  
عَزَّوَجَلَّ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي  
جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْمَعُ اللَّهُ فِي قَلْبِ  
امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْإِيمَانَ بِاللَّهِ وَالشُّحَّ جَمِيعًا.

۱۵۷۲: بَابُ ثَوَابِ مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي

### سَبِيلِ اللَّهِ

۳۱۲۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ لِحَقْنِي عَبَايَةَ بْنُ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ  
فَقَالَ أَبَشِرْ فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَمِعْتُ  
أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اغْبَرَتْ

۳۱۲۱: حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاؤں جہاد میں گروا لود ہوئے وہ جہنم پر حرام ہو گیا۔

پڑا ہو

۳۱۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جنہوں کا کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع رہتے انسان کے دل میں بخل اور ایمان ایک ساتھ۔

۳۱۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: مسلمان شخص میں دوزخ کا دھواں اور جہاد کا غبار اکٹھا نہیں ہوں گے اور کسی مسلمان کے قلب میں اللہ پر ایمان اور بخل اکٹھا نہیں ہوا کرتے۔

باب: جس آدمی کے پاؤں پر راہ خدا میں جہاد کا غبار

قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ.

۱۵۷۳: باب ثَوَابُ عَيْنِ سَهْرَتٍ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

۳۱۲۲: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شَمِيرٍ الرَّعْنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ التَّجِيبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَيْنُ عَلَى النَّارِ سَهْرَتٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

باب: جہاد میں رات میں جاگنے والی آنکھ کا

أَجْرٌ وَثَوَابٌ

۳۱۲۲: حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو آنکھ خدا کی راہ میں جاگی ہو وہ دوزخ پر حرام کر دی جاتی ہے۔

۱۵۷۴: باب فَضْلِ غَدْوَةٍ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

۳۱۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

باب: جہاد کے لئے صبح کے وقت فضیلت

سے متعلق

۳۱۲۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن صبح یا شام کو راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) نکلنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۷۵: باب فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

۳۱۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شَرْحِبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمُعَاهِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَعَرَبَتْ.

باب: بوقت شام جہاد کرنے کے لئے فضیلت

سے متعلق

۳۱۲۴: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ خدا میں (جہاد کرنے کے واسطے) ایک مرتبہ صبح یا شام نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۳۱۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ

۳۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالنَّائِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْآدَاءَ.

علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی مدد کرنا اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے: (۱) مجاہد کی امداد کرنا (۲) ایسے نکاح کرنے والے شخص کی امداد کرنا جو کہ ہر ایک برائی سے بچنے کے لئے نکاح کرے اور (۳) وہ غلام جو کہ حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہو اس کی امداد کرنا۔

باب: مجاہدین اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے وفد ہیں

۳۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ عزوجل کے وفد ہیں: (۱) مجاہد (۲) حج کرنے والا اور (۳) عمرہ کرنے والا۔

۱۵۷۶: باب الْغَزَاةُ وَفَدُّ اللَّهِ تَعَالَى

۳۱۲۶: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ ابْنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ وَفَدُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

باب: اللہ عزوجل مجاہد کی جن چیزوں کی کفالت کرتا ہے

اس سے متعلق

۳۱۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن صرف جہاد کی ہی نیت اور ایمان کی وجہ سے مکان سے نکلتا ہے اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری دیتے ہیں یا پھر اس کے مکان کی جانب مالِ غنیمت اور اجر کے ساتھ واپسی فرما دیتے ہیں۔

۱۵۷۷: باب مَا تَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ

۳۱۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَكْفَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِهِ وَتَصَدِيقُ كَلِمَتِهِ بَأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

۳۱۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اس کے نکلنے کی وجہ ایمان اور جہاد کے علاوہ کچھ نہیں ہوتی۔ اللہ عزوجل اس کی نگرانی اور حفاظت فرماتے ہیں

۳۱۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا

یُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّىٰ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بَابَيْهِمَا كَانَ إِمَّا يَقْتُلُ أَوْ وَفَاةٍ أَوْ أَرْدَةً إِلَىٰ مَسْكِئِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

اور اس کو جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں چاہے وہ قتل کر دیا جائے یا اس کی موت آجائے یا پھر اس کو اس کے ٹھکانہ کی جانب مال غنیمت اور ثواب اور اجر کے ساتھ واپس فرمادیتے ہیں۔

۳۱۲۹: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بَانَ يَتَوَقَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

۳۱۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے راستہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو کہ تمام دن روزہ رکھے اور عبادت میں مشغول رہے اور اللہ عزوجل خوب واقف ہیں کہ کون شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے نیز اللہ عزوجل جہاد کرنے والے شخص کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اگر وہ شخص مر جائے تو اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اگر اس کو سلامتی کے ساتھ واپس لوٹائیں گے تو غنیمت کا مال اور اجر و ثواب عطا فرما کر واپس فرمائیں گے۔

باب: ان مجاہدین کے متعلق جنہیں مال غنیمت نہ

مل سکے

۳۱۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةٌ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِيئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَاذِيَةٍ تَغْرُوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلْثِي أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثَّلْثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ.

۳۱۳۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجاہد شخص جہاد میں مشغول رہتا ہے اور مال غنیمت لیتا ہے ان کو آخرت میں ملنے والے اجر و ثواب میں سے دو تہائی ثواب دنیا میں ہی مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ آخرت کے لئے باقی رہ جاتا ہے جن مجاہدین کو مال غنیمت نہیں ملتا اور ان کو تمام کا تمام ثواب آخرت میں ملے گا۔

۳۱۳۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي صَمِنْتُ لَهُ

۳۱۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ میری رضا مندی کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے میں اس کو اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ اگر اس کو واپس کرتا ہوں تو اجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر واپس



ان ارجعته ان ارجعته بما اصاب من اجر او غنيمه وان قبضته عقرت له ورحمته۔ کرتا ہوں اور اگر دیتا ہوں تو اس کی بخشش کرتا اور اس پر رحم کرتا ہوں۔

۱۵۷۹: باب مثل المجاہدین فی سبیل اللہ عزوجل

باب: جہاد کرنے والوں کی مثال

کا بیان

۳۱۳۲: أخبرنا هناد بن السري عن ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل المجاهد في سبيل الله والله أعلم بمن يجاهد في سبيله كمثل الصائم القائم الخاشع الراكع الساجد۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خدا میں جہاد کرتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح علم ہے اس کے راستہ میں کون شخص جہاد کرتا ہے تو اس شخص کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کہ کوئی روزہ دار شخص حالت قیام اور رکوع اور سجدہ کی حالت میں ہو۔

۱۵۸۰: باب ما يعدل الجهاد في سبيل

باب: کونسا عمل جہاد کے

برابر ہے؟

اللہ عزوجل

۳۱۳۳: أخبرنا عبيد الله بن سعيد قال حدثنا حماد قال حدثنا همام قال حدثنا محمد بن جحادة قال حدثني أبو حصين أن ذكوان حدثه أن أباهريرة حدثه قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلني على عملي يعدل الجهاد قال لا أجده هل تستطيع إذا خرج المجاهد تدخل مسجدا فتقوم لا تفتروا وتصوم لا تظفروا قال من يستطيع ذلك۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ کو کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو کہ جہاد کے برابر ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ایسا کوئی عمل معلوم نہیں۔ پھر اس شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جس وقت مجاہد اپنے مکان سے باہر ہو اور تم مسجد میں داخل ہو پھر تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو اور تم ہمیشہ کھڑے رہو اور تم کبھی نہ تھکو اور تم روزہ رکھو اور نہ تم روزہ چھوڑو؟ یہ سن کر اس شخص نے عرض کیا: بھلا کون شخص یہ کام کر سکتا ہے؟

۳۱۳۴: أخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكيم عن شعيب عن الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر قال أخبرني عروة عن أبي مرواح عن أبي ذر أنه سأل نبي الله ﷺ أتى العمل خيرا قال إيمان بالله وجهاد في سبيل الله عزوجل۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کونسا کام بہتر ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ پھر عرض کیا: کونسا عمل یا رسول اللہ! سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۳۱۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۳۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے خدمت نبوی میں عرض کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ پھر کونسا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد کرنا راہ خدا میں پھر اس نے عرض کیا کونسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مبرور جو کہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو۔

**خلاصہ الباب** ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حج مقبول کی فضیلت کے بارے میں مذکور ہے اور حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ جس کے انجام دینے کے بعد انسان کا دل دنیا سے بے زار ہو اور جس حج کے بعد انسان کا دل آخرت کی طرف لگ جائے اور فکر آخرت لاحق ہو جائے۔

باب: مجاہد کے (بلند) درجے

۱۵۸۱: بَابُ دَرَجَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کابیان

عَزَّوَجَلَّ

۳۱۳۶: قَالَ الْخُرَيْثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَآنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةً دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضامند ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر رضامند ہو گیا اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا تو ایسا شخص جنت کا مستحق ہو گیا۔ راوی نے کہا کہ یہ کلمات حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اچھے معلوم ہوئے پھر انہوں نے عرض کیا کہ پھر فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی کلمات ارشاد فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسری عبادت ہے جس کی وجہ سے بندہ کے ایک سو درجات ہیں جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! وہ کونسی عبادت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا راہ خدا میں جہاد کرنا۔

**خلاصہ الباب** ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اللہ عزوجل کے پروردگار ہونے پر رضامند ہونے کی ترغیب اور فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انسان جس حال میں رہے اس کی رضا میں راضی رہے چاہے اس انسان کی مرضی کے خلاف کام ہوں یا مرضی کے مطابق۔ اس کو ذات باری پر قناعت اور توکل ضروری ہے اور انسان صرف جائز تدبیر اختیار کرنے کا مکلف اور ذمہ دار ہے اور اسلام کے لئے رضامند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ اور راستہ نہ اپنائے

اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کے طریقہ رائج اور نافذ کرے۔ واضح رہے کہ رسول کریم ﷺ کی نبوت پر وہی شخص رضامند ہوگا جو کہ حکم خداوندی کو تمام امور پر مقدم رکھے۔

۳۱۳۷: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ هَاجِرًا وَمَاتَ فِي مَوْلِدِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا بِهَا فَقَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ وَلَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوْ دِدْتُ إِنِّي أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ.

۳۱۳۷: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ ادا کی اور اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیا اور اس شخص کی وفات ہو جائے تو اللہ عزوجل اس شخص کی مغفرت فرمادے گا چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اس شخص کی موت اسی جگہ آگئی ہو کہ جہاں پر وہ شخص پیدا ہوا تھا۔ صحابہ نے یہ بات سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس خوشخبری سے ہم لوگ لوگوں کو راضی اور خوش کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں اور ہر ایک درجہ میں اس قدر فرق ہے کہ جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ درجات اس شخص کے لئے تیار کیے گئے ہیں جو کہ جہاد میں مشغول رہتے ہیں اور اگر میں اہل اسلام پر مشکل اور دشوار نہ خیال کرتا اور مجھ کو اس بات کی دشواری نہ ہوتی اور میں وہ چیز نہ پاتا کہ جس پر ان کو سوار کروں اور میرے ساتھ نہ رہنے سے اور ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی ہوتی تو میں کسی دوسرے معمولی سے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر میں زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

۱۵۸۲: بَابُ مَا لِمَنْ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

### ثَوَاب

### جَاهَدَ

۳۱۳۸: حضرت فضالہ بن عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں ذمہ دار ہوں جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری فرمانبرداری کرے اور ہجرت کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا اور ایک مکان جنت کے باہر ملے گا اور میں ذمہ دار ہوں اور جو کوئی شخص میرے اوپر ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور راہ خدا میں جہاد کرے تو اس شخص کو جنت میں ایک مکان ملے گا جنت کے باہر اور ایک مکان جنت کے اندر درمیان میں اور ایک

۳۱۳۸: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قَرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَالِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْجَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَ

جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرْفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدْعُ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ.

۳۱۳۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرَفِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تَسْلِمُ وَتَدْرُ دِينَكَ وَدِينَ أَبَانِكَ وَأَبَاءِ أَبِيكَ فَعَصَاهُ فَاسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَتَدْعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَآثَمًا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطَّوْلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تَجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتَقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقَسَّمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

۱۵۸۳: بَابُ فَضْلِ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۱۴۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

مکان جنت کے اوپر کے درجات سے اوپر کے درجات میں ملے گا اور جس شخص نے یہ کام انجام دیئے (مراد ایمان اختیار کرنا، ہجرت کرنا اور جہاد کرنا ہے) تو اس شخص نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور وہ شخص بالکل برائی سے دور رہا (مراد یہ ہے کہ اس شخص کے لئے یہ کافی ہے)۔

۳۱۳۹: حضرت سبرہ بن فاکہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے پھر اس کو روکتا ہے (سیدھے) راستہ سے اور اسلام کے راستہ سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ اس سے کہ تو مسلمان ہوتا ہے اور تو اپنے دین کو چھوڑتا ہے اور اپنے والد اور باپ دادا کے مذہب کو چھوڑتا ہے پھر انسان اس کی بات نہیں سنتا اور اسلام قبول کرتا ہے اور (شیطان) انسان کو ہجرت کے راستہ سے روکتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو اور کہتا ہے کہ ہجرت کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے گھوڑا اپنے طویلہ (گھوڑا باندھنے کی جگہ) میں پھر انسان اس بات کی انکار کرتا ہے اور انسان ہجرت کرتا ہے پھر شیطان اس کو جہاد سے روکتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لئے تو جھگڑا کرے گا اور قتل کیا جائے گا پھر لوگ تمہاری بیوی کا نکاح (دوسری جگہ) کر دیں گے اور تمہارا مال و دولت تقسیم کر لیں گے پھر انسان اس بات کو نہیں سنتا اور جہاد میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے بعد ارشاد فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ جس شخص نے یہ کام انجام دیئے اللہ عزوجل کے ذمہ اس کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے اور اگر وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اگر اس کو گرا دے یا وہ غرق ہو کر مر جائے اور فوت ہو جائے تو جب بھی اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل فرمادے۔

باب: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک

جوڑا دے

۳۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ رَوْحِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بُرِيْدِي فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلَيَّ الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضُرُورَةٍ هَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَارْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں جوڑا دے گا (یعنی دو چیز کا جوڑا جیسے کہ دو کپڑے یا دو جوتے دو گھوڑے وغیرہ وغیرہ) تو وہ شخص جنت میں اس طریقہ سے پکارا جائے گا کہ اے بندہ خدا یہ بہتر چیز ہے تو جو شخص غازی ہوگا (یعنی میدان جہاد سے کامیاب ہو کر گھر واپس ہوگا) تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا تو اس کو جہاد کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص خیرات و صدقہ نکالنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے آواز دیں گے اور جو شخص روزہ دار ہوگا تو اس کو 'باب ریان' سے آواز دیں گے (یہ سن کر) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس پر کسی قسم کا کوئی الزام ہے کہ جو شخص تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا (یعنی جب ایک سے پکارا گیا تو اب دوسرے سے پکارے جانے کی کیا ضرورت ہے؟) اور کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جو کہ تمام کے تمام دروازوں سے پکارا جائے؟ آپ نے فرمایا: تم ایسے ہی (خوش نصیب) ہو گے۔

۱۵۸۴: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ

هِيَ الْعُلْيَا

۳۱۴۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَرْثَةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَكَّرَ وَ يُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۱۴۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں تاکہ ان کا تذکرہ اور ذکر ہوتا ہے اور بعض لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں ان کو مال دولت ہاتھ آئے اور کچھ لوگ اس وجہ سے جہاد کرتے ہیں کہ اپنا درجہ اونچا ظاہر کریں پھر کون شخص ہے جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کے لئے جہاد کرے کہ اللہ عزوجل کا نام بلند ہو تو وہ شخص راہ خدا کا مجاہد ہے اور خدا کے لئے جہاد اسی کو کہتے ہیں۔

تشریح: مجاہدی جہاد محض اعلا کلمۃ اللہ کے لئے ہوتا ہے اور اس مقصد کو سامنے رکھ کر وہ میدان عمل میں آتا ہے۔ اس کا مقصد مجاہد شہید غازی کہلوانا نہیں ہوتا بلکہ دین الہی کی سر بلندی ہوتا ہے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے اور آخرت میں بہت بڑا اجر ہے۔ (جامی)

۱۵۸۵: باب مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ

فَلَانٌ جَرِيٌّ

باب: اس شخص کا بیان جو کہ بہادر کہلانے کے لئے جہاد

کرے

۳۱۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
 خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ  
 ابْنُ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ  
 النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ  
 لَهُ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا  
 سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا  
 قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى  
 اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ  
 فَلَانٌ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى  
 وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ  
 وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا  
 قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ وَعَلَّمْتُهُ  
 وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ  
 تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ  
 قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ  
 حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ  
 نِعْمَةً فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ  
 مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ وَلَمْ أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا  
 أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنْ لِيُقَالَ إِنَّهُ

۳۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا  
 کہ تین اشخاص ایسے ہیں کہ جن پر سب سے پہلے قیامت کے دن حکم ہو  
 گا: (۱) شہید شخص بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا پھر اللہ عزوجل اس کو اپنی  
 نعمتیں شمار کرے گا پھر شہید ان نعمتوں کو پہچانے گا یعنی تمام نعمت کا  
 اقرار کرے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ تم نے کونسا عمل کیا ہے یعنی ان  
 انعامات کے شکر میں؟ کہے گا کہ میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا یہاں  
 تک کہ میں شہید ہو گیا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس وجہ  
 سے جہاد کیا تھا کہ تو لوگوں میں بہادر مشہور ہو جائے اور مخلوق کہے گی کہ  
 فلاں شخص بڑا بہادر اور جرأت مند تھا اور یہ بہادری اور جرأت دنیا میں  
 مشہور ہوگی پھر اس کیلئے حکم ہوگا یعنی دوزخ کو لے جانے کا۔ پھر گھسیٹیں  
 گے اس کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیں  
 گے پھر وہ شخص پیش ہوگا کہ جس نے علم (دین) سیکھا ہوگا اور دوسروں کو  
 سکھلایا ہوگا اور قرآن کی تلاوت کی ہوگی اور اللہ اس کو اپنی نعمتیں شمار  
 کرے گا پھر یہ شخص اقرار کرے گا ان تمام نعمتوں کا پھر سوال ہوگا کہ  
 ان نعمتوں کے بدلے کیا اعمال انجام دیئے تو یہ شخص جواب دے گا کہ  
 تیرے لیے میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن کریم تیری رضامندی  
 کیلئے سکھلایا اس پر حکم سنایا جائے گا کہ یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ تو نے اس  
 لیے علم سیکھا تا کہ تو دنیا میں عالم میں مشہور ہو جائے اور تو نے قرآن اس  
 وجہ سے پڑھا تا کہ تجھ کو لوگ قاری کہیں اور تو اس نام سے شہرت حاصل  
 کر چکا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس کو (فرشتے) چہرہ کے بل کھینچ  
 لیں گے آخر کار وہ شخص دوزخ کی آگ میں جا کرے گا پھر وہ شخص  
 حاضر ہوگا کہ جس کو گنجائش دی گئی تھی اللہ کی طرف سے اور اس شخص کے  
 یہاں ہر قسم کا مال دولت تھا اس کو پھر اللہ تمام نعمتیں شمار کر دے گا اور وہ  
 شخص ان تمام نعمت کا اقرار کرے گا پھر حکم ہوگا اس کو کہ تو نے کیا عمل

جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ لَكُمْ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِي  
فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ.

اختیار کیا ان چیزوں کے بدلہ؟ تو وہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے مال دولت خرچ کیا ہر جگہ کہ جہاں تیری رضامندی تھی اور مجھ سے کوئی راستہ نہیں چھوٹا کہ جس میں تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا اس پر حکم ہوگا کہ تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانے کی وجہ سے خرچ کرتا تھا اور تو سخی مشہور ہو گیا پھر حکم ہوگا اس شخص کیلئے اور اس شخص کو منہ کے بل کھینچ لیا جائیگا۔

۱۵۸۶: باب مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَنْوِ مَنْ غَزَاهُ إِلَّا عَقَالًا

باب: جس شخص نے راہ خدا میں جہاد تو کیا لیکن اُس نے صرف ایک رستی حاصل کرنے کی نیت کی

۳۱۴۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى.

۳۱۴۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے اور نیت نہ رکھے مگر رستی حاصل کرنے کی بس اس کو وہی چیز مل جائے گی جو کہ اس کی نیت ہے (مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو جہاد کا کسی قسم کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس کی نیت میں کسی قسم کا کوئی اخلاص نہ تھا۔)

### دنیا کیلئے جہاد:

مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد کسی معمولی سے معمولی شے کے حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور ثواب حاصل مقصد نہ ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصد ہو تو اس کو کوئی ثواب نہ ملے گا۔

۳۱۴۴: أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى.

۳۱۴۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس نیت سے جہاد کرے کہ اس کو عقال (یعنی اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رستی حاصل ہو جائے) تو اس کو وہی چیز ملے گی کہ جس کا اس نے ارادہ کیا۔

۱۵۸۷: باب مَنْ غَزَا يُلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

باب: اُس غزوہ کرنے والے شخص کا بیان جو کہ مزدوری اور شہرت حاصل کرنے کی تمنا رکھے

۳۱۴۵: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ هَلَالٍ الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

۳۱۴۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اگر کوئی آدمی جہاد کرے مزدوری

کے لالچ میں (کہ دولت حاصل ہوگی) اور نام آوری کے لئے جہاد کرے؟ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اس کو کسی قسم کا ثواب نہ ملے گا۔ پھر اس آدمی نے دریافت کیا اور یہی سوال پوچھا تو اس کو آپ نے یہی جواب دیا کہ ایسے شخص کیلئے کوئی اجر و ثواب نہیں ہے۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا مگر وہ عمل جو کہ خالص اسی کے لئے ہو اور اس کے کرنے سے خالص رضا خداوندی مقصود ہو اور مال دولت اور نام اور شہرت حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس شخص کی نیکی بیکار بلکہ باعث عذاب ہوگی۔

باب: جو شخص راہ خدا میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اُتارنے

تک جہاد کرے اس کا اجر و ثواب

۳۱۴۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان اللہ جل جلالہ کے راستہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اُتارنے تک جہاد کرے تو ایسے شخص کے لئے جنت لازم ہوگئی اور جس کسی نے سچے دل سے دُعا مانگی بارگاہ خداوندی میں اپنے قتل کیے جانے کے لئے پھر وہ شخص مر گیا یا قتل کیا گیا تو اس کو شہید کے برابر اجر ہے اور جس شخص کو کسی قسم کا کوئی زخم لگ جائے راہ خدا میں یا اس پر کسی قسم کی کوئی آفت یا مصیبت آجائے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ جیسے کہ وہ ابھی زخمی ہوا ہے اور اس کا رنگ زعفرانی ہوگا اور اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی ہوگی یعنی وہ شخص بد بودار اور خراب رنگ و روپ میں نہ ہوگا اور جس شخص کے جسم میں زخم ہو۔ اللہ عزوجل اُس پر شہداء کی مہر لگا دے گا۔

باب: راہ خداوندی میں تیر پھینکنے والوں

سے متعلق

۳۱۴۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی

سَلَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ.

۱۵۸۸: باب ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ

۳۱۴۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا أُنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَاظِمِرَ أَنَّ مَعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَّيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَاءِ.

۱۵۸۹: باب مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ

۳۱۴۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ بْنُ



عَامِرٌ عَنْ شَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمِطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ يَا عَمْرُو حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْلَمَ يَبْلُغُ كَانَ لَهُ كَعْتَقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءٌ مِنْ النَّارِ عَضْوًا بَعْضًا.

۳۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نُجَيْحِ السَّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ عِدْلٌ مُحَرَّرٌ.

۳۱۳۸: حضرت ابو نوح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے راہ خدا میں تیر پھینکا تو اس کو جنت میں درجہ حاصل ہو گیا تیر مارنے کے عوض۔ حضرت ابو نوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اس دن راہ خداوندی میں سو تیر چلائے اور جس شخص نے راہ خدا میں تیر چلایا تو یہ تیر چلانا اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۳۱۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمِطِ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَرْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَبْئَةِ أَمِكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ

۳۱۳۹: حضرت کعب بن مرہ سے روایت ہے کہ ان سے شرحبیل بن سمط نے بیان کیا کہ اے کعب! ہمیں حدیث بیان کرو اور تم اسکے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی بیشی سے ڈرو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اسلام کی حالت میں راہ خداوندی میں جہاد کر کے بوڑھا ہو تو اس کا بڑھا پاقیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگا۔ شرحبیل نے بیان کیا کہ ہم کو رسول کریم کی حدیث بیان فرمائیں اور خوف الہی پیش نظر رکھنا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم تیر مارو۔ جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچ جائے گا تو اس شخص کیلئے اللہ عزوجل ایک درجہ اونچا فرمادے گا یہ بات سن کر ابن سخام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہاری والدہ کی چوکھٹ نہیں ہے (یعنی اس قدر تھوڑا اونچا) بلکہ دو درجات کے درمیان میں اس قدر فاصلہ ہے کہ جس قدر فاصلہ انسان

مِائَةٌ عَامٍ.

ایک سو سال میں طے کرتا ہے۔

۳۱۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يَعْنِي ابْنَ زَيْدِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ حَدَّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيهِ نِسْيَانٌ وَلَا تَنْقُصُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ أَخْطَا أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءً كُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۱۵۰: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راہ خداوندی میں تیر کا نشانہ لگایا یعنی تیر مارا تو چاہے وہ تیر دشمن کے لگ گیا ہو یا نشانہ غلطی سے گر گیا ہو تو اس شخص کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک غلام مسلمان آزاد کیا تو اس غلام آزاد کرنے والے شخص کا جسم کا ہر ایک عضو دوزخ کی آگ سے آزاد ہو گیا اور جس شخص کے بال راہِ الہی میں سفید پڑ گئے تو اس کے لئے (قیامت کے دن) نور ہو گا۔

۳۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبَلَّهُ.

۳۱۵۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل عزت اور بزرگی والا تین آدمیوں کو جنتی بنا دے گا ایک تیر کی وجہ سے۔ ایک تیر نیک نیتی سے بنانے والا دوسرے تیر چلانے والا اور تیسرے تیر پھینکنے والا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں زخمی ہونے

۱۵۹۰: بَابُ مَنْ كَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سے متعلق

عَزَّ وَجَلَّ

۳۱۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَنْعَبُ دَمًا لَلْوُنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ.

۳۱۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص راہ خداوندی میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کو اچھی طرح سے علم ہے کہ راہ خدا میں کون زخمی ہوتا ہے تو وہ شخص قیامت کے دن حاضر ہوگا اور اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا کہ جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۳۱۵۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۳۱۵۳: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَلَوْهُمْ بِدِمَانِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلِمٌ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا آتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَذْمِي لَوْنَهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ.

اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

☆ یہ ایک عجیب معاملہ ہے کہ اللہ کی راہ میں زخمی شخص کا زخم جس قدر بھی گہرا ہو وہ اس پر پریشان نہیں ہوتا کہ کیا بنے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں کہ جس اللہ کی محبت میں چوٹ کھائی یا دشمن نے زخم لگا دیا وہ میرا محافظ ہے اور اب بھی یہ مشاہدہ ہوا کہ زخموں سے چور شخص کے جسم میں ایک عجیب پر لطف خوشبو آتی ہے اور دلوں کو بھاتی ہے۔ اس سے بھی بعض لوگوں دین الہی کیلئے اپنے کو قربان کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ تو ہے دنیا میں ایسا عجیب سلسلہ اور پھر اللہ کے ہاں جب حاضری ہوگی تو بظاہر وہ سرخ نشان زدہ زخم ہوگا لیکن مشک جیسی خوشبو آئے گی اور خون بھی جاری ہوگا، کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی اور ہر مسلمان اس بات کا خواہاں ہوگا کہ میں بھی اللہ کے لئے اس کے راستہ یعنی دین کے لئے کوئی زخم لگواتا اور مشک جیسی خوشبو مجھ سے بھی آتی اور میں بھی یونہی اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوتا۔ (جائی)

۱۵۹۱: باب مَا يَقُولُ مَنْ يَطْعَنُ الْعَدُوَّ

باب: جس وقت دشمن زخم لگائے تو کیا کہنا چاہئے؟

۳۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَ قَالَ أَنبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَذَرَتْهُمْ الْمُشْرِكُونَ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتِلْ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ التَفَّتْ فَإِذَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ

۳۱۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن جس وقت مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور وہ بھاگ گئے تو رسول کریم ایک کونے میں تھے بارہ انصاری حضرات میں اور ان میں طلحہ بن عبد اللہ بھی تھے مشرکین نے ان کو گھیر لیا اس خیال سے کہ یہ کچھ ہی لوگ ہیں (ان کو حملہ کر کے ختم کر ڈالو) رسول کریم نے ان کی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا اب ہم لوگوں کی جانب سے کون جنگ کرے گا؟ اور ہم کو کون بچائے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم اپنے حال پر رہو یعنی تم ٹھہرے رہو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں۔ آپ نے فرمایا: تو۔ پھر تو وہ شخص جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو گیا پھر آپ نے لوگوں کی جانب دیکھا اور فرمایا: قوم کی کون شخص حفاظت کرے گا یعنی ان کی جانب سے لڑائی کرے گا؟ طلحہ نے عرض کیا کہ میں یا رسول اللہ! اس پر آپ نے فرمایا: تم اپنی حالت پر رہو۔ ایک انصاری شخص نے کہا: میں یا رسول

فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ وَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَيُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتَّى يُقْتَلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَلِقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدِ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسِبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعْتِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ.

اللہ! آپ نے فرمایا: پھر اس نے جنگ کی یہاں تک کہ وہ شخص شہید ہو گیا پھر برابر اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور ایک ایک انصاری شخص لڑائی کرنے کے لئے نکلتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول کریم اور طلحہ رہ گئے اس وقت آپ نے فرمایا کہ اب کون شخص لڑائی کرے گا؟ طلحہ نے فرمایا کہ میں۔ پھر طلحہ نے بھی لڑائی کی پہلے گیارہ لوگوں کی طرح۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایک زبردست زخم لگا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں۔ انہوں نے کہا حس (یہ جملہ درد اور تکلیف کے وقت بولا جاتا ہے) نبی نے فرمایا اگر تم بسم اللہ کہتے (جب تم کو زخم لگا تھا) تو تم کو فرشتے اٹھاتے اور تم کو لوگ دیکھتے رہتے۔ پھر اللہ نے مشرکین کا رخ موڑ دیا۔

۱۵۹۲: باب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَارْتَدَّ

عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

وہ شہید ہو جائے؟

۳۱۵۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَوَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَحْيَى قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَرْتَجِزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمَ مَا تَقُولُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

۳۱۵۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر میں میرے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہ کر بہت جنگ کی پھر (اتفاق سے) اس کی تلوار پلٹ کر اس کے ہی لگ گئی پھر وہ اسی تلوار سے مر گیا اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا بہت تذکرہ فرمایا اور اس کی وفات سے متعلق شک ہو گیا اس لیے کہ وہ مر گیا تھا خود اپنے ہی ہتھیار سے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اگر اجازت عطا فرمائیں تو میں رجز پڑھوں (یہ کلمات اہل عرب جنگ کے وقت پڑھتے ہیں تاکہ خوب دل کھول کر جنگ کی جاسکے) پھر رسول کریم نے اس کو حکم فرمایا اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اکوع رضی اللہ عنہ! تم سوچ سمجھ کر گفتگو کرو۔ اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر عنایت خداوندی شامل حال نہ ہوتی تو ہم کو راہ ہدایت نصیب نہ ہوتی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑھتے اس پر رسول کریم نے جواب دیا کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اکوع نے نقل کیا پھر یا اللہ جل و شانہ ہم کو اطمینان عطا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ . فَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَكَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ أَحْيَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنْ نَاسًا لِيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنَ إِسْلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنْ نَاسًا لِيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ .

فرمادے اور دشمن کے مقابلہ میں ہمارے پاؤں قائم رکھے (یعنی ثابت قدمی عطا فرما) اور مشرکین بدل گئے پھر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت میں اپنا رجز مکمل کر چکا تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے اس طریقہ سے کیا؟ یعنی مذکورہ بالا رجز کس کی ایجاد ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بھائی کی اللہ رحم فرمائے اس پر پھر عرض کیا کہ میں نے یا رسول اللہ! خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اس پر نماز پڑھنے سے اور کہتے تھے یہ آدمی اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ سعی میں قتل ہوا ہے اور درحقیقت وہ شخص مجاہد ہوا۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں نے دریافت کیا کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث میں کہ میں نے دریافت کیا سلمہ بن اکوع کے لڑکے سے اس نے اپنے والد سے اسی طریقہ سے حدیث بیان فرمائی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جس وقت ابن اکوع نے کہا کہ لوگ اندیشہ کرتے تھے اس کی نماز (بر بناء اندیشہ خودکشی) پڑھنے سے اسکے جواب میں فرمایا نبی نے کہ وہ لوگ جھوٹے ہیں اور وہ شخص تو جہاد کی کوشش میں قتل ہوا ہے اور وہ شخص مجاہد ہوا اور اس کے دو اجر ہیں یہ جملہ آپ نے انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا۔

تشریح ☆ اپنی ہی تلوار کا پلٹ کر لگنا اور اس سے موت کا واقع ہو جانا کسی بھی طرح سے خودکشی کے زمرے میں نہیں آتا کیونکہ سب جانتے ہیں کہ وہ جہاد کی غرض سے میدان کارزار میں اتر اور دشمن پر حملہ آور بھی تھا۔ اس پر شہادت کا متمنی بھی تھا۔ دورانِ حملہ غیر اختیاری طور پر تلوار لگنے سے شہید ہو گیا تو اس کی شہادت کے درجہ میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کا کلی طور پر ازالہ کر دیا۔ انگلیوں سے اشارہ اور دو گنا ثواب کے ملنے کی خوشخبری سے تصدیق فرما کر۔ (جامی)

باب ۱۵۹۳: باب تَمَنَّى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

باب: راهِ الہی میں شہید ہونے کی تمنا کرنے

سے متعلق

تعالیٰ

۳۱۵۶: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ بِالْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ذُكْوَانُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي

۳۱۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر گراں نہ گذرتا تو کسی ادنیٰ لشکر سے بھی پیچھے نہ رہتا لیکن لوگوں کو بار برداری میسر نہیں اور میں وہ چیز نہیں پاتا ہوں جس پر ان سب کو سوار کروں اور لوگوں پر یہ بات

کہ تم اتخلف عن سریتہ ولکن لا یجدون حمولہ ولا  
اجد ما احمیلہم علیہ ویسئو علیہم ان یتخلفوا  
عنی ولو ددت انی قتلت فی سبیل اللہ ثم احييت  
ثم قتلت ثم احييت ثم قتلت ثلاثا۔

گراں ہے کہ میرا ان سے ساتھ چھوٹ جائے اور میں اس بات کی  
بہت خواہش کرتا ہوں کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور میں پھر  
زندہ کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں۔ یہ جملے تین  
مرتبہ فرمائے۔

۳۱۵۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ  
رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ  
يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا آجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا  
تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْرُزُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ  
أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ۔

۳۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ  
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایماندار لوگوں کو میرا ساتھ  
چھوڑنے سے ناگواری نہ ہوتی اور یہ دشواری بھی نہ ہوتی کہ میں  
وہ چیز نہیں پاتا ہوں کہ جس پر ان کو سوار کروں تو میں کسی معمولی  
سے معمولی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا۔ جب وہ لشکر راہ خدا میں جہاد  
کرے۔ مجھ کو اپنی جان کے مالک کی قسم کہ میری عین تمنا ہے کہ  
میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید  
کیا جاؤں۔

۳۱۵۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ  
عَنْ بَحْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ  
بْنِ نَفِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ مَا مِنْ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا  
تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَ أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا  
غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ وَلَا أَنْ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ  
يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدْرِ۔

۳۱۵۸: حضرت ابن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کا دل نہ  
چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں پھر واپس آئے اگرچہ اس کو  
پوری دنیا دے دی جائے مگر شہید آدمی تمنا کرے گا کہ میں پھر دنیا  
میں واپس جاؤں اور دوبارہ راہ خداوندی میں شہید ہو جاؤں۔ ابن  
ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے لیے راہ خدا میں شہید  
ہونا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ مجھ کو دنیا اور سب کچھ دے دیا  
جائے۔

باب: راہ خداوندی میں شہید ہونے

سے متعلق

۱۵۹۳: بَابُ ثَوَابِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ

۳۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ  
رَجُلٌ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۳۱۵۹: حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے غزوہ احد کے  
دن کہا: یا رسول اللہ! ارشاد فرمائیں اگر میں شہید کیا جاؤں راہ الہی میں  
تو میرا ٹھکانہ کس جگہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جنت میں۔ پھر اس شخص

نے ہاتھ میں لی ہوئی کھجوریں (دوسری طرف) ڈال دیں (وہ شخص اس وقت کھجوریں کھا رہا تھا لیکن جنت حاصل کرنے کے شوق میں اس نے کھجوریں ایک طرف ڈال دیں اور وہ) جنگ لڑا اور شہید ہو گیا۔

باب: اُس شخص کا بیان جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے اور اس

پر قرض ہو

۳۱۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور آپؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس نے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیں اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر و ثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرمادے گا؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبریل نے ابھی ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجر نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگرچہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)

۳۱۶۱: حضرت عبداللہ بن ابوقنادہؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں ثابت قدمی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور جہاد سے منہ نہ پھیروں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؐ خاموش رہے ایک گھڑی تک پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ سائل

فَإِنِّ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأُلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

۱۵۹۵: باب مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تَعَالَى وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ

۳۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيْكْفِرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ آيُنَ السَّائِلُ آيُنَا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَاذَا قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيْكْفِرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَأَرْنِي بِهِ جِبْرِيْلُ آيُنَا.

۳۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيْكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُودِيَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِلَّا الَّذِينَ كَذَبُوا لِي جَبْرِئِلُ

کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں قتل کیا جاؤں راہ خدا میں ثابت قدم رہ کر اجر و ثواب کیلئے جہاد کروں اور اس سے نہ ہٹ جاؤں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا خدا تعالیٰ میری مغفرت فرمادے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں مگر مقروض کی مغفرت نہیں کی جائے گی (کیونکہ قرض بندہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل نے ابھی مجھ سے خاموشی سے فرمایا ہے (ابن حجر نے فرمایا دوسرے ظلم بھی جو کہ انسان دوسرے بندوں پر کرتا ہے وہ معاف نہ ہونگے اگرچہ شہید ہو جس وقت تک بندہ سے معاف نہ کرائے وہ حقوق معاف نہ ہونگے)۔

۳۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ إِلَّا الَّذِينَ قَالُوا لِي ذَلِكَ

۳۱۶۲: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے جہاد کا تذکرہ ہوا کہ جہاد کرنا خدا کے راستہ میں اور ایمان لانا اللہ عزوجل پر تمام کاموں سے زیادہ ہے کہ اس دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں جہاد کروں راہ خدا میں تو کیا اللہ عزوجل میری غلطیاں معاف فرمادے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اگر وہ ثابت قدم رہے اور اس کی نیت ثواب کی رہے اور دشمن کو پشت نہ دکھلائے لیکن قرض معاف نہیں ہو سکتا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۱۶۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتَّى أَقْتَلَ أَيْكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هَذَا جَبْرِئِلُ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ دَيْنٌ

۳۱۶۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ارشاد فرمائیں یا رسول اللہ! اگر میں یہ تلوار راہ خدا میں ماروں اجر و ثواب کیلئے اور ثابت قدم رہوں اور چہرہ نہ پھیروں دشمن کے مقابلہ سے تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو مجھ سے دور فرمادے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پس جس وقت وہ شخص رخصت ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو آواز دی اور فرمایا: یہ دیکھ لو! جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرا قرضہ معاف نہیں ہوگا۔



۱۵۹۶: باب مَا يَتَمَنَّى فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ

باب: راہِ الہی میں جہاد کرنے والا کس چیز کی تمنا

کرے گا؟

۳۱۶۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی جان قتل نہیں ہوتی جس کے لیے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتری ہو کہ اس کو اچھا معلوم ہو یہ بات کہ وہ دنیا کی طرف واپس آئے ایسی حالت پر کہ اس کو تمام دنیا حاصل ہو جائے (مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بخشش ہو گئی تو اس کو تمنا نہیں کہ وہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ اس کو سب کچھ مل جائے) لیکن شہید چاہتا اور تمنا کرتا ہے کہ وہ پھر دنیا میں واپس آجائے اور دوبارہ راہِ خدا میں قتل ہو جائے۔

۳۱۶۴: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ عَبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ نَحْبٌ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى.

باب: جنت میں کس چیز کی تمنا ہوگی؟

۳۱۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت والوں میں سے پیش کیا جائے گا پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: اے اولادِ آدم! تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا تو وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر اس سے اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تجھ کو کس قسم کا ٹھکانہ ملا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو عمدہ جگہ نصیب ہوئی پھر فرمائے گا ان سے اللہ عزوجل کہ مانگ اور تمنا کر کسی چیز کی تو وہ عرض کرے گا کہ میں مانگتا ہوں لیکن مجھ کو دنیا کی جانب بھیجنا کہ میں تیرے راستہ میں شہید ہو جاؤں اور دس مرتبہ وہ اس تمنا کا اظہار کرے گا۔

۱۵۹۷: باب مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

۳۱۶۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرٍ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُرَدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.

باب: اس بات کا بیان کہ شہید کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے؟

۳۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو اسی قدر تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کو چٹکی لینے میں ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹل کے کاٹنے میں ہوتی ہے) پھر اس کے بعد آرام ہی آرام ہے۔

۱۵۹۸: باب مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

۳۱۶۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقُقَعَاءِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسًّا

الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ الْقُرْصَةَ يُقْرِصُهَا.

### ۱۵۹۹: باب مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

### باب: شہادت کی تمنا کرنا

۳۱۶۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سچے دل کے ساتھ اللہ عزوجل سے شہادت کی تمنا کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے مقام شہداء تک پہنچا ہی دیتا ہے اگرچہ اُس کو بستر پر ہی موت آئے۔

۳۱۶۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

۳۱۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی وفات ان پانچ حالتوں میں ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک شہید ہے: (۱) راہ خدا میں شامل ہو کر وہ قتل ہو جائے (۲) یا غرق ہو جائے (۳) یا دست کے مرض میں وفات پا جائے (۴) یا طاعون کے مرض میں اس کی موت واقع ہو جائے یا (۵) کوئی خاتون حالت نفاس میں فوت ہو جائے ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

۳۱۶۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ.

۳۱۶۹: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) جھگڑا (یعنی اختلاف) ہوگا شہدا اور ان لوگوں کے درمیان (جو کہ اپنے بستر پر) ہمارے پروردگار کے سامنے ان آدمیوں کے لئے جو کہ وبا سے مر گئے ہیں تو شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ اس طریقہ سے قتل کیے گئے ہیں کہ جس طریقہ سے ہم لوگ قتل کیے گئے تھے اور بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں اس لیے کہ یہ لوگ ہم لوگوں کی طرح سے بستروں پر مرے ہیں اس پر ہمارے پروردگار کی جانب سے حکم ہو گا کہ ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملاقات کرتے ہیں تو بلاشبہ شہداء میں سے ہیں اور جس وقت زخموں کو دیکھیں گے تو یہ زخم ان

۳۱۶۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا بُحَيْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشَّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الدِّينِ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونَ فَيَقُولُ الشَّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا انظُرُوا إِلَى جَرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشَبَّهَ جَرَاحُهُمْ جَرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جَرَاحُهُمْ قَدْ أَشَبَّهَتْ

جِرَاحَهُمْ

کے شہدا کے مانند ہوں گے۔

۱۶۰۰: بابِ اجْتِمَاعِ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي

باب: شہید اور اس آدمی کے متعلق جو کہ قاتل تھا ان دونوں کے متعلق احادیث

سَبِيلِ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ

۳۱۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى لِيَضْحَكَ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ.

۳۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل بزرگی اور عظمت والا اس بات سے حیرت اور تعجب کرتا ہے ان دو شخصوں سے کہ وہ دونوں لڑائی کریں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے اور دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا: اللہ عزوجل ہنستا ہے ان دو آدمیوں کے معاملہ کی جانب کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔

۱۶۰۱: باب تَفْسِيرِ ذَلِكَ

باب: مذکورہ بالا حدیث کی تفسیر

۳۱۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ ابْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فَيَسْتَشْهَدُ.

۳۱۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کریں اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے اور اس کا بیان اس طریقہ سے ہے کہ ان میں سے ایک آدمی راہ خدا میں لڑائی کرتا تھا اور وہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا اور قتل کرنے والے شخص نے توبہ کی یعنی اللہ عزوجل نے اس کو اسلام کی دولت سے نوازا اس کے بعد وہ شخص بھی راہ خدا میں لڑائی کر کے شہید ہو گیا اور شہادت کا درجہ حاصل کر گیا۔

۱۶۰۲: باب فَضْلِ الرَّبَاطِ

باب: پہرا دینے کی فضیلت

۳۱۷۲: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقَبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ السَّمِطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ

۳۱۷۲: حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ الہی میں ایک دن اور ایک رات کا پہرہ دیا تو اس شخص کو ایک مہینہ روزہ کا ثواب ملا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا تو اس کے لئے جاری رہے گا اس قدر اجر و ثواب اور اس کا رزق جاری رہے گا اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے

وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِي لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ مِمَّنْ بَجِيَ كَمَا  
الْأَجْرِ وَأُجْرِي عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفِتَانِ.

۳۱۷۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرْحَيْلِ بْنِ  
السَّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ  
كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ  
الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفِتَانَ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ.

۳۱۷۳: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے راہ خدا  
میں ایک دن اور رات کا پہرہ دیا تو اس کو ایک مہینہ کے روزے نماز  
کا ثواب ملے گا اور اس کا کام جاری رہے گا جو وہ انجام دے رہا تھا  
اور وہ شخص قبر اور حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق موقوف  
نہ ہوگا۔

۳۱۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زَهْرَةَ ابْنِ مَعْبُدٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ  
فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.

۳۱۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن کا راہ خدا میں  
پہرہ دینا ہزار دنوں سے بہتر ہے اور ہزار درجات سے افضل  
ہے۔

۳۱۷۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى  
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ.

تشریح ☆ دین الہی کی بقاء کے لئے جہاد میں نکلنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ہر چھوٹے بڑے عمل پر اجر و ثواب ملتا  
ہے۔ جب سب مجاہدین سونے لگیں تو ظاہر ہے کہ دشمن تو حملے کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے گا اور مجاہدین کو ختم  
کرنے کے ارادے سے وہ بڑے سے بڑا حملہ کر کے بہت زیادہ نقصان کر سکتا ہے تو اس حالت میں جو بھی مجاہد پہرہ دیتا ہے تو  
ایک رات اور دن کا پہرہ دینے پر ہزار دنوں کے برابر کا ثواب ملتا ہے۔ اس وجہ سے کہ سب خطرات کی بابت جانتے بوجھتے اس  
نے پہرہ دینے والا عمل پسند کیا کہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا اور دیگر کی محفوظ کروائی۔ (جامی)

باب: سمندر میں جہاد کی فضیلت

۱۶۰۳: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

۳۱۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ  
۳۱۷۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

کریم (مقام) قباء کی جانب تشریف لے جاتے تو ایک روز آپ ام حرام کے یہاں تشریف لائے وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلا رہی تھی اور حضرت ام حرام ملحان کی لڑکی تھی جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ اتفاق سے ایک دن ان کے گھر رسول کریم تشریف لائے تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور وہ بیٹھ کر آپ کے سر مبارک میں (مالش) کرنے لگ گئیں پھر رسول کریم سو گئے۔ پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے۔ وہ خاتون یہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیا چیز دیکھ کر ہنس رہے تھے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے دکھلائے گئے اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھتے ہیں یا آپ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ بادشاہوں کی طرح سے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ راوی کو اس میں شک ہو گیا یعنی آپ نے لفظ ”مثل“ فرمایا تھا۔ یا اس کے بغیر فرمایا تھا۔ ملحان کی لڑکی نقل کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ عزوجل سے دعا مانگیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان میں سے بنادے (یعنی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل کر دے) آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی پھر سو گئے اور حارث کی روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ نیند سے بیدار ہوئے آپ ہنس پڑے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں آپ نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا میں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہو چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے وقت سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۳۱۷۷: حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے مکان پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے قیلول فرمایا۔ پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے تو میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان

مُسْكِينِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قَبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ تَحْتِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْتَكِبُونَ نَجَسَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ شَكَتُ إِسْحَقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَرِثُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

۳۱۷۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكَ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ قُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ وَرَكِبَتْ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قَدِمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَ عَثَمًا فَاَنْدَقَتْ عَنْقَهَا.

ہوں آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے چند لوگ اس سمندر میں اس طرح سوار ہوئے جس طریقہ سے کہ بادشاہ تخت پر۔ میں نے عرض کیا آپ اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ مجھ کو بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا تم ان ہی میں سے ہو۔ پھر آپ دوسری مرتبہ سو گئے اور اس طریقہ سے ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے اس مرتبہ دریافت کیا تو آپ نے وہ ہی جواب دیا جو کہ پہلے جواب دیا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے اولین میں سے ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ سمندر میں سوار ہو گئے تو وہ ان کے ساتھ سوار ہو گئیں جس وقت سمندر سے نکلیں تو ایک نخر لایا گیا وہ اس پر سوار ہو گئیں اور گر گئیں جس سے کہ ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

## باب ۱۶۰۳: غزوة الهند

## باب: ہند میں جہاد کرنا

۳۱۷۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ عَنْ سَيَّارِ ح قَالَ وَأَبَانَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُيَيْدَةَ وَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا انْفَقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أَقْتَلْتُ كُنْتُ مِنَ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرَجِعُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

۳۱۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہو تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیسا) ہوں گا جو کہ عذاب دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۷۹: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عُيَيْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا انْفَقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ

۳۱۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہند میں مسلمان جہاد کریں گے اگر وہ میری حیات میں ہو تو میں اس کے لئے اپنا جان و مال صرف کر دوں گا۔ چنانچہ اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں سب سے زیادہ افضل شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں زندہ بچ گیا تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَحَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

عنه (جیسا) ہوں گا جو کہ عذابِ دوزخ سے آزاد اور بری کر دیا گیا ہے۔

۳۱۸۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَخِي مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْبُهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةُ تَغْرُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةُ تَكُونُ مَعَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ.

۳۱۸۰: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرمادیں گے ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

### ۱۶۰۵: باب غزوة الترك والحبشة

### باب: ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق

۳۱۸۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سَكِينَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِذَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدَّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [الأنعام: ۱۱۵] فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلَّمَانُ الْفَارِسِيُّ قَانِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدَّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرَ فَبَرَقَتْ بَرَقَةٌ فَرَأَاهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّلَاثَةَ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدَّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ

۳۱۸۱: رسول کریم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ آپ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا تو اس وقت (یعنی خندق کھودنے کے وقت) ایک بڑا پتھر نکل آیا تو اس کی وجہ سے خندق کے کھودنے میں مشکل پیش آگئی اور لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل ہو گیا۔ رسول کریم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جس سے پتھر توڑا جاتا ہے اور آپ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارہ پر رکھی اور یعنی آپ نے آیت کریمہ: تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا تَلَاوَت فرمائی اور آپ نے ہتھیار اٹھا کر مارا اور پتھر ٹوٹ کر گر پڑا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ”تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں پورا ہوا اور کوئی اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا نہیں اس وقت حضرت سلمان فارسی وہاں کھڑے تھے اور رسول کریم دیکھ رہے تھے آپ کے مارنے کے وقت ایک بجلی جیسی چمک ہوئی۔ پھر دوسری مرتبہ وہ ہی آیت تلاوت فرما کر آپ نے اس ہتھیار سے مارا۔ پھر ایسی ہی بجلی جیسی چمک ظاہر ہوئی اور دوسری تہائی پتھر سے الگ ہو گئی تیسری مرتبہ آیت کریمہ تلاوت فرما کر جب مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر گیا اور آپ وہاں سے ہٹ گئے آپ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر تشریف فرما ہو گئے۔ سلمان فارسی نے عرض

الْعَلَيْهِ ﴿۱﴾ فَنَدَرَ الثُّلُثَ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
فَأَخَذَ رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
رَأَيْتَكَ حِينَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةَ الْإِثْمَانِ  
مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ يَا سَلْمَانُ رَأَيْتَ  
ذَلِكَ فَقَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ فَإِنِّي حِينَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْأُولَى رُفِعَتْ لِي  
مَدَائِنُ كِسْرَى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى  
رَأَيْتُهَا بِعَيْنِي قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُ اللَّهُ أَنْ  
يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُعْثِمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخْرِتَ بَايَدِنَا  
بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ  
لِي مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنِي  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُ اللَّهُ  
أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُعْثِمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخْرِتَ بَايَدِنَا  
بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّلَاثَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ  
الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرَى حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنِي  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ  
دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَّعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرُكَ مَا  
تَرَكَوكُمْ

کیا کہ یا رسول اللہ! میں دیکھ رہا تھا کہ جس وقت آپ چوٹ مار رہے  
تھے اس کے ساتھ ایک بجلی چمک رہی تھی آپ نے فرمایا تم یہ بات دیکھ  
رہے تھے سلمان! اس پر سلمان نے عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس  
نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا ہے پھر رسول کریم  
نے ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے پہلی چوٹ ماری تو میرے سامنے  
سے پردے ہٹا دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے شہر  
فارس کے اور جو اس کے نزدیک کی بستیاں ہیں اور بہت سے شہر دیکھے  
ہیں جو لوگ اس جگہ موجود تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ  
اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ ان شہروں کو ہم لوگوں کے ہاتھوں فتح  
فرمادیں اور ہم لوگوں کو وہاں کا مال و دولت عطا فرمادے اور فرمایا کہ  
جس وقت میں نے دوسری چوٹ ماری تو قیصر کے شہر روم اور اس کے  
زردیک کے علاقے سب کے سب میرے سامنے کر دیئے گئے۔ کہ  
جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل ہم لوگوں کے ہاتھوں سے ان شہروں کو تباہ و  
برباد کر دے ہم لوگ وہاں کا مال غنیمت لوٹ لیں اور ہم کو ان پر فتح  
حاصل ہو۔ آپ نے یہ دعا بھی فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت میں  
نے تیسری مرتبہ چوٹ ماری تو میرے سامنے حبشہ کے شہر اور اسکے آس  
پاس کی بستیاں کر دی گئیں جن کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر  
آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ ترک اور حبشہ کے لوگوں کو اس وقت  
تک نہ چھیڑنا جس وقت تک وہ تم کو نہ چھیڑیں (یعنی جب تک وہ لوگ  
تم پر حملہ نہ کریں تو تم بھی ان پر حملہ نہ کرنا)۔

تشریح ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خندق کھودنا کوئی عام یا غیر اہم بات نہیں۔ یہ عمل ویسے تو باقی بھی وہاں موجود  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق خندق کھود رہے تھے۔ یکا یک تین مرتبہ ضربات پر بجلی  
کی چمک کی طرح روشنی نکلنے پر پہلی ضرب سے شہر فارس اور نزدیک کی بستیاں دوسری ضرب پر قیصر کا شہر روم اور نزدیک  
کی بستیاں تیسری ضرب پر حبشہ اور نزدیک کی بستیوں کا فتح ہونا کی خوشخبری دینا ایک تو یہ بتاتا ہے کہ یہاں اسلام پھیلے گا  
دوسرا یہ کہ جہاد ہر صورت جاری رکھنا اور مال غنیمت کے حصول پر اس کو جہادی سامان تیار کرنے پر لگانا جس عمل سے  
تمہارے دین اسلام کی اور تمہاری اپنی بھی بقاء ہے۔ (جامی)



۳۱۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرِكَ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمَشُونَ فِي الشَّعْرِ.

۳۱۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان ترکی لوگوں سے جنگ نہیں کریں گے اور ان لوگوں کے منہ ڈھالوں کی طرح چھپے ہوں گے اور وہ لوگ بال ہی پہنیں گے اور بالوں ہی میں وہ لوگ چلیں گے (یعنی ان لوگوں کے بال جو توتوں تک ہوں گے)۔

## باب ۱۶۰۶: الْإِسْتِنصَارِ بِالضَّعِيفِ

۳۱۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.

۳۱۸۳: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کا مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس امت کی امداد کمزور افراد کی دعا اور ان کے خلوص سے فرمائیں گے۔

تشریح ☆ ایسے ضعفاء جو کہ مالی بدنی لحاظ سے جہاد سے بظاہر قاصر ہیں لیکن ایمان قوی رکھتے ہیں وہ مجاہدین میدان کارزار کے لئے دعاؤں کی خاطر ہاتھ اٹھائیں رکھیں اور مجاہدین کی فتح کے لئے بجز و انکساری اور درود سے دعا کرتے رہیں ان کی دعاؤں میں بڑا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی اسلحہ ہی کی طرح مجاہدین کے لئے ایک تحفہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (جامی)

۳۱۸۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ بِالْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ابْنُ الْغُرْنِيِّ الضَّعِيفَ فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تَرْزُقُونَ وَتَنْصَرُونَ بِضَعْفَانِكُمْ.

۳۱۸۴: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے میرے واسطے تم لوگ کمزور لوگوں کو تلاش کیا کرو کیونکہ ان ہی کی وجہ سے تم کو روزی پہنچائی جاتی ہے اور تم لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔

## باب ۱۶۰۷: بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۳۱۸۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحَرِثِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ

۳۱۸۵: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا گویا کہ اس

سَعِيدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۱۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۳۱۸۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کو آمادہ کیا گویا کہ اس نے خود جہاد کیا اس طریقہ سے جس شخص نے مجاہد کے گھر کے لوگوں کی بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال اور نگرانی کی تو گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۱۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ آتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَأَنْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَعْدٍ وَطَلْحَةُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مَلَائَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَعَتْ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهْلُنَا طَلْحَةُ أَهْلُنَا الزُّبَيْرُ أَهْلُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَّمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّاعُ مِرْبَدَةَ بِنْتِ فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي

۳۱۸۷: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کرنے کیلئے نکلے تو مدینہ منورہ گئے چنانچہ ہم لوگ ابھی اپنے اپنے ٹھکانوں پر اپنی سواریاں تیار کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہیں اور کافی خوفزدہ ہیں۔ ہم لوگ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان چاروں طرف اکٹھا ہیں ان میں حضرت علیؓ طلحہؓ زبیرؓ سعد بن ابی وقاصؓ جملہ بھی شامل ہیں اس دوران عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹ رکھی تھی جس سے کہ سر بھی ڈھکا ہوا تھا وہ فرمانے لگے کہ کیا طلحہؓ زبیرؓ اور سعد رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کا مرید (یعنی اونٹ یا بکریاں باندھنے کی جگہ یا کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ) خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے گا چنانچہ میں نے وہ مرید ۲۵۲۰ ہزار میں خریدا اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا اجر ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں اللہ عزوجل گواہ ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا

مَسْجِدِنَا وَآجِرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ  
 أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَّمُونَ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتِغَى  
 بِنِرْ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتِغَتْهَا بَغْذَا وَكَذَا فَاتَّيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ  
 ابْتِغَتْهَا بَغْذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةَ لِلْمُسْلِمِينَ  
 وَآجِرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ  
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَّمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ  
 يُجَهِّزُ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ  
 فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا عَقَالًا وَلَا حِطَامًا  
 فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ  
 اللَّهُمَّ أَشْهَدُ

تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جو شخص روم کے کنوئیں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے گا چنانچہ میں نے اس کو اتنی اتنی مقدار اور رقم دے کر خریدی اور خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو اللہ عزوجل تم کو اس کا اجر عطا فرمائے گا انہوں نے کہا کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا: پھر میں تم کو اس ذات کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت رسول کریمؐ نے لوگوں کے چہروں کی جانب دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو شخص ان کو جنگ کرنے کے لئے تیار کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو معاف کر دے گا یعنی غزوہ تبوک کیلئے جاتے وقت تو میں نے ان کو اس طریقہ سے آمادہ کیا کہ کسی کو اونٹ وغیرہ باندھنے یا اس کی لگام کیلئے رسی کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی انہوں نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ عثمانؓ فرمانے لگے اے خدا تو گواہ ہے۔

تشریح ☆ جہاد کرنا خود ایک عظیم عمل ہے اور اس کے لئے دعوت دینا کہ لوگ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ ایک مجاہد کی دعوت سے کئی مجاہد جہاد کے عمل کو لے کر میدان میں اتریں کہ ان کی مقدار سے ہی دشمن مرعوب ہو جائیں اور موجودہ زمانہ میں تو یقین جانئے کہ جہاد ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے آج بھی مغرب خائف ہے۔ (جامی)

باب: راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

۱۶۰۸: باب فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سے متعلق

تعالیٰ

۳۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ  
 مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ  
 حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ  
 اتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ  
 يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ  
 مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ

۳۱۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص راہ خدا میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اس کو جنت میں اس طریقہ سے آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے! یہ (خیر) تیرے واسطے ہے چنانچہ جو نمازی ہوگا تو اس کو نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو مجاہد ہوگا تو اس کو باب جہاد سے اور جو خیرات کرنے والا ہوگا تو اس کو خیرات کے دروازہ سے اور جو روزہ دار شخص ہوگا تو اس کو باب ریان سے آواز دی جائے گی۔ یہ بات سن کر حضرت ابو بکر

باب الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ  
 بِابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ  
 بِابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ  
 هَذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ  
 الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَارْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو ان میں سے ایک دروازہ سے آواز  
 دی جائے گی اس کو کسی دوسرے دروازہ سے پکارے جانے کی  
 ضرورت تو نہیں؟ لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا کہ جو کہ ان تمام کے  
 تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور  
 مجھ کو توقع ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوں گے۔

۳۱۸۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ  
 الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
 قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ  
 الْجَنَّةِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلَمْ فَادْخُلْ فَقَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۳۱۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی راہ خدا میں کسی چیز کا ایک جوڑا دے گا  
 تو اس کو جنت کے نگران جنت کے دروازوں سے پکاریں گے: اے  
 فلاں! تم اس طرف آ جاؤ اور تم لوگ اس طرف سے داخل ہو جاؤ۔ اس  
 پر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ آدمی تو بالکل ہی  
 نقصان میں نہیں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُمید ہے تم  
 ان ہی میں سے ہو۔

۳۱۹۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ  
 ابْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ  
 ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدَّثَنِي قَالَ نَعَمْ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ  
 مَالٍ لَهُ زَوْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَاجَةُ  
 الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يُدْعَوُهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ  
 قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقْرَتَيْنِ.

۳۱۹۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ارشاد فرمایا: جس مسلمان نے ہر ایک قسم کے مال میں سے ایک جوڑا  
 راہ خدا میں خرچ کیا ہوگا تو جنت کے تمام محافظ اس شخص کے استقبال  
 کے لئے آئیں گے اور اپنی اپنی چیزوں کی جانب بلائیں گے راوی نقل  
 کرتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کس طریقہ سے؟ تو  
 انہوں نے فرمایا کہ مثلاً اگر اس شخص کے پاس اونٹ ہیں تو دو اونٹ  
 دے دو اور یہ گائے ہیں تو دو گائے دے دو۔

۳۱۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ  
 سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الرَّكْبِيِّ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۳۱۹۱: حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص راہ خدا میں ایک چیز خرچ کرتا  
 ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھ دیتے ہیں۔

يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.  
 تشریح ☆ اپنے حلال مال سے مجاہدین کی خوب معاونت کرنا ایسا ہے جیسے وہ مجاہدین کے ساتھ میدان کارزار میں مصروف  
 جہاد ہو۔ مجاہدین کی مالی امداد کرنا اس مجاہد کی شہادت کی صورت میں اس کے اہل و عیال کی مالی مدد کرنا اور ان کا ہر طرح سے  
 خیال رکھنا چاہیے۔ گویا کہ یوں جانے کہ وہ محسن اسلام ہیں اور ہمیں مشرکین کی ایذا رسانیوں سے بچانے والے۔ (جامی)

۱۶۰۹: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے

کی فضیلت

۳۱۹۲ أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أبا عَمْرٍو بِالشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ.

۳۱۹۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُحَيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانٍ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنَبْهُهُ أَجْرًا كُلَّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسَمِعَةَ وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

۳۱۹۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک مہار والی اونٹنی راہ خدا میں صدقہ کے طور سے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اس کے عوض سات سو مہار والی اونٹنیاں عطا ہوں گی۔

۳۱۹۳: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو یہ کہ کوئی آدمی اللہ عزوجل کی رضامندی کیلئے جہاد کرے اور وہ امام کی فرمانبرداری کرے اور اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز (راہ خدا میں) خرچ کرے اور اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے اور فساد سے محفوظ رہے تو اس آدمی کا سونا جاگنا تمام کا تمام ثواب ہے لیکن جو کوئی ریا کاری یا دوسروں کو سنانے کیلئے جہاد کرے اور امام کی نافرمانی کرے اور زمین پر فتنہ مچائے تو ایسے انسان کا اس حالت میں واپس آنا دشوار ہے (وہ شخص عذاب میں ضرور مبتلا ہوگا)۔

۱۶۱۰: باب حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

۳۱۹۴: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَاللَّفْظُ لِحُسَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلِفُ فِي امْرَأَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فَيُخَوِّنُهُ فِيهَا إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت

۳۱۹۴: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواتین مجاہدین غیر مجاہدین پر اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے ان کی مائیں اور اگر کوئی شخص مجاہدین کی خواتین کی نگرانی کرتے ہوئے خیانت (یعنی گناہ) کا ارتکاب کرے گا تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد اس شخص کے اعمال میں سے جو دل چاہے وہ لے لے گا اب تمہاری کیا رائے ہے؟ (خوب غور کر لو)۔

۱۶۱۱: باب مَنْ خَانَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ

باب: جو شخص مجاہد کے گھروالوں کے ساتھ خیانت کرے

۳۱۹۵: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ ابْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُجْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ تَحْرِمُهُنَّ وَأَمَهَاتِهِمْ وَإِذَا خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ لَخَعَانَهُ قَبْلَ لَهْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

۳۱۹۵: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھنے والے پر خواتین مجاہدین اس طریقہ سے حرام ہیں جس طریقہ سے کہ ان پر ان کی مائیں۔ اس وجہ سے اگر کسی مجاہد نے کسی کو اپنے اہل خانہ کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور اس نے اس میں خیانت کی تو قیامت کے روز مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس شخص نے تیرے گھر والوں کے متعلق تجھ سے خیانت کی تھی اس وجہ سے تم اس شخص کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے سکتے ہو اب تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟

۳۱۹۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَعْنَبُ كُوفِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأَمَهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَيْقَالُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ انْفَتَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرَوْنَ يَدْعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا.

۳۱۹۶: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر بیٹھے رہنے والے لوگوں پر مجاہدین کی خواتین ان کی ماؤں کی طرح سے حرام ہیں اگر گھر بیٹھے رہنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے مکان کی حفاظت کرنے کے درمیان (خیانت اور گناہ) کا مرتکب ہوگا تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کر دیا جائے گا اور مجاہد شخص سے کہا جائے گا کہ اے فلاں شخص! یہ فلاں شخص ہے تم اس کے نیک اعمال میں سے جس قدر دل چاہے لے لو۔ پھر رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا وہ اس کے نیک اعمال میں سے کچھ باقی چھوڑ دے گا؟ (یعنی یقیناً تمام نیک اعمال لے لے گا)۔

تشریح ☆ اللہ جل شانہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد اللہ کی نظروں میں سب سے پیارا ہے۔ جس نے جان ہتھیلی پر رکھ کر میدانِ عمل میں اپنے آپ کو اتارا اس کے اہل و عیال کا ہر طرح سے خیال کرنا پیچھے رہنے والے مسلمانوں پر ضروری ہے اور اگر کوئی بد بخت مجاہدین کی غیر موجودگی میں ان کی بد خوئی وغیرہ جیسے فتنج کاموں میں مصروف ہوگا تو بقول نبی کریم ﷺ ایسا خائن خالی ہاتھ اللہ عزوجل کے پاس پہنچے گا اور اپنے تمام اعمال ضائع کروا بیٹھے گا اور اس کی کیا حالت ہوگی یہ سب تو جان ہی سکتے ہیں۔ (جامی)

۳۱۹۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاهِدُوا بَأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ. اپنے مال دولت سے جہاد کرو۔

۳۱۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنی زبانوں سے اور اپنے مال دولت سے جہاد کرو۔

۳۱۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الشَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ الْأَصْبَغِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَاتِ وَقَالَ مَنْ خَافَ نَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۱۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو ہلاک کر ڈالنے کا حکم کیا اور فرمایا: جو کوئی ان کے بدلہ سے خوف کرے گا اس کا ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۳۱۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِينَ وَيَقْلُنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ إِلَّا مَنْ قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ شُهَدَاءَ كُمْ إِذَا لَقِيَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرْقُ شَهَادَةٌ وَالغُرْقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُومُ يَعْنِي الْهَدَمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ شَهِيدَةٍ قَالَ رَجُلٌ أَتَبَكِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعُهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِينَ عَلَيْهِ بَاكِئَةً.

۳۱۹۹: حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو روتے ہوئے سنا وہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری آرزو تھی کہ تم لوگ جہاد میں شہید ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ اس شخص کو شہید خیال کرتے ہو جو کہ جہاد میں شہید ہو؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں میں بہت کم شہدا ہوتے لیکن جہاد میں مارا جانے والا شخص شہید ہے اور پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص شہید ہے اور جل کر مرنے والا شخص شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا شخص شہید ہے اور مرض ذات الجنب میں مرنے والا شخص شہید ہے پھر ایک آدمی نے عرض کیا کہ کیا تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں رورہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو تم رونے دو اس لیے کہ مرنے سے قبل رونا ممنوع نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مر جائے تو کوئی رونے والا نہ روئے۔

۳۲۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الطَّائِنِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَبْرِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتِ فَكِي النِّسَاءِ فَقَالَ جَبْرٌ أَتَبْكِينَ مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعُهُنَّ يَبْكِينَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِينَ بَاكِئَةً.

۳۲۰۰: حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تو خواتین رورہی تھیں۔ اس پر جبر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم لوگوں میں تو ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور تم رورہی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو جس وقت تک وہ ان میں (زندہ) موجود ہیں رونے دو لیکن جس وقت مر جائے تو کوئی رونے والی خاتون نہ روئے (یعنی نہ کوئی مرد روئے اور نہ ہی عورت)۔

(۲۶)

## کِتَابُ النِّكَاحِ

## نکاح سے متعلقہ احادیث

باب: نبی ﷺ کا نکاح سے متعلق فرمان اور ازواج رضی اللہ عنہن

اور ان کے بارے میں جو کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر

حلال فرمائی لیکن لوگوں کے لئے حلال نہیں اور اس کا

سبب اعزاز نبوی اور آپ ﷺ پر فضیلت مطلع فرمانا ہے

۳۲۰۱: حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ

رسول کریم ﷺ کی اہلیہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شرکت کی

جو کہ (مقام) سرف پر ہوا چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ

میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جس وقت تم لوگ ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کو حرکت نہ

دینا بلکہ سکون و اطمینان سے اس کو اٹھانا۔ رسول کریم ﷺ کی نو

بیویاں تھیں جن میں سے آٹھ کا نمبر آپ ﷺ مقرر فرمایا کرتے تھے

اور ایک اہلیہ محترمہ کا نمبر مقرر نہیں فرماتے تھے۔

۳۲۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت وفات

نبوی ﷺ ہوئی تو آپ ﷺ کے نکاح مبارک میں نو بیویاں تھیں

جن میں سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ ﷺ تمام کے پاس

تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنا نمبر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا۔

۳۲۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

۱۶۱۲: باب ذِکْرُ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي

النِّكَاحِ وَأَزْوَاجِهِ وَمَا أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ

ﷺ وَحَظْرَةَ عَلَى خَلْقِهِ زِيَادَةً فِي كَرَامَتِهِ وَ

تَنْبِيهَا لِفَضِيلَتِهِ

۳۲۰۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ

حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

بَسْرَفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ مَيْمُونَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ

جَنَازَتَهَا فَلَا تُزْعِرْ عَوْهَا وَلَا تُزَلِّزْ لَوْهَا فَإِنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ

فَكَانَ يَفْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةً لَمْ يَكُنْ يَفْسِمُ لَهَا.

۳۲۰۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيبُهُنَّ

إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ.

۳۲۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ



ابن زُرَيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

ابن زُرَيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

۳۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقُولُ أَوْتَهَبُ الْحُرَّةَ نَفْسَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ [الأحزاب: ۵۱]

۳۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقُولُ أَوْتَهَبُ الْحُرَّةَ نَفْسَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ [الأحزاب: ۵۱]

قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يَسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يَسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

۳۲۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتْ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبُ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَنْ سَوَّرَ الْقُرْآنَ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُورِ الْقُرْآنِ.

۳۲۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتْ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبُ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَنْ سَوَّرَ الْقُرْآنَ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُورِ الْقُرْآنِ.

سورتوں کے عوض اس کا نکاح اس خاتون سے فرما دیا۔

تشریح ☆ نبی کریم ﷺ نے کس قدر آسانی فرمادی یہی نہیں کہ صرف امیر لوگ شادی کر سکتے ہیں اور جو غریب اور نادار ہیں وہ شادی نہیں کر سکتے۔ یہ شخص کہ جس کے پاس لوہے کی انگوٹھی تک مہر دینے کے لئے نہ تھی ہر کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کتنا غریب ہوگا۔ لیکن قربان جائے نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر کہ چند سورتیں جو اسے یاد تھیں ان کے عوض اس کا نکاح کر دیا۔ آگے بندہ محتق اور اللہ پہ توکل کرنے والا ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ سورا سے پیدا کر دیتا ہے۔ (جامی)

۱۶۱۳: باب مَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيَّ

رَسُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَمَهُ عَلَيَّ خَلْقَهُ

لِيَزِيدَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قُرْبَةً إِلَيْهِ

۳۲۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ابْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُخَيَّرَ أَزْوَاجَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَأَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرُكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُعَجِّلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبِي لَا يَأْمُرُنِي بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ﴾

[الأحزاب: ۲۸]

فَقُلْتُ فِي هَذَا اسْتَأْمِرُ أَبِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ.

۳۲۰۷: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصُّلْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ أَوْ كَانَ طَلَاقًا.

۳۲۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

باب: جو کام اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کا مقام

بلند فرمانے کے لئے آپ ﷺ پر فرض فرمائے اور عام

لوگوں کے لئے حرام فرمائے؟

۳۲۰۶: ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں کہ جس وقت نبی کو حکم فرمایا گیا کہ آپ اپنی بیویوں کو اختیار عطا فرمادیں آپ اس دن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے آغاز فرمایا اور فرمایا میں تم سے ایک بات بتلانے والا ہوں لیکن تم (اس مسئلہ میں) والدین کی رائے مشورہ کے بغیر فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ میرے والدین کبھی مجھ کو آپ سے (یعنی اس ذات مبارک سے) الگ کرنے کا حکم نہیں فرمائیں گے پھر رسول کریم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ..... یعنی اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے فرمادیں اگر تم کو دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کی خواہش ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال و دولت دے کر حسن و خوبی سے رخصت کروں اور اگر تم خدا اور اس کے رسول اور آخرت کی خواہش رکھتی ہو تو تم میں سے نیک (اور اعلیٰ کردار کی) خواتین کیلئے اللہ نے اجر عظیم مقرر فرما رکھا ہے (جب آپ اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہو گئے) تو میں نے عرض کیا کیا اسی مسئلہ میں آپ مجھ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کا حکم فرما رہے ہیں میں تو خدا اور اس کے رسول اور آخرت کی خواہش رکھتی ہوں۔

۳۲۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار عطا فرما دیا تھا تو کیا اس سے طلاق واقع ہو گئی۔

۳۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ فَاحْتَرَنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَقًا.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا تھا کہ یہ طلاق نہیں تھی۔

۳۲۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

۳۲۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال تھیں۔

۳۲۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أُحِلَّ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

۳۲۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے قبل اس بات کا اختیار عطا فرمادیا تھا کہ خواتین میں سے جس سے دل چاہے نکاح فرما سکتے ہیں۔

### باب: نکاح کی ترغیب سے متعلق

### ۱۶۱۴: بَابُ الْحِثِّ عَلَى النِّكَاحِ

۳۲۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَعْضٌ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالْصَوْمُ لَهُ وَجَاءَ.

۳۲۱۱: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم میں سے کوئی نان نفقہ کی قوت رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ اس سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں اس قدر طاقت نہ ہو تو روزہ اس کی شہوت میں کمی کر دے گا۔

۳۲۱۲: أَخْبَرَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ لَكَ فِي فِتَاةٍ أَرْوَجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَعْضٌ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ

۳۲۱۲: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود سے فرمایا کہ اگر تمہارا دل چاہے تو میں تمہارا نکاح ایک جوان خاتون سے کروں۔ پھر ابن مسعود نے علقمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور کہا کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی بیوی کا نان و نفقہ برداشت کرنے کی قوت رکھتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہیے اس لیے کہ اس سے نگاہ نیچی (حفاظت میں) رہتی ہے اور شرم گاہ کی حفاظت رہتی ہے لیکن اگر کسی شخص میں قوت نہ ہو تو وہ شخص روزے

وَجَاءَ.

رکھ لے اس طریقہ سے اس کی شہوت میں کمی واقع ہو جائے گی۔

۳۲۱۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسْوَدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُحْفُوظٍ.

۳۲۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث نقل ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سند میں مذکور حضرت اسود محفوظ راوی نہیں ہیں۔

۳۲۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلَْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وَجَاءَ.

۳۲۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جو انو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے اس لئے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو بد نظری سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جس کو طاقت نہیں تو اس کو چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ اس کے واسطے روزہ شہوت کو توڑنے کا باعث ہوگا۔

۳۲۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۳۲۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: اے جو انو تم میں سے جس شخص میں قوت ہو تو وہ شخص نکاح کرے۔

۳۲۱۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنَى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا أُرِوْجُكَ جَارِيَةً شَابَةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تَذَكَّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَا لِيَنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

۳۲۱۶: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مقام) منیٰ میں جا رہا تھا کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہو گئی انہوں نے فرمایا اے ابو عبدالرحمن کیا میں آپ کا نکاح ایک جوان لڑکی سے نہ کرادوں جو کہ آپ کو گذرے ہوئے دن یاد کرادے (یعنی دل خوش کر دے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ یہ بات آج بیان کر رہے ہو اور رسول کریم نے ہم سے یہ بات بہت پہلے ارشاد فرمائی تھی مگر اے جو انو! تم لوگوں میں سے جس میں قوت ہو اس کو نکاح کرنا چاہیے۔

## باب ۱۶۱۵: باب النَّهْيِ عَنِ التَّبْتُلِ

## باب: ترکِ نکاح کی ممانعت

۳۲۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَى عُمَانَ التَّبْتُلَ وَلَوْ أذِنَ لَهُ لَأَخْتَصَيْنَا. جاتے۔

۳۲۱۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو نکاح نہ کرنے سے منع فرمایا اگر رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرمائی ہوتی تو ہم لوگ خصی ہو  
جاتے۔

## مجرد رہنے کی ممانعت:

مذکورہ بالا اصل حدیث شریف میں لفظ تبتل فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہی نکاح وغیرہ تمام چیزیں چھوڑ کر دنیا سے  
بے زار ہو جانا۔ اسلام نے اس کی سختی سے ممانعت فرمائی اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا: ((لا رهبانية في  
الاسلام)) اور مذکورہ حدیث شریف کے آخر میں لفظ خصی فرمایا گیا ہے اس کا مطلب ہے کسی علاج یا دوا وغیرہ سے شہوت ختم  
کر ڈالنا واضح رہے کہ خصی ہو جانا اور آج کل کے اعتبار سے نس بندی وغیرہ کرنا حرام ہے اور اس حدیث شریف میں مفہوم یہی  
مراد ہے کہ ہم لوگ نکاح کرتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے۔

۳۲۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّبْتُلِ.

۳۲۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح  
چھوڑنے (مجرد رہنے) کی ممانعت فرمائی۔ (یعنی اگر عورت کا نان و  
نقذ ادا کرنے کی طاقت ہے تو ضرور نکاح کرنا چاہیے)۔

۳۲۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ  
هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ  
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّبْتُلِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتَادَةَ أَثَبْتُ وَأَحْفَظُ مِنْ أَشْعَثَ  
وَحَدِيثُ أَشْعَثَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۳۲۱۹: اسی مضمون کی حدیث حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی  
نقل ہے۔

۳۲۲۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ  
شَابٌّ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا  
اتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي فَأَعْرَضَ عَنِّي النَّبِيُّ ﷺ  
حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّتْ الْقَلَمُ بِمَا

۳۲۲۰: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
چونکہ میں ایک جوان شخص ہوں اس وجہ سے مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ  
ہو کہ میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں لیکن مجھ میں اس قدر طاقت  
بھی نہیں کہ میں نکاح کر سکوں تو کیا میں خصی نہ ہو جاؤں؟ یہ سن کر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور کا رخ دوسری طرف فرمایا۔ یہاں تک

انہوں نے تین مرتبہ یہی عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! قلم خشک ہو گیا ہے اور جو کچھ (مقدر میں) لکھا جا چکا ہے۔ وہ ہر صورت پیش آ کر رہے گا چاہے تم خصی ہو یا نہ ہو۔

۳۲۲۱: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں داخل ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ ﷺ سے نکاح نہ کرنے سے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا اس سلسلہ میں کیا مشورہ ہے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرنا کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا... (یعنی ہم نے آپ سے قبل بھی رسول بھیجے تھے جن کو بیویاں بھی دی تھیں اور اولاد بھی دی تھی) پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس وجہ سے تم ترک نکاح نہ اپنانا۔

۳۲۲۲: حضرت انس فرماتے ہیں صحابہ میں سے بعض حضرات فرمانے لگے کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا دوسرے صحابی نے کہا کہ میں گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ایک صحابی کہنے لگے کہ میں کبھی بستر پر نہیں سوؤں گا (وغیرہ وغیرہ) اور ایک صحابی کہنے لگے کہ میں روزے نہیں چھوڑوں گا (یعنی جائز چیز کو اپنے واسطے ناجائز کرنے لگے اور اسی کا نام تبثّل ہے) چنانچہ جس وقت نبی کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور فرمایا کیا معاملہ ہے کہ لوگ اس اس طرح سے کہہ رہے ہیں حالانکہ میں نماز بھی ادا کرتا ہوں، سوتا بھی ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور روزے چھوڑتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں پس جو کوئی میری سنت سے کنارہ کشی کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

باب: جو کوئی گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے نکاح کرتا

ہے تو اللہ عزوجل اس کی مدد فرماتے ہیں

۳۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی امداد کرنا اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ

أَنْتَ لَاقٍ فَاحْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْذَعُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْزَاعِيُّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۳۲۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعِ الْمَازِنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنِ التَّبْتُلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً﴾ [الرعد: ۳۸] فَلَا تَتَّبَلْ.

۳۲۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُومُ فَلَا أَفِطِرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا لِكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأَفِطِرُ وَاتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

۱۶۱۶: بَابُ مَعُونَةِ اللَّهِ النَّاكِحِ الَّذِي يُرِيدُ

الْعَفَافَ

۳۲۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

واجب کر لیا ہے: ① وہ مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہو  
② وہ نکاح کرنے والا شخص جو کہ اس مقصد سے نکاح کرے کہ  
میں گناہ سے بچوں گا ③ اور راہ خدا میں جہاد کرنے والا شخص۔

باب: کنواری لڑکیوں سے نکاح سے متعلق احادیث

رسول ﷺ

۳۲۲۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نکاح کیا اور  
خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے  
نکاح کر لیا ہے اے جابر! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے  
فرمایا: بیوہ خاتون سے (نکاح کیا ہے) یا کنواری لڑکی سے؟ میں نے  
عرض کیا کہ بیوہ خاتون سے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی  
سے کس وجہ سے شادی نہیں کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔

۳۲۲۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کی مجھ  
سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے جابرؓ! کیا تم ہمارے بعد بیوی  
والے ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے  
فرمایا: کنواری سے شادی کی یا بیوہ عورت سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ  
سے۔ آپؐ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں کی جو تم سے کھیلتی۔

باب: عورت کا اس کے ہم عمر سے

نکاح کرنا

۳۲۲۶: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں  
کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے  
نکاح کرنے کے لئے پیغام (یعنی رشتہ بھیجا) تو رسول کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہیں پھر حضرت علیؓ نے پیغام بھیجا  
تو آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر دیا۔

باب: غلام کا آزاد عورت سے نکاح

۳۲۲۷: حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن

ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقُّ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ  
الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّائِحُ الَّذِي يُرِيدُ  
الْعَفَاةَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۶۱۷: باب نِكَاحُ

الْأَبْكَارِ

۳۲۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاتَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَنْتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
بِكْرًا أَمْ تَيْيًّا فَقُلْتُ تَيْيًّا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تَلَاعِبَهَا  
وَتَلَاعِبَكَ.

۳۲۲۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ  
امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبْكَرًا  
أَمْ أَيْسًا قُلْتُ أَيْسًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تَلَاعِبَهَا.

۱۶۱۸: باب تَزْوِجِ الْمَرَأَةِ مِثْلَهَا

فِي السِّنِّ

۳۲۲۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ  
بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيُّ  
فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

۱۶۱۹: باب تَزْوِجِ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

۳۲۲۷: أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي إِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسِ الْبَتَّةِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتَهَا فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالْإِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكِنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكِنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقِهَا هِيَ بِقِيَّةٍ طَلَّقَهَا وَأَمَرَهَا الْحَرِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحَرِثِ وَعِيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَهَا بِهِ زَوْجَهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكِنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيُّنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَعْتَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَانْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا لِحَدِيثٍ مِنْ أَحَدٍ قَبْلِكَ وَسَأَخُذُ بِالْقَضِيَّةِ

عمر و بن عثمان نے جوانی ہی میں سعید بن زید کی لڑکی جن کی والدہ قیس کی لڑکی ہیں کو تین طلاقیں دے دیں یہ مروان کے امیر ہونے کے زمانہ کی بات ہے اس پر ان کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو کے گھر سے منتقل ہو جانے کا حکم دیا۔ جب مروان کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے ان کو حکم فرمایا کہ اپنے مکان واپس چلے جائیں اور اس جگہ رہیں اور دریافت کیا کہ ان کی عدت پوری ہونے سے قبل وہ گھر چھوڑ جانے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے کہلوایا کہ میری خالہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بات کا حکم دیا تھا تو حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں حضرت ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھی چنانچہ جس وقت رسول کریم نے علی گویمین کا امیر مقرر کیا تو ابو عمرو بھی انکے ساتھ چلے گئے اور جاتے ہوئے مجھے دو طلاق بھی بھیج دی جو تین میں سے بچ گئی تھی پھر حارث بن ہشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو مجھ کو نفقہ دینے کا کہلا بھیجا میں نے ان دونوں سے دریافت کرایا۔ ابو عمرو نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ تو کہنے لگے خدا کی قسم اس کو خرچ تو ایسی صورت میں ملے گا کہ وہ خاتون حمل سے ہو اور وہ ہمارے مکان میں ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔ پھر میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور واقعہ عرض کیا تو آپ نے بھی ان دونوں کی بات کی تصدیق کی اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کہاں منتقل ہوں؟ آپ نے فرمایا: ابن مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ جو نابینا ہیں اور جن کا تذکرہ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں کیا ہے۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے انکے یہاں عدت مکمل کی اور میں اپنے کپڑے اتار دیا کرتی تھی اسلئے کہ وہ دیکھ نہیں سکتے تھے (اتارنے سے مراد اوپر کے کپڑے چادر وغیرہ ہیں نہ کہ بالکل برہنہ ہونا) یہاں تک کہ رسول کریم نے انکا نکاح اسامہ بن زید سے فرما دیا لیکن مروان نے انکی اس حدیث شریف پر نکیر نہیں فرمائی اس وجہ سے میں تو اس پر عمل کروں گا جس پر کہ لوگوں کو میں نے عمل کرتے



الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصِرًا.

ہوئے دیکھا ہے یہ روایت اختصار اور خلاصہ کے ساتھ نقل ہے۔

**خلاصہ الباب** ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے نکاح سے متعلق مذکور ہے واضح رہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا عربی نسل کی خاتون تھیں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ایک غلام کے لڑکے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا نکاح فرمادیا اور ان دونوں کو رشتہ ازواج میں منسلک فرمادیا۔

۳۲۲۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلَى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَةَ فَوْرَثَ مِنْ مِيرَانِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي: ﴿ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَأَخًا فِي الدِّينِ مُخْتَصِرًا.

۳۲۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ (بدری صحابی) نے سالم کو اپنا بیٹا بنایا اور ان کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ سے کیا حالانکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زید کو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنی کو لوگ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے اور اُسے اُس کی میراث میں سے حصہ دیتے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: اُدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ یعنی: تم انہیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہی اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں الغرض جس کے باپ کے متعلق علم نہ ہو تو وہ دینی بھائی اور دوست ہے۔ یہ حدیث یہاں مختصراً نقل کی گئی ہے۔

۳۲۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ وَامِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلَى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَأَنْكَحَ أَبُو حُدَيْفَةَ بْنَ

۳۲۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتبہ بن ربیعہ ان حضرات میں سے تھے کہ جن حضرات نے غزوہ بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت فرمائی انہوں نے بھی ایک انصاری خاتون کے غلام سالم کو اپنا بیٹا بنالیا تھا جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ پھر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند بنت ولید کے ہمراہ فرما دیا جو کہ پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں اور اس

عُبَّةٌ سَالِمًا ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَّةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَّةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِي قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ رَدَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَمِي مِنْ أَوْلِيكَ إِلَى أَبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ أَبُوهُ رَدَّ إِلَى مَوَالِيهِ.

وقت قریش کی تمام بیوہ خواتین سے افضل تھیں چنانچہ جس وقت اللہ عزوجل نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ﴾ تو ہر ایک منہ بولے بیٹے کو اس کے والد کی طرف منسوب کیا جانے لگا اور اگر کسی کے والد کا علم نہ ہوتا تو اس کے مولاؤں کی جانب اس کا نسب منسوب کیا جاتا۔

## باب ۱۶۲۰: باب الْحَسَبُ

## باب: حسب سے متعلق فرمان نبوی ﷺ

۳۲۳۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَبَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ.

۳۲۳۰: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں کہ دنیا داروں کا حسب جس کے پیچھے وہ لوگ دوڑتے ہیں مال دولت ہے۔

## باب ۱۶۲۱: باب عَلَى مَا تَنْكَحُ

## متعلق حدیث

## الْمَرَاةُ

۳۲۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا أَمْ نَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ نَيْبًا قَالَ فَهَلَا بَكَرًا تَلَاعِبُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَلِكَ إِذَا أَنَّ الْمَرْأَةَ تَنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَا لَهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے دور نبویؐ میں ایک خاتون سے نکاح کیا پھر آپؐ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اے جابر! کیا تم نکاح کر چکے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: کسی کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری بہنیں ہیں میں نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ میرے اور میری بہنوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ ہے تو تم نے اچھا کیا پھر فرمایا: عورت سے اسکے دین اُسکی دولت اور اسکے حسن و جمال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے تم کو چاہیے کہ تم کسی دین دار خاتون کو اختیار کرو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں۔

## نکاح کیسی خاتون سے کیا جائے؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نکاح سے متعلق بنیادی ہدایات مذکور ہیں۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ نکاح، عقل مند ذہین، دیندار خاتون سے کرنا چاہیے اگر تم اس طرح کرو گے تو تم حسد کرنے والے لوگ تمہارے بارے میں کہیں گے کہ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہو جائیں یعنی مٹی میں تمہارے ہاتھ مل جائیں اس حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ تم اگر اس پر عمل نہیں کرو گے تو تمہارے ہاتھ مٹی میں مل جائیں یعنی تم کو بھلائی اور خیر نصیب نہ ہو اور اس طرح کے جملے اردو میں بھی محاورہ میں دعا اور بددعا کے طور سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۶۲۲: باب گر اھیۃ تزویج

باب: بانجھ خاتون سے شادی کے مکروہ ہونے سے

العقیم

متعلق

۳۲۳۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ  
يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ  
وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَاتَزَّوَّجُهَا فَفَهَاهُ ثُمَّ آتَاهُ  
الثَّانِيَةَ فَفَهَاهُ ثُمَّ آتَاهُ الثَّلَاثَةَ فَفَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا  
الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ.

۳۲۳۲: حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے  
خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو ایک حسب و  
نسب والی خاتون ملی ہے لیکن وہ عورت بانجھ ہے کیا میں اس سے  
نکاح کر سکتا ہوں؟ آپ نے اس سے شادی کرنے کو منع فرمادیا پھر  
دوسرا شخص حاضر ہوا تو اس کو بھی منع فرمادیا پھر تیسرا آدمی حاضر ہوا تو  
اس کو بھی منع فرمادیا اور فرمایا کہ تم ایسی خواتین سے نکاح کرو کہ جو  
اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں اور مرد (یعنی شوہر سے)  
محبت کرنے والی ہوں اسلئے کہ میں تم سے امت کو بڑھاؤنگا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! دور حاضر میں تو اغیار نے زیادہ اور اپنوں نے کم کم، اس بیماری کو عام  
کرنے کیلئے تمام کوششیں بروئے کار لا چھوڑی ہیں کہ بچے کم ہوں، زیادہ نہ ہوں اور نبی کریم ﷺ نے بانجھ خاتون  
سے کئی صحابہ کو نکاح کی ممانعت فرمائی اور کہا کہ ایسی خاتون سے شادی ہو کہ اس سے بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں، میں  
قیامت کے دن اپنی امت کے زیادہ ہونے پر فخر کروں گا۔ اس سے وہ بدنصیب لوگ جو کہ یہود و نصاریٰ کی اس  
سازش کہ ”کم بچے خوشحال گھرانہ“ کے سلوگن کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے اپنی صلاحیتیں لگا کر خدا و رسول  
(ﷺ) کی ناراضگی مول لے کر اپنا ہر طرح کا نقصان کر رہے ہیں، اس پر سب کو توبہ کرنی چاہیے اور فوری طور پر  
ایسی لغو دوائیوں (احتیاطیوں) وغیرہ کو ترک کر دینا چاہیے (جبکہ خاتون کو کوئی جسمانی بیماری بھی لاحق نہ ہو)۔

(جامی)

## باب تزویج الزانیۃ

## باب: زانیہ سے نکاح

۳۲۳۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأَسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ خَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزَّيْنَةَ قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الدُّنْدُلُ هَذَا الَّذِي يَحْمِلُ أُسْرَاءَ كُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخُدْمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَابِيَّةٌ فَجَاؤَا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَكَ فَكَلْتُ عَنْهُ كَبَلَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكِحْ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ:

﴿ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ﴾

[ النور: ۳ ]

فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحُهَا.

۳۲۳۳: حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل فرماتے ہیں مرثد بن ابی مرثد ایک قوت والے شخص تھے جو کہ قیدیوں کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ لایا کرتے تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو لے جانے کیلئے بلایا وہاں پر مکہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک زنا کار عورت تھی جو انکی دوست تھی جس وقت وہ عورت نکلی تو اس نے دیوار پر میرا سایہ دیکھا اور کہنے لگی کہ کون شخص ہے؟ مرثد! اے مرثد! خوش آمدید آ جاؤ۔ تم آج کی رات ہمارے پاس قیام کرو۔ میں نے عرض کیا: اے عناق! رسول کریم نے زنا حرام قرار دیا ہے۔ اس بات پر وہ (خفا ہو کر اونچا) کہنے لگی: اے خیمہ والو یہ وہ دلدل ہے جو تم لوگوں کے قیدیوں کو مکہ سے مدینہ لے جاتا ہے چنانچہ میں عندمہ (پہاڑ) کی جانب دوڑا اور میرے پیچھے آٹھ آدمی دوڑے وہ لوگ آئے اور یہاں تک کہ انہوں نے میرے سر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا جس کے قطرات اڑ کر میرے اوپر پڑے۔ لیکن اللہ نے ان کو مجھ کو دیکھنے سے اندھا کر دیا پھر میں اپنے ساتھی کے پاس پہنچا اور اس کو اٹھا کر روانہ کر دیا۔ جس وقت ہم لوگ مقام اراف پہنچے تو میں نے اس کی قید کھول ڈالی۔ پھر میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عناق نام کی خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن نبی نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ آیت: الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا..... نازل ہوئی یعنی زنا کار عورت سے وہی شخص شادی کر سکتا ہے جو کہ خود زنا کرنے والا ہو یا پھر مشرک ہو۔ اسکے بعد آپ نے مجھ کو بلا کر یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: تم اس عورت سے شادی نہ کرو۔

## زنا کار عورت سے شادی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی مصلحت کی وجہ سے زنا کار عورت سے شادی کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے مسئلہ یہ ہے کہ زنا کار عورت سے شادی درست ہے لیکن اس میں تفصیل یہ ہے کہ زنا کار عورت اگر حاملہ ہے اور حمل اس شخص کا ہے جو کہ

اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے شخص کا اس عورت سے نکاح کر کے صحبت وغیرہ کرنا درست ہے اور اگر حمل نکاح کرنے والے شخص کا نہیں ہے تو اس صورت میں اس نکاح کرنے والے کا نکاح تو درست ہو جائے گا لیکن اس غیر زانی کا اس عورت سے صحبت کرنا درست نہ ہوگا تا کہ نسب بچہ کا محفوظ رہ سکے۔ فتاویٰ عالمگیری میں اس مسئلہ کی فقہی تفصیل مذکور ہے۔

۳۲۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ هُرُونَ بْنِ رِنَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ يَرْفَعُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَرُونَ لَمْ يَرْفَعُهُ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي أَمْرًا هِيَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلَّقَهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک خاتون ہے جو کہ مجھ کو میرے نزدیک کی تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور عزیز ہے لیکن اس میں یہ عیب ہے کہ وہ کسی چھونے والے کے ہاتھ (یعنی کسی کو اس سے زنا کرنے) کو منع نہیں کرتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو طلاق دے دو اس شخص نے عرض کیا: میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس سے نفع حاصل کرتے رہو۔

وَعَبْدُ الْكَرِيمِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهَرُونَ بْنُ رِنَابٍ اثْبُتَ مِنْهُ وَقَدْ أَرْسَلَ الْحَدِيثُ وَهَرُونَ ثِقَّةٌ وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ.

### زنا کار بیوی کو طلاق:

مطلب یہ ہے کہ اچھا یہ ہے کہ تم ایسی زنا کار عورت کو نکاح میں نہ رکھو لیکن اگر کوئی مجبوری ہے تو نکاح میں رکھ سکتے ہو البتہ اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہو مسئلہ یہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ بیوی سے زنا کی حرکت صادر ہو جائے تو اس کو طلاق دینا واجب ہے اور لازم نہیں ہے لیکن اگر طلاق دے دے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: "لا يجب على الرجل تطليق الفاجره" لیکن اس کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے لیکن اگر اس کی اصلاح کی امید نہ ہو تو طلاق دے دینا چاہیے۔

### ۱۶۲۳: باب كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الزَّانَاةِ

باب: زنا کار عورتوں سے شادی کرنا مکروہ ہے

۳۲۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَنْكَحُ النِّسَاءَ لِارْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِحَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ.

۳۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ نبی سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال دولت کی وجہ سے اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تم لوگ دین دار خاتون سے نکاح کرنا اختیار کرو (اور محاورہ فرمایا) تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

## ۱۶۲۵: باب أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

## (نکاح کے واسطے) بہترین خواتین کونسی ہیں؟

۳۲۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ أَلَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بہترین عورت کونسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ خاتون کہ اس کا خاوند جب اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جس وقت وہ حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اپنے نفس اور دولت میں اسکی رائے کے خلاف نہ کرے۔

## ۱۶۲۶: باب الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

## باب: نیک خاتون سے متعلق

۳۲۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةٌ وَذَكَرَ آخَرَ أَبَانَا شُرْحِبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

۳۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا پوری کی پوری مال و متاع ہے اور دنیا کی بہترین اور زیادہ نفع بخش شے نیک عورت ہے۔

## ۱۶۲۷: باب الْمَرْأَةُ الْغَيْرِي

## باب: زیادہ غیرت مند عورت

۳۲۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبَانَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آآ تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّ فِيهِمْ لَغَيْرَةً شَدِيدَةً.

۳۲۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصاری خواتین سے کس وجہ سے نکاح نہیں فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں بہت زیادہ شرم و غیرت ہوتی ہے۔

## ۱۶۲۸: باب إِبَاحَةِ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِجِ

## باب: شادی سے قبل عورت کو دیکھنا کیسا ہے؟

۳۲۳۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ بِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا فَأَمْرَةٌ أَنْ يَنْظَرَ إِلَيْهَا.

۳۲۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے ایک انصاری خاتون سے رشتہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیکھ لو یہ (چیز) تمہاری محبت و اُلفت کو زیادہ مضبوط کر دے گی یعنی تم سے زیادہ محبت کرے گی۔

۳۲۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ

۳۲۴۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میں نے ایک خاتون کو پیغام نکاح بھجوایا۔

بُكَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ أَنْظِرْتِ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانظُرِي إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے اُس کو دیکھا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شادی سے قبل) اُسے دیکھ لو۔ اس سے تمہاری محبت زیادہ بڑھ جائے گی۔

### ۱۶۲۹: باب التزويج في شوال

۳۲۳۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ أَنْ تُدْخَلَ نِسَاءَ هَا فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ أَحْطَى عِنْدَهُ مِنِّي.

۳۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ماہ شوال میں نکاح فرمایا اور وہ ماہ شوال ہی میں رخصت ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ محبوب تھا کہ لوگ ماہ شوال میں اپنی بیویوں کے پاس جائیں اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ صاحب قسمت کون خاتون ہو سکتی ہے۔

### ۱۶۳۰: باب الخطبة في النكاح

۳۲۳۲: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ ابْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ كُنْتُ حَدِيثُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبِّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِبَيْدِكَ فَانْكِحْنِي مِنْ شَيْئٍ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكِ وَأُمِّ شَرِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا امْرَأَةٌ غَيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي

۳۲۳۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس جو کہ پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم کے صحابہ ہمیں سے عبدالرحمن بن عوف نے مجھ کو پیغام نکاح بھیجا۔ اسی طریقہ سے رسول کریم نے اپنے غلام حضرت اسامہ بن زید کیلئے مجھ کو پیغام بھیجا۔ میں نے سنا تھا کہ آپ فرماتے ہیں جو کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے چنانچہ جس وقت رسول کریم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جس سے دل چاہے میرا نکاح فرمادیں۔ پھر فرمایا تم (حضرت) ام شریک کے پاس جاؤ وہ ایک انصاری دولت مند خاتون ہیں یعنی اہل مدینہ میں سے وہ بہت زیادہ راہ خدا میں مال دار اور خرچ کرنے والی خاتون ہیں اور ان کے یہاں بہت زیادہ مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔ اس پر قیس کی لڑکی فاطمہ نے کہا کہ میں اسی طرح سے کرتی ہوں یعنی میں ام شریک کے گھر جا کر رہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو اس لیے کہ ام شریک کے

### باب: نکاح کے لیے پیغام بھیجنا

۳۲۳۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس جو کہ پہلی ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم کے صحابہ ہمیں سے عبدالرحمن بن عوف نے مجھ کو پیغام نکاح بھیجا۔ اسی طریقہ سے رسول کریم نے اپنے غلام حضرت اسامہ بن زید کیلئے مجھ کو پیغام بھیجا۔ میں نے سنا تھا کہ آپ فرماتے ہیں جو کوئی مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے بھی محبت کرے چنانچہ جس وقت رسول کریم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جس سے دل چاہے میرا نکاح فرمادیں۔ پھر فرمایا تم (حضرت) ام شریک کے پاس جاؤ وہ ایک انصاری دولت مند خاتون ہیں یعنی اہل مدینہ میں سے وہ بہت زیادہ راہ خدا میں مال دار اور خرچ کرنے والی خاتون ہیں اور ان کے یہاں بہت زیادہ مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔ اس پر قیس کی لڑکی فاطمہ نے کہا کہ میں اسی طرح سے کرتی ہوں یعنی میں ام شریک کے گھر جا کر رہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو اس لیے کہ ام شریک کے

سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضَّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَثِيرَةٌ الضَّيْفَانِ فَإِنِّي أكرهه أَنْ يَسْقُطَ عَنْكَ خِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثُّوبُ عَنْ سَاقِيكَ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهُينَ وَلَكِنْ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرِ فَأَنْتَقِلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصِرًا.

گھر میں بہت زیادہ مہمان آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا دوپٹہ ہٹ جائے یا پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے۔ پھر لوگ تم کو نکلی حالت میں دیکھ لیں گے تو تم کو برا معلوم ہوگا اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن اُمّ مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ شخص قبیلہ بنوفہر کا شخص ہے۔ فاطمہ نقل کرتی ہیں کہ میں ان کے پاس جا رہی ہوں اور اس حدیث شریف کو مختصر کر کے نقل کیا گیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کی حالت کو اس حدیث شریف میں نقل نہیں کیا اور دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

باب: پیغام پر پیغام بھیجنے کی ممانعت

۱۶۳۱: باب النَّهْيُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى

كأبيان

خِطْبَةِ أَخِيهِ

۳۲۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ کسی دوسرے کے رشتہ پر رشتہ نہ بھیجا کرو۔

۳۲۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے کسی چیز کی قیمت نہ بڑھایا کرو اور کوئی مقیم شخص کسی مسافر شخص کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی بکری نہ فروخت کرے اور رشتہ نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے رشتہ بھیجنے کے بعد (منگنی پر منگنی نہ کرے) اور نہ اپنی مسلمان بہن (سوکن) کیلئے طلاق کی خواہش کرے تاکہ اُلٹ دووہ شے جو کہ اسکے برتن میں ہے۔

۳۲۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ.

۳۲۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا لِتُكْفِي مَا فِي إِيَّانِهَا.

۳۲۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

۳۲۴۵: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف ۳۲۴۲ میں جو فرمایا گیا ہے جو چیز اس کے برتن میں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مسلمان خاتون مسلمان ہو کر دوسری مسلمان خاتون کے لئے یہ خیال نہ کرے کہ اگر اس کو طلاق مل جائے گی تو میں اس کے



شوہر کے ساتھ سکون سے زندگی گزار لوں گی اور میری سوکن کا جو حق ہے وہ بھی مجھ کو مل جائے گا اس لیے کہ ہر ایک انسان کا حق اور حصہ اس کے ساتھ ہے وہ کسی دوسرے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر بلاوجہ دوسری عورت کے لئے طلاق کی آرزو کرنا لا حاصل اور گناہ ہے۔

۳۲۳۶: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ.

۳۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کر لے یا وہ چھوڑ دے۔

۳۲۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

۳۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے۔

باب: رشتہ بھیجنے والے کی اجازت سے یا اس کے

چھوڑنے کے بعد رشتہ بھیجنا

۱۶۳۲: بَابُ خِطْبَةِ الرَّجُلِ إِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ أَوْ أَذِنَ لَهُ

۳۲۳۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذِنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

۳۲۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی تاجر آدمی کسی دوسرے تاجر کو کوئی چیز فروخت کرنے کے وقت خریدار کو اپنی چیز کی طرف بلائے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسرے کے پیغام نکاح کے بعد پیغام بھیجنے کی ممانعت فرمادی لیکن اگر وہ شخص چھوڑ دے یا وہ اس کو نکاح کا رشتہ بھیجنے کی اجازت دیدے تو کسی قسم کا حرج نہیں۔

۳۲۳۹: أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيَزِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا سَأَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ أُمِّهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَكَانَ يَرزُقُنِي طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ لِي النِّفْقَةُ

۳۲۳۹: حضرت فاطمہ بنت قیس اپنے بارے میں بیان فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں تو نفقہ وغیرہ کے طور سے صحیح غلہ نہیں دیا میں کہنے لگی کہ خدا کی قسم اگر میری رہائش اور نان و نفقہ ان پر لازم ہے تو میں یقینی طور سے ان سے وصول کروں گی اور یہ روم کا اناج اور غلہ نہیں لوں گی اس پر میرے شوہر کے وکیل کہنے لگے کہ ان کے ذمہ نہ تو تمہاری رہائش لازم ہے اور نہ خرچہ۔ چنانچہ میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا تو آپ نے بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارا خرچہ اور رہائش کا نظم اس کے

وَالسُّكْنَى لَا تَطْلُبُنَهَا وَلَا أَقْبَلُ هَذَا فَقَالَ الْوَكِيلُ  
لَيْسَ لَكَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ  
سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدَيْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَيْفَ  
يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اعْتَدَيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِنِي  
قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ أَذِنْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ حَطَبَكَ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ  
مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا  
مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا  
الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَكِنْ انكِحِي  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ فَكَّرِهُنَّ  
فَقَالَ لَهَا ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَفَّحَتْهُ.

۱۶۳۳: باب إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ

رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا

بِمَا يَعْلَمُ

۳۲۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ  
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ  
ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا  
وَكَيْلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطْتُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ  
شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ

لئے لازم نہیں۔ اس وجہ سے تم فلاں خاتون کے پاس اپنی عدت  
گزار لو۔ فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ انکے پاس صحابہ کی کافی آمدورفت  
تھی اسلئے پھر آپ نے مجھے ابن مکتومؓ یا مینا صحابی کے پاس عدت  
گزارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ جس وقت عدت گزار جائے تو  
اطلاع دینا۔ فاطمہ بی بیؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں اپنی عدت مکمل  
کر چکی تو میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی آپ نے دریافت  
فرمایا: تم کو کس نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: معاویہؓ  
اور ایک دوسرے قریشی شخص نے۔ آپ نے فرمایا: جہاں تک کہ  
معاویہ کا تعلق ہے وہ تو قریش کے بچوں میں سے ایک بچہ ہے اس  
کے پاس کچھ بھی نہیں ہے جبکہ دوسرا شخص یہ ہے اس سے خیر کی کوئی  
توقع نہیں ہے اس وجہ سے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم اسامہ بن زیدؓ  
سے شادی کر لو وہ ان کو ناپسند تھے۔ لیکن جس وقت رسول کریمؐ نے  
تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو انہوں نے ان سے ہی شادی کر لی۔

باب: اگر کوئی خاتون کسی مرد سے نکاح کا رشتہ بھیجنے

والے کے بارے میں دریافت کرے تو اس کو بتلا

دیا جائے

۳۲۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے  
انہیں طلاق بتہ دے دی تو وہ اس وقت حالت سفر میں تھے چنانچہ  
انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر فاطمہ کو دینے کیلئے روانہ کیا جس  
وقت وہ لے کر پہنچا تو فاطمہ خفا ہو گئیں۔ وکیل نے عرض کیا کہ خدا کی  
قسم ہمارے ذمہ تمہارا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اس پر وہ رسول کریمؐ  
کی خدمت میں حاضر ہو گئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا آپ  
نے فرمایا کہ تمہارا خرچہ اس کے ذمہ نہیں ہے پھر حکم فرمایا کہ ام  
شریک کے گھر اپنی عدت مکمل کر لے لیکن پھر فرمایا ام شریک کو تو  
ہمارے صحابہ کرامؓ (چاروں طرف سے) گھیرے رہتے ہیں۔ تم

تَعْتَدُ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ أُمْرَأَةٌ يَغْشَاهَا  
أَصْحَابِي فَأَعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْنُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ  
أَعْسَى تَضَعِينَ نِيَابِكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي قَالَتْ  
فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا  
يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ  
لَهُ وَلَكِنَّ النِّكِيحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ النِّكِيحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ  
فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطْتُ  
بِهِ

۱۶۳۴: باب إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي

الْمَرْأَةِ هَلْ يَخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

باب: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے سے عورت کے متعلق

مشورہ کرے؟

۳۲۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ  
بْنِ الْبَرِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ آلا نَظَرْتُ إِلَيْهَا  
فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْنًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ  
هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ.

خلاصہ الباب: مذکورہ حدیث شریف میں آنکھوں میں کچھ ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی آنکھوں میں زردی یا نیلا پن ہوتا ہے۔

۳۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ أَنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْنًا.

۳۲۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک خاتون سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو دیکھ لو کیونکہ قبیلہ انصار کی خواتین میں کچھ ہوتا ہے۔

۱۶۳۵: باب عَرَضَ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَيَّ مَنْ يَرْضَى  
باب: اپنے پسندیدہ آدمی کے لئے اپنی لڑکی کو نکاح کے لئے پیش کرنا

۳۲۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ جُدَافَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُرِقَى بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ فَلَبِثْتُ لَيْالِي فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيْالِي فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلِيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا آتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا

۳۲۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا صاحبزادی عمر رضی اللہ عنہ اپنے شوہر خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے یتیم ہو گئیں۔ یہ صحابی غزوہ بدر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میری ملاقات عثمان بن عفان سے ہو گئی تو میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے لئے پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں پیش کر سکتا ہوں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا پھر کچھ دن کے بعد میں نے دوسری مرتبہ ان سے ملاقات کی تو وہ فرمانے لگے کہ میں ان دونوں کا نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا دل چاہے تو میں حفصہ کو آپ کے نکاح میں پیش کر دوں لیکن انہوں نے کسی قسم کا جواب نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے مجھ کو عثمان کی گفتگو سے بھی زیادہ تکلیف ہوئی پھر چند دن کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نکاح کا رشتہ بھیجا تو میں نے ان کو آپ کے نکاح میں دے دیا پھر ابو بکر نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا: ہو سکتا ہے کہ جس وقت میں نے آپ کو کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو آپ کو تکلیف پہنچی ہو گی۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ دوسری وجہ نہیں ہے کہ میں نے رسول کریم کو ان کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا تھا اور میں رسول کریم کا راز نہیں ظاہر کر سکتا چنانچہ اگر رسول کریم ان سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان سے نکاح کر لیتا۔

۱۶۳۶: باب عَرَضَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا عَلَيَّ مَنْ تَرْضَى  
باب: کوئی خاتون جس سے شادی کرنا چاہے تو وہ خود اس سے (ہونے والے شوہر سے) کہہ سکتی ہے

۳۲۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي مَرْحُومُ  
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا  
إِلْبَانِي يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَهُ  
فَقَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَعَرَّضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ  
فِي حَاجَةٍ.

۳۲۵۴: حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کی لڑکی بھی ان کے پاس موجود تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہے؟ یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ضرورت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح فرمائیں۔

۳۲۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ  
قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَّضَتْ نَفْسَهَا  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّحَتْ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ  
أَقْلُ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسُ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَّضَتْ  
نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۲۵۵: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک خاتون نے خود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے فرمایا کہ وہ تمہارے سے بہتر تھی اس نے خود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

۱۶۳۷: بَابُ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ إِذَا خُطِبَتْ

باب: اگر کسی خاتون کو پیغام نکاح دیا جائے تو وہ نماز

وَاسْتِخَارَتِهَا رَبِّهَا

پڑھے اور استخارہ کرے

۳۲۵۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ  
زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِزَيْنَبَ  
إِذْ كَرِهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْنَبُ فَاَنْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ  
أَبَشِرِي أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى  
أَسْتَأْمِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ  
وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِغَيْرِ  
أَمْرِ.

۳۲۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عدت مکمل ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ان کو میری جانب سے پیغام نکاح دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ اے زینب رضی اللہ عنہا تمہارے واسطے ایک خوشخبری ہے وہ یہ کہ مجھ کو رسول کریم نے تمہارے پاس اپنی جانب سے پیغام نکاح دے کر بھیجا ہے۔ وہ فرمانے لگ گئیں کہ میں ابھی کچھ نہیں کرونگی یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے مشورہ (استخارہ) کر لوں پھر اپنی نماز ادا کرنے کھڑی ہو گئیں اور اسی وقت قرآن نازل ہوا چنانچہ رسول کریم تشریف لائے اور آپ اجازت حاصل کیے بغیر اندر تشریف لے گئے۔

۳۲۵۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ طَهْمَانَ أَبُو بَكْرٍ  
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ

۳۲۵۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش تمام ازواج مطہرات بنی سہمیہ پر فخر فرمایا کرتی تھیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ اللہ عزوجل نے

جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
أَنْكَحَنِي مِنَ السَّمَاءِ وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ .  
آسمان کے اوپر سے میرا نکاح کیا ہے نیز پردہ کی آیت کریمہ بھی ان  
ہی سے متعلق نازل ہوئی۔

### ۱۶۳۸: بَابُ كَيْفِ الْإِسْتِخَارَةِ

### باب: استخارہ کا مسنون طریقہ

۳۲۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا  
يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ  
بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ  
اَللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعِينُكَ بِقُدْرَتِكَ  
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ  
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللَّهُمَّ إِنْ  
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ  
أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي  
فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي  
دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي  
وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي  
الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَ يُسْتَبْرَأُ  
حَاجَتَهُ .

۳۲۵۸: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ہم کو ہر  
ایک کام میں استخارہ کرنے کی تعلیم فرماتے تھے (یعنی اہم امور میں)  
اور آپ استخارہ کرنے کی اس طریقہ سے تعلیم فرماتے تھے جس  
طریقہ سے قرآن مجید کی کوئی سورت مبارکہ کی تعلیم دیتے تھے اور  
آپ یہ فرماتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کچھ کرنے کا ارادہ  
کرے تو وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ دُعَا یہ  
ہے: "اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ" یعنی اے اللہ! میں تجھ سے  
تیرے علم کی برکت سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی  
مدد مانگتا ہوں نیز میں تیرے فضل عظیم کے لئے سے سوال کرتا ہوں  
اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا تو واقف ہے اور میں  
واقف نہیں ہوں اس لیے کہ تم تمام غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔  
اے خدا اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے واسطے اور میرے دین اور  
معاش کیلئے بہتر ہے اور اس کا انجام بہتر ہے راوی کو شک ہے کہ  
آپ نے فی دینی و معاشی ارشاد فرمایا یا فی عَاجِلِ أَمْرِي وَ  
آجِلِهِ ارشاد فرمایا (مطلب دونوں جملوں کا قریب قریب ہے) یعنی  
اے اللہ! تو مجھ کو اس کام پر قدرت عطا فرما دے اور تو میرے واسطے  
اس کو آسان فرما دے اور اس میں برکت عطا فرما دے اور اگر میرے  
واسطے میرے دین کیلئے اور میرے روزگار کیلئے بہتر نہیں ہے اور اس کا  
انجام بھی بہتر فرما اور تو اسکو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما دے پھر  
میرے واسطے کہیں سے بھی بھلائی کو مقدر فرمایا۔ مجھے اس پر صبر عطا  
فرما اور اپنی حاجت اور ضرورت بیان کرے۔

### ۱۶۳۹: بَابُ انْكَاحِ الْإِبْنِ أُمَّهُ

### باب: بیٹے کا والدہ کو کسی کے نکاح میں دینا

۳۲۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
۳۲۵۹: حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جس وقت میری عدت مکمل ہو

حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوِّجْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرِي وَأَنِّي امْرَأَةٌ مُضَيِّبَةٌ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَانِي شَاهِدٌ فَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَا قَوْلُكَ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرِي فَسَادَعُو اللَّهَ لِكَ فَيَذْهَبُ غَيْرَتِكَ وَأَمَا قَوْلُكَ إِنِّي امْرَأَةٌ مُضَيِّبَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانِكَ وَأَمَا قَوْلُكَ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَانِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَانِكَ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا بُيُوتَ يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوِّجْهُ مُخْتَصِرًا.

گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانب سے نکاح کا پیغام آیا جس کو میں نے قبول نہیں کیا پھر رسول کریم نے حضرت عمرؓ کو نکاح کا پیغام دیکر روانہ فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر لو کہ میں ایک غیرت مند خاتون ہوں میرے بچے بھی ہیں اور پھر اس وقت میرے اولیاء میں سے بھی یہاں پر کوئی شخص موجود نہیں ہے چنانچہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں غیرت دار ہوں تو میں اللہ عزوجل سے دعا مانگوں گا کہ وہ تمہاری اس غیرت (یعنی آفت) کو ختم فرمادیں جہاں تک کہ تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میں بچوں والی خاتون ہوں تو (اللہ عزوجل) تمہاری اور تمہارے بچوں کی کفالت کے لئے کافی ہیں پھر جہاں تک تمہاری اس بات کا تعلق ہے کہ میرے اولیاء میں سے کوئی موجود نہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے موجود اور غیر موجود لوگوں میں سے کوئی بھی اس قسم کا نہیں ہے کہ اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے اس بات پر انہوں نے اپنے لڑکے عمرؓ سے کہا کہ اے عمر! اٹھو اور مجھ کو رسول کریم کے نکاح میں دے دو اس طریقہ سے انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کا نکاح نبی سے فرمادیا۔ یہ حدیث مختصر طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔

باب: لڑکی کا چھوٹی عمر میں نکاح

سے متعلق

۳۲۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کی عمر تقریباً چھ سال تھی جبکہ رخصتی کے وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

۳۲۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مجھ سے نکاح فرمایا تو میری عمر سات سال تھی پھر جس

۱۶۴۰: باب انکاح الرجل ابنته

الصغيرة

۳۲۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

۳۲۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

وقت میری عمر نو سال کی ہوئی تو رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے (یعنی نو سال کی عمر میں رخصتی عمل میں آئی)۔

۳۲۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میں نو سال کی تھی اور میں نو ہی سال آپ ﷺ کے ساتھ رہی۔

۳۲۶۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ان سے نو سال کی عمر میں نکاح کیا جبکہ آپ ﷺ کی وفات کے وقت وہ (یعنی میں) اٹھارہ سال کی تھی۔

### باب: بالغ لڑکی کے نکاح سے متعلق

۳۲۶۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت حمیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہونے کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں اور ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اپنی لڑکی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ اگر تم رضامند ہو تو میں اس کا نکاح تمہارے سے کر دوں گا وہ بیان کرنے لگے کہ میں اس مسئلہ میں غور کروں گا پھر کچھ روز کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ میں نے غور کیا ہے ان دنوں میں نکاح نہیں کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ کا ارادہ ہو تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دے دوں۔ یہ سن کر وہ خاموش رہے اور کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس بات پر مجھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا پھر کچھ روز کے بعد رسول کریم ﷺ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کو آپ ﷺ کے نکاح میں دے دیا۔ اس کے بعد

عَائِشَةُ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعِ بَيْنَيْنِ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِسَعِ بَيْنَيْنِ.

۳۲۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَثُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَعِ بَيْنَيْنِ وَصَحْبَتُهُ سَعَاءُ.

۳۲۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سَعِ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ.

۱۶۴۱: بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

### الْكُبَيْرَةَ

۳۲۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا قَالَ يَعْنِي تَأَيَّمْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ حُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَفَّقِي بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَاتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيْالِي ثُمَّ لَقِينِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَنْزِلَ بِرُؤُوسِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ بِالصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ



میری ملاقات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو فرمانے لگے جس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کرنے کے لئے پیش کیا اور میں نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو غصہ آ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگے کہ میری خاموشی کی صرف یہ وجہ تھی کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے تو میں قبول اور منظور کر لیتا۔

شَيْنًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُمَانَ فَلَبِثْتُ  
لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ  
فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ  
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْنًا قَالَ  
عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ  
شَيْنًا فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْشَى سِرًّا  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبَلْتُهَا.

### باب: کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت لینا

۳۲۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کرنے کے بعد اس کا نکاح کیا جائے اور اسکی خاموشی اسکی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۴۲: بابِ اسْتِیْذَانِ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا  
۳۲۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْآيِمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ  
وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَآذِنُهَا صَمَاتُهَا.  
۳۲۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ  
سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعِ بْنِ سَنَةَ وَكَهْ يَوْمَئِذٍ حَلَقَةً  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْآيِمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا  
مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْمَرُ وَآذِنُهَا صَمَاتُهَا.

۳۲۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ خاتون اپنے نفس کی اپنے ولی کے اعتبار سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کیا جائے نیز اس کی خاموشی اس کی اجازت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۶۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ  
حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ  
بْنِ عَبَّاسٍ بِنِ رَبِيعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْآيِمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا  
وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَآذِنُهَا صَمَاتُهَا.

۳۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے

۳۲۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ارشاد فرمایا: جو خاتون کنواری نہ ہو تو ولی کا اس پر (زبردستی کرنے کا) کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے اور کنواری لڑکی سے اجازت حاصل کر کے اس کا نکاح کرنا چاہیے نیز اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

باب: والد کا لڑکی سے اس کے نکاح سے متعلق

رائے لینا

۳۲۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خاتون کنواری نہ ہو وہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار (یعنی مستحق) ہے جبکہ کنواری سے اس کا والد اجازت نکاح حاصل کرے اور اس کی اجازت اور منظوری اس کا (اجازت لیتے وقت) خاموش رہنا ہے۔

باب: غیر کنواری عورت سے اس کے نکاح سے متعلق

اجازت حاصل کرنا

۳۲۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: ثیبہ (یعنی جس کا پہلا نکاح ہو کر شوہر سے خلوت ہو گئی ہو) اسکی منظوری اور اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی کنواری لڑکی سے اجازت کے بغیر نکاح کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کنواری لڑکی سے کس طریقہ سے اجازت حاصل کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اسکی اجازت اور منظوری اسکا خاموش رہنا ہے۔

باب: کنواری لڑکی سے منظوری لینا

۳۲۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکیوں سے ان کے متعلق فیصلہ کرنے کے وقت ان کی اجازت حاصل کرنا چاہیے۔

۳۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اُنْبَاْنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِلْوَالِي مَعَ الثَّيْبِ اَمْرٌ وَالرَّحِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا.

۱۶۳۳: بَابِ اِسْتِيْمَارِ الْاَبِ الْبِكْرَ

فِي نَفْسِهَا

۳۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيْبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْمَرُهَا اَبُوهَا وَاذْنُهَا صَمَاتُهَا.

۱۶۳۴: بَابِ اِسْتِيْمَارِ الثَّيْبِ فِي

نَفْسِهَا

۳۲۷۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اسْمَعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيْبُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اِذْنُهَا اَنْ تَسْكُتَ.

۱۶۳۵: بَابِ اِذْنِ الْبِكْرِ

۳۲۷۱: اَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ذُكْوَانَ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَاْمِرُوْا النِّسَاءَ فِي اَبْصَاعِهِنَّ قِيْلَ فَاِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ اِذْنُهَا.

۳۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.

نے ارشاد فرمایا: شبیہ (غیر کنواری) سے اس کی منظوری اور رضامندی کے بغیر نکاح نہ کیا جائے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت کس طریقہ سے حاصل ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ وہ عورت (اجازت لینے کے وقت) خاموش رہے۔

باب: اگر والد اپنی شبیہ لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر

نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۷۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ ابْنِي يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ شبیہ تھیں اور اس پر راضی نہیں تھیں چنانچہ وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا (بیان سن کر) زیاد لائل سن کر (نکاح ختم) رد کر دیا۔

باب: اگر والد اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی منظوری

کے بغیر کر دے

۳۲۷۴: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَيْسَتَهُ وَأَنَا كَارِهَةٌ قَالَتْ اجْلِسِي حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک جوان لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے میرا نکاح اپنے بھائی کے لڑکے سے اس وجہ سے کر دیا ہے کہ میری وجہ سے (یعنی مجھ سے) شادی کرنے کی وجہ سے) اسکی رزالت ختم ہو جائے اور وہ لوگوں کی نظر میں باعزت شخص بن جائے جبکہ میں اس کو ناپسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ اور رسول کریم کا انتظار کرو۔ چنانچہ رسول کریم تشریف لائے تو اس نے رسول کریم کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے اس کے والد کو طلب فرمایا اور اس لڑکی کو اختیار عطا فرما دیا اس پر لڑکی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد صاحب نے جو

أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ الْبَنَاتِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ. کچھ کیا مجھ کو وہ منظور ہے لیکن میں اس سے واقف ہونا چاہتی ہوں کیا خواتین کو بھی اس معاملہ میں کسی قسم کا کوئی حق ہے یا نہیں؟

### نکاح کیلئے ولی کی حیثیت:

واضح رہے کہ اسلام نے بالغ مرد اور عورت کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ وہ جس مسلمان لڑکا لڑکی سے چاہیں شادی کر سکتے ہیں اور نکاح درست ہونے کیلئے ولی کی اجازت حاصل کرنا لازم نہیں ہے لیکن اگر کسی لڑکی نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو ولی کو بچہ پیدا ہونے تک حق اعتراض حاصل ہے اس کے بعد نہیں۔ کفو اور کفایت کا مسئلہ تفصیل طلب ہے کفو کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے دونوں اپنی معاش اور سماجی زندگی کے اعتبار سے برابر ہوں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفایت میں پانچ چیزوں کا لحاظ لازم ہے اسلام دینت اور تقویٰ، نسب، مال، پیشہ۔ اگر ان اشیاء میں سے کسی شے میں دونوں کے درمیان برابری نہیں تو وہ مرد و عورت ایک دوسرے کے برابر نہیں اور اگر کسی ولی نے مرد یا عورت کا نکاح نکاح کرنے والے افراد کی رضامندی کے بغیر کر دیا تو یہ نکاح مرد و عورت کی رائے پر موقوف رہے گا۔ یہ دونوں رضامندی ظاہر کریں گے تو نکاح نافذ ہوگا ورنہ رد اور کالعدم ہو جائے گا اور ولایت نکاح کے بارے میں یہ بات بھی پیش نظر رہے اگر ولی بعید نے ولی قریب کے ہوتے ہوئے نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ولی قریب کی رائے پر موقوف رہے گا اگر ولی قریب رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اگر نافذ کر دے یعنی رضامندی ظاہر کر دے تو نافذ اور جاری ہو جائے گا۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش رہنا ضروری ہے کہ کنواری لڑکی کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((و اذنها ممانتها)) اور شریعت میں لڑکے بیوہ مطلقہ کا زبان سے رضامندی کا اظہار لازم ہے اور اگر کوئی شخص یعنی ولی یا لڑکی کا نکاح ان کی بغیر اجازت کر دے اور پھر ان کو اطلاع دی جائے تو اس صورت میں اگر لڑکی کنواری ہے تو اس کی خاموشی اجازت تصور کی جائے گی اور اگر لڑکا بیوہ مطلقہ ہے تو ان کا زبان سے اجازت دینا لازم ہوگا۔

۳۲۷۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَامَرُ الْيَتِيمَةِ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهِيَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواری لڑکی سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت اور رضامندی حاصل کرنا چاہیے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کر دے تو اس پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔

باب: احرام کی حالت میں نکاح

کی اجازت

۱۶۳۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي

نِكَاحِ الْمُحْرَمِ

۳۲۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَاءٍ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْخَرِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي حَدِيثٍ يَعْلَى بِسَرَفٍ.

۳۲۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۳۲۷۸: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ جَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ.

۳۲۷۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

باب ۱۶۳۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۳۲۸۰: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ.

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ.

عليه وسلم نے حضرت ميمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بحالت احرام نکاح کیا دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ نکاح سرف (نامی جگہ) ہوا۔

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۳۲۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح فرمایا انہوں نے اپنے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اختیار عنایت کیا تھا۔

۳۲۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ميمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

باب: احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی ممانعت

۳۲۸۰: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

۳۲۸۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے۔

باب: بوقت نکاح کونسی دعا پڑھنا

۱۶۵۰: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ

## النِّكَاحُ

## مستحب ہے

۳۲۸۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ضرورت کے موقع پر تشہد پڑھنے کی تعلیم دی۔ (ترجمہ) ”تمام قسم کی تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں ہم اپنے نفسوں کے شر سے اس کی مدد پناہ طلب کرتے ہیں جس کو اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمادے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور وہ جس کو گمراہ کر دے کوئی اس کو ہدایت نہیں دے سکتا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے بندے اور رسول ہیں۔“

۳۲۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ.

۳۲۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ.

۳۲۸۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضِلِّ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ.

## باب: خطبہ میں کیا پڑھنا مکروہ ہے

## ۱۶۵۱: باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

۳۲۸۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ دو اشخاص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا۔ ایک شخص نے مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سے لے کر فَقَدْ غَوَىٰ تک کہا۔ یعنی جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی وہ شخص ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کتنے برے خطیب ہو۔

۳۲۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَّهَدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَىٰ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَسْرِ الْخَطِيبِ أَنْتَ.

## باب: وہ کلام جس سے کہ نکاح درست ہو

## ۱۶۵۲: باب الْكَلَامِ الَّذِي يَنْعَقِدُ

جاتا ہے

بِهِ النِّكَاحُ

۳۲۸۵: حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول کریم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے خود کو آپ کے سپرد کر دیا ہے آپ میرے بارے میں جو مناسب حال فرمائیں وہ کر لیں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے اور آپ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاتون دوبارہ کھڑی ہو گئی اور اس نے وہی بات عرض کی یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا اس آدمی سے نکاح کرادیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر تم جاؤ اور جستجو کرو چاہے وہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو (یعنی مہر کیلئے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے) چنانچہ وہ شخص رخصت ہو گیا اور اس نے تلاش کیا پھر وہ شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی چیز نہیں مل سکی یہاں تک کہ مجھ کو کوئی چیز (یعنی معمولی سے معمولی چیز بھی) حاصل نہ ہو سکی اور یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی تک میسر نہیں آ سکی۔ آپ نے فرمایا کیا تم کو قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ مجھ کو قرآن کریم کی فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اسی قرآن کریم کی تعلیم کے بدلہ (وہ خاتون) تمہارے نکاح میں دیدی۔ جو تم کو یاد ہے۔

باب: نکاح درست ہونے کیلئے شرط

۳۲۸۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق دو شرائط ہیں جن کے ذریعہ تم لوگ شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

۳۲۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرائط میں سے سب سے زیادہ پورا کرنے کے لائق

۳۲۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأُ فِيهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأُ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوْجِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبَ فَاطْلُبُ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَ سُورَةٌ كَذَا قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۶۵۳: بَابُ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ

۳۲۸۶: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُؤْفَى بِهِ مَا اسْتَحَلَّتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

۳۲۸۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا

الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوقَى بِهِ مَا اسْتَحَلَّكُمْ بِهِ الْفُرُوجُ. ہو۔

باب النِّكَاحِ الَّذِي تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّغَةُ

ثَلَاثًا

لِمُطَلِّقِهَا

۳۲۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بِ

أَمْرًا رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَأَبَتْ طَلَاقِي وَإِنِّي

تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا

مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي

إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي

عُسَيْلَتَهُ.

عُسَيْلَتَهُ.

۳۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی اہلیہ

ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ (میرے

شوہر) رفاعہ نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں جس کے بعد میں

نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی۔ لیکن انکے پاس صرف

کپڑے کے پھندہ کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں عورت کا

حق دا کرنے کی طاقت نہیں ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں) یہ

سن کر رسول کریم ﷺ کو ہنسی آگئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال

ہے کہ تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہؓ کے پاس پھر چلی جاؤ لیکن نہیں!

اس کیلئے لازم ہے کہ تم اس کا اور وہ تمہارا مزہ چکھ لے۔

اس کیلئے لازم ہے کہ تم اس کا اور وہ تمہارا مزہ چکھ لے۔

### طلاق مغلظہ کا حکم:

مراد یہ ہے کہ جس وقت تک تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہم بستری نہ کرے اور اس کے طلاق دینے کے بعد تمہاری عدت

نہ گزر جائے تم پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتیں اور تم پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتیں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت

کو تین طلاق دے دے چاہے ایک ہی مجلس میں دے یا کئی مجالس میں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو کر وہ عورت شوہر کے

لئے حرام ہو جاتی ہے اور حلالہ کے بغیر سابقہ شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہو سکتی۔ حلالہ یہ ہے کہ پہلے عورت کی عدت مکمل

ہو یعنی اگر عورت کو حیض آ رہا ہے تو تین ماہ ہواری پورا ہونے پر عورت کی عدت مکمل ہوگی اور اگر حیض نہیں آ رہا ہے تو تین ماہ عدت

ہوگی اور اگر عورت حاملہ ہے تو بچہ پیدا ہونے پر عدت مکمل ہوگی پھر اس کے بعد عورت کا دوسرے شخص سے نکاح ہو اور دوسرا شوہر

عورت سے ہم بستری کے بعد اگر طلاق دے دے تو پھر عورت کی مذکورہ تفصیل کے مطابق عدت ہوگی۔ پھر وہ عورت پہلے شوہر

کے لئے حلال ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ۔ اور اس جگہ تَنْكِحَ

میں نکاح سے مراد شوہر ثانی کا عورت سے ہم بستری کرنا ہے جیسا کہ تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں اور دیگر

مفسرین نے تحریر فرمایا ہے۔ شروحات حدیث اور کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل ہے مزید تفصیل کیلئے کتاب



”عمدة الاثاث فی تطلیقات الثلاث“ از مولانا حضرت شاہ صفدر حسین صاحب نیز ”اسلام کا نظام طلاق“ از حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر معارف القرآن میں اس کی تفصیل ہے۔

باب ۱۶۵۵: باب تحریم الریبیة الّتی فی حجرہ  
باب: جس کسی نے دوسرے کے پاس پرورش حاصل کی تو وہ اس پر حرام ہے

۳۲۸۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُمِّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِحِينَ ذَلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتِكَ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَأَبْنَةٌ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

۳۲۸۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت ابی سلمہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن سے نکاح کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی طرح سے چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! کیونکہ میں تنہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ نہیں ہوں جو اس طرح کی خواہش نہ کروں اور پھر اگر میری بہن میرے ساتھ کسی بھلائی میں شرکت کر لے تو یہ کسی دوسرے کی شرکت سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری بہن میرے واسطے حلال نہیں ہے اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم ہم نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اورہ بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہوں نے میرے پاس پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں تھیں کیونکہ وہ میری دودھ شریک بھتیجی ہے۔ یعنی میں نے اور ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا ہے اس وجہ سے تم لوگ آئندہ اپنی بہن بیٹیاں میرے نکاح کے لیے پیش نہ کرنا۔

خلاصہ الباب ☆ شریعت اسلام میں جس طریقہ سے حقیقی بہن بیٹی وغیرہ محرمات سے نکاح حرام ہے اسی طریقہ سے دودھ شریک یعنی رضاعی رشتے بھی حرام ہیں۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ)) یعنی نسب کی وجہ سے جو حرمت آتی ہے وہ ہی حرمت دودھ کے رشتہ کی وجہ سے آجاتی ہے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ شریک بھتیجی سے نکاح نہیں فرمایا اور اس کو حرام فرمایا اور آئندہ کے لیے حرمت ارشاد فرمادی تفصیل کیلئے شروحات حدیث فتح الملہم، بذل المجہود وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۶۵۶: باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنِ الْأُمِّ

وَالْبِنْتِ

۳۲۹۰: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ بِنْتَ أَبِي تَعْنِي أُخْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْيِينَ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكْتَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ قَالَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتُ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ لَوِأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ أَنَّهَا لَابْنَةُ أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَةَ فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

۳۲۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَى أُمَّ سَلَمَةَ لَوِأَنَّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنْ أَبَاهَا أُخْتِي مِنَ الرِّضَاعَةِ.

۱۶۵۷: باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ

باب: ماں اور بیٹی کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا حرام

ہے

۳۲۹۰: حضرت زینب بنت ابی سلمہ اُمّ حبیبہؓ سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کی لڑکی کو آپؐ اپنے نکاح میں کر لیں (یعنی ان کی بہن کو)۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو (کہ میں اس سے نکاح کروں؟) انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اس لیے کہ میں تنہا تو آپؐ کی بیوی نہیں ہوں (آپؐ کی دوسری بھی بیویاں ہیں) چنانچہ میری خواہش ہے کہ میرے ساتھ خیر میں کسی دوسرے کے بجائے میری بہن شریک ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے واسطے اس طرح کرنا حلال نہیں ہے۔ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جی ہاں خدا کی قسم ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپؐ درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اُمّ سلمہؓ کی لڑکی؟ اُمّ حبیبہؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اول تو اس نے میرے پاس پرورش پائی ہے اور خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش کی ہوئی نہ ہوتی تو جب بھی میرے واسطے حلال نہیں تھی۔ اسلئے کہ اپنے والد ابو سلمہؓ اور میں نے ثوبیہؓ کا دودھ پیا ہے یعنی کہ ہم دونوں دودھ شریک بھائی ہیں۔ تم لوگ اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو میرے نکاح کیلئے پیش نہ کرو (آئندہ اس کا خیال رکھنا)۔

۳۲۹۱: حضرت اُمّ حبیبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے سنا ہے کہ آپ ﷺ درہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا حضرت اُمّ سلمہؓ کی موجودگی میں؟ اگر میں نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے نکاح نہ کیا ہوتا تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھیں کیونکہ ان کے والد میرے رضاعی بھائی ہیں۔

باب: دو بہنوں کو ایک (شخص کے) نکاح میں جمع

## بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ

## کرنے سے متعلق

۳۲۹۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ عَن هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَاصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرِكُنِي فِي خَيْرِ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ ذُرَّةَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَلَا تَعْرِضَنَ عَلَيَّ بِنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

۳۲۹۲: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ میری بہن کی جانب رجحان فرما رہے ہیں؟ (یعنی میری بہن کی طرف کیا آپ کی رغبت ہے؟) آپ نے فرمایا تو میں کیا کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ان سے نکاح کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوشی سے راضی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ اسلئے کہ میں تنہا تو آپ کی اہلیہ نہیں ہوں چنانچہ میری خواہش ہے کہ کسی دوسرے کی بجائے میری بہن میرے ساتھ بھلائی کے کام میں حصہ دار بن جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اطلاع ملی ہے کہ آپ درہ بنت ام سلمہ کو نکاح کا رشتہ بھیجنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر اس نے میرے یہاں پرورش نہ پائی ہوتی تو جب بھی وہ میرے واسطے حلال نہیں تھی کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے تم لوگ اپنی لڑکیاں اور بہنیں میرے نکاح کیلئے نہ تجویز کیا کرو۔

باب: پھوپھی اور بھتیجی کو ایک نکاح میں

۱۶۵۸: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ

## وَعَمَّتِهَا

## جمع کرنا

۳۲۹۳: أَخْبَرَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

۳۲۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ ابْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بھتیجی، پھوپھی اور بھانجی، خالہ کو ایک (شخص کے) نکاح میں اکٹھا نہ کیا کرو۔

اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.  
 ۳۲۹۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ  
 رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى  
 أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا.

۳۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی اور بھتیجی  
 سے اور خالہ پر بھانجی سے نکاح کرنے کو۔

۳۲۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے پھوپھی کے نکاح میں رہتے ہوئے بھتیجی سے نکاح کو منع  
 فرمایا اور خالہ کے نکاح میں رہتے ہوئے بھانجی سے نکاح کو منع  
 فرمایا۔

۳۲۹۶: أَخْبَرَنَا قُصَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي  
 حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتِهَا  
 وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتِهَا.

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو)  
 بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور  
 اس کا عکس (یعنی پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی کے ساتھ جمع کرنے  
 کو)۔

۳۲۹۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ  
 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

۳۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو  
 بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا عکس  
 (یعنی پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۸: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
 هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
 تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

۳۲۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی  
 نے منع فرمایا چار عورتوں کے نکاح میں جمع کرنے کو (ایک تو) بھتیجی کو  
 پھوپھی کے ساتھ اور (دوسرے) بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا  
 عکس (یعنی پھوپھی خالہ بھتیجی بھانجی کے ساتھ جمع کرنے کو)۔

۳۲۹۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
 إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا  
 سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ  
 قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

**خلاصہ الباب** ☆ ہمارے مذہب اسلام نے تمام رشتوں کا ایک اپنا اپنا درجہ رکھا ہے جس طرح کہ خالہ اور بھانجی کا ایک  
 آدمی کے ساتھ نکاح کی ممانعت فرمائی اسی طرح سے پھوپھی اور بھتیجی کا ایک شخص سے نکاح کرنا بھی قبیح ہے اور مقصد فقط یہ ہے  
 کہ تمام رشتوں کا جو احترام ہے اس کو اپنی اپنی جگہ پر قائم و دائم رکھا جائے۔ (جامی)

۱۶۵۹: باب تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ

وَوَخَالَتِهَا

۳۳۰۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا تُنْكَحِ الْمَرْأَةَ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

۳۳۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةِ عَلَى بِنْتِ أُخِيهَا.

۳۳۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ كِتَابًا فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ جَابِرٍ.

۳۳۰۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا.

۳۳۰۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

۱۶۶۰: باب مَا يَحْرُمُ مِنَ

الرِّضَاعِ

۳۳۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

باب: بھانجی اور خالہ کو ایک وقت میں نکاح میں رکھنا

حرام ہے

۳۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نہ تو بھتیجی سے پھوپھی کا نکاح کیا جائے اور نہ ہی بھانجی سے خالو پر نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھوپھی کی موجودگی میں نہ تو عورت (بیوی) کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے اور نہ ہی خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

۳۳۰۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے۔

باب: دودھ کی وجہ سے کون کون سے رشتے حرام ہو

جاتے ہیں

۳۳۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ولادت کی وجہ سے جو رشتے حرام ہوتے ہیں اس قدر رشتے دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعت کا اور دودھ کا حکم ایک ہی ہے

نکاح کے سلسلہ میں۔

۳۳۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کو اطلاع ملی کہ انکے چچا جس کا نام ارح فلح ہے انکے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں اور وہ دودھ کے رشتہ سے انکے چچا تھے۔ عائشہ صدیقہؓ نے ان سے پردہ کر لیا رسول کریمؐ کو اس بات کی اطلاع ملی آپؐ نے فرمایا کہ تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ دودھ پینے کی وجہ سے بھی اس قدر لوگ محرم بن جاتے ہیں جتنے کہ نسب کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں۔

۳۳۰۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جتنے رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۰۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ پینے یا پلانے کی وجہ سے اس قدر رشتے حرام ہوتے ہیں کہ جس قدر رشتے ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

### باب: رضاعی بھائی کی بیٹی کی حرمت

#### کا بیان

۳۳۰۹: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ ﷺ (قبیلہ بنو ہاشم کو چھوڑ کر) قریش کی ہی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری نگاہ میں کوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت حمزہؓ کی لڑکی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے واسطے حلال نہیں ہے اس لیے کہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔

۳۳۱۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے حضرت حمزہؓ کی لڑکی کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

قَالَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ الْوِلَادَةَ حَرَّمَ الرِّضَاعَ.

۳۳۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

### باب: تحريم بنت الاخ

#### من الرضاة

۳۳۰۹: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدْعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ أَحَدٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ.

۳۳۱۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنْتُ

حَمْزَةٌ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ شُعْبَةُ  
هَذَا سَمِعَهُ قَتَادَةَ مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ.

۳۳۱۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ  
إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَإِنَّهُ يَحْرَمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا  
يَحْرَمُ مِنَ النَّسَبِ.

۳۳۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی سے نکاح کرنے کیلئے کہا  
گیا تو فرمایا وہ میرے دودھ شریک بھائی کی لڑکی ہے اور یہ کہ  
رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام  
ہوتے ہیں۔

۱۶۶۲: بَابُ الْقَدْرِ الَّذِي يَحْرَمُ مِنَ

باب: کتنا دودھ پی لینے سے حرمت  
ہوتی ہے؟

الرَّضَاعَةِ

۳۳۱۲: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ  
وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ  
الْحَرِثُ فِيمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ  
مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمُ مِنْ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ  
فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

۳۳۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل  
کی جانب سے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گئی تھی: عَشْرُ رَضَعَاتٍ  
مَعْلُومَاتٍ اور حارث نامی ایک شخص کی روایت میں ہے ”عَشْرُ  
رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ“ اس طرح سے آیت کریمہ نازل کی گئی یعنی  
دس قطرات معلوم اور ان کا حکم یہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر  
پہلی آیت کریمہ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہو گئی یعنی خَمْسٍ  
مَعْلُومَاتٍ۔ اس کے معنی ہیں پانچ قطرات معلوم۔ پھر رسول کریم  
کی وفات ہو گئی اور وہ آیت قرآن کریم میں تلاوت کی جاتی رہی۔

۳۳۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
وَأَيُّوبُ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَرِثِ بْنِ تَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ  
سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحْرَمُ إِلَّا مَلَاجَةٌ وَلَا  
الْإِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دودھ کے رشتوں کے بارے میں  
دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ  
پستان (منہ میں) لے لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت  
قنادہ کی نقل کردہ حدیث میں لفظ املاجہ کے بجائے لفظ مصہ منقول  
ہے۔

۳۳۱۴: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
هَشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ

۳۳۱۴: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو مرتبہ پستان (منہ میں) لے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

۳۳۱۵: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۵: حضرت عبداللہ بن زبیر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتیوں کو یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَزْرِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ نَسَأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ يُحْرِمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الشَّعْنَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحْرِمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ.

۳۳۱۶: حضرت شرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دودھ چاہے کم پیا ہو یا زیادہ اس سے نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ نکاح کو حرام نہیں کرتے۔

۳۳۱۷: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ الْبَسْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْنَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَحْيَى مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةٌ أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

۳۳۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور میں نے آپ کے چہرہ نور پر غصہ اور ناراضگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص میرا دودھ شریک بھائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ لیا کرو کہ تمہارے بھائی کون کون ہیں؟ آپ نے ایک مرتبہ مزید یہ جملے ارشاد فرمائے کہ تمہاری بہنیں کون کونسی ہیں کیونکہ دودھ کے رشتہ کا اعتبار اس صورت میں ہے کہ اس سے بھوک ختم ہو جائے۔

باب ۱۶۶۳: باب لبن

الفحل

۳۳۱۸: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: عورت کے دودھ پلانے سے مرد سے بھی رشتہ قائم

ہو جاتا ہے

۳۳۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرماتے تھے کہ میں نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں داخلہ کی اجازت حاصل کرتے ہوئے سنا۔ تو عرض کیا کہ



یا رسول اللہ ﷺ یہ آدمی آپ ﷺ کے مکان میں داخلہ کی منظوری مانگ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے میں وہ شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر فلاں آدمی زندہ ہوتا تو وہ میرا دودھ شریک چچا ہوتا اور وہ میرے گھر آیا کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دودھ کے رشتہ کی وجہ سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو کہ ولادت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۳۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے دودھ شریک چچا ابو جعد رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے تو میں نے ان کو واپس کر دیا۔ حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ان کی کنیت ابو قیس تھی پھر جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو۔

۳۳۲۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابو قیس کے بھائی نے پردہ کی آیت کریمہ کے نزول کے بعد میرے مکان پر آنے کی اجازت حاصل کرنا چاہی تو میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم ﷺ خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو دودھ عورت نے پلایا تھا مرد نے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں اور وہ تمہارے یہاں آسکتے ہیں (یعنی ان سے تمہارا پردہ نہیں ہے)۔

۳۳۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو قیس کے بھائی ابلح نے جو میرے دودھ شریک چچا تھے میرے یہاں آنے کی اجازت حاصل کی تو میں نے ان کو گھر میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو مطلع کیا آپ نے فرمایا: تم ان کو اجازت دے دو۔ اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں (اگرچہ دودھ شریک ہی سہی) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم پردہ سے متعلق حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ فَلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

۳۳۱۹: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقَعِيسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْذِنِي لَهُ.

۳۳۲۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقَعِيسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمِّكَ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعُنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمِّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ.

۳۳۲۱: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبَانَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَعِيسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ أَدْنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ انْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمِّكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ.

۳۳۲۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ عَمِّيَ أَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ أَدْنُ لَهُ فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذِنِي فَإِنَّهُ عَمَّكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذِنِي لَهُ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فَإِنَّهُ عَمَّكَ.

۳۳۲۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے چچا افلح نے پردہ کی آیت کے نازل ہونے کے بعد میرے گھر داخل ہونے کی اجازت چاہی تو میں نے انکو اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر جس وقت نبی میرے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم انکو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا نہ کہ مرد نے۔ آپ نے فرمایا: ان کو اجازت دیدو اور تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو (بمعنی تمہارا بھلا ہو) اسلئے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

۳۳۲۳: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَاسْحَقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصْرَعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَعِيسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا أَدْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقَعِيسِ يَسْتَأْذِنُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَدْنُ لَهُ فَقَالَ ائْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمَّكَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي امْرَأَةً أَبِي الْقَعِيسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذِنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمَّكَ.

۳۳۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو قیس رضی اللہ عنہ کے بھائی افلح نے میرے یہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر منظوری نہیں دے سکتی۔ اس وجہ سے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ ابو قیس کے بھائی افلح نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی لیکن میں نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں میں نے عرض کیا: مجھ کو تو ابو قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دودھ پلایا تھا کسی مرد نے نہیں پلایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

### باب: بڑے کو دودھ پلانے سے متعلق

### ۱۶۶۳: باب رَضَاعِ الْكَبِيرِ

۳۳۲۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيقَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ قُلْتُ

۳۳۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سالم رضی اللہ عنہ کے گھر آنے پر ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ اور ناگواری کے آثار محسوس کرتی ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو ایک داڑھی والے شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو اس طریقہ سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ختم ہو

جائیں گے۔ سہلہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی وہ بات نہیں دیکھی۔

۳۳۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سالم رضی اللہ عنہ کے اپنے پاس داخل ہونے پر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنا دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو بڑے آدمی ہیں ان کو کس طریقہ سے دودھ پلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھ کو اس کا علم نہیں کہ وہ آدمی ہے پھر وہ اس کے بعد دوسری مرتبہ آئیں اور عرض کیا: اس کے بعد میں نے ان کے چہرہ پر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔

۳۳۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سہلہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم کا ہمارے یہاں آنا جانا ہے اور کچھ سمجھنے اور جاننے لگا ہے جو مرد سمجھتے اور جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلا کر خود کو اس پر حرام کر دو۔ حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سننے کے بعد ایک سال تک بیان نہیں کی پھر جس وقت میری حضرت قاسم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے نہ ڈرو بلکہ تم اس کو نقل کرو۔

۳۳۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ! سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اس کو سمجھ ہے جیسے بالغوں کو ہوتی ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سمجھدار اشخاص جانتے ہیں یعنی جوان شخص ہے اور دنیا کے سب کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو اپنا دودھ پلا دے تیرے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جائے گا۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ٹھہرا رہا میں ایک برس اور یہ حدیث بیان نہیں کی پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے اور

إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ بَعْدُ.

۳۳۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَنَاهُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتَ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أُكْرَهُ.

۳۳۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْوَزِيرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى وَرَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى وَرَبِيعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمْرًا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً أَبِي حُدَيْفَةَ أَنْ تَرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ حَتَّى تَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُدَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُحْصَةً لِسَالِمٍ.

۳۳۲۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرِمِي عَلَيْهِ بِذَلِكَ فَمَكَثَتْ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ

فَقَالَ حَدَّثَ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ.

انہوں نے اس کو بیان کیا اور کہا مت خوف کر اور بیان کر۔

۳۳۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے ساتھ ان کے مکان میں رہا کرتے تھے ایک روز حضرت سہیل کی صاحبزادی حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاقل بالغ ہو گئے ہیں اور ہمارے یہاں وہ آتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کی آمد حضرت ابو حذیفہ کے قلب پر ناگوار گزرتی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا کر خود کو اس پر حرام کر لو۔ چنانچہ انہوں نے سالم کو دودھ پلایا اور اس طریقہ سے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے بھی وہ بات نکل گئی پھر کچھ روز کے بعد دوسری مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے اس کو دودھ پلایا تھا چنانچہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے قلب سے وہ بات نکل گئی۔

۳۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ أَنبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُدَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَآتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرِمِي عَلَيْهِ فَإَرْضَعْتَهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُدَيْفَةَ.

۳۳۲۹: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔ اس دودھ کے رشتہ سے یہ مطلب ہے کہ بڑی عمر میں جو کسی کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی کو مکان میں داخلہ کی اجازت نہیں ہو سکتی اور تمام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا کی قسم سہیل رضی اللہ عنہا کو جو حکم فرمایا گیا تھا وہ حکم خاص سالم سے متعلق تھا اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ اس دودھ کے رشتہ کی وجہ سے کوئی شخص ہمارے مکان میں داخل نہ ہو (اور نہ ہم کسی کو اس رشتہ کی وجہ سے گھر میں دیکھیں)۔

۳۳۲۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ رِضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَّا رُحْصَةً فِي رِضَاعَةِ سَالِمٍ وَحَدَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا.

۳۳۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انکار کیا سب ازواج مطہرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مسئلہ کے عام ہونے کا اور نہیں جائز رکھتی تھیں کسی کا گھر آنا اس کے باعث سے اور کہا سب نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قسم کھا کر کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت ہر کسی کے لئے نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مخصوص کیا تھا سالم کے لئے اور نہیں آئے

۳۳۳۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّةَ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ كَانَتْ تَقُولُ أَبِي سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا

نَرَىٰ هَذِهِ إِلَّا رُحْصَةً رَّحَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا.

ہمارے یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوائے اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ اس پر قیاس کر سکے اور اجازت حاصل کر سکے۔

## باب ۱۶۶۵

## الغيلة

باب: بچے کو دودھ پلانے کے دوران بیوی سے صحبت

## کرنا

۳۳۳۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ جَدَامَةَ بِنْتَ وَهَبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَىٰ عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّىٰ ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَ وَقَالَ إِسْحَقُ يَصْنَعُونَهُ فَلَا يَصُرُّ أَوْلَادَهُمْ.

۳۳۳۱: حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے کی مدت میں بیوی سے صحبت کرنے کی ممانعت کر دوں لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ اہل فارس اور اہل روم بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولادوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ حضرت اسحاق کی روایت میں "يَصْنَعُونَ" کی جگہ "يَصْنَعُونَهُ" ہے۔

## باب ۱۶۶۶

## العزل

باب: عزل کے بارے میں

۳۳۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّىٰ رَدَّهٗ إِلَىٰ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذَكَرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُهُ الْحَمْلَ وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ.

۳۳۳۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عزل سے متعلق تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ کسی کی بیوی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے پھر اسی طریقہ سے کوئی آدمی اپنی باندی سے صحبت کرتا ہے لیکن وہ شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کو اس سے حمل قرار پائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس طریقہ سے نہ کرو تو کیا نقصان ہے اس لیے کہ حمل تو مقدر کی وجہ سے ہی قرار پاتا ہے۔

۳۳۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَرْثَةَ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْزُّرْقِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ أَمْرًا يُبْرَضُ وَأَنَا أَكْرَهُهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مَا قَدْ

۳۳۳۳: حضرت ابو سعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: میری بیوی بچے کو دودھ پلاتی ہے اس وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ اس کو حمل قرار پائے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقدیر میں لکھا ہے کہ رحم میں کیا ہے؟ وہ

قَدَرِ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ.

ضرور ہو کر رہے گا۔

۱۶۶۷: بَابُ حَقِّ الرِّضَاعِ

باب: رضاعت کا حق اور اس کی حرمت سے متعلق

وَحَرْمَتِهِ

حدیث

۳۳۳۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَدْمَةَ الرِّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

۳۳۳۴: حضرت حجاج بن یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے حق رضاعت کس طریقہ سے ادا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا باندی دینے سے۔

۱۶۶۸: بَابُ الشَّهَادَةِ فِي الرِّضَاعِ

باب: رضاعت میں گواہی کے متعلق

۳۳۳۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْني امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَاتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ رَعَمْتُ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَا عَنْكَ.

۳۳۳۵: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کیا تو ایک کالے رنگ کی عورت آئی اور وہ کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس پر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور پھیر لیا۔ میں دوسری جانب سے آیا اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی عورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کیسے مان لیں کہ وہ جھوٹی ہے حالانکہ وہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس (اپنی زوجہ) کو چھوڑ دو۔

۱۶۶۹: بَابُ نِكَاحِ مَا نَكَحَ

باب: والد کی منکوحہ عورت سے نکاح کرنے والے شخص

الْأَبَاءُ

سے متعلق حدیث

۳۳۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ نَعْدِي بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّابِيَةُ فَقُلْتُ آيْنَ تَرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتَلَهُ.

۳۳۳۶: حضرت براء بن عزماء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے عرض کیا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے شخص کی گردن اتارنے کے لئے روانہ فرمایا ہے کہ جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی اہلیہ سے نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عَنْقَهُ وَأَخَذَ مَالَهُ.

۳۳۳۷: حضرت براء بن عازبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی تو ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے دریافت کیا تمہارا کس جگہ جانے کا ارادہ ہے؟ تو فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک ایسے آدمی کی جانب بھیجا ہے کہ جس نے اپنے والد کی عورت سے شادی کر لی ہے آپ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ میں اس شخص کی گردن اتار لوں اور میں اس شخص کا مال غضب کر لوں۔

باب: آیت کریمہ: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ

إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

کی تفسیر کا بیان

۳۳۳۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی نے اوٹاس کی جانب لشکر روانہ فرمایا جو کہ طائف میں ایک جگہ کا نام ہے پھر دشمن سے مقابلہ ہوا اور انہوں نے ان کو مار ڈالا اور ہم لوگ مشرکین پر غالب آگئے اور ہم کو باندیاں ہاتھ لگ گئیں ان کے شوہر مشرکین میں رہ گئے تھے اور مسلمانوں نے انکے ساتھ ہم بستری کرنے سے پرہیز اختیار کیا پھر اللہ عزوجل نے آیت: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ... نازل فرمائی یعنی وہ عورتیں تم پر حرام ہیں جو کہ دوسروں کے نکاح میں ہیں لیکن اس وقت حرام نہیں جس وقت تم مالک ہو تم انکے پاس جاؤ اور اس حدیث میں جو تفسیر مذکور ہے اس سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی یہ عورتیں تم کو حلال نہیں عدت گزرنے کے بعد اسلئے کہ جس وقت یہ خواتین جہاد میں گرفتار ہوئیں تو وہ باندیاں بن گئیں اگرچہ انکے شوہر کا فرزندہ ہوں لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے ہم بستری کر سکتے ہیں۔

باب: لڑکی یا بہن کے مہر کے بغیر نکاح کرنے کی ممانعت

سے متعلق

۱۶۷۰: باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ:

﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ۲۴]

۳۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشِيَانِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾

[النساء: ۲۴]

أَيُّ هَذَا لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ

عِدَّتُهُنَّ.

۱۶۷۱: باب

الشِّغَارِ

۳۳۳۹: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

### نکاح شغار کیا ہے؟

شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنی لڑکی یا بہن کو کسی شخص کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی لڑکی یا بہن کو اس شخص کے نکاح میں دے دے اور ان دونوں کے نکاح کے لیے مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کی لڑکی کا مہر ایک دوسرے کے نکاح کے عوض ہو۔ اس قسم کا نکاح دورِ جاہلیت میں رائج تھا۔ اسلام نے اس قسم کے نکاح کی ممانعت فرمائی۔ البتہ اس سے ملتا جلتا نکاح جس کو کہ اردو زبان میں آٹا سانٹی اور پنجابی میں (وٹہ سٹہ) سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کو جائز قرار دیا جس میں ہر ایک لڑکی کا مہر مستقل مقرر ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی بہن یا لڑکی سے شادی کرے اور وہ دوسرا شخص اس شخص کی بہن یا لڑکی سے نکاح کرے لیکن ہر ایک کا مہر جداگانہ اور مستقل مقرر ہو۔

۳۳۴۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا. حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں جلب، جب اور شغار نہیں۔ علاوہ ازیں کوئی آدمی (کسی دوسرے شخص کا) مال چھینے گا تو اُس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔

۳۳۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ بَشْرٍ. اس سند سے بھی گزشتہ حدیث مبارکہ جیسی روایت مروی ہے۔ (لیکن اس حدیث میں) صاحب کتاب بیحد کہتے ہیں یہ حدیث ”خطا فاحش“ ہے۔ روایت وہی صحیح ہے جو بشر سے مروی ہے۔

### ۱۶۷۲: باب تَفْسِيرُ الشِّغَارِ

### باب: شغار کی تفسیر

۳۳۴۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَالِكٌ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار کی ممانعت فرمائی اور شغار (کی وضاحت) یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی صاحبزادی کو کسی دوسرے کے نکاح میں اس شرط سے دے کہ وہ (دوسرا شخص) بھی اپنی صاحبزادی کا اس سے نکاح کرے گا اور دونوں (خواتین) کا مہر کچھ بھی نہ ہو۔





اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُؤَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدَعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَ سُورَةٌ كَذَا عَدَدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرُؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَكْتُكُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ تم کو قرآن کا کچھ علم ہے؟ (یعنی کیا تم قرآن کی تعلیم دے سکتے ہو؟) اس شخص نے عرض کیا کہ مجھ کو فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم وہ سورتیں مجھ کو سنا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو تمہارے قبضہ (نکاح) میں کر دیا اس قرآن کے عوض جو تم کو یاد ہے۔

### ۱۶۷۴: باب التزويج على الإسلام

۳۳۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاسْأَلْ مَا كَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا

باب: اسلام قبول کرنے کی شرط رکھ کر نکاح کرنا

۳۳۴۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے نکاح کیا اور ان دونوں کے درمیان اسلام تھا۔ چنانچہ ام سلیمؓ نے ابو طلحہؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام قبول کیا۔ اسکے بعد ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ کو پیغام نکاح بھیجا۔ ام سلیمؓ نے جواب دیا کہ میں تو اسلام قبول کر چکی۔ اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی پھر وہ مسلمان ہوئے اور ان کا مہر اسلام مقرر ہوا۔

۳۳۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ أَبَانَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يَرُدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا أَمْرَاءُ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسَلِّمَ فَذَلِكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَاسْأَلْ مَا كَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِأَمْرَاءٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمَّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهَا

۳۳۴۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیمؓ نے کہا کہ خدا کی قسم ابو طلحہؓ تم رد کرنے کے لائق نہیں ہو (یعنی تمہاری گزارش منظور ہوگی) مگر اس وجہ سے کہ تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں میرے واسطے حلال اور جائز نہیں ہے کہ میں تم سے نکاح کروں البتہ اگر تم اسلام قبول کر لو۔ پس تمہارا اسلام قبول کرنا تمہارا مہر ہوگا۔ یعنی میں مہر کسی دوسری چیز کا مقرر نہیں کرتی صرف تمہارا اسلام قبول کرنا ہی مہر ہے اور میں تم سے کچھ اور نہیں مانگتی۔ پھر ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ کو قبول کر لیا اور مہر وہی رہا اور ثابتؓ جو کہ انسؓ کے بعد حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی عورت نہیں سنی کہ جس کا مہر ام سلیمؓ سے زیادہ باعزت ہو اس لیے کہ ام سلیمؓ کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے زیادہ باعزت کونسی شے ہو سکتی ہے؟ اور ابو طلحہؓ نے ان سے صحبت کی اور ام سلیمؓ سے بچے بھی پیدا ہوئے۔

۱۶۷۵: باب التَّزْوِیجِ عَلٰی

الْعِتْقِ

۳۳۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَأَبَانَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهَا صَدَاقَهَا.

۳۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَبَانَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ الْحَبَابِ عَنْ أَنَسِ أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ.

۱۶۷۶: باب عِتْقِ الرَّجُلِ جَارِيَّتَهُ ثُمَّ

يَتَزَوَّجُهَا

۳۳۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُودَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَمُؤْمِنٌ أَهْلَ الْكِتَابِ.

۳۳۵۰: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَّتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ.

۱۶۷۷: باب الْقِسْطِ فِي الْأَصْدِقَةِ

باب: آزاد کرنے کو مہر مقرر کر کے نکاح کرنے سے

متعلق

۳۳۳۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد فرمایا اور ان کے آزاد کرنے کو ان کا مہر مقرر فرمایا۔

۳۳۳۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور آزادی کو اس زوجہ محترمہ کا مہر مقرر فرمایا۔

باب: باندی کو آزاد کرنا اور پھر اس سے شادی کرنے میں

کس قدر ثواب ہے؟

۳۳۳۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسے آدمی ہیں کہ جن کو دو گنا ثواب ہے پہلے تو وہ شخص کہ جس کے پاس باندی ہو اور اس شخص نے اس کو ادب سکھلایا جیسا کہ ادب سکھلانے کا حق ہے اور تعلیم دی جیسا کہ تعلیم دینے کا حق ہے یعنی علم اور ادب میں اس کو قابل اور لائق بنایا اور آزاد کرنے کے بعد اس سے شادی کرے اور دوسرا غلام جو کہ اپنے آقا کا حق ادا کرے اور تیسرے اہل کتاب جو کہ ایمان لے آیا ہو۔

۳۳۵۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا تو اس شخص کے لئے دو گنا ثواب ہے یعنی ایک تو آزاد کرنے کا اور دوسرے اس سے شادی کرنے کا۔

باب: مہروں میں انصاف کرنا

۳۳۵۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَسَلِيمَانُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ [النساء: ۳] قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتَىٰ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بغيرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَىٰ سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ ﴿وَتُرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَىٰ أَنَّهُ يُتْلَىٰ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَىٰ الَّتِي فِيهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْآخِرَىٰ ﴿وَتُرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ رَغْبَةٌ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالَ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغَبُوا فِي مَالِهَا مِنْ يَتَامَىٰ النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

۳۳۵۱: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر عائشہ سے دریافت فرمائی اور وہ آیت یہ ہے: وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا یعنی اگر تم اس سے اندیشہ کرو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو تم ان خواتین سے نکاح کرو جو کہ تم کو پسندیدہ ہوں۔ عائشہ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! اس آیت میں ان یتیم لڑکیوں کا تذکرہ ہے جو کہ اپنے اولیاء کے پاس پرورش حاصل کرتی ہیں اور وہ لڑکیاں مال میں حصہ رکھتی ہیں جو مال کہ ان کے ورثہ کو ملا ہے ان کے سبب کی وجہ سے ان کے اولیا نے ان کی صورت اور دولت دیکھ کر اس طریقہ سے چاہا کہ ان کو اپنے نکاح میں کر لیں۔ لیکن اس قدر مہر سے جس قدر ان کو غیر شخص دے سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسرے لوگوں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا لیکن عورت کے ولی چاہتے کہ ان کے ساتھ نا انصافی کر کے کچھ مہر پر آپ ان سے نکاح کر لیں۔ اللہ عزوجل کی جانب سے ان کی ممانعت نازل ہوئی اور ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے ممانعت فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ اگر تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو تم انصاف کرو۔ ان کے معاملہ میں اور ان کا بہترین مہر مقرر کرو۔ ورنہ جس کو تمہارا دل چاہے وہ کرو اور ان کے علاوہ پھر عائشہ نے اس واقعہ کے بعد فرمایا کہ لوگوں نے دریافت کیا یعنی رسول کریم سے دریافت کیا پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت: يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ۔ لوگ تم سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے بارے میں تم کہہ دو کہ ان سے متعلق اللہ عزوجل تم کو حکم فرماتا ہے اور وہ آیات بھی جو کہ قرآن میں سے تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور جو ان یتیم لڑکیوں سے متعلق ہیں جن کو کہ تم ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے میں تم لوگ رغبت رکھتے ہو عائشہ فرماتی ہیں کہ گذشتہ آیت میں مذکور آیات سے

مراد پہلی آیت کریمہ ہے یعنی: وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا۔ یعنی اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم یتامی کے درمیان انصاف قائم نہیں کر سکو گے تو تم اپنی پسند کی خواتین سے نکاح کرو پھر ارشاد فرماتی ہیں ایک دوسری آیت میں مذکور: تَرُغَبُونَ سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے

کہ جس نے کہ تمہارے پاس پرورش پائی لیکن تم اس کے کم مال دار ہونے اور کم خوبصورت ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو چنانچہ ان لوگوں کو ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا کہ جن کی جانب انکی دولت کی وجہ سے رغبت تھی کہ ان سے اس شرط پر نکاح کر سکتے ہو کہ انکے مہر میں تم انصاف سے کام لو۔

۳۳۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَنَشْرٌ وَذَلِكَ خَمْسِمِائَةَ دِرْهَمٍ.

۳۳۵۲: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش مہر مقرر فرمائے اور اس کی مقدار پانچ سو درہم مقرر ہوئی۔

۳۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصِّدَاقُ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْاقٍ.

۳۳۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں دس اوقیہ مہر مقرر تھا۔

۳۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بْنُ إِيَّاسِ بْنِ مِقَاتٍ ابْنِ مُشْمَرِخِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانٍ دَخَلَ حَدِيثٌ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَلَمَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نُبْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ وَقَالَ الْآخَرُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرَمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَصْدَقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيُغْلِي بِصَدَقَةِ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَقُولَ كَلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ

۳۳۵۴: حضرت ابو عجماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروقؓ نے بیان فرمایا: خبردار! تم لوگ خواتین کے مہر میں حد سے تجاوز نہ کیا کرو۔ کیونکہ اگر یہ کام دنیا میں کچھ عزت کا ہوتا یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا کام ہوتا تو رسول کریمؐ تم سب سے پہلے اس کے حقدار ہوتے اور رسول کریمؐ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جس کی مقدار بارہ اوقیہ ہوتی ہے مقرر نہیں فرمایا اور انسان اپنی اہلیہ کے سلسلہ میں حد سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تمہارے واسطے مشک کی رسی کے لئے بھی مصیبت برداشت کی اور ایک دوسری روایت میں علق القربۃ کا لفظ ہے یعنی مجھ کو پسینہ آ گیا۔ ابو عجماء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک لڑکا تھا مولد (یعنی خاص عرب نہ تھا) تو میں نہیں سمجھ سکا کہ علق القربۃ کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسری بات کہتے ہیں کہ تم لوگوں کا اگر کوئی شخص جنگ میں قتل کر دیا جائے تو کہا

جاتا ہے کہ وہ شخص شہید ہے اور وہ شخص شہید مارا گیا یا وہ شخص شہید ہے۔ ممکن ہے کہ اس شخص نے اپنے اونٹ کے سرین پر وزن لادا ہو یا اونٹ کے کجاوے پر سونے چاندی کی تجارت کی ہو (یعنی اس شخص کی نیت خالص جہاد کی نہ رہی ہو بلکہ دنیا حاصل کرنا مقصود ہو) تو تم اس طریقہ سے نہ کہو بلکہ اس طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے رسول کریم فرمایا کرتے تھے جو شخص راہ خدا میں مارا جائے یا قتل ہو جائے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور تم لوگ کسی خاص آدمی سے کوئی بات نہ کہو اللہ عزوجل کو معلوم ہے کہ اس شخص کی کیا نیت تھی۔

۳۳۵۵: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ ملک حبش میں تھیں وہاں کے بادشاہ نے کہ جس کا نام نجاشی بادشاہ تھا نکاح کرنے کے بعد جبیز وغیرہ اپنی جانب سے دے دیا اور مہر چار ہزار مقرر فرمایا اور شریحیل بن حسنہ کے ساتھ دے کر بھیج دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی اہلیہ محترمہ کو مہر کا کوئی حصہ نہیں بھیجا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا مہر چار سو درہم تھا۔

باب: سونے کی ایک کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر

کے بقدر نکاح کرنا

۳۳۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے کپڑے یا جسم پر زرد رنگ کا دھبہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا مہر ادا کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک نواۃ (یعنی کھجور کی گٹھلی کے وزن کے بقدر) سونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ولیمہ ضرور کرو چاہے ایک بکری کا ہی ولیمہ ہو۔

۳۳۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن

الْقُرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَمْ أَدْرِ مَا عِلْقُ الْقُرْبَةِ قَالَ وَأُخْرَى يَقُولُونَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَارِيكُمْ أَوْ مَاتَ قُتِلَ فَلَانٌ شَهِيدًا أَوْ مَاتَ فَلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْفَرَ عَجْزَ دَابَّتِهِ أَوْ دَفَّتْ رَاحِلَتَهُ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَآلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

۳۳۵۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيَّ وَأَمَّهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرْحُبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ أَرْبَعِمِائَةَ دِرْهَمٍ.

۱۶۷۸: بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى نَوَاطِءٍ

مِنْ ذَهَبٍ

۳۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهِ آثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقَّتْ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةٌ نَوَاطِءٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى بَشَاشَةِ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ أَصَدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ شادی کی مسرت کا نشان ہے۔ میں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے شادی کر لی ہے ایک انصاری خاتون سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے مہر کس قدر مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک (نواۃ) سونے کے بقدر۔

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ح وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نِكَحْتُ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حَبَاءٍ أَوْ عِدَّةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أَعْطَاهُ وَأَحَقُّ مَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ اللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ.

۳۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس خاتون نے مہر پر نکاح کیا یا جس خاتون نے بخشش پر نکاح کیا یعنی بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ تمام چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ نکاح کے بعد ہوگا وہ دینے والے شخص کا حق ہے اور انسان کی عظمت اور عزت بیٹی اور بہن کی وجہ سے ہے یعنی اگر لڑکی اور بہن کو دوسرے کے نکاح میں دینے یا اپنے نکاح میں ان کو لانے سے خوش رکھے گا تو ایسا شخص (معاشرہ میں) قابل تعریف سمجھا جائے گا۔

### ۱۶۷۹: بَابُ إِبَاحَةِ التَّزْوِيجِ

### باب: مہر کے بغیر نکاح کا جائز

#### بَغَيْرِ صَدَاقٍ

ہونا

۳۳۵۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَائِدَةَ بِنِ قَدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتْوَقِيَّ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا آثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْينِي آثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا كَمَهْرٍ نَسَانِيهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ

۳۳۵۹: حضرت علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا کہ ایک شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور نکاح میں کسی قسم کا مہر ذکر نہیں کیا گیا یعنی مہر کچھ مقرر نہیں ہوا اور وہ شخص عورت سے ہمبستری کئے بغیر فوت ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں سے دریافت کرو کہ اس مسئلہ میں کوئی حدیث ہے یا نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس بارے میں علم نہیں۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں اپنی عقل سے اس مسئلہ میں بیان کروں گا۔ اگر ٹھیک ہو تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے یہ کہہ کر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثل ادا کیا جانا چاہیے یعنی جس طریقہ سے مہر اس خاتون کے خاندان اور

رَجُلٌ مِّنْ أَشْجَعٍ فَقَالَ فِي مِثْلِ هَذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرُوعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَانِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدُ غَيْرَ زَائِدَةً.

قبیلہ میں دوسری خواتین کا ہے جو کہ اس خاتون کی ہم عمر ہیں اس خاتون کا بھی اس طرح کا مہر ہے بغیر کسی زیادتی اور کمی کے اور اس خاتون کا حصہ اس کے ترکہ میں بھی ہے اور اس کو حد سے بھی گذرنا چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اسی طریقہ سے ہماری بیوی کا ایک مقدمہ کا رسول کریمؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اس خاتون کو بردع بنت واشق کہتے تھے اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ شخص مر گیا اور اس کو عورت سے صحبت کرنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ پھر اس شخص سے متعلق نبیؐ نے ایک اس قسم کے مہر کا حکم فرمایا جو

کہ اس خاتون کے یہاں (رواجاً) مہر تھا اور اس خاتون کو وراثت میں شامل فرمایا اور اس خاتون کیلئے عدت کا حکم فرمایا یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ نے ہاتھ اٹھالیے اور اللہ اکبر فرمایا۔ یعنی اس فیصلہ سے ان کو مسرت ہوئی امام نسائیؒ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اسود کا تذکرہ علاوہ زائدہ کے کسی سے منقول نہیں۔

۳۳۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَقْرَضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ ثُمَّ قَالَ أَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَانِهَا لَا وَكُحْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ.

۳۳۶۰: حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں ایک خاتون کا مقدمہ پیش ہوا اور اس خاتون کا مہر مقرر نہیں تھا اور اسکے شوہر نے اس سے ہم بستری بھی نہیں کی تھی اور اس کا شوہر بغیر صحبت کیے فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں اس مسئلہ کے دریافت کرنے کیلئے تقریباً ایک ماہ تک پھرتے رہے عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو حکم شرعی نہیں بتلایا آخر ایک دن فرمانے لگے کہ میری رائے ہے کہ اس خاتون کا مہر اسکے خاندان کی خواتین جیسا ہے نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ اور اسکے لئے وراثت بھی ہے اور اسکو عدت کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کی بات اور انکے فیصلہ پر معقل بن سنان نے شہادت دی اور کہا کہ نبیؐ نے بردع واشق کی لڑکی کا مقدمہ اسی طریقہ سے فرمایا تھا جیسا کہ تم نے فیصلہ کیا۔

۳۳۶۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَقْرَضْ لَهَا قَالَ لَهَا

۳۳۶۱: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کے مقدمہ میں فیصلہ فرمایا کہ جس نے کہ ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس نے مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور عبداللہ بن مسعودؓ نے اس طرح کا حکم فرمایا کہ ایسی خاتون کو مہر



دلایا جائے اور اس کو ترک بھی دلایا جائے اور اس پر عدت کرنا لازم ہے۔ یہ بات سن کر معقل بن سنان نے فرمایا کہ رسول کریم نے واثق کی لڑکی یروع کے جھگڑے میں اسی طریقہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔

۳۳۶۲: حضرت علقمہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اس مضمون کی روایت منقول ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۳۶۳: حضرت علقمہ بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دن عبد اللہ بن مسعود کی خدمت میں کسی قوم کے کچھ لوگ آئے اور عرض کرنے لگے کہ کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا تھا اور نہ تو اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ اس سے ہم بستری کی تھی اور اس شخص کا اس طریقہ سے انتقال ہو گیا۔ یہ بات سن کر عبد اللہ بن مسعود فرمانے لگے۔ اس طرح کی مشکل بات اور مشکل سوال رسول کریم کی وفات کے بعد سے کسی نے مجھ سے نہیں دریافت کیا تھا اس وجہ سے تم کسی دوسرے شخص کے پاس چلے جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا ایک ماہ تک پیچھا کیا اور آخر کار عرض کرنے لگے کہ ہم لوگ اب کس کے پاس جائیں اور مسئلہ کا حکم کس سے دریافت کریں اور (ہماری نظر میں تو) صحابہ ہمیں سے آپ جیسا صاحب علم اور بزرگ اس شہر میں کوئی نہیں ہے۔ یہ بات سن کر عبد اللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: اب میں اپنی رائے کے زور سے حکم کرتا ہوں اگر حکم درست ہو تو اللہ عزوجل کی جانب سے ہے جو کہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور اگر غلط ہو تو یہ میری غلطی ہے اور شیطان کا بھکاوا۔ اللہ اور اسکے رسول دونوں غلطی سے بالکل بری ہیں۔ میری رائے میں ایسی خاتون کو اس قدر مہر دینا چاہیے کہ جس قدر اسکے خاندان کی خواتین کا مہر ہے نہ تو اس سے کم اور نہ ہی اس سے زیادہ اور اس خاتون کیلئے وراثت

الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاسِقٍ.

۳۳۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ.

۳۳۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ آتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا سَأَلْتُ مِنْهُ فَارْقُتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ فَأَتَوْا غَيْرِي فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِيهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوا لَهُ فِي آخِرِ ذَلِكَ مَنْ نَسَأَ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُولُ فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَحَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَاءٌ أَرَى أَنْ أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَانِهَا لَا وَكُفْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذَلِكَ بِسَمْعِ أَنَسٍ مَنِ اشْتَجَعَ فَقَامُوا فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بَرُوعُ بِنْتِ وَاسِقٍ قَالَ فَمَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ فَرِحَ فَرِحَةَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ.

بھی ہے اور اسکو عدت گزارنا چاہیے چار ماہ اور دس دن اور کہا کہ یہ مسئلہ چند لوگوں نے اشجع سے مناسب لوگ پھر اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اس قسم کا فیصلہ فرمادیا ہے جیسا کہ رسول کریم نے ہماری برادری کی ایک عورت

کا فیصلہ فرمایا تھا۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس قدر کبھی خوش و خرم نہیں دیکھا مگر اسلام قبول کرنے کے وقت میں۔ اس لیے کہ ان کی رائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہوگئی۔

۱۶۸۰: باب هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بَغَيْرِ

باب: ایسی خاتون کا بیان کہ جس نے کسی مرد کو بغیر مہر

صِدَاقٍ

کے خود پر ہبہ اور بخشش کیا

۳۳۶۴: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ تَمْرَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوْجِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ التَّمْسُ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالتَّمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورِ سَمَاهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۳۳۶۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی جان آپ کو بخش دے رہی ہوں وہ عورت یہ جملے کہہ کر کھڑی ہوگئی اور دیر تک کھڑی رہی اس دوران ایک شخص اٹھا اور عرض کرنے لگا کہ اگر آپ کو اس خاتون کی خواہش نہ ہو تو آپ اس خاتون کا مجھ سے نکاح فرمادیں آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ کچھ نہیں اور مجھے کچھ بھی میسر نہیں ہے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ جاؤ تم تلاش کر لاؤ اگرچہ کوئی لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو قرآن آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ مجھ کو یہ سورتیں یاد ہیں اور اس شخص نے ان سورتوں کا نام لیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح اس خاتون سے کر دیا اس قرآن (مہر) پر جو کہ تم کو یاد ہے۔

باب: کسی کے لئے شرمگاہ حلال کرنا

۱۶۸۱: باب: إِحْلَالُ الْفَرْجِ

۳۳۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدَتْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجِمَتْهُ.

۳۳۶۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک شخص کیلئے کہ جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا فرمایا کہ اگر حلال کر دی تھی اس عورت نے وہ باندی اس شخص کیلئے تو میں اس صورت میں اس زانی کے سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس عورت نے (یعنی زانی کی بیوی نے) وہ باندی زانی کیلئے حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو سنسار کروں گا۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حکم فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب باندی کے مالک یا مالک نے باندی کی شرمگاہ کسی دوسرے شخص کو حلال کر دی (اور اس طرح سے اس کو زنا کا موقعہ دیا) تو وہ باندی اس کے لئے حلال نہیں ہوئی لیکن

شبہ کی وجہ سے اس پر حد زنا جاری نہیں ہوگی لیکن مذکورہ صورت میں شبہ کی وجہ سے حد کرنا جاری نہ ہوگی اور ایک سو کوڑے تعزیر کے طور پر مارے جائیں گے اور تعزیر کی اصل حد کی مقدار حاکم وقت متعین کرے گا۔

۳۳۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنَبَّرُ قُرْقُورًا أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرَفَعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَا قِضِينَ فِيهَا بِقِصِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا.

۳۳۶۶: حضرت حسیب بن سالم سے روایت ہے کہ نعمان بن بشیرؓ کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا اور اس شخص کا نام عبدالرحمن تھا اور لوگوں نے اس کا نام قرقر بھی رکھ لیا تھا وہ جھگڑا یہ تھا کہ وہ شخص اپنی بیوی کی باندی سے ہم بستری کر بیٹھا۔ نعمان بن بشیرؓ فرماتے لگے کہ میں اس مقدمہ کا فیصلہ اس طرح سے کروں گا کہ جس طریقہ سے نبیؐ نے فیصلہ فرمایا تھا اور نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ اگر تیرے واسطے وہ باندی حلال کر دی تھی تو میں تیرے کوڑے ماروں گا ورنہ پھر میں سنگسار کروں گا آخر کار اسکے سو کوڑے مارے کیونکہ اس شخص کی بیوی نے اسکو وہ باندی حلال کر دی تھی۔ قنادہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے حسیب بن سالم کو تحریر کیا تھا کہ اس نے مجھ کو یہی لکھا تھا۔

۳۳۶۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ.

۳۳۶۷: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی باندی سے ہم بستری کر لی تھی فرمایا اگر اس کی بیوی نے اپنی باندی اس کے لئے حلال کر دی تھی تو اس کو سو کوڑے مارو اور اگر اس نے اس کے لئے باندی کو حلال نہیں کیا تھا تو اسے سنگسار کر دو۔

۳۳۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَانُهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَانُهَا مِثْلُهَا.

۳۳۶۸: حضرت سلمہ بن محققؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اس قسم کے بارے میں جس نے کہ اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا فیصلہ فرمایا کہ اگر اس شخص نے زبردستی زنا کا ارتکاب کیا ہے تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص کو اس باندی کے عوض ایک باندی خرید کر اپنی بیوی کو دینا ہوگی اور اگر وہ اس پر راضی تھی تو وہ باندی اسی کی ہوگی ہے اور وہ شخص اپنی بیوی کو اس کے عوض ایک باندی دے گا۔

۳۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ

۳۳۶۹: حضرت سلمہ بن محققؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ.

نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے کہ اپنی اہلیہ کی باندی سے زنا کا ارتکاب کیا تھا تو اس عورت کی وہ باندی آزاد ہوگی اور اس مرد کو (ضمانت میں) اس جیسی ایک باندی دینا پڑے گی۔ اس لیے کہ یہ باندی زبردستی کی وجہ سے آزاد ہوگی اور اس شخص کے مال سے اس باندی کی مالکہ (یعنی بیوی) کو یہ شخص دوسری باندی دے دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ باندی اسکی رہی کہ جس کی وہ باندی تھی اور دوسری باندی اس جیسی اس شخص کے ذمہ (بطور جرمانہ) لازم اور واجب ہوگی۔

## باب ۱۶۸۲: باب تحریم المتعة

## باب: نکاح متعہ حرام ہونے سے متعلق

۳۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتْعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتُهُ إِنَّهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۳۳۷۰: حضرت حسن اور عبد اللہ جو کہ دونوں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن علی کرم اللہ وجہہ کو یہ اطلاع ملی کہ ایک شخص ایسا ہے کہ جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا۔ اس پر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ گمراہ شخص ہے کیونکہ مجھ کو نبی نے خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا روایت میں ہم نے حدیث بالا میں مذکورہ لفظ عنہا کا ترجمہ اس کے بجائے متعہ سے کیا ہے کیونکہ اس جگہ اس سے مراد متعہ ہے۔

۳۳۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنِي مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۳۳۷۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا أَبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَالْحَسَنَ ابْنِي

۳۳۷۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے روز خواتین کے ساتھ متعہ کرنے کی ممانعت ارشاد فرمائی اور حضرت ابن ثنی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوة حنین سے والے

مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُمَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حَبِيرٍ عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ.

۳۳۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِينِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتَنِي ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَّشْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّائِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا.

۳۳۷۴: حضرت سبرہ جہنیؓ سے نقل ہے کہ نبیؐ نے جس وقت (نکاح) متعہ کی اجازت عطا فرمائی تو میں اور ایک دوسرا شخص قبیلہ بنی عامر کی ایک خاتون کے پاس پہنچے اور ہم نے اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا وہ کہنے لگی کہ تم مجھ کو کیا بخشو گے؟ میں نے جواب دیا کہ میں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ لیکن میرے ساتھی کے پاس جس قسم کی چادر تھی وہ میری چادر سے عمدہ اور اعلیٰ تھی لیکن میں اس شخص (یعنی ساتھی) سے زیادہ جوان (اور خوبصورت) تھا۔ جب وہ خاتون میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف مائل ہوتی۔ لیکن جب وہ مجھ پر نگاہ ڈالتی تو میں اس کو زیادہ پرکشش لگتا۔ بہر حال وہ خاتون مجھ سے کہنے لگی کہ ”تم میرے پاس آ جاؤ“ مجھ کو تم اور تمہاری چادر کافی ہے (اشارہ ہے نکاح متعہ کی رضامندی کی طرف) پھر اس کو میں نے تین دن اپنے پاس رکھا۔ پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا ”جس کسی کے پاس متعہ والی خواتین ہیں وہ لوگ ان خواتین کو گھر سے نکال دیں۔ (اس لیے کہ اب متعہ حرام ہو گیا)۔

**خلاصہ الباب** ☆ متعہ کی کسی صورت بھی اجازت نہیں جو لوگ اس کے اثبات کے لئے لایعنی قسم کی دلیلیں پیش کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو اس واہیات فعل پر لگا کر حرام کارنی کی دعوت دے کر غضب الہی کو دعوت دیتے ہیں۔ ویسے بھی اس میں جتنی خرافات ہیں اگر ان کا اندازہ کیا جائے تو یقین جاننے ایک معمولی سی سوجھ بوجھ والا شخص بھی اس فعل قبیح کی لعنتوں سے واقف ہو جاتا ہے۔ (جامی)

باب: نکاح کی شہرت آواز اور ڈھول بجانے

سے متعلق

۱۶۸۳: بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَ

ضَرْبِ الدَّفِّ

۳۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْعَجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۳۷۴: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حلال نکاح اور

فَصَلُّ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفِّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ. ۳۳۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فَضْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ.

حرام کی تمیز آواز اور ڈھول سے ہوتی ہے۔“  
۳۳۷۵: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نکاح) حلال اور حرام کے درمیان فرق اعلان کرنے کا ہے۔

۱۶۸۴: بَابُ كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ

إِذَا تَزَوَّجَ

باب: دولہا کو (نکاح کے موقع پر) کیا دُعا

دی جائے؟

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُثَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قَوْلُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ. ۳۳۷۶: حضرت حسینؑ سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنو جثم کی کسی خاتون سے نکاح کیا پس لوگوں نے ان کو دُعادی اور یہ جملہ بالرفاء والبنین کہہ کر دُعادی (اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہاری اولاد میں اللہ عزوجل اتحاد و اتفاق قائم فرمائے اور تم کو صاحب اولاد کرے) اور وہ خاتون قبیلہ بنی جثم کی تھی۔ یہ سن کر عقیل کہنے لگے کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ نے فرمایا تھا تم اس طریقہ سے کہو اور رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے ارشاد فرمایا تھا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ یعنی اللہ عزوجل تمہاری ہر شے میں برکت اور خیر عطا فرمائے اور تم کو صاحب برکت بنا دے۔

۱۶۸۵: بَابُ دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدْ

التَّزْوِيجِ

باب: جو شخص نکاح کے وقت موجود نہ ہو تو اس کو اس کی

دُعادینے سے متعلق

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِذْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَرْزِ نَوَافٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۷۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے عبدالرحمنؓ کے کپڑے پر ایک نشان دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عبدالرحمنؓ نے عرض کیا کہ میں نے ایک خاتون سے نکاح کر لیا ہے اور اس کا مہر ایک سونے کی گٹھلی کے وزن کے برابر مقرر کیا ہے۔ آپ ﷺ نے دُعادی اور فرمایا کہ اس نکاح میں اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے اور تم کو لیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۸۶: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ

باب: شادی میں زرد رنگ لگانے کی اجازت سے

## التزویج

## متعلق

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهَيْمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتُ قَالَ وَزَنَ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے اوپر زعفران کے رنگ کا اثر تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک گنٹھلی کے برابر سونا مہر مقرر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہو۔

۳۳۷۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَلِيٍّ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ آثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهَيْمٌ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۳۳۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا اثر دیکھا۔ یعنی یہ قول حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر فرمایا: اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ شادی کرنے کا نشان ہے۔ میں نے قبیلہ انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ہو۔

## باب تَحِلَّةِ الْخُلُوةِ

## باب: سہاگ رات میں اہلیہ کو تحفہ دینا

۳۳۸۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ بِيٍّ قَالَ أَعْطَيْتَهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَأَيُّنَ دِرْعَكَ الْحُطَمِيَّةَ قُلْتُ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ.

۳۳۸۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا: میری دلہن کو میرے پاس بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو کچھ ہدیہ دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ حطمی زرہ کہاں ہے؟ (حطمیہ بن حارث نامی شخص کی جانب لفظ حطمیہ منسوب ہے اور وہ عرب میں زرہ بنایا کرتا تھا) بہر حال میں نے عرض کیا کہ وہ تو میرے پاس موجود ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: تم وہ دلہن کو دے دو۔

۳۳۸۱: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ عَن سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيُّ فَاطِمَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۳۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دے دو۔ علی رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي قَالَ فَايَنَ دِرْعَكَ الْحُطَمِيَّةُ.  
نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:  
تمہاری زرہ ہطمیہ کس جگہ چلی گئی؟

۱۶۸۸: باب الْبِنَاءُ فِي

باب: ماہِ شِوَالِ فِي (دلہن کو سہاگ رات کے لیے)

دولہا کے پاس بھیجنا

شِوَالِ

۳۳۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ فِي شِوَالٍ وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شِوَالٍ فَأَيُّ  
نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي.  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے  
رسول کریم ﷺ نے شوال کے مہینہ میں نکاح فرمایا اور میں ان کے  
پاس اسی ماہ شوال میں آئی پھر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کون  
سی اہلیہ محترمہ مجھ سے زیادہ رسول کریم ﷺ سے تم میں سے خوش اور  
محفوظ تھی۔

۱۶۸۹: باب الْبِنَاءُ بِأَهْنَةِ

باب: نو سالہ لڑکی کو شوہر کے مکان پر رخصت کرنے

سے متعلق

تَسْمِعِ

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ عَن هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا بِنْتُ  
تِسْعِ سِنِينَ وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ.  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول  
کریم نے نکاح کیا جبکہ میری عمر چھ سال کی تھی اور آپ میرے  
نزدیک اس وقت آئے جبکہ میں نو سال کی تھی اور میں لڑکیوں میں  
کھیلا کرتی تھی (یعنی نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی)۔

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ

۳۳۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جبکہ میری  
عمر چھ سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال کی  
تھی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيْقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُمَارَةُ بْنُ عَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ  
اللَّهِ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنِي بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ

۱۶۹۰: باب الْبِنَاءُ فِي

باب: حالت سفر میں دلہن کے پاس (سہاگ رات

کیلئے) جانے سے متعلق

السَّفَرِ

۳۳۸۵: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ  
حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول کریم نے جہاد کے  
لیے خیبر روانہ ہونے کا ارادہ فرمایا تو ہم لوگوں نے اندھیرے ہی



میں خیبر کے نزدیک نماز فجر ادا کی پھر سوار ہوئے۔ رسول کریم اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ان لوگوں کے ساتھ سوار ہوا اور ان کی سواری پر بیٹھا جس وقت رسول کریم خیبر کی گلیوں میں پہنچے تو آپ نے پہلے اللہ اکبر کہا اور پھر فرمایا: خیبر برباد ہو گیا۔ جن لوگوں کے مکانات اور صفوں کے درمیان ہم لوگ اتریں (حملہ آور) ہوں گے اور ان لوگوں پر براد ن چڑھے گا۔ آپ نے تین مرتبہ اس طریقہ سے ارشاد فرمایا۔ انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت ہم لوگ اپنے اپنے کام کیلئے نکل رہے تھے (حدیث کے راوی عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو) کہنے لگے کہ یہ تو محمدؐ ہیں۔ (جبکہ ہم لوگوں کے بعض ساتھی کہتے ہیں کہ وہ اس طریقہ سے کہنے لگے کہ محمدؐ اور انکا لشکر پہنچ گیا) انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں نے زبردستی خیبر فتح کیا اس کے بعد قیدیوں کو جمع کیا گیا تو اس دوران خیبر زبردستی حاصل کیا گیا پھر قیدی لوگ ایک جگہ جمع کیے گئے تو اس دوران دحیہ کلبی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان میں سے ایک باندی مجھ کو عنایت فرما دیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور تم اس کو لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حنی کو لے لیا۔ اس بات پر ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے دحیہ کو قبیلہ بنو قریظہ اور قبیلہ بنو نضیر کی سردار صفیہ کو دے دیا ہے وہ تو آپؐ کی ذات گرامی کے علاوہ کسی کیلئے درست نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس سے اس خاتون کو بلا لو۔ چنانچہ وہ ان کو لے کر حاضر ہوئے اور نبیؐ نے انکی جانب دیکھا تو فرمایا کہ تم کوئی دوسری باندی لے لو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبیؐ نے ان کو آزاد فرما کر انکے ساتھ نکاح فرمایا۔ ثابتؓ نے انسؓ سے دریافت فرمایا کہ اے ابو حمزہ! نبیؐ نے ان کو بطور مہر کیا چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر فرما کر ان سے نکاح فرمایا پھر راستہ ہی میں ام سلیمؓ نے ان کو نبیؐ کیلئے تیار کیا اور رات کو نبیؐ کے پاس لے گئیں پھر نبیؐ صبح تک انکے پاس رہے اور فرمایا کہ جس کسی کے پاس

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَ هَا الْعِدَاةَ بِعَلْسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخَذَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقٍ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَيَحْذَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بِيَاضَ فَيَحْذَرُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَحَرَخَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ وَأَصْبَحْنَا عَنُودَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ فَجَاءَ دِحْيَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَعْطَيْتُ جَارِيَةَ مِنْ السَّبْيِ قَالَ أَذْهَبُ فَحُذِّ جَارِيَةَ فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُنَيْ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُنَيْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ أَدْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ جَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزْتُهَا لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَاصْبَحَ عَرُوسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسَةً فَكَانَتْ وَرَيْمَةَ رَسُولِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

کچھ ہو وہ لے کر آ جائے۔ پھر دسترخوان بچھایا گیا اور کوئی شخص پنیر لے کر حاضر ہوا تو کوئی شخص کھجور لے کر حاضر ہوا اور کوئی شخص گھی لے کر حاضر ہوا پھر ان سب کو ملا دیا گیا اور یہی نبی کا ولیمہ تھا۔

۳۳۸۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حنی سے نکاح فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر خیبر کے دوران راستہ میں تین روز ٹھہرے اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد وہ پردہ نشین خواتین میں شامل کی گئیں۔

۳۳۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین روز قیام فرمایا اور آپ رات میں صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حنی کے پاس رہے اور میں نے مسلمانوں کو نبی کی دعوت ولیمہ کے لئے بلایا تھا پھر آپ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا اس وقت وہاں پر روٹی اور گوشت موجود نہ تھا پھر اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں اور پنیر اور گھی وغیرہ آنے لگ گئے۔ پس اس طرح آپ کا ولیمہ ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے کھجوریں لا کر ڈال دیں اور کسی شخص نے پنیر اور کسی نے گھی اور کسی شخص نے مالیدہ بنا کر پیش کیا۔ سب نے مل کر وہ کھانا کھا لیا پھر لوگوں نے یہ بات کہنا شروع کر دیا کہ صفیہ بھی ایک شادی شدہ خاتون ہو گئیں اور ازواج مطہرات اور جیسی اور دوسری شادی شدہ

۳۳۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ عَلَيَّ صَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ ابْنِ أَخْطَبٍ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِينَ عَرَسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

۳۳۸۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ وَالْقِيَّ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمَنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَمْلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبَهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَالَهَا خَلْفُهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

خواتین ہیں اس طریقہ سے صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور وہ سب لوگوں کی ماں بن گئیں یا ابھی وہ باندی ہی ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ اگر وہ باپردہ ہو گئیں تو یہ سمجھو کہ وہ مؤمنین کی ماں ہیں یعنی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن کی طرح وہ بھی آپ کی زوجہ مطہرہ بن گئیں۔ جس وقت وہاں سے کوچ ہوا یعنی اس جگہ سے روانگی ہوئی تو کجاوے پر بسترہ بچھایا گیا پیچھے کی جانب اور آنحضرت پر پردہ لگایا گیا یعنی آپ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا۔

۱۶۹۱: بَابُ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ عِنْدَ الْعُرْسِ

باب: شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے؟

۳۳۸۸: حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں ایک شادی

۳۳۸۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ

میں کہ جس جگہ قرظ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی موجود تھے اتفاق سے اس جگہ لڑکیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ تم دونوں رسول کریم کے صحابی ہو اور تم دونوں بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں حضرات فرمانے لگے تمہارا دل چاہے تو تم ہمارے ساتھ سن لو ورنہ تم یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ ہمارے واسطے شادی کے موقعہ پر کھیلنے کی گنجائش دیدی گئی ہے کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں جائز کھیل و تفریح کی اجازت ہے۔

### باب: اپنی لڑکی کو جہیز دینے سے متعلق

۳۳۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک کالے رنگ کی چادر اور ایک مشک اور ایک تکیہ دیا۔ اس تکیہ میں اذخر (عرب میں پیدا ہونے والی) ایک قسم کی گھاس کا بھراؤ تھا۔

### باب: بستروں کے بارے میں

۳۳۹۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک بستر مرد کے لئے اور دوسرا بستر اس کی اہلیہ کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے۔

### باب: حاشیہ اور چادر رکھنے سے متعلق

۳۳۹۱: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی نے دریافت فرمایا: کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم نے نانہال بھی بنالی ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے پاس نانہال کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اب ہوگی یعنی وہ زمانہ نزدیک ہے کہ جب مسلمان دولت مند ہونگے اور تمام آرام کی چیزیں ان کو حاصل ہونگی۔

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَآبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَيِّنَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفَعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِصَ لَنَا فِي اللَّهِوَ عِنْدَ الْعُرْسِ.

### ۱۶۹۲: باب جهاز الرجل ابنته

۳۳۸۹: أَخْبَرَنَا نَصِيرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقَرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشَوْهَا إِذْخِرًا.

### ۱۶۹۳: باب الفرش

۳۳۹۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّلَاثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

### ۱۶۹۴: باب الأنماط

۳۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُصَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَآتَى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ.

## ۱۶۹۵: باب الْهَدِيَّةِ لِمَنْ عَرَسَ

۳۳۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا حَيْسًا قَالَ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمَّي تَقْرِنُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ لَكَ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَادْعُ فَلَانًا وَفَلَانًا وَمَنْ لَقَيْتَ وَسَمَى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَى وَمَنْ لَقَيْتُهُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةٌ كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءً ثَلَاثِمِائَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَاكْلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَمَا أَكْثَرَ أُمَّ حِينَ وَصَعْتُ.

## باب: دولہا کو ہدیہ اور تحفہ دینا

۳۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے نکاح فرمایا اور آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ صاحبہ ام سلیم نے حیس تیار کیا پھر اس کو میں نبی کی خدمت اقدس میں لے گیا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور کہا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کیلئے ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو رکھ دو اور تم فلاں فلاں شخص کو بلا کر لے آؤ۔ انس فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ حضرات کا نام لیا۔ پھر میں بلا کر لایا کہ جس کا نام لیا تھا اور جو شخص مجھے ملا تو انس کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کس قدر آدمی ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو آدمی۔ پھر نبی نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دس دس آدمی گھیرا بنا کر بیٹھ جاؤ اور ہر شخص صرف اپنے سامنے سے کھائے۔ انس فرماتے ہیں کہ تمام کے تمام لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے پھر انس فرماتے ہیں کہ پھر لوگ دوبارہ آئے اور وہ لوگ بھی کھا گئے۔ اسی طریقہ سے ایک گروہ آتا تھا اور ایک چلا جاتا تھا۔ جب تمام کے تمام لوگ کھا چکے تو آپ نے فرمایا: اے انس! تم اٹھاؤ یعنی وہ کھانا جو کہ لا کر رکھا گیا تھا۔ وہ کھانا اٹھا لیا۔ انس فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ علم نہ ہو سکا کہ وہ کھانا اٹھاتے وقت بہت تھیا رکھنے کے وقت۔

۳۳۹۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَأَخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَرَبِي امْرَأَتَانِ فَاَنْظُرْ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ

۳۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان باہمی محبت قائم فرمادی تو حضرت سعد بن ربیع کا بھائی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بنا لیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میرے پاس مال موجود ہے میں اس کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو تم لے لو اور ایک حصہ میں رکھوں گا اور میرے پاس دو عورتیں ہیں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس کو طلاق دیتا ہوں جس وقت عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے نکاح کر لینا۔ عبد الرحمن نے بیان کیا کہ اللہ تمہاری بیویوں اور مال دولت میں

فَتَزَوَّجَهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُونِي أَيَّ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آثَرِ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهَيْمٌ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ

برکت عطا فرمائے تم مجھ کو بازار دکھاؤ۔ پھر وہ بازار چلے گئے اور وہ واپس نہیں آئے یہاں تک کہ وہ گھی اور نفع حاصل کر کے لائے۔ عبد الرحمن نے کہا کہ نبی نے مجھ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ یہ زردی کا نشان کس قسم کا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ہو۔

### باب ہی محبت کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں صحابہ کرامؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ جو کہ مکہ مکرمہ سے سامان اور مکان وغیرہ چھوڑ کر آئے تھے ان میں سے ایک ایک آدمی ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا گیا اور سب کے دل جوڑ دیئے گئے۔

### باب: عورتوں سے محبت کرنا

### ۱۶۹۶: بَابُ حُبِّ النِّسَاءِ

۳۳۹۴: حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْقَوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْمُنْدِرِ عَنْ ثَابِتٍ: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُبِّ إِلَى مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءِ وَالطَّيِّبُ وَجَعَلَ قُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۳۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُبِّ إِلَى النِّسَاءِ وَالطَّيِّبُ وَجَعَلْتُ قُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.

۳۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں میں خواتین اور خوشبوئیں محبوب اور پسندیدہ ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ.

۳۳۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد کوئی شے زیادہ پسندیدہ نہیں تھی گھوڑوں سے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ کو خواتین اور خوشبو سے محبت ہے لیکن میری یہ محبت میری کسی

عبادت میں رخنہ نہیں ڈالتی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور اصلی محبت تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کیلئے ہے۔

۱۶۹۷: باب مَيْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ

باب: مرد کا اپنی ازواج میں سے کسی ایک زوجہ کی طرف

دُونِ بَعْضٍ

قدرے مائل ہونا

۳۳۹۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِأَحَدَاهُمَا عَلَى الْآخِرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شَقِيهِ مَائِلٌ.

۳۳۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف زیادہ مائل ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے بدن کا ایک حصہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہوگا۔

۳۳۹۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ ثُمَّ يَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمَلْتُ فَلَا تَلْمِنِي فِيمَا تَمَلِكُ وَلَا أَمَلْتُ أَرْسَلَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.

۳۳۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات میں کوئی بھی چیز تقسیم کرتے ہوئے برابری کا خیال رکھتے اور پھر فرماتے: "اے اللہ! میرا کام تو اتنا ہی ہے جتنا مجھے اختیار ہے۔ اے اللہ! تو بھی مجھ سے اس چیز پر باز پرس مت کرنا جس کی مجھ میں قدرت نہیں۔" حماد بن زید نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے۔

۳۳۹۹: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَرِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلَنَّكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِنَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بِنْتِ الْكِسْفِ تُجِيبِينَ مَنْ أَحَبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَاجِئِي هَذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى

۳۳۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کی ازواج نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو کہ آپ کی صاحبزادی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ فاطمہ نے عائشہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندر آنے کی اجازت عطا فرمادی تو فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مجھ کو (آج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ ابو قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی) عائشہ کے سلسلے میں انصاف فرمائیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خاموش تھی۔ رسول کریم نے فرمایا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ جس کو میں چاہتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: تو پھر تم اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر رسول کریم نے ارشاد فرمایا کہ تو تم پھر اس سے محبت کیا کرو۔ یہ بات سن کر فاطمہ کھڑی ہو

اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُنَّ  
بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ لَهَا فَقُلْنَا لَهَا مَا تَرَكَ  
أَعْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَأَرْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ  
الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللَّهِ لَا  
أَكَلِمْتُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ  
تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ  
أَرَأِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَقَى لِلَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ  
صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي  
تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ  
فِيهَا تُشْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ  
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ  
أَرْسَلْنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ  
وَرَفَعْتُ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَدِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ  
تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعَتْ بِهَا لَمْ  
أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَنْحَنْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ.

گئیں اور دوسری ازواج کے پاس جا کر ان کو بتلایا کہ انہوں نے کیا  
کہا اور رسول کریمؐ نے کیا جواب ارشاد فرمایا۔ اس پر ازواج  
مطہرات کہنے لگیں کہ تم سے کام نہیں ہو سکا پھر جاؤ اور تم رسول کریمؐ  
سے عرض کرو کہ آپ ﷺ کی بیویاں ابو قحافہ کی لڑکی کے بارے میں  
انصاف چاہتی ہیں۔ فاطمہؑ فرمانے لگیں کہ نہیں، خدا کی قسم میں کبھی  
ان کے بارے میں رسول کریمؐ سے گفتگو نہیں کروں گی۔ عائشہؑ  
فرماتی ہیں کہ پھر ازواج مطہرات نے زینب بنت جحشؑ کو بھیجا  
جو کہ ازواج مطہرات میں سے رسول کریمؐ کے نزدیک درجہ اور مقام  
میں مجھ سے مقابلہ کرتی تھیں۔ میں نے زینبؑ سے زیادہ دین  
کے راستہ پر چلنے والی، خدا رسیدہ صلہ رحمی کرنے والی، سچی بات کہنے  
والی، زیادہ صدقہ دینے والی اور اپنے نفس کو کام میں ذلیل کرنے والی  
خاتون کبھی نہیں دیکھی اور اس کام کی بھی ضرورت ان کو صدقہ و  
خیرات کے لئے پڑتی تھی صرف ان میں ایک ہی چیز تھی اور وہ یہ کہ  
وہ زیادہ غصہ والی اور تیز مزاج خاتون تھیں۔ لیکن ان کا غصہ جلد ہی  
ختم ہو جاتا تھا بہر حال وہ حاضر ہوئیں اور رسول کریمؐ سے انہوں  
نے اجازت مانگی اس وقت بھی رسول کریمؐ عائشہؑ کی چادر میں ان  
کے ساتھ اس حالت میں تھے کہ جس حالت میں حضرت فاطمہؑ حاضر  
ہوئیں تھیں اور رسول کریمؐ نے اجازت عطا فرمائی تو انہوں نے عرض  
کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی ازواج نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا  
ہے ان کی قلبی تمنا ہے کہ ابو قحافہ کی لڑکی کے بارے میں آپ ان کے  
ساتھ انصاف فرمائیں پھر انہوں نے مجھ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا  
اور کافی برا بھلا کہا۔ میں رسول کریمؐ کی جانب دیکھ رہی تھی کہ آپ کو  
جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟ اس وقت زینبؑ اس  
حال میں تھیں کہ میں سمجھ گئی کہ نبیؐ کو میرا جواب دینا ناگوار نہیں  
گذرے گا۔ چنانچہ جس وقت میں بولنا شروع ہوئی تو ان کو گفتگو  
کرنے کا موقع ہی نہیں عطا فرمایا۔ یہاں تک کہ ان پر غالب ہو  
گئی۔ اس پر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: آخر یہ بھی ابو بکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

## حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی خاص فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے اوصاف حمیدہ سے متعلق جو یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کام میں نفس کو ذلیل کرنے والی تھیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھال کو دباغت دینے کے بعد اس سے جوتے تیار کر کے فروخت کر کے آمدن کرتی تھیں اور اس آمدنی کو صدقہ فرمادیتی تھیں۔ یعنی دین کے جذبہ کی وجہ سے وہ معمولی سے معمولی کام کرتی تھیں۔

باب: ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے

۱۶۹۱۸: بَابِ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِ

زیادہ چاہنا

سَانِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضِ

۳۴۰۰: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بِالْحِمَاصِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أُنْبَأْنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ -

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۳۴۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ الثَّقَفِيُّ الْمَأْمُونُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدُكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنِي وَهُنَّ يَنْشُدُنَّكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجِيبُنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاجِيبِيهَا قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتَهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكَ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتْ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَأَرْسَلَنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ

۳۴۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ایک دن ایک جگہ جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا اور یہ کہلوا یا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

انصاف چاہتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں) چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ

ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے مجھ کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان انصاف

چاہتی ہیں رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے آئیں اور آپ ﷺ کی ازواج

مطہرات رضی اللہ عنہن نے عرض کیا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے آئیں اور آپ ﷺ کی ازواج

مطہرات رضی اللہ عنہن نے عرض کیا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے آئیں اور آپ ﷺ کی ازواج

مطہرات رضی اللہ عنہن نے عرض کیا کہ کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرو۔ یہ بات سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے آئیں اور آپ ﷺ کی ازواج



تَسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَزْوَاجُكَ أُرْسَلْنِي وَمَنْ يَنْشُدُكَ الْعَدَلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَيَّ تَشْتِمِينِي فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَةً هَلْ يَأْذُنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشْتَمْتَنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّه لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتَهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرِ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَبْدَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَاعَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تَوْشِكُ مِنْهَا الْفَيَاةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ.

مطہرات جنیبتہ سے عرض کیا جو کچھ کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا اور وہ عرض کرنے لگ گئیں کہ تم نے تو کوئی کام انجام نہیں دیا۔ تم اب پھر خدمت نبوی میں حاضر ہو جاؤ۔ حضرت فاطمہ جنیبتہ نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں خدا کی قسم میں اب نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ جنیبتہ جو رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں (وہ رسول کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کے خلاف کس طرح کر سکتی تھیں) اس کے بعد تمام کی تمام ازواج مطہرات جنیبتہ نے حضرت زینب بنت جحش جنیبتہ کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ جنیبتہ نے فرمایا کہ حضرت زینب جنیبتہ وہ بیوی تھیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جنیبتہ میں میرے برابر کی خاتون تھیں (یعنی عزت احترام خاندان و جاہت اور حسن جمال میں) پھر حضرت زینب جنیبتہ نے فرمایا کہ مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جنیبتہ نے بھیجا ہے اور وہ انصاف کا مطالبہ کر رہی ہیں

(یعنی ازواج مطہرات جنیبتہ کے درمیان وہ انصاف چاہ رہی ہیں) حضرت ابو قحافہ جنیبتہ کی صاحبزادی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ جنیبتہ کے درمیان پھر میری جانب چہرہ متوجہ فرمایا اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگ گئیں اور میں اس وقت رسول کریم ﷺ کی جانب اور آپ ﷺ کی نگاہوں کی جانب دیکھتی تھی کہ آپ ﷺ مجھ کو اجازت عنایت فرماتے ہیں ان کے جواب دینے کی اور وہ مجھ کو برا کہتی رہیں یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اب رسول کریم ﷺ کو میرا جواب دینا برا محسوس نہیں ہوگا۔ اس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور میں نے کچھ دیر میں ان کو خاموش کروا دیا پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت ابو بکر جنیبتہ کی صاحبزادی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ جنیبتہ نے فرمایا کہ میں نے (آج تک) کوئی خاتون نیکی صدقہ و خیرات اور اپنے نفس پر محنت و مشقت اٹھانے میں اجر و ثواب کے لئے حضرت زینب جنیبتہ سے زیادہ (باصلاحیت خاتون) نہیں دیکھی اور ان کے مزاج میں صرف معمولی قسم کی تیزی تھی لیکن وہ تیزی جلدی ہی ختم اور زائل ہو جاتی تھی۔ حضرت امام نسائی بیہ نے فرمایا کہ یہ روایت خطا ہے اور دراصل صحیح روایت وہی ہے جو کہ سابق میں گذر چکی ہے۔

۳۴۰۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَضِّلْ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَّلَ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۴۰۲: حضرت ابو موسیٰ جنیبتہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ جنیبتہ کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ٹرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

## ثرید کیا ہے؟

یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کہ روٹی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے اور عرب ممالک میں اس کھانے کا آج بھی دستور ہے اور یہ مرغوب غذا ہے۔

۳۴۰۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَبَانَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۴۰۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور بزرگی تمام خواتین پر ایسی ہے کہ جیسی کہ ثرید کی فضیلت (یعنی شوربے کی فضیلت) دوسرے کھانوں پر ہے۔

۳۴۰۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا آتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ.

۳۴۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا تم مجھ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ دو خدا کی قسم مجھ پر کبھی وحی نازل نہیں ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر یا لحاف میں ہوتا ہوں۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے سب سے بڑی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی بہ نسبت سب سے زیادہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہونے کی حالت میں نازل ہوئی۔ حدیث مذکورہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

۳۴۰۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ عَن هِشَامِ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ بَعْنِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا أَنْ تَكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ إِنَّا نَحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا نَحِبُّ عَائِشَةَ فَكَلَّمْتُهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمْتُهُ أَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَا مَرَدَّةً عَلَيْكَ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَا لَا تَدْعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكَ أَوْ لِنُظْرَيْنَ مَا يَقُولُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي

۳۴۰۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ان سے عرض کیا کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں لوگوں کی یہ حالت تھی کہ لوگ خدمت نبوی میں حصے اور ہدایا بھیجا کرتے تھے اور جس دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی (تو لوگ اور زیادہ ہدایا بھیجتے تھے) اور لوگ کہتے تھے کہ ہم لوگ بھلائی کے طلبگار ہیں جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت فرماتے (ویسی ہی ہم آپ سے بھلائی چاہتے ہیں)۔ ایک روز حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی میں حضرت عائشہ

لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُمْ إِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ قَالَ صَدِيقَهُ رضی اللہ عنہا سے متعلق عرض کیا (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو عبد الرحمن ہذان الحدیثان صحیحان عن صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنے میں غور کریں) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عابدہ۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے

پھر عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن جس وقت ان کی باری آئی (یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی) تو انہوں نے دوسری مرتبہ اس سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفعہ بھی کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ان سے دریافت کرنے لگیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمارے مسئلہ کا) کیا جواب ارشاد فرمایا؟ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن (ہی خود) پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگیں کہ تم اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب لینا چنانچہ جب ان کا نمبر آیا تو پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تم مجھ کو (حضرت) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں تکلیف نہ پہنچاؤ (یعنی تمہارے بار بار سوال کرنے سے مجھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے) میرے اوپر وحی نہیں نازل ہوتی مگر یہ کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں ہوتا ہوں۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ دونوں روایات راوی عبدہ کی روایت سے صحیح ہیں۔

۳۴۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ ۳۴۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ لوگ حضرت ابن سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَتَفَوَّنَ بِذَلِكَ مَرَضًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ آپ خوش ہو جائیں کیونکہ آپ عائشہ سے زیادہ محبت فرماتے تھے اسی وجہ سے لوگ نبی کے پاس عائشہ کی باری والے دن ان کو حصہ اور ہدیہ زیادہ بھیجا کرتے تھے۔

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ حَاتِمٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَنِي وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رَفَعَهُ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ . حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ میں اٹھی اور دروازہ کی آڑ میں ہو گئی۔ جس وقت وحی آنا بند ہو گئی تو مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں۔

۳۴۰۸: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى . حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تم کو سلام فرما رہے ہیں انہوں نے عرض کیا کہ وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں جو کہ ہم نہیں دیکھتے۔

۳۴۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ۳۴۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

نَافِعٍ قَالَ أَبَانَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ مِثْلَهُ سِوَاءَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ وَالَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ.

ﷺ نے ان سے بیان فرمایا کہ اے عائشہ! یہ حضرت جبریل ہیں جو کہ تم کو سلام فرما رہے ہیں۔ اس کی ہی طرح اوپر بھی روایت گذر چکی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت خطا ہے۔

## باب ۱۶۹۹: بَابُ الْغِيْرَةِ

## باب: رشک اور حسد

۳۳۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضْرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقِصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمَّكُمْ كُلُّوْا فَكُلُّوْا فَآمَسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقِصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا.

۳۳۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک اہلیہ محترمہ کے پاس تھے تو دوسری اہلیہ محترمہ نے آپ کی خدمت میں کھانے کا پیالہ بھیجا۔ ان اہلیہ نے (حسد کی وجہ سے) آپ کے مبارک ہاتھ پر ہاتھ مارا اور آخر کار وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور اس میں آپ کھانا جمع فرمانے لگے اور فرمایا کہ تمہاری ماں کو جلن پیدا ہو گئی یعنی وہ حسد میں مبتلا ہو گئیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے دل میں سوکن کے کھانا بھیجنے کی وجہ سے حسد پیدا ہو گیا۔ تو تم کھانا کھا لو پھر سب کے سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سی اہلیہ محترمہ پیالہ لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے وہ پیالہ کھانا لانے والے شخص کو لا کر دے دیا اور وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اس بیوی کے گھر میں ہی چھوڑ دیا کہ جنہوں نے پیالہ توڑ دیا تھا۔

۳۳۱۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِي أُمَّتُ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتْرِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فَهْرٌ فَلَقَّتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فَلَقَتِي الصَّحْفَةَ وَيَقُولُ كُلُّوْا غَارَتْ أُمَّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ

۳۳۱۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک روز ایک پیالہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی مبارک چادر لے کر حاضر ہوئیں۔ ایک پتھر لیے ہوئے اور انہوں نے وہ پیالہ لے کر توڑ ڈالا اور انہوں نے اسی پتھر سے پیالہ توڑا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے لے کر ملا دیئے اور فرمانے لگے کہ تم کھانا کھا لو تمہاری والدہ صلیحہ کے دل میں جلن پیدا ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا صحیح و سالم پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ ام المؤمنین

وَأَعْطَى صَحْفَةً أُمَّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ.

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

۳۴۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُلَيْتٍ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ  
أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ  
طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَانَاءٍ  
وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ.

۳۴۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کوئی خاتون  
صفیہ جیسی نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ انہوں نے نبی کو برتن میں کھانا بھر  
کر بھیجا۔ مجھ سے یہ منظر نہ دیکھا جاسکا۔ میں نے (غصہ میں آ کر)  
وہ برتن توڑ ڈالا۔ پھر میں نے نبی سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا  
ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کسی برتن کا بدلہ دوسرا برتن ہے (مطلب یہ  
ہے کہ تم نے جس طرح کا برتن توڑا ہے اسی طرح کا برتن تم کو دینا ہو  
گا اور کھانے کا برتن اس قسم کا کھانا دینا ہے)۔

۳۴۱۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمَكُّ عِنْدَ  
زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَشْرَبُ  
عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنْ آتِنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغْفِيرٍ أَكَلْتَ مَغْفِيرًا  
فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلُ  
شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُوذُكَ  
فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾  
[التحریم: ۱] ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ﴾ [التحریم: ۴]  
لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذَا سَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ  
حَدِيثًا﴾ [التحریم: ۳] لِقَوْلِهِ بَلُ شَرِبْتُ عَسَلًا.

۳۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم زینب  
بنت جحش کے پاس رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ میں نے ایک مرتبہ  
صفیہ سے مشورہ کیا کہ ہمارے میں سے جس کسی کے پاس رسول  
کریم تشریف لائیں تو اس طرح سے کہے یا رسول اللہ! آپ کے  
منہ مبارک سے مغفیر کی بدبو محسوس ہو رہی ہے (یہ عرب میں پیدا  
ہونے والا پس کی طرح کا ایک پھل ہے جس سے کہ بو محسوس ہوتی  
ہے) ہم کو ایسا لگ رہا ہے کہ آپ نے (مذکورہ پھل) مغفیر کھا رکھا  
ہے۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ دونوں میں سے کسی کے پاس۔  
اس نے یہی کہا۔ آپ نے فرمایا: میں نے شہد پی لیا ہے زینب بنت  
جحش کے پاس اور کبھی نہیں پیوں گا۔ اس لیے کہ آپ کو بو سے بڑی  
نفرت ہے۔ اسی وقت آیت: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ  
لَكَ نازل ہوئی یعنی اے نبی تم ان چیزوں کو کس وجہ سے حرام کر  
رہے ہو جن کو اللہ عزوجل نے حلال کیا ہے تمہارے واسطے (یعنی شہد  
کو) اور آیت کریمہ: إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ (یعنی اگر تم دونوں توبہ کرتی  
رہے یعنی عائشہ و حفصہ) اور آیت کریمہ: وَإِذَا سَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ  
حَدِيثًا (یعنی اگر تم دونوں توبہ کرتی  
رہے) سے ایک بات فرمائی (یعنی یہ بات کہ میں نے آج شہد پی لیا ہے)۔

خواتین کی فطرت:

واضح رہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے جل کر یہ تدبیر اختیار فرمائی

کہ رسول کریم ﷺ ہر ایک اہلیہ محترمہ نے یہ فرمانا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے منہ سے تو کسی بد بودار شے کی بدبو محسوس ہو رہی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے تو شہد نوش فرمایا تھا اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ عورت کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی سوکن سے کچھ نہ کچھ دل میں فرق رکھتی ہے اس فطرت انسانی کی وجہ سے ازواج مطہرات بھی ﷺ میں بھی اس طرح کا رجحان ہوتا تھا کہ ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم ﷺ صرف میرے ہی ساتھ رات میں قیام فرمائیں۔

۳۳۱۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٍّ هُوَ لَقَبُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ يَطْوُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ

۳۳۱۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک باندی تھی کہ جس سے آپ ﷺ ہم بستری فرماتے تھے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں آپ ﷺ کے پیچھے لگی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس باندی کو اپنے اوپر حرام فرما لیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ.....

۳۳۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ بِالْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ التَّمَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْتَمَ.

۳۳۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو تلاش کیا تو (اتفاق سے) میرا ہاتھ آپ کے بالوں میں پڑ گیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا شیطان آ گیا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا: کیا آپ کے لئے شیطان نہیں ہے؟ فرمایا کس وجہ سے نہیں۔ میرے واسطے بھی شیطان ہے لیکن اللہ عزوجل نے اس پر میری مدد فرمادی ہے اس وجہ سے وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے۔

۳۳۱۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ وَ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي وَأُمِّي إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ وَإِنِّي لَفِي شَأْنٍ الْآخِرِ.

۳۳۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آج کی رات آپ کسی دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو کافی تلاش کیا تو آپ حالت رکوع میں تھے یا سجدہ میں اور فرما رہے تھے: ”تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں“ میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہو جائیں آپ دوسرے کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے خیال میں ہوں۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو تو رشک ہوا کہ آپ ﷺ کسی وجہ سے دوسری اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف

لے گئے ہیں اور آپ اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہیں۔)

۳۳۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔ مجھ کو خیال آیا کہ (آج کی رات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اہلیہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے تلاش کیا پھر میں واپس ہوئی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے پروردگار تو پاک ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام میں مشغول ہیں اور میں دوسرے کام میں مشغول ہوں۔

۳۳۱۸: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلا یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دیر ٹھہرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آگئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لپٹی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عزوجل مطلع فرما

۳۳۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَامِعٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ يَا بِي أَبِي وَأُمِّي إِنَّكَ لَفِي شَأْنٍ وَإِنِّي لَفِي آخَرَ

۳۳۱۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِلَّا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّي قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ لَعْلِيهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِفَاءَهُ وَوَبَسَطَ إِزَارَهُ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَلْبَسْ إِلَّا رِيثَمَاطِنَ ابْنِي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَآجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي فَأَخْتَمَرْتُ وَتَفَنَعْتُ إِزَارِي وَأَنْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبُقَيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ وَأَنْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلَّ فَهَرَوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ وَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالِكُ يَا عَائِشَةُ رَأَيْتِ رَأْيَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ قَالَ حَشِيًّا قَالَ لَتَخْبِرَنِي أَوْلِي خَبِرَتِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بِي أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتَهُ الْخَبَرَ قَالَ أَنْتَ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتِ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ

دے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ایک مکا رسید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرمادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَهَدَنِي لَهْدَةً فِي صَدْرِي أَوْ جَعَنِي قَالَ أَظُنُّتُ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكُفُّمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ وَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَظَنَنْتُ أَنَّكَ قَدَرْتَ قَدْرَ فَكَّرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَيْعِ فَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

ہاں! حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور وہ تمہارے پاس نہ تشریف لاسکے کیونکہ تم اس وقت برہنہ تھیں پھر آہستہ سے انہوں نے مجھ کو آواز دی چنانچہ میں پھر گیا اور میں تم سے پوشیدہ طریقہ سے گیا اس لیے کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ تم کو نیند آگئی ہے اور مجھ کو تم کو بیدار کرنا ناگوار اور برا محسوس ہوا۔ مجھ کو خوف ہوا کہ تم کو وحشت نہ ہو (تمہارے ہنسنے سے) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں بقیع (قبرستان) پہنچ جاؤں اور جو لوگ وہاں پر مدفون ہیں ان کے لئے میں دعا مانگوں۔

۳۴۱۹ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مُسْلِمٍ الْمِصْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِذَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَسْ إِلَّا رِيْشًا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِذَاءَهُ رُوَيْدًا فَتَحَّ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَاجْفَاهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَأَنْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَيْعُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ

۳۴۱۹: حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان نہ کروں اور میں اپنا کیا حال عرض کروں۔ ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ایک رات آپ نے کروٹ لی اور اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک جوتے رکھے اور چادر اٹھائی اپنا سر مبارک سرہانے پر پھیلا یا پھر آپ اس قدر دیر بٹھہرے کہ آپ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو نیند آگئی اس کے بعد خاموشی سے جوتے پہن لیے اور جلدی سے چادر لی اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور پھر باہر نکل آئے پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے بھی جلدی سے چادر اوڑھی اور آپ کے پیچھے پیچھے چل دی۔ یہاں تک کہ آپ جنت البقیع (نامی قبرستان) میں تشریف لائے اور آپ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھائے اور میں دیر تک کھڑی



انْحَرَفَتْ فَأَنْحَرَفْتُ فَاسْرَعْ فَاسْرَعْتُ فَهَرَوَلْتُ فَهَرَوَلْتُ فَاحْضَرْتُ فَاحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالِكُ يَا عَائِشَةُ حَشِيًّا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرَنِي أَوْلِيُخْبِرَنِي اللَّهُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابِي أَنْتَ وَآمِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ قَانَتْ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتَهُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعْتَنِي ثُمَّ قَالَ ظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكُتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ اتَّانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكَ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَيْعِ فَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ.

۳۴۲۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

رہی۔ پھر میں واپس آئی۔ آپ ﷺ تیز چلے۔ میں بھی تیز چلی، آپ جلدی چلے میں بھی جلدی چلی۔ میں آگے کی جانب نکل کر مکان کے اندر داخل ہوئی اور میں لپٹی ہوئی تھی کہ آپ پہنچے۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہو گیا۔ تمہارا پیٹ پھولا پھولا ہے یا تمہارا سانس چڑھ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتلاؤ ورنہ اللہ عزوجل مطلع فرمادے گا جو کہ لطیف اور خبردار ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے والدین قربان ہو جائیں۔ پھر میں نے تمام حالت بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہی تھی میں کہتا تھا کہ یہ میرے سامنے کون آدمی جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں تھی۔ یہ بات سن کر آپ نے میرے سینے میں ایک مکار سید کیا جس کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہو گیا اور فرمایا: تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ اور رسول (ﷺ) تم پر ظلم کریں گے کہ تمہارے نمبر (باری) پر میں اپنی دوسری اہلیہ کے پاس جاؤں گا۔ میں نے کہا لوگ کس جگہ تک چھپائیں گے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو مطلع فرمادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۳۴۲۰: ترجمہ حسب سابق ہے۔

(۲۷)

## کتاب الطلاق

## طلاق سے متعلقہ احادیث

۱۷۰۰: باب وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ  
الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ  
لَهَا النِّسَاءُ

باب: جو وقت اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے  
کے لیے مقرر  
کیا ہے

۳۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بِالسَّرْحِيسِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ  
فَاسْتَفْتَى عُمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ  
مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدْعُهَا حَتَّى تَطْهَرَ مِنْ  
حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا  
طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يَجَامِعَهَا وَإِنْ  
شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ  
عَزَّوَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

۳۳۲۱: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق  
دی اور وہ اس وقت حیض میں تھیں۔ عمر نے نبی کی خدمت میں  
اس بات کا تذکرہ فرمایا یعنی یہ بات دریافت کی کہ عبد اللہ کا یہ طلاق  
دینا درست ہے یا نہیں؟ آپ نے عمر سے فرمایا کہ تم عبد اللہ سے یہ  
بات بیان کرو کہ وہ اپنے قول سے رجوع کر لیں یعنی اس طلاق کو توڑ  
دیں اور وہ اس عورت کو اپنی بیوی بنا لیں پھر اس کو پاک ہونے تک  
چھوڑ دیں جس وقت وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے اور پھر دوسری  
مرتبہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تب اگر اس کا دل چاہے تو ان سے وہ  
علیحدگی اختیار کر لیں۔ صحبت کرنے سے پہلے اور اگر چھوڑنے کو  
دل نہ چاہے تو رکھ لے اسلئے کہ اللہ عزوجل بزرگی اور عزت والے نے  
خواتین کو ان کی عدت کے مطابق طلاق دے دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۳۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ  
الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ

۳۳۲۲: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے دور نبوی  
میں اپنی اہلیہ کو طلاق دی اور وہ حالت حیض میں تھیں۔ عمر فاروق رضی اللہ  
عنهما سے یہ مسئلہ دریافت فرمایا۔ یعنی عبد اللہ نے حالت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرَا جَعَهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا  
حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ  
شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَرَ  
فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا  
النِّسَاءُ.

۳۴۲۳: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعِيُّ قَالَ سَأَلَ الزُّهْرِيُّ  
كَيْفَ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ  
طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي ذَلِكَ فَقَالَ لِيَرَا جَعَهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى  
تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهَرَ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا  
طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَرَا جَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا  
النِّطْلِقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا.

حیض میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ آپ  
نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کی جانب رجوع  
کر لیں۔ پھر وہ ان کو روکے رکھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے  
پاک ہو جائیں۔ پھر جس وقت اس کو دوسرا حیض آجائے اور وہ اس  
سے پاک ہو جائیں تو جب اگر عبداللہ کا دل چاہے تو اس کو رکھ لیں یا  
طلاق دے دیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی  
ان کے پاس نہ جائیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہی عدت ہے اور خدا  
تعالیٰ نے اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۴۲۳: حضرت زہری سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے یہ دریافت  
کیا کہ عدت پر طلاق کس طرح سے واقع ہوتی ہے؟ یعنی اللہ عزوجل  
نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: فَطَلَّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کے  
معنی کیا ہوئے اور عدت کے دوران طلاق دینا کس طریقہ سے ہوتا  
ہے؟ حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے حضرت سالم بن  
عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ  
میں نے اپنی بیوی کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں طلاق دی اور وہ خاتون اس  
وقت حالت حیض میں تھیں۔ پھر میرے والد حضرت عمرؓ نے اس واقعہ کا  
تذکرہ رسول کریمؐ سے فرمایا۔ آپ نے جس وقت یہ بات سنی تو ان کو  
غصہ آگیا اور وہ فرمانے لگے عبداللہ رضی اللہ عنہما کو اس واسطے رجوع کرنا  
مناسب ہے اور ان کو چاہیے کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں اور عورت کو  
پاک ہونے دینا چاہیے پھر اگر اس کو طلاق دینا بہتر معلوم ہو تو عورت  
کو طلاق دینا چاہیے۔ وہ اس عورت کو پاکی کی حالت میں جم بستری  
کرے بغیر طلاق دے دیں۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ  
یہی معنی ہیں آیت کریمہ میں: لِلْعِدَّةِ کے۔ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں  
میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگایا یعنی میں نے جو  
طلاق دی تھی اس کا میں نے حساب لگایا۔ اس لیے کہ وہ طلاق اگرچہ  
سنتوں کے خلاف تھی اور حرام تھی لیکن طلاق واقع ہو چکی تھی۔

۳۴۲۴: حضرت عبدالرحمنؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے

۳۴۲۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ إِيمَانَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَاجِعَهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهَّرْتُ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُؤْمِسْكَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قَبْلِ عِدَّتِهِنَّ.

۳۴۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ عِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ عِدَّتِهِنَّ.

### ۱۰۷۱: باب طلاق السنّة

۳۴۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السَّنَةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرَةٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهَّرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعَدَّتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

دریافت کیا ایسے شخص سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو۔ اس پر عبد اللہ بن عمر فرمانے لگے میں نے دور نبوی میں بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دی کہ جس وقت کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریم سے دریافت کیا اور بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق دے دی ہے کہ جبکہ وہ حائضہ ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرنا مناسب ہے (یعنی عبد اللہ بن عمر طلاق سے رجوع کر لیں) اور انہوں نے اس طلاق کو میری جانب لوٹا دیا اور بیان کیا کہ رسول کریم نے فرمایا جس وقت عورت پاک ہو (یعنی حیض نہ آ رہا ہو) تو اس کو اس وقت طلاق دینا یا نہ دینا یہ تمہارا اختیار ہے اور عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اسکے بعد آپ نے آیت: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ تَلَاوَتِ فرمائی۔ یعنی اے نبی! جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو تو تم ان کو طلاق دو ان کی عدت سے پہلے پہلے۔

۳۴۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ کی تفسیر کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا: قَبْلَ عِدَّتِهِنَّ یعنی عدت سے پہلے۔

### باب: طلاق سنت

۳۴۲۶: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ طلاق سنت اس طریقہ سے ہے کہ انسان بغیر جماع کیے عورت کو پاک کی حالت میں طلاق دے دے پھر جس وقت اس کو حیض آ جائے اور وہ عورت پاک ہو جائے تو اس وقت اس کو ایک دوسری طلاق دے دے پھر جس وقت اس کو حیض آ جائے اور وہ پاک ہو جائے جب اس کو اور ایک طلاق دے پھر اسکے بعد عورت ایک حیض عدت گزارے۔ اعمش فرماتے ہیں میں نے ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طریقہ سے بیان فرمایا۔

۳۳۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ طَلَاقُ السَّنَةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جَمَاعٍ. یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں بغیر ہم بستری کے طلاق دی جائے۔

### طلاق سنت:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں طلاق سنت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو پاکی کی حالت میں ایک طلاق دی جائے یہ طریقہ سنت کے موافق ہے اور عورت کو تینوں طلاق یعنی طلاق مغلظہ دینا منع ہے اگرچہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ہو جاتی ہیں اور حلالہ کے بغیر عورت شوہر کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ طلاق کی تین قسم ہیں طلاق سنت طلاق حسن طلاق بدئی۔ کتب فقہ میں ان کی تعریفات تفصیل سے مذکور ہیں۔

۱۷۰۲: بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقًا

باب: اگر کسی شخص نے حیض کے وقت عورت کو ایک طلاق

### وَهِيَ حَائِضٌ

### دے دی؟

۳۳۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقًا فَأَنْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّ عَبْدِ اللَّهِ فَلْيَرَا جَعَهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَسْرُكْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرَى فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمَسِّكَهَا فَلْيُمَسِّكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

۳۳۲۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دی یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق حالت حیض میں دے دی تو حضرت عمر، رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اس کی جانب رجوع کریں پھر جس وقت وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور وہ غسل کر لے تو اس کو ٹھہرے رہنے دے یہاں تک کہ وہ عورت دوسرے حیض سے فراغت حاصل کر لے اور اسے نہ ہم بستری کرے اس کو پھر طلاق دے پھر اگر چاہے اس سے صحبت کرے تو رکھ لے اس کو اور طلاق نہ دے اسلئے کہ اللہ نے جس عدت کے مطابق طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے یہ وہی عدت ہے یعنی اس طریقہ سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے۔

۳۳۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ

۳۳۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی چنانچہ اس واقعہ کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لیں پھر جس وقت

ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا  
وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ.

وہ عورت پاک ہو جائے گی یا حاملہ ہو جائے گی تو تم اس کو اس وقت  
طلاق دینا۔

### ۱۷۰۳: باب الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

۳۴۳۰: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا  
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ.

### باب: غیر عدت میں طلاق دینا

۳۴۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ  
نے اپنی اہلیہ محترمہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اس خاتون کو واپس فرما دیا۔  
یہاں تک کہ جب وہ خاتون پاک ہو گئی (حیض سے) تو جب ان کو  
طلاق دی۔

### ۱۷۰۴: باب الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا

#### يَحْتَسِبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلَّقِ

۳۴۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ  
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ  
عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ  
يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُ  
بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ  
وَاسْتَحْمَقَ.

### باب: اگر کوئی شخص عدت کے خلاف طلاق دے (یعنی

#### حالت حیض میں طلاق دے) تو کیا حکم ہے؟

۳۴۳۱: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر  
سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق  
دے دی۔ ابن عمر فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمر کو انہوں  
نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں پھر نبی سے عمر  
نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ  
اپنی بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار  
کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی  
ہے اور وہ شمار ہوگی انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے  
رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۳۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ  
يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اتَّعَرَفَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاتَى عُمَرَ  
بِالنَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ

۳۴۳۲: حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن  
عمر سے دریافت کیا کہ جس کسی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق  
دے دی۔ ابن عمر فرمانے لگے کہ تم جانتے ہو عبداللہ بن عمر کو انہوں  
نے اپنی اہلیہ محترمہ کو طلاق دے دی تھی حالت حیض میں پھر نبی سے عمر  
نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو حکم دو کہ وہ اپنی  
بیوی (کی طلاق سے) رجوع کر لے۔ پھر وہ اسکی عدت کا انتظار

کرے میں نے عرض کیا کہ تم جو طلاق دے چکے ہو وہ تو واقع ہو چکی ہے اور وہ شمار ہوگی انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں اور اگر طلاق سے رجوع نہ کرتے اور حماقت کرتے رہتے تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق پر وعید

سے متعلق

۳۴۳۳: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی آدمی سے متعلق یہ خبر دی گئی کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی وقت میں دے ڈالی ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور غصہ میں فرمانے لگے کہ کیا کتاب اللہ سے کھیل ہو رہا ہے حالانکہ میں ابھی تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں اس کو قتل کر ڈالوں؟

باب: ایک ہی وقت میں تین طلاق دینے کی اجازت

۳۴۳۴: حضرت بہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت عویمر عجلان نے بیان کیا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس کسی اجنبی آدمی کو دیکھے اور وہ شخص اس اجنبی شخص کو قتل کر دے تو اس قتل کرنے کے عوض کیا اس شخص کو بھی قتل کر دیں گے اگر وہ شخص ایسا نہ کرے تو پھر کیا کرے؟ یعنی اس عورت کے شوہر کے لئے کیا شرعی حکم ہے؟ تم یہ مسئلہ اے عاصم! میری جانب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو۔ چنانچہ پھر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ سوال ناگوار محسوس ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو برا خیال فرمایا (سائل کے اس سوال کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معیوب خیال فرمایا) اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری محسوس کر کے گراں محسوس ہوا اس وجہ سے حضرت

عَدَّتْهَا قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيْعَتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقِ فَقَالَ مَدُّ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۱۷۰۵: باب الثلاث المجموعة وما فيه

من التغليظ

۳۴۳۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُودَ ابْنَ لَبِيدٍ قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضَبًا ثُمَّ قَالَ أَيْلَعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَقْتُلُهُ.

۱۷۰۶: باب الرخصة في ذلك

۳۴۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ سَهْلَ ابْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتَلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلُّ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ

فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلَ النَّاسَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَتَلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ فَأَذْهَبْ فَإِنَّتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَلَا عَنَّا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْرٌ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عاصمؓ کو اس سوال سے افسوس ہوا اور ان کو اس سوال سے شرمندگی محسوس ہوئی اور خیال کیا کہ میں نے خواہ مخواہ یہ مسئلہ آپ ﷺ سے دریافت کیا بہر حال جس وقت عاصمؓ آنحضرتؐ کے پاس سے واپس گھر تشریف لائے تب حضرت عویرؓ کہنے لگے کہ تم سے آنحضرتؐ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ حضرت عویرؓ سے حضرت عاصمؓ نے کہا کہ تم نے مجھ کو اس طرح کے سوال کرنے کا خواہ مخواہ مشورہ دیا (یعنی مجھے آپ سے یہ مسئلہ نہیں دریافت کرنا چاہیے تھا) اس پر حضرت عویرؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو بغیر دریافت کیے نہیں رہوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عویرؓ رسول کریم ﷺ کی طرف چل دیئے۔ اس وقت آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیکھے اور اگر یہ شخص اس کو قتل کر دے تو کیا اس کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آیا اس کے ساتھ (یعنی قاتل کے ساتھ) کس قسم کا معاملہ ہوگا؟ اس وقت آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا تمہارے واسطے حکم الہی نازل ہو چکا تم جاؤ اور اس عورت کو لے کر آؤ۔ سہلؓ فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان کیا یعنی عویرؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ نے اور ہم لوگ بھی آنحضرتؐ کے نزدیک اس وقت موجود تھے۔ جس وقت عویرؓ لعان سے فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے کہ اگر اب میں اس خاتون کو مکان میں رکھوں تو میں جھوٹا اور غلط گو قرار پایا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اسی وقت تین طلاقیں دے ڈالیں اور انہوں نے آنحضرتؐ کے حکم کا انتظار بھی نہ فرمایا۔

۳۳۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِي فَلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنَى فَاَبُوا عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَرْسَلَ إِلَيْهَا

۳۳۳۵: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں خالد بن سہلؓ کی لڑکی ہوں اور فلاں کی اہلیہ ہوں اور اس نے مجھ کو طلاق کہلوائی ہے اور میں اس کے لوگوں سے خرچہ اور رہائش کے لئے مکان مانگ رہی ہوں وہ انکار کرتے ہیں۔ شوہر کی جانب کے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس عورت کے شوہر نے اس کو تین طلاقیں دے کر بھیجا ہے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا نان و نفقہ اور



رہائش کے لئے جگہ اس خاتون کو ملتی ہے کہ جس خاتون سے مرد طلاق سے رجوع کرے اور تین طلاق دینے کے بعد طلاق سے رجوع نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے ایسی عورت کا نان و نفقہ بھی نہ ملے گا۔

۳۴۳۶: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کو مرد کی جانب سے نہ تو مکان دیا جائے نہ نفقہ۔

۳۴۳۷: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ مخزوم کے لوگوں میں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو عمرو بن حفص نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ پھر کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نان و نفقہ دلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو اس کے لئے نفقہ ہے اور نہ رہائش کے لئے مکان ہے۔

باب: تین طلاق مختلف کر کے دینے

کا بیان

۳۴۳۸: حضرت ابو صہبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں تین طلاقیں ایک طلاق کی جانب لوٹائی جاتی تھیں۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا جی ہاں! (واقعی) لوٹائی اور رد کی جاتی تھیں (تین طلاق ایک طلاق کی جانب)۔

باب: کوئی شخص عورت کو صحبت کرنے سے قبل

بِثَلَاثٍ تَطْلِيقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِرِزْوَجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ.

۳۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ.

۳۴۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ الْمَخْزُومِيِّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَنْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصِ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى.

۱۷۰۷: باب طلاق الثلاث المتفرقة قبل

الدخول بالزوجة

۳۴۳۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ.

۱۷۰۸: باب الطلاق للتي تنكح زوجها ثم

## لَا يَدْخُلُ بِهَا

## طلاق دے

۳۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا اتَّحِلُّ لِلأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرَ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

۳۳۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے یہ مسئلہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اسکی بیوی نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اور دوسرا شوہر اور عورت دونوں کے درمیان خلوت (صحیحہ) بھی ہو گئی لیکن مرد نے اس عورت سے صحبت نہیں کی اور اس عورت کو طلاق دیدی تو کیا ایسی عورت پہلے شوہر کیلئے حلال ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا: وہ عورت پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں ہوگی۔ جب تک دوسرا شوہر اس عورت کی مناس کا ذائقہ نہ چکھ لے اور وہ عورت اس شخص کا مناس کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

## حلالہ کے لیے شرط:

مطلب یہ ہے کہ جس وقت تک حلالہ کرنے کے لیے دوسرے شخص شوہر کا عورت سے ہمبستری کرنا ضروری ہے اگر شوہر نے ہمبستری کے بغیر طلاق دے دی تو حلالہ درست نہ ہوگا اور عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوگی اور مذکورہ بالا حدیث شریف کی تشریح یہ ہے کہ جس وقت عبدالرحمن نے حضرت رفاعہؓ کی بیوی سے حلالہ کے لئے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عبدالرحمن تم سے (یعنی حضرت رفاعہ کی بیوی سے) ہمبستری کرے اور پھر وہ طلاق دے دے (اور عدت بھی گذر جائے) تب وہ اپنے شوہر حضرت رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہیں بغیر صحبت کے پہلے شوہر سے نکاح جائز نہیں ہے اور آگے حدیث شریف کے اصل متن میں لفظ "بد" استعمال ہوا ہے جس کا ترجمہ کپڑے کی جھاڑ اور نوک کے ہیں اور چادر وغیرہ کے پتے اور اس کو بھی "بد" کہا جاتا ہے اس مثال کی حاصل وجہ یہ ہے کہ عبدالرحمن تو کپڑے کے کونے کی طرح ہیں یعنی ان کا عضو مخصوص بالکل ڈھیلا اور نہ ہونے کے برابر ہے اور وہ عورت کے قابل نہیں ہیں۔

۳۳۴۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نکاح کیا ہے اور ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے پاس کپڑے کے جھاڑ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانا چاہتی ہو تمہاری یہ بات نہیں چلے گی جس وقت تک حضرت عبدالرحمن

۳۳۴۰: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلَ هَذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تُرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا

حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

تمہارا اور تم عبد الرحمن کا مزہ نہ چکھ لو۔

### ۱۷۰۹: باب طلاق البتة

### باب: طلاقِ قطعی سے متعلق

۳۳۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بِي امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الزَّبِيرِ وَأَنَّهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذْتُ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ.

۳۳۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول کریم کے پاس موجود تھی وہ عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میں حضرت رفاعہ قرظی کی اہلیہ ہوں وہ مجھ کو طلاق دے چکا ہے ایسی طلاق جو کہ عورت کو شوہر سے بالکل علیحدہ اور لا تعلق کر دیتی ہے یعنی تین طلاق۔ اس کو چھوڑ کر میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا تھا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ! عبد الرحمن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر بیان فرمائی۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ اس وقت خالد بن سعید دروازہ پر موجود تھے۔ آپ نے ان کو اندر داخل نہ ہونے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ابو بکر! تم سن رہے ہو یہ خاتون رسول اللہ کے سامنے بھی یہی کہہ رہی ہے جو کہ وہ دوسرے لوگوں سے کہہ رہی ہے پھر آپ نے اس خاتون سے دریافت کیا کہ تم حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانا چاہ رہی ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ جس وقت تک کہ تم سے عبد الرحمن صحبت نہ کر لے۔

### ۱۷۱۰: باب أَمْرِكِ بِيَدِكَ

### باب: لفظ "أَمْرِكِ بِيَدِكَ" کی تحقیق

۳۳۳۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لَا يُؤَبِّ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرِكِ بِيَدِكَ أَنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا تَمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفُورًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةَ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِيتُ كَثِيرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَيْسَى قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۳۳۲: حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کہ کیا تم اس شخص سے واقف ہو جو کہ جملہ "أَمْرِكِ بِيَدِكَ" بولنے سے تین طلاق کے واقع ہونے کا قائل ہو علاوہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے وہ فرماتے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ کہہ رہے ہیں اس جملہ کے کہنے سے تین طلاق (یعنی طلاق مغلط) واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات سن کر ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو اس طریقہ سے کہتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر فرمایا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي عَنِّي اے خدا ان کی مغفرت فرمادے اگر ان سے غلطی ہو گئی ہو لیکن وہ حدیث شریف جو کہ

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

مجھ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی۔ حضرت کثیر کی روایت ہے اور

کثیر نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ سے بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کثیر سے اس روایت سے متعلق دریافت کیا کیونکہ اس حدیث شریف سے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان سے یہ حالت نقل کی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ وہ بھول گیا۔ حضرت عبدالرحمن جو کہ اس کتاب کے مصنف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

### طلاق کناطی سے متعلق مزید بحث:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن اسمعیل بخاری سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مذکورہ بالا حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے یعنی یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ صحابی کا اثر یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور عربی کے جملہ "أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ" کے معنی یہ ہیں یہ جملہ عورت کو طلاق دینے کے ارادہ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے جس وقت شوہر اس طرح کہے: "أَمْرُكَ بِبَيْدِكَ" یعنی تیرا کام تیرے ہاتھ ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن اس بارے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس وقت مرد یہ جملہ بولے تو اس سے طلاق مغلظہ واقع ہوگی لیکن جمہور ائمہ اور فقہاء کرام کا یہ قول ہے کہ اس جملہ سے عورت کو حق طلاق حاصل ہو جاتا ہے یعنی شوہر عورت کو جتنی طلاق کا اختیار دے اتنی طلاق واقع ہوتی ہے اگر ایک طلاق یا تین کا حق دیا تو ایک طلاق اور اس سے زیادہ طلاق کا حق دیا تو اس سے زیادہ طلاقیں واقع ہوں گی اس صورت کو شریعت میں تفویض طلاق سے تعبیر کرتے ہیں۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۱۷۱: باب إِحْلَالِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحِ

باب: تین طلاق دی گئی عورت کے حلال ہونے اور حلالہ

الَّذِي يَحِلُّهَا بِهِ

کے لیے نکاح سے متعلق احادیث

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بِأَمْرَأَةٍ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي فَأَبَتْ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّيْبِرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ

۳۴۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دے دی تھیں اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر سے لیکن ان کے پاس اس کپڑے کے جھالر کے علاوہ کچھ نہیں تھا (یہ انکے نامرد ہونے کی طرف اشارہ ہے) نبی یہ بات سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے: ایسا لگتا ہے کہ تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم حضرت رفاعہ سے دوبارہ نکاح کر لو اور یہ بات چلنے والی نہیں ہے جس وقت تک عبدالرحمن بن زبیر تم سے ہم بستر نہ ہو جائیں اور تم

وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

۳۴۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلأَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الأَوَّلُ.

۳۴۴۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الرُّمَيْصَاءَ أَوْ الرُّمَيْصَاءَ أُمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ كَاذِبَةٌ وَهُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلَكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

۳۴۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَ بْنَ زَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقَ العُسَيْلَةَ.

۳۴۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

دونوں ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو (یعنی صحبت نہ کر لو)۔

۳۴۴۴: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں اور اس خاتون نے دوسرا شوہر کر لیا۔ اس دوسرے شوہر نے ابھی اسکو ہاتھ تک نہ لگایا تھا پر طلاق دے دی پھر یہ مسئلہ آنحضرت سے دریافت کیا گیا کہ کیا اس قسم کی عورت پہلے شوہر کیلئے جائز ہو جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا جائز نہیں ہوتی جس وقت تک کہ اس خاتون کا (دوسرا) شوہر پہلے شوہر کی طرح مزہ نہ چکھ لے۔

۳۴۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک خاتون کے جس کا نام) غمیصا یا رمیصاء تھا ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی۔ اس نام میں راوی کو شک ہے کہ اس خاتون کا صحیح نام کیا تھا۔ بہر حال اس خاتون نے اپنے شوہر کی شکایت کی اس بات کی کہ اس کا شوہر اس کے پاس نہیں آتا پھر کچھ ہی دیر بعد اس کا شوہر بھی آ گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ عورت بالکل جھوٹ بول رہی ہے میں تو اسکے پاس جاتا ہوں لیکن اس کا یہ ارادہ ہے کہ مجھ سے جھوٹ بول کر پھر پہلے شوہر کے پاس پہنچ جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے یہ بات بالکل مناسب نہیں ہے مگر اس وقت جبکہ یہ دوسرے شخص کا مزہ چکھ لے (یعنی دوسرا شخص اس سے ہم بستری کر لے)۔

۳۴۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص کی ایک بیوی تھی اس نے اس کو طلاق دے دی یعنی تین طلاق دے دی پھر اس خاتون سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پھر دوسرے شخص نے بھی بغیر ہم بستری کے اس کو طلاق دے دی۔ پھر اس خاتون نے پہلے شوہر کی طرف دوبارہ واپس جانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ممکن نہیں ہے جس وقت تک کہ وہ خاتون اس دوسرے شوہر کے شہد کو نہ چکھ لے یعنی اس سے صحبت نہ کرے اس وقت تک وہ پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔

۳۴۴۷: حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ کسی شخص نے نبی سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی پھر

عَنْ رَزِينَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سِئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيَغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْجِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الأَخْرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

۱۷۱۲: بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ

مِنَ التَّغْلِيظِ

۳۴۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ وَالْوَأَصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَالْأَكَلَ الرَّبَا وَمُوكَلَّةَ وَالْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

بال میں بال ملانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ بالوں میں بال ملانا اور اس طرح بال بڑھانا حرام اور گناہ ہے اور ایسے لوگوں پر خدا کی خاص لعنت ہے چاہے بال بڑھانے والی عورت ہو یا مرد اسی طرح سے جو کوئی ہاتھ گندوائے اور جو شخص کسی کا ہاتھ گوندے اس پر بھی خدا کی لعنت۔ اسی طریقہ سے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف حلالہ کرنے کی ہی نیت سے نکاح کرے وہ اس لعنت کا مستحق ہے لیکن اگر نکاح کر لیا اور پھر طلاق دے دی تو وہ اس سے خارج ہے۔

۱۷۱۳: بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرَاةَ

بِالطَّلَاقِ

۳۴۳۹: أَخْبَرَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ

دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کو (شوہر اور بیوی) ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا (یعنی خلوت صحیحہ ہو گئی) اور پردے بھی چھوڑ دیئے گئے لیکن اس دوسرے شوہر نے عورت سے صحبت نہیں کی اس نے اس عورت کو طلاق دے دی کیا یہ عورت دوسرے شوہر کے لئے جائز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ جس وقت تک اس عورت سے اس کا دوسرا شوہر صحبت نہ کرے۔ ابو عبد الرحمن (مصنف کتاب برہان) فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت نزدیک ہے (یعنی صحیح ہے)۔

باب: طلاق مغلظہ دی گئی خاتون سے حلالہ اور تین طلاق

دینے والے پر وعید

۳۴۳۸: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گدوانے والی پر اور گندوانے والی پر بالوں میں بال ملانے والے اور ملوانے والی پر سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جاتا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ بالوں میں بال ملانا اور اس طرح بال بڑھانا حرام اور گناہ ہے اور ایسے لوگوں پر خدا کی خاص لعنت ہے چاہے بال بڑھانے والی عورت ہو یا مرد اسی طرح سے جو کوئی ہاتھ گندوائے اور جو شخص کسی کا ہاتھ گوندے اس پر بھی خدا کی لعنت۔ اسی طریقہ سے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف حلالہ کرنے کی ہی نیت سے نکاح کرے وہ اس لعنت کا مستحق ہے لیکن اگر نکاح کر لیا اور پھر طلاق دے دی تو وہ اس سے خارج ہے۔

باب: اگر مرد عورت کا چہرہ دیکھتے ہی (یعنی خلوت کے بغیر

ہی) طلاق دیدے

۳۴۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت کلابیہ (نائی خاتون) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو وہ

الزُّهْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ عُدْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِأَهْلِكَ. چلی جا۔

کہنے لگی: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ یعنی میں اللہ کی پناہ میں آتی ہوں تیرے سے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو نے بہت بڑے (یعنی اللہ عزوجل) کی پناہ حاصل کی ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک گفتگو:

واضح رہے کہ مذکورہ گفتگو جو ق نامی شخص کی لڑکی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اس خاتون کا نام اسماء تھا اس کا اصل اس طریقہ سے پیش آیا جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صاحبزادیوں کو یہ رشک ہوا اور اس طریقہ سے کہا کہ تم کو شرم وغیرت محسوس نہیں ہوتی کہ تم نے ایک ایسے شخص سے نکاح کیا ہے کہ جس نے تمہارے باپ بھائیوں کو قتل کر دیا اور بعض روایات میں اس طریقہ سے منقول ہے کہ کسی بیوی نے اس کو اس طریقہ سے سکھایا کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس پہنچیں تو تم اس طریقہ سے کہنا کہ میں تم سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگتی ہوں تم سے تو تمہارے یہ جملے بولنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت محبت کرنے لگ جائیں گے پھر جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیث ارشاد فرمائی اور ارشاد فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ اور اس طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کا اشارہ فرمایا۔ واضح رہے کہ اگر شوہر بیوی کو طلاق کی نیت سے اس طرح کے جملے بولے اور کہے کہ نکل جا اپنے گھر چلی جا۔ دوپٹہ اوڑھ لے وغیرہ وغیرہ تو طلاق کی نیت سے یہ جملے بولنے سے طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر طلاق کے نیت سے یہ جملے یعنی طلاق کنائی کے جملے استعمال کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی اور طلاق بائن میں بلا حلالہ جدید مہر کے ساتھ نکاح درست ہوتا ہے۔

۱۷۱۴: باب إِرْسَالِ الرَّجُلِ إِلَى زَوْجَتِهِ

باب: کسی شخص کی زبانی بیوی کو طلاق کہلوانے

سے متعلق

بِالطَّلَاقِ

۳۴۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي بِطَلَاقِي فَشَدَدْتُ عَلَى نِيَابِي ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ صَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِينَ

۳۴۵۰: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق کہلوا کر بھیجی پھر میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کو تمہارے شوہر نے کتنی طلاقیں دی ہیں؟ میں نے عرض کیا تین طلاق دی ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: تمہارے واسطے نان و نفقہ یعنی عورت کا خرچہ تمہارے شوہر کی جانب نہیں ملے گا اور آپ نے فرمایا: تم اپنے چچا زاد بھائی کے گھر یعنی عبداللہ بن مکتوم کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہیں اور اپنے کپڑے (چادر دوپٹا وغیرہ) اُنکے ہاں اتار

ثِيَابِكَ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَأَذِنِي مُخْتَصِرًا.  
 ۳۳۵۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ  
 عَنْ تَمِيمٍ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ.

سکتی ہو پھر فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو اس وقت تم مجھ کو  
 مطلع کرنا (واضح رہے کہ اس جگہ یہ حدیث مختصر کر کے نقل کی گئی ہے)  
 ۳۳۵۱: حضرت قیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی مضمون کی حدیث  
 مبارکہ نقل کی ہے۔

باب: اس بات کا بیان کہ اس آیت کریمہ کا کیا

مفہوم ہے اور اس کے فرمانے سے کیا

مقصد تھا؟

۱۷۱۵: بَابُ تَاوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: يَا أَيُّهَا

النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

[التحریم: ۱]

۳۳۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے  
 پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں نے اپنی اہلیہ کو اپنے اوپر حرام کر  
 لیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ  
 عورت تمہارے لیے حرام نہیں ہے پھر یہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ  
 تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تلاوت فرمائی اور فرمایا تمہارے واسطے لازم  
 ہے ایک سخت کفارہ یعنی ایک غلام آزاد کرنا۔

کفارہ کی قسم کے بارے میں:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخر میں غلام آزاد کرنے سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے  
 ذمہ ایک سخت قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے اور یہ کفارہ دوسرے تمام کفاروں سے زیادہ سخت اور گراں ہے اور آیت کریمہ کے  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ کا حاصل یہ ہے کہ تمہارے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہیں ہو جاتی ہے۔ البتہ  
 تمہارے اس طرح کے عمل سے تم پر ایک کفارہ ضرور لازم ہو جاتا ہے اور مذکورہ بالا آیت کریمہ میں دل کے جھک جانے سے  
 متعلق جو ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر تم دونوں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) نے توبہ کر لی  
 اور آئندہ اس قسم کی بات نہ کہنے کا عہد کر لیا تو بہتر ہے اور وہ بات یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس  
 شہد نوش فرمایا تھا لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے مغایر (جو کہ عرب میں ایک قسم کا بدبودار پھل ہوتا ہے) کی بو محسوس ہو رہی  
 ہے۔ بہر حال اس طرح کے کام سے تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو روکا اور منع فرمایا گیا۔ کتب تفسیر میں اس کی مفصل تشریح  
 موجود ہے۔



## باب ۱۷۱۶: بابِ هَذِهِ الْآيَةِ عَلَيَّ

## وَجْهِ آخَرَ

## باب: مذکورہ بالا آیت کریمہ کی

## دوسری تاویل

۳۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبِيدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُكُّ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ وَحَفْصَةَ أَيُّنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ اِفْتَقَلْتُ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا [التَّحْرِيمُ: ۱۳] لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلَّهُ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ.

۳۳۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم کریمؐ کے پاس دیر تک قیام فرمایا کرتے تھے اور آپؐ وہاں پر شہد نوش فرماتے تو میں نے اور حفصہؓ نے وہاں پر اس بات میں مشورہ کیا کہ جس وقت آپؐ میرے پاس تشریف لائیں گے تو میں عرض کروں گی کہ آپؐ کے منہ مبارک سے تو مغفیر کی بو آ رہی ہے (مغفیر عرب میں لہسن کی طرح کا ایک بدبودار پھل ہوتا ہے) اور جب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے یہاں تشریف لائیں تو تم بھی یہی بات کہنا۔ جس وقت آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے یہاں تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اور کچھ نہیں کھایا نہ زینبؓ کے گھر شہد پیا ہے اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب میں دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ

مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ یعنی اے نبی! آپؐ وہ چیز کس وجہ سے حرام فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ عزوجل نے تجھ پر حلال فرمایا اور ان تَتُوبَا فرمایا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ سے متعلق یعنی تم دونوں تو بہ کرتی ہو تو تمہارے قلوب جھک گئے اور ارشاد باری تعالیٰ: وَإِذَا سَأَرَ النَّبِيُّ یعنی جس وقت رسول کریمؐ نے اپنی کسی اہلیہ محترمہ سے کوئی بات چھپا کر ارشاد فرمائی اور بات وہ ہی ہے جو کہ گذر چکی (یعنی یہ کہ آپؐ نے شہد پیا ہے) اور حضرت عطا کی روایت میں یہ واقعہ مکمل طریقہ سے بیان فرمایا گیا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں دل کے جھک جانے سے مراد تو بہ لازم ہے یعنی حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں کو فرمایا گیا کہ آئندہ اس طرح کا پروگرام نہ بنائیں کہ جس سے رسول کریمؐ کو افسوس ہو۔

## حضرت عطاء سے نقل کی گئی روایت کا خلاصہ:

یہ ہے کہ جس وقت خواتین نے آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے تو مغفیر کی بو محسوس ہو رہی ہے اور مغفیر اس کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ درخت میں سے شہد جیسا ایک قسم کا شیر نکلتا ہے اور اس میں بدبو نیم کے درخت کے شیر جیسی ہوتی ہے اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے بہت زیادہ نفرت تھی۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے مغفیر نہیں پیا ہے البتہ میں نے حضرت زینبؓ کے گھر شہد ضرور پیا ہے۔ اب میں کبھی شہد نہیں کھاؤں گا۔ پھر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلیہ محترمہ سے فرمایا تم کسی کو اس بات کی اطلاع نہ دینا۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عورت کی رضا مندی کے لئے ارشاد فرمائی تھی۔ تفسیر موضع القرآن میں اس آیت کریمہ کا مزید خلاصہ بیان فرمایا گیا ہے۔

۱۷۱: باب الْحَقِیُّ

بَاهِلِكَ

۳۳۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكْحِيٍّ بْنِ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ح.

۳۳۵۵: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أَطَلِقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرُبُهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِیُّ بَاهِلِكَ فَكُورُنِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ.

باب: اگر کوئی شخص بیوی سے اس طریقہ سے کہے کہ جاتو

اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر رہ لے

۳۳۵۴: حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس وقت کا اپنا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت غزوہ تبوک میں جاتے وقت وہ رسول کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اور اسی سلسلہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز اتفاق سے رسول کریم ﷺ کا قاصد میرے پاس حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا جس طریقہ سے آگے کی حدیث میں مذکور ہے۔

۳۳۵۵: حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنا اس وقت کا حال بیان فرماتے تھے کہ جس وقت وہ رسول کریم ﷺ کو غزوہ تبوک میں چھوڑ کر گئے تھے راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ پورا واقعہ نقل فرمایا اور یہ واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا اور وہ فرمانے لگے میں جس وقت اس حالت میں تھا اس وقت رسول کریم ﷺ کا قاصد حاضر ہوا اور وہ کہنے لگا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہارے واسطے یہ حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے کنارہ کشی اختیار کر لو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کنارہ کرنے سے کیا مراد اور مقصد ہے؟ قاصد نے کہا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ علیحدہ رہنے کے لئے حکم فرمایا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع فرمایا ہے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو اور تم وہاں سے میرے پاس نہ آنا جس وقت تک کہ اللہ عزت اور بزرگی والا اس مسئلہ میں کوئی حکم نہ صادر فرمادے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی جہاد میں عدم شرکت:

واضح رہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین حضرات میں سے ہیں جو کہ عذر کی وجہ سے غزوہ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نہیں تشریف لے گئے تھے اور ان پر پچاس دنوں تک اللہ عز و جل کی ناراضگی رہی اس عرصہ میں ان کی

حالت ایسی رہی کہ جو ناقابل بیان ہے اس کا تذکرہ سورہ توبہ کے آخر میں مذکور ہے اس جگہ یہ مذکور ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو "الْحَقِي" کہہ دیا یعنی تو اپنے گھر والوں میں جا کر مل جا۔ اس کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جس وقت تک کہ طلاق کی نیت نہ کی جائے اگر یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو اس سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی جس کا حکم یہ ہے کہ عورت کی رضامندی سے جدید مہر کے ساتھ نکاح جائز ہے خلاصہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۳۵۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَىٰ ابْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يَسَبُّ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالِي صَاحِبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرُبُهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكَ فَكُونِي فِيهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ.

۳۳۵۶: حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کعب سے سنا اور راوی کہتے ہیں کہ کعب ان تین افراد میں سے ایک ہیں کہ جن کی توبہ قبول ہوئی وہ اپنی حالت اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے ایک شخص کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس بھیجا اور اس شخص نے بیان کیا کہ آنحضرت نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی خواتین سے علیحدگی اختیار کر لو اور تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ کعب فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ تو اس نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کر لو اور تم اس کے پاس نہ جاؤ۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اہلیہ سے کہا جا تو اپنے لوگوں میں شامل ہو جا اور تو وہیں جا کر رہ۔ چنانچہ ان کی بیوی ان ہی لوگوں میں جا کر شامل ہو گئی۔

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبًا يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا امْرَأَتَكُمْ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ بَلِ

۳۳۵۷: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ اپنا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک میں اور اس سلسلہ میں حدیث کے راوی نقل کرتے ہیں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس نمائندہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے حکم فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کر لو یعنی مجھ کو اور میرے ساتھی کو یہ حکم فرمایا کہ میں نے نبی کے نمائندہ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کس طریقہ سے کروں؟ نمائندہ نے عرض کیا کہ الگ رہنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور طلاق دینے کے لئے حکم نہیں ہوا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی

اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكَ وَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ.

اہلیہ کو کہا جاہل عورت تو (جا کر) اپنے گھر والوں کے ساتھ رہ۔ جس وقت تک کہ خدا اور اس کا رسول کا اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ صادر نہ ہو۔ معقل بن عبید اللہ نے لوگوں کا اختلاف کیا ہے یعنی زہری بن شہاب کے شاگردوں میں حضرت معقل بن عبید اللہ بھی ہیں ان کی روایت حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے جیسا کہ آگے مذکور ہے۔

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِي صَاحِبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أَطَلِقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكَ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ.

۳۳۵۸: حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی میرے پاس بھیجا اور میرے ساتھی کے پاس بھی ایک شخص کو بھیجا اس نے (آنحضرت کا حکم نقل کیا) اور کہا کہ نبی نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی عورتوں سے الگ رہو۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی اہلیہ کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تم اس کو طلاق نہ دو بلکہ تم اپنے پاس سے اس کو الگ کر دو اور تم اس کے پاس نہ جانا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو چلی جا اور اپنے گھر والوں میں جا کر شامل ہو جا اور تو ان میں جا کر رہ۔ جس وقت تک کہ خدا بزرگ و برتر اس سلسلہ میں حکم نہ کرے پھر ان کی اہلیہ اپنے گھر والوں میں چلی گئیں یعنی میکے جا کر رہنے لگیں۔ (معمر نے معقل کے خلاف کیا ہے)۔ س

۳۳۵۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أَطَلِقُهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا تَقْرُبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَقِي بِأَهْلِكَ.

۳۳۵۹: حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی حدیث میں نقل کیا کہ اتفاق کی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نمائندہ میرے پاس آیا اور اس نمائندہ نے کہا: تم اپنی اہلیہ محترمہ کو الگ کر دو پھر میں نے اس نمائندہ سے عرض کیا: کیا میں اہلیہ کو طلاق دے دوں؟ اس نے کہا کہ تم ان کو طلاق نہ دو لیکن تم ان کے نزدیک نہ جاؤ اور اس حدیث میں الْحَقِي بِأَهْلِكَ مذکور نہیں ہے۔

### ۱۷۱۸: باب طلاق العبد

### باب: غلام کے طلاق دینے سے متعلق

۳۳۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ

۳۳۶۰: حضرت ابو حسن مولیٰ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں اور

میری بیوی دونوں حالت غلامی میں تھے پھر میں نے اس خاتون کو دو طلاق دے دی۔ پھر اس کے بعد ہم دونوں ایک مرتبہ اکٹھے آزاد کیے گئے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر تم اس کی جانب رجوع کر لو یعنی طلاق واپس لے لو تو وہ عورت تمہارے پاس ہی رہے گی اور ایک ہی طلاق پر تمہارے پاس رہے گی (یعنی ایک طلاق دینے کی صورت میں تم اندرون عدت رجوع کر سکتے ہو بعد عدت طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے اور اس روایت میں معمر نے خلاف کیا ہے۔

۳۴۶۱: حضرت حسن مولیٰ بن نوفل سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام سے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس نے کہ اپنی عورت کو دو طلاقیں دے دی ہوں اور پھر وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں تو کیا وہ آزاد غلام اس آزاد باندی سے نکاح کر سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کر سکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کے بارے میں سند دریافت کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو جواب دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی کیا۔ ابن المبارک معمر نے کہا کہ یہ حسن کون ہے اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لا دلیا۔ اس لیے کہ یہ روایت غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاح کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔

باب: لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہے؟

۳۴۶۲: حضرت کثیر بن سائب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنو قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے کہ وہ ان لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریظہ کے ہنگامے والے دن لائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس لڑکے کو احتلام ہو یا اس کی پیشاب کی جگہ یعنی زیر ناف بال اُگ آئے ہوں اس کو قتل کر دو۔ اگر ان دونوں نشانات میں سے کوئی نشان یا علامت نہ پاؤ تو اس کو چھوڑ دو (یعنی بالغ کو قتل کر دو اور نابالغ کو چھوڑ دو)۔

يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعْتَبٍ أَنَّ أَبَا حَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ.

۳۴۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعْتَبٍ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عَجِدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا ائْتَزَّوَجَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمْرٌ قَالَ أَفَنِي بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرِ الْإِحْسَنُ هَذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيمَةً.

۱۷۱۹: باب متى يقع طلاق الصبي

۳۴۶۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ الْخَطَمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنَا قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ لَمْ تَنْبِتْ عَانَتُهُ تَرَكَ.

۳۴۶۳: حضرت عطیہ قرظی سے روایت ہے کہ میں اس وقت لڑکا تھا کہ جس وقت سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لئے حکم فرمایا پھر مجھ کو دیکھا اور میرے قتل کرنے میں انہوں نے شک کیا۔ جس وقت انہوں نے مجھ کو زیناف کے بالوں والا نہیں پایا (بالغ محسوس نہیں کیا تو چھوڑ دیا) میں وہی ہوں جو کہ تم لوگوں کے سامنے موجود ہوں۔

۳۴۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز جس وقت وہ چودہ سال کے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول نہیں فرمایا پھر وہ دوسری مرتبہ غزوہ والے روز پیش کیے گئے جبکہ وہ پندرہ سال کے تھے جب ان کو قبول کیا۔ (یعنی نابالغ ہونے کی وجہ سے ان کو جہاد کے لئے قبول نہیں کیا گیا)۔

۳۴۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتٌ فَاسْتَبْقَيْتُ فَهِيَ أَنَا ذَا بَيْنٍ أَظْهَرَ كُمْ.

۳۴۶۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ.

۱۷۲۰: باب مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ

مِنَ الْأَزْوَاجِ

۳۴۶۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ.

۱۷۲۱: باب مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

۳۴۶۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلِّ شَيْءٍ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلِّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ.

باب: بعض وہ لوگ کہ جن کا طلاق دینا

معتبر نہیں ہے

۳۴۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا (یعنی تین قسم کے لوگ مرفوع القلم اور غیر مکلف ہیں) ایک تو سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک اور مجنون سے ہوش آنے تک (جب تک جنون نہ ختم ہو جائے اس وقت تک وہ غیر مکلف ہے)۔

باب: جو شخص اپنے دل میں طلاق دے اس کے متعلق

۳۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کو ان خیالات سے معاف فرمادے گا جو خیالات انسان کے دل میں آتے ہیں جس وقت تک کہ ان کو زبان پر نہ لائیں یا ان خیالات پر عمل نہ کریں۔

## خیالات پر گرفت نہیں ہے:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ انسان کے ذہن میں جو خیالات کھٹکتے ہیں یا جو باتیں ذہن میں آتی ہیں ان پر کوئی گرفت نہیں ہے البتہ اگر ان خیالات پر عمل کر لیا تو وہ قابل گرفت ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ تو سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ جب ہم لوگ نماز میں ہوتے ہیں تو ذہن میں طرح طرح کے خیالات (اور غیر اختیاری طریقہ سے گناہ کے کام آتے ہیں) ہم لوگ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف خیالات دل میں آنے پر کوئی گرفت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ قلب اور ذہن میں آنے والے خطرات اور خیالات کی مختلف اقسام ہیں۔ ایک خیال تو وہ ہے جو کہ بلا اختیار دل میں آیا وہ تو تمام امت سے معاف ہے دوسرا وہ ہے جو کہ دل میں باقی رہ جائے اور دل اور ذہن میں وہ گھومتا رہے۔ اس کو عربی میں ”خواطر“ کہتے ہیں اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاف ہیں۔ تیسری وہ حالت ہے کہ انسان کے دل میں جو خیال آیا اس خیال کی محبت دل میں پیدا ہو گئی اور اس خیال کو پورا کرنے اور حاصل کرنے کی جانب دل راغب ہو اس کو عربی زبان میں ”ہم“ کہتے ہیں اس امت کی ان پر گرفت نہیں جس وقت تک کہ ان خیالات پر عمل نہ کرے بلکہ اگر ارادہ کر لیا کہ پھر اپنے دل کو اس سے روک لیا تو اس کے بدلہ نیکی دے دی جائے گی اور ایک چوتھی حالت وہ ہے جو کہ اس درجہ ہو جائے کہ انسان کا قلب گناہ پر پختہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ دل اس پر مضبوط کر لے اس کی جانب دل پوری طرح متوجہ ہو جائے لیکن اس پر گناہ کا ارتکاب نہ کر سکے تو اس قسم کے گناہ پر گرفت ہوگی اگرچہ گناہ کے مرتکب ہونے جیسی گرفت نہیں ہوگی مثلاً یہ کہ کسی کے دل میں یا ذہن میں زنا کرنے کا خیال آیا اور وہ جم گیا اور انسان اس خیال سے متاثر ہو گیا اور زنا کے ارتکاب کا ارادہ کرنے لگا تو اس پر گرفت ہے اگرچہ زنا کیا نہیں اس جگہ اس حدیث شریف کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کے دل یا دماغ میں اگر طلاق دینے کا خیال آ گیا اور زبان سے طلاق نہیں دی تو اس سے کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی جب تک زبان سے طلاق نہ دے یا طلاق کی تحریر نہ لکھے۔

۳۳۶۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ وَحَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ.

۳۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جو ان کے قلب میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس پر عمل کریں یا اس کے متعلق گفتگو کریں۔

۳۳۶۸: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

۳۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل میری امت کی ان باتوں پر گرفت نہیں فرماتے جو کہ اس کے قلب میں ہیں یا جو ان کے قلب میں

وسو سے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے متعلق گفتگو کرے یا اس پر عمل پیرا ہو۔

باب: ایسے اشارے سے طلاق دینا جو سمجھ میں

آتا ہو

۳۳۶۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پڑوسی تھا جو کہ فارس کا باشندہ تھا جو کہ بہت عمدہ قسم کا شور بانایا کرتا تھا وہ شخص ایک مرتبہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں تو اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تشریف لے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب اشارہ فرمایا یعنی کیا میں ان کو بھی لے کر آؤں۔ اس شخص نے ہاتھ سے اشارہ نہیں کیا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یعنی اگر اشارہ سے طلاق دینا سمجھ میں آ رہا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

باب: ایسے کلام کے بارے میں جس کے متعدد معنی ہوں

اگر کسی ایک معنی کا ارادہ ہو تو وہ درست ہوگا

۳۳۷۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بندہ کے) اعمال نیت کے ساتھ ہی معتبر ہیں اور مقصد میں وہی شخص کامیاب ہوگا جو کہ نیت کرے تو جس کسی کا مکان سے ہجرت کرنا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے تو اس کی ہجرت خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کی جائے گی یعنی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کرنے کا ثواب پائے گا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لئے ہے تو اس شخص کو دنیا حاصل ہوگی اور اگر عورت کے لئے اگر کسی کی ہجرت ہوئی تو اس شخص کو بیوی حاصل ہو جائے گی اور دراصل کسی کا اپنے گھر یا وطن سے ہجرت کرنا جس ارادہ سے ہوگا تو اس کو وہی چیز ملے گی کہ جس کے لئے اس نے یہ ہجرت کی ہے۔

باب: اگر کوئی ایک لفظ صاف بولا جائے اور اس

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلِّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ.

۱۷۲۲: بَابُ الطَّلَاقِ بِالْإِشَارَةِ

المفهومة

۳۳۶۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيْبُ الْمَرْقَةِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَ أَوْمَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْ وَهَذِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الْأَخْرَجُ هَكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

۱۷۲۳: بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ فِيمَا

يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

۳۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَرِثُ ابْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ فِي الْحَرْثِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَأْنَوِي فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

۱۷۲۴: بَابُ الْإِبَانَةِ وَالْإِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ بِهَا



لِمَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَعْنَاهَا لَمْ تَوْجِبْ شَيْئًا وَلَمْ  
تَثْبِتْ حُكْمًا

سے وہ مفہوم مراد لیا جائے جو کہ اس سے نہیں نکلتا تو  
وہ بیکار ہوگا

۳۴۷۱: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ  
مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَاهُ بَرِيرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ  
انظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ  
إِنَّهُمْ يَشْتُمُونَ مُدْمَمًا وَيَلْعَنُونَ مُدْمَمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

۳۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو اللہ عزوجل قریش کے  
مجھ کو برا بھلا کہنے کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتے ہیں کہ وہ لوگ مجھ  
کو گالیاں دیتے اور مجھ پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم ہوں۔

۱۷۲۵: باب التَّوَقُّيْتِ فِي الْخِيَارِ

باب: اختیار کی مدت مقرر کرنے کے بارے میں

۳۴۷۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمُوسَى ابْنُ  
عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي  
ذَا كُرْتُ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُعَجِّلِي حَتَّى  
تَسْتَأْمِرَ أَبِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ  
يَكُونَا لِي أَمْرًا إِنِّي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ:  
يَأْتِيهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ  
الدُّنْيَا إِلَى قَوْلِهِ حَبِيبًا [الأحزاب: ۲۸] فَقُلْتُ  
أَفِي هَذَا اسْتَأْمِرُ أَبِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهَا ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حِينَ قَالَ  
لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ

۳۴۷۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جس روز نبیؐ کو اس بات کا  
حکم ہوا کہ آپؐ اپنی اہلیہ محترمہ کو اختیار عطا فرمادیں تو وہ اختیار دینا مجھ  
سے شروع فرمایا اور فرمانے لگے کہ میں تم سے ایک بات کا تذکرہ  
کروں گا تو اس میں تم جلدی نہ کرنا اور تم اپنے والدین کی رائے کے  
بغیر اس بات کا جواب نہ دینا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے  
والدین کا مشورہ حاصل کرنا اس وجہ سے فرمایا کہ آپؐ کو علم تھا کہ  
میرے والدین مجھ کو حضرت سے الگ ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔  
عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ نے یہ آیت: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ  
تلاوت فرمائی۔ یعنی اے نبیؐ! آپؐ اپنی بیویوں سے فرمائیں کہ اگر تم  
دنیاوی زندگی کی خواہش رکھتی ہو اور یہاں کی رونق اور بہار چاہتی ہو تو  
تم آؤ کچھ فائدہ کیلئے اور میں تم کو اچھی طرح سے رخصت کروں۔  
عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا: کیا اس چیز کیلئے  
اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں نے اختیار کیا اللہ عزت اور  
بزرگی والے کو اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے مکان کو۔ عائشہؓ  
صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ پھر تمام کی تمام بیویوں نے نبیؐ کو اسی  
طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے میں نے کہا تھا۔ یعنی تمام بیویوں

طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ.

نے اسی طرح سے کہا اور اس کے رسولؐ کو اختیار فرمایا اور عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کا بیویوں سے سوال کرنا اور ان کو اختیار دے دینا طلاق نہیں تھا کیونکہ رسول کریمؐ کی ازواج مطہراتؓ نے رسول کریمؐ کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

۳۴۷۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت آیت کریمہ: **إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ مِثْرًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَسَأَلُوا اللَّهَ فَكُلُّوا مِنْهُ حَيْثُ شِئْتُمْ وَلَا تُنْفِكُوا كَيْدَ بَنِي إِدْرِيسَ** میں کہتا ہوں تجھ کو ایک بات تو جلدی نہ کر اور اپنے والدین سے مشورہ اس بات میں کر لے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ نے مشورہ لینے کے لئے فرمایا اور آپؐ کو یہ علم تھا کہ میرے والدین آپؐ سے علیحدگی کرنے کی رائے مجھ کو نہ دیں گے۔ پھر یہ آیت کریمہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ** یعنی اے نبی آپؐ فرمادیں اپنی عورتوں سے کہ اگر تم دنیا کی زندگی چاہتی ہو اور یہاں کی رونق (اور بہار) چاہتی ہو آخر تک۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کیا یہی معاملہ ہے مشورہ اور صلاح کر لوں میں اپنے والدین کی یعنی اس بات میں مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ میں بغیر مشورہ لیے یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور رسولؐ کو اختیار کیا اور اللہ اور اس کے رسولؐ کو اختیار کیا۔ حضرت ابو عبد الرحمن مصنف نسائیؒ فرماتے ہیں اس روایت میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں بلکہ بہت زیادہ ٹھیک ہے۔

باب: ان خواتین سے متعلق کہ جن کو اختیار دے دیا گیا اور

انہوں نے اپنے شوہر کو اختیار دیا

۳۴۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کو اختیار دے دیا اور اختیار دینے سے ان کو طلاق نہیں ہوئی اس لیے کہ جس وقت ان کو اختیار دے دیا گیا تو انہوں نے رسول کریمؐ کو اختیار کر لیا۔

۳۴۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

۳۴۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ: وَإِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ [الأحزاب: ۲۹] دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنِّي ذَاكِرٌ لِكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تُعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبِي لَمْ يَكُنَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ فَقَرَأَ عَلَيَّ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَاً وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

۱۷۲۶: باب فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ

زَوْجَهَا

۳۴۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ فَاخْتَرْنَا هُ فَهَلْ كَانَ طَلَاقًا.

۳۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً هَ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ  
تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع  
ہوگئی۔

۳۴۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ  
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيْرَ النَّبِيِّ نِسَاءً هَ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

۳۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی  
اللہ تعالیٰ عنہن کو اختیار فرمایا اور اختیار دینے سے ان پر طلاق واقع ہو  
گئی۔

### عورت کو حق طلاق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ جس وقت کسی عورت کو اس کا شوہر یہ اختیار دے دے یعنی عورت سے اس  
طریقہ سے کہے کہ تو میری طرف سے با اختیار ہے اور اگر تو میری طرف سے طلاق چاہتی ہے تو تو طلاق واقع کر لے اس پر  
عورت کہے کہ میں تم کو چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت پر کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت شوہر  
سے حق طلاق حاصل کر لے یعنی شوہر عورت کو اس طرح سے حق طلاق سپرد کر دے اور کہہ دے کہ میری طرف سے تجھ کو اپنے اوپر  
ایک طلاق یا دو یا تین طلاق کا حق حاصل ہے تو اس صورت میں شوہر جس قدر حق طلاق دے تو عورت کو اسی قدر حق طلاق حاصل  
ہوگا اور عورت شوہر کی طرف سے دیئے گئے حق کے مطابق اپنے اوپر طلاق واقع کر سکتی ہے اس صورت کو اصطلاح شروع میں حق  
تفویض کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے حضرت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب الحیلہ الناجرہ یعنی اسلام کا  
نظام شرعی عدالت میں اس مسئلہ کی مکمل تفصیل بیان فرمائی ہے راقم الحروف نے اس کتاب کی تسہیل کی ہے جو کہ لاہور سے  
دستیاب ہے۔

۳۴۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيْرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً هَ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

۳۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو  
نہیں ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہم پر کچھ بھی۔

۳۴۷۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيفِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَرَنَا هَ فَلَمْ يَعِدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

۳۴۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار عطا فرمایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
اختیار عطا فرمایا پھر اس اختیار کو شمار نہیں فرمایا۔

۱۷۲۷: باب خِيَارِ الْمَمْلُوكَيْنِ

يَعْتَقَانِ

۳۳۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ قَارَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدِنِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ.

۱۷۲۸: باب خِيَارِ الْأَمَةِ

۳۳۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سِنِينَ إِحْدَى السَّنِينَ أَنهَا أُعْتِقْتُ فَخَيْرْتُ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُذْمٌ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرْبُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۳۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ

باب: جس وقت شوہر اور بیوی دونوں ہی غلام اور باندی

ہوں پھر وہ آزادی حاصل کر لیں تو اختیار ہوگا

۳۳۷۹: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس غلام اور باندی تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارادہ ہوا کہ ان دونوں کو آزاد کر دیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم باندی سے قبل غلام کو آزاد کرنا۔

باب: باندی کو اختیار دینے سے متعلق

۳۳۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ واقعہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنت تھیں ایک سنت تو یہ ہے کہ وہ آزادی گئی پھر ان کو ان کے شوہر کے ساتھ رہنے کے سلسلہ میں اختیار دیا گیا یعنی ان سے کہا گیا کہ اگر تمہاری رضامندی ہو تو تم اپنے شوہر کے پاس رہ لیا کرو یا تم اس شوہر کو چھوڑ (طلاق لے) کر دوسرے شخص سے نکاح کر لو اور دوسری بات یہ ہے کہ رسول کریم نے اس بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ وراثت تو آزاد کرنے والے شخص کے لئے ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایک دن رسول کریم مکان پر تشریف لائے اور اس وقت ہانڈی میں گوشت ابل رہا تھا۔ وہ وہ گوشت لے گئے آپ کے پاس روٹی اور سالن موجود تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے گوشت کی ہانڈی نہیں دیکھی ہے۔ تم لوگ وہ ہانڈی کس وجہ سے نہیں لاتے؟ عرض کیا گیا گوشت تو پک گیا لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا اس کیلئے تو صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ ہدیہ ہے۔

۳۳۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین سنتیں جاری ہوئیں چنانچہ جس وقت ان کے آقاؤں نے ان کو آزادی دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے وراثت (خود) وصول کرنے کی شرط مقرر کی تو

فَصِيَاتٍ أَرَادَ أَهْلَهَا أَنْ يَبْعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا  
الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرَيْهَا وَأَعْتِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ  
أَعْتَقَ وَأَعْتَقْتُ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ  
عَلَيْهَا فَتُهْدَى لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ  
وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

میں نے رسول کریم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم  
اس کو خرید کر آزاد کر دو اور وراثت تو اس کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے  
پھر ان کو آزاد کر دے گا۔ پھر رسول کریم نے ان کو اختیار عطا فرمایا کہ  
تمہارا دل چاہے تو تم اپنے شوہر کے ہی نکاح میں رہو اور تمہارا دل  
چاہے تو تم کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لو چنانچہ بریرہ نے کسی  
دوسرے کے ساتھ نکاح کو اختیار کیا۔ پھر انکو صدقہ دیا جاتا تو وہ اس  
صدقہ میں سے ہدیہ کچھ بھیجا کرتی۔ جس وقت میں نے نبی ﷺ کو  
بتلایا تو آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی اس میں سے کھانے کے لئے دے  
دو۔ اس لیے کہ وہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

۱۷۲۹: باب خِيَارِ الْأَمَةِ تَعْتِقُ وَ زَوْجَهَا  
حُرٌّ

باب: اس باندی کے اختیار دینے سے متعلق جو کہ آزاد کر  
دی گئی ہو اور اس کا شوہر آزاد ہو

۳۳۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاشْتَرَطَ  
أَهْلُهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَعْتِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ  
قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيْرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي  
كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا  
وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

۳۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں نے بریرہ کو خریدا  
اور انکے اولیاء نے یہ شرط رکھی تھی کہ اس وراثت کے حقدار ہم لوگ  
ہونگے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت سے اس بات کا  
تذکرہ کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ باندی  
یا غلام کے آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر عائشہ نے  
ان کو آزادی دیدی انکے شوہر کے سلسلہ میں پھر وہ کہنے لگ گئیں کہ اگر  
مجھ کو چاہے جس قدر مال دولت دے دے تو جب بھی میں انکے پاس  
قیام نہ کروں گی اور پھر وہ اس کے بعد با اختیار خاتون بن گئیں اور ان  
بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک آزاد شخص تھے وہ کسی شخص کے غلام نہیں تھے۔

باندی سے متعلق ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ باندی آزاد ہونے کے بعد وہ با اختیار بن جاتی ہے اور وہ سابقہ شوہر کو چھوڑ سکتی ہے  
اگرچہ اس کا شوہر غلام نہ ہو کیونکہ باندی کے مختار ہونے کے لئے اس کے شوہر کا غلام ہونا شرط نہیں ہے اور مذکورہ بالا حدیث  
شریف میں فروخت کرنے والے کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شے فروخت کرنے والا کسی قسم کی  
کوئی شرط لگائے تو وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا اترنا لازم نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے اولیاء نے  
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو فروخت کرنے کے وقت شرط لگائی تھی تو وہ شرط فاسد تھی۔

۳۳۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن انکے اولیاء نے یہ شرط لگائی کہ ولاء (وراثت) ہم لوگ وصول کریں گے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے اس بات کا تذکرہ نبیؐ سے کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء غلام یا باندی کی ہے جو آزاد ہو چکے آزاد کرنے والے کا اور فروخت کرنے والا کا حق نہیں ہوتا اگرچہ کوئی فروخت کرنے والا شخص شرط لگائے فروخت کے وقت۔ عائشہؓ فرماتی ہیں گھر کے لوگ آپؐ کے سامنے گوشت لے کر حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے یہ بات بھی کہہ دی کہ یہ گوشت کسی شخص نے بریرہ کو صدقہ میں دیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت بریرہ کیلئے تو صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تحفہ اور ہدیہ ہے اور آپؐ نے بریرہ کو اختیار عطا فرمایا اور ان کا شوہر آزاد تھا غلام نہیں تھا۔

باب: اس مسئلہ سے متعلق کہ جس باندی کا شوہر غلام ہے

اور وہ آزاد ہوگئی تو اس کو اختیار ہے

۳۳۸۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ نے اپنے آپ کو مبلغ نو اوقیہ پر مکاتب بنایا اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا مقرر ہوا۔ اس کے بعد حضرت بریرہؓ میرے پاس پہنچیں (یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس) حاضر ہو کر عرض کیا اور ان سے اپنے بدل کتابت میں مدد طلب کی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اس طریقہ سے تو مدد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی مرتبہ تمام رقم شمار کر کے ادا کر دوں اور ولاء میرا حق ہوگا اس کے بعد حضرت بریرہؓ اپنے لوگوں کے پاس پہنچ گئیں اور انہوں نے ان سے گفتگو کی۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں مانا اور کہا کہ اس کی ولاء ہم ہی وصول کریں گے۔ تو پھر حضرت بریرہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت رسول کریم ﷺ بھی تشریف لے آئے پھر حضرت بریرہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آکر کہا جو کچھ کہ ان لوگوں نے کہا تھا۔ حضرت عائشہ

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وِلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوِلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَتَى بِلَحْمٍ فِقِيلٍ إِنَّ هَذَا مِمَّا تُصَدِّقُ بِهِ عَلِيٌّ بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجَهَا حُرًّا.

۱۷۳۰: باب خِيَارِ الْأَمَةِ تَعْتَقُ وَزَوْجَهَا

مَمْلُوكٌ

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاتَبْتُ بَرِيرَةَ عَلَى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأَوْقِيَةٍ فَآتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَأَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوِلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَكَلَّمَتْ فِي ذَلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوِلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللَّهُ إِذَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوِلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَرِيرَةَ اتَّبَعَتْنِي تَسْتَعِينُ بِي عَلَى

کِتَابَتَهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ أَعَدَّهَا لَهُمْ  
عِدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ  
لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا  
وَاشْتَرِي لِي الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ  
قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ أَعْتَقَ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي  
كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرُّهُ اللَّهُ أَوْثَقُ وَكُلُّ  
شَرِّطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ  
مِائَةَ شَرِّطٍ فَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا  
قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حَرًّا مَا خَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صدیقہ رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا کہ ایسا ہے تو خدا کی قسم میں مدد نہیں کرتی  
لیکن اگر ولاء میرا حق ٹھہرے گا تو میں تمہاری مدد کروں گی۔ رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کس بات کا تذکرہ ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! بریرہ حاضر ہوئی تھیں اور وہ میرے پاس اپنے  
بدل کتابت میں مدد طلب کرنے کیلئے آئی تھیں۔ میں نے تو ان سے  
کہہ دیا کہ میں اس طریقہ سے تو امداد نہیں کرتی ہوں لیکن اگر وہ چاہیں  
تو ایک ہی مرتبہ تمام بدل کتابت میں ادا کر سکتی ہوں لیکن ولاء میرے  
واسطے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہی انہوں نے انکار  
کر دیا اور کہا کہ ولاء ہم لیں گے اور ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ! تم اس کو خرید لو اور ان سے شرط مقرر کر لو  
ولاء کی اور شرط کرنے سے ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حرج نہ ہوگا اس  
لیے کہ ولاء حق آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے  
کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد باری تعالیٰ بیان کرنے

کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا کہ اس قسم کی شرائط باندھ لیتے ہیں جو کہ ان کو اللہ عزوجل کی کتاب میں اور کہتے ہیں ولاء ہم  
لیں گے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والے کی بہت ٹھیک ہے اور حق ہے اور جو شرائط اللہ عزوجل نے قائم فرمائی ہیں اور مقرر  
فرمائیں وہی مضبوط اور قابل اعتماد ہیں وہ شرط باطل ہے اور بے اصل ہے اس کا ادا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اگرچہ وہ شرائط کیسی ہی  
کیوں نہ ہوں پھر اختیار دیا۔

### مکاتب کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مکاتب کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے آقا سے یہ معاہدہ کر لے کہ میں اس قدر معاوضہ  
ادا کروں گا تم مجھ کو اس معاوضہ کی وصولی کے بعد آزاد کر دینا۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے نواوقیہ اپنے واسطے بدل کتابت مقرر  
فرمایا۔ واضح رہے کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط کا ہوتا ہے اس  
سے حساب لگایا جاسکتا ہے اور عربی کے اوزان کی موجودہ دور میں کتنی مقدار بنتی ہے اس کو تشریح رسالہ اوزان شرعیہ از مفتی محمد شفیع  
میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے اگر مکاتب مقرر کردہ معاوضہ میں پورا معاوضہ نہ ادا کر سکا  
تو وہ اس وقت تک آزاد نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اپنے مالک سے کہہ کر ایک مشت رقم  
وصول کر لینا اور میں تم کو آزاد کر دوں گی اور ولاء یعنی تمہارے انتقال کے بعد تمہاری مال و دولت کی میں وارث ہوں گی اس

شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے اولیاء نے تسلیم نہیں کیا اور کہا کہ ولاء ہم وصول کریں گے۔ جس وقت انہوں نے حق بات کا انکار کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم شرط کر لو۔ یعنی تم ان سے اس مسئلہ میں زیادہ اصرار نہ کرنا اور جو کام کرنے کا ہے اس کو تم انجام دیتے رہنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: یہ شرط بالکل بے اصل اور قابل وفا نہیں ہے تو گویا کہ بالکل ہی شرط نہ قرار پائے گی اور اس موقعہ کو مصنف نے اس وجہ سے نقل فرمایا ہے کہ اس روایت میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے غلام ہونے کے بارے میں مذکور ہے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ جس وقت کسی باندی کا شوہر غلام ہو تو اس کو جب اختیار ہوتا ہے اور اگر باندی کا شوہر آزاد شخص ہو تو اس صورت میں باندی کو مذکورہ بالا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

۳۳۸۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

۳۳۸۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے۔

۳۳۸۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقَ بِهِ عَلَيَّ بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

۳۳۸۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو انصاری لوگوں سے خریدا۔ ان انصاری لوگوں نے ”ولاء“ کو اپنے واسطے مقرر کر لیا تھا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولاء کا حق دار وہ ہی ہوتا ہے کہ جس نے کہ غلام خریدا اور غلام خرید کر آزاد کیا اور (صرف) خریدنے والے شخص حق دار نہیں ہوتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار عطا فرمایا اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ایک غلام شخص تھے اور بریرہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو اس گوشت میں سے حصہ دے دیتی تو بہتر تھا۔ ایک بیوی نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے صدقہ میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کیلئے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۳۳۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَكَانَ وَصِيَّ أَبِي قَالَ وَفَرِقْتُ أَنْ أَقُولَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ

۳۳۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے اس سلسلہ میں اپنا ارادہ عرض کیا کہ میرا ارادہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ہے اور اس کے لئے لوگ شرط لگا رہے ہیں کہ ولاء ان کو دی جائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اس واسطے کہ ولاء اسی



اللَّهِ عَنْ بَرِيرَةَ وَارَدْتُ أَنْ أَسْتَرِبَهَا وَاسْتَرِطَ  
الْوَلَاءُ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اسْتَرِبَهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ  
قَالَ وَخَيْرَتْ وَكَانَ زَوْجَهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ  
مَا أَدْرِي وَآبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هَذَا  
مِمَّا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ  
وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

کا حق ہے جو کہ آزاد کرتا ہے۔ راوی نے کہا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا  
اپنے شوہر کے چھوڑ دینے کا اور ان کا شوہر ایک غلام شخص تھا پھر راوی  
نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کا شوہر غلام تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
گوشت پیش کیا گیا اور گھر کے لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت کسی شخص نے  
بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت  
بریرہ رضی اللہ عنہا کے حق میں صدقہ تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے۔

### ۱۷۳۱: باب الْإِيلَاءِ

### باب: ایلاء سے متعلق

۳۳۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ  
الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ تَدَاكَرْنَا الشَّهْرَ  
عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَ  
عِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ  
امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ  
مَلَانٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
فِي عِلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ  
فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ  
فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَقَتْ نِسَاءُكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي  
آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ  
نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ.

۳۳۸۸: حضرت ابو ضحیٰ سے ابو یعفرور روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابو  
ضحیٰ کے نزدیک ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مہینہ کی مدت تیس  
روز ہے اور بعض حضرات فرماتے تھے کہ ۲۹ دن ہے۔ اس دوران  
ابو ضحیٰ نے نقل کیا مجھ سے ابن عباسؓ ایک دن اٹھ گئے صبح کے وقت تو  
کیا معاملہ دیکھتے ہیں کہ رسول کریمؐ کی ازواجؓ رورہی ہیں اور ہر ایک  
زوجہ کے پاس انکے گھر کے لوگ موجود تھے۔ پھر میں مسجد میں حاضر ہوا  
تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ ابن عباسؓ  
فرماتے ہیں کہ پھر ابن عمر تشریف لائے اور وہ اوپر رسول کریمؐ کے  
پاس تشریف لے گئے اور آپ اس وقت بالا خانہ میں تشریف رکھتے  
تھے۔ عمر رضی اللہ عنہما نے سلام فرمایا پھر سلام کیا لیکن کسی نے ان کے سلام کا  
جواب نہیں دیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طریقہ سے کیا پھر وہ واپس  
تشریف لائے اور بلالؓ کو بلایا۔ وہ اوپر تشریف لے گئے۔ رسول کریمؐ  
کے پاس اور کہا کہ کیا آپ نے طلاق دے دی؟ یعنی کیا آپ نے  
اپنی اہلیہ کو طلاق دیدی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان  
سے ایک ماہ کا ایلاء کیا جسے راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ اس مکان  
میں ۲۹ روز ٹھہرے تھے پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے اور پھر آپ  
وہاں سے مکان میں ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف لے گئے۔

۳۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

۳۳۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ اپنی  
ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف نہ لے جانے کی قسم کھائی یعنی آپ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

نے یہ عہد کر لیا کہ میں ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا پھر آپ اپنے بالا خانہ میں ۲۹ راتوں تک قیام فرما رہے۔ پھر آپ اتر کر آ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ تک کا ایلا فرمانا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

### ایلا کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایلا اس کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ شوہر کی حیثیت سے بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور اس سے الگ رہے گا۔ لیکن علماء کی اس بارے میں یہ رائے ہے کہ بیوی سے الگ رہنا کسی ناراضگی کی وجہ سے ہو اور اگر ناراضگی کی وجہ سے نہ ہوگا تو وہ شریعت کی اصطلاح میں ایلا نہیں کہیں گے۔

### ۱۷۳۲: باب الظَّهَارِ

### باب: ظہار سے متعلق احادیث

۳۳۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أَكْفِرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرُبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی اہلیہ سے ظہار کیا تھا پھر میں نے اس سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل آپ ﷺ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حرکت کی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں اس کی پازیب اس کی چاندنی میں دیکھی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اب اس کے پاس نہ جانا کہ جس وقت تک تم وہ کام نہ کرو جس کا حکم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے۔

### اسلام میں ظہار کی حقیقت:

شریعت کی اصطلاح میں ظہار اپنی بیوی کو کسی ایسی خاتون سے تشبیہ دینے کو کہتے ہیں کہ جس سے ہمیشہ نکاح حرام ہے مثلاً کوئی شخص اپنی اہلیہ سے اس طریقہ سے کہے کہ تو میرے واسطے میری ماں، بہن جیسی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس جملہ بولنے سے اس کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا تو اس سے ظہار ہو گیا اور وہ اس وقت تک اپنی بیوی سے ہم بستری نہیں کر سکتا جس وقت تک کہ وہ شخص ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے اور کفارہ ظہار یہ ہے کہ ایک غلام یا ایک باندی آزاد کی جائے اگر کسی میں اس قدر قوت نہ ہو کہ وہ غلام یا باندی آزاد کرے تو وہ شخص دو مہینے تک لگا تار روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی نیت طلاق کی تھی تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہوگی۔

واضح رہے کہ اسلام سے پہلے یہ حکم تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے اگر کہتا کہ تو میری ماں ہے تو وہ عورت اس شخص کے

لئے تمام عمر کے لئے حرام ہو جاتی۔ کفارہ ادا کرنے کے باوجود بھی وہ عورت شوہر کے لئے حلال نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اسلام میں یہ حکم ہے کہ کفارہ ادا کرنے کے بعد وہ عورت جائز ہو جاتی ہے اور جس وقت تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے تو اس وقت تک وہ عورت حرام رہتی ہے اور اگر کسی نے بغیر کفارہ ادا کیے عورت سے صحبت کر لی تو اس شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا اس کو توبہ کرنا چاہیے اور کفارہ ادا کر کے اس کو ہاتھ لگائے اور کفارہ ادا نہ کرنے تک اس کو اپنے واسطے حرام تصور کرے۔

یہاں ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ یہ خود کس قدر واہیات اور بری بات ہے کہ اپنی اہلیہ کو اپنی ماں بہن یا ایسے ہی کسی محترم رشتہ کے جس سے کسی صورت بھی نکاح نہیں ہو سکتا تو ایسی حرکت بے حد ناپسندیدہ فعل ہے۔ کوئی بھی عقلمند شخص ایسی بات نہیں کہہ سکتا اور جو شخص اس فعل قبیح کا مرتکب ہو تو لازماً کفارہ ادا کئے بغیر وہ اس کی بیوی نہیں رہ سکتی اور کفارہ ادا کرنے میں بھی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (جامی)

۳۳۹۱: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا لیکن اس نے پھر اس عورت سے ہمبستری کر لی کفارہ ادا کرنے سے قبل۔ اسکے بعد اس نے اپنا حال خدمت نبوی میں عرض کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ کونسی چیز تھی کہ جس نے تجھ کو اس کام پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے یا رسول اللہ! میں نے دیکھی اسکے پاؤں کی کڑی یعنی اس کے پاؤں میں پازیب دیکھی یا اس نے کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاند کی روشنی میں دیکھیں۔ یہ بات سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم وہ کام انجام دو جو کہ تم کو عزت اور بزرگی والے نے حکم فرمایا ہے۔

۳۳۹۲: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے اپنی اہلیہ سے ظہار کر لیا تھا پھر اس شخص نے کفارہ ادا کرنے سے قبل عورت سے ہم بستری کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اور تجھ کو کس بات نے اس کام پر آمادہ کیا وہ شخص کہنے لگا کہ اے خدا کے نبی ﷺ مجھ کو اس عورت کی سفید سفید پنڈلیاں چاندنی میں نظر آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے دور رہو جس وقت تک کہ تم ادا نہ کرو جو کچھ تمہارے ذمہ ادا کرنا لازم ہے اب

۳۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّرَاتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفِرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقِيهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَزِلْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانُ الْمُعْتَمِرُ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ ظَاهِرٌ مِنْ أُمَّرَاتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقِيهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَزِلْ حَتَّى

مصنف نسائی شریف فرما رہے ہیں کہ راوی حضرت اسحاق نے اپنی حدیث شریف میں ((فَاعْتَزَلْ)) فرمایا ہے اور اس حدیث کے لفظ محمد کے ہیں اور مصنف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے مسند ہونے سے اور اللہ عزوجل زیادہ دانا ہے۔

۳۴۹۳: حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ جو سنتا ہے تمام آوازوں کو۔ رضی اللہ عنہا خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اپنے شوہر کا شکوہ پیش کیا یعنی ان کے ظہار کرنے سے مکان اور بال بچے سب کے سب تباہ ہو گئے اور وہ اپنی گفتگو مجھ سے چھپاتی تھی۔ جس وقت اللہ عزوجل نے عزت اور بزرگی والے خدا نے یہ آیت کریمہ: قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ ..... نازل فرمائی۔ یعنی اللہ عزوجل نے اس خاتون کی بات سن لی جو کہ تجھ سے جھگڑا کرتی ہے اپنے شوہر (سے متعلق) پر اور وہ اللہ کے سامنے اپنی تکالیف پیش کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کے سوال جواب سنتا ہے بلاشبہ اللہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اسکے بعد اللہ نے ظہار اور اسکے کفارہ کا بیان فرمایا۔

### باب: خلع سے متعلق احادیث

۳۴۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے شوہروں سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی خواتین منافق اور دھوکہ باز ان کو ہی کہنا چاہیے۔

الْمُنَافِقَاتُ قَالَ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا.

### خلع کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ چھوڑ دے اور شوہر سے مہر وغیرہ کے عوض طلاق حاصل کی جائے یعنی اگر شوہر عورت کو طلاق نہیں دے رہا اور طلاق حاصل کرنے کی وجہ شرعی موجود ہے تو بہتر یہ ہے کہ مہر یا دیگر مال کے عوض شوہر سے طلاق حاصل کر لی جائے کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل موجود ہے۔

۳۴۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ ۳۴۹۵: حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل سے روایت ہے کہ اہلیہ حضرت

تَقْضِي مَا عَلَيْكَ وَقَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ فَاَعْتَزَلَهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

۳۴۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفَى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا.....

[المجادلة : ۱]

### ۱۷۳۳: باب ما جاء في الخلع

۳۴۹۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُخْزُومِيُّ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْمُتَنَزِّعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ قَالَ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا.

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ  
بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ  
سَهْلِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ  
شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلِ  
عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ  
سَهْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَتْ مَا أَنَا وَلَا  
ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِرُزُوجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ  
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ  
حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلِ قَدْ ذَكَرْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
تَذْكَرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي  
أَهْلِهَا.

۳۴۹۶: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّهَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه فَقَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّي مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي  
خُلُقِي وَلَا دِينِي وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَرَدْتِ بِنْتِ حَبِيبَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَقْبِلِ الْحَدِيثَةَ وَطَلِّقِهَا تَطْلِيقَةً.

۳۴۹۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ  
عَنْ عُمَارَةَ بِنْتِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ

صامت بن قیس رضی اللہ عنہ کی حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت سہل بیان کرتی ہیں  
کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے شروع میں نماز کے لیے  
نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو دروازہ کے نزدیک پایا۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کون ہو؟ تو حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں  
حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس وجہ سے کیا بات پیش  
آئی اور تم کس وجہ سے (اندھیرے ہی اندھیرے) آئی ہو؟ حضرت  
حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان نبھاؤ نہیں  
رہتا۔ میرے شوہر کا نام ثابت بن قیس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ  
حبیبہ بنت سہل کچھ بیان کر رہی ہیں جو کچھ کہ اللہ عزوجل نے چاہا اس  
کی زبان سے نکلا۔ یہ سن کر حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یا رسول  
اللہ! اس نے جو کچھ مجھ سے کہہ دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپ  
نے فرمایا کہ تم ثابت بن قیس کے لے لو۔ یعنی تم ان سے اپنی چیز واپس  
لے لو۔ چنانچہ ثابت بن قیس نے آپ کے فرمانے کے مطابق وہ چیز  
ان سے واپس لے لی اور اپنا چڑھایا ہوا مال واپس لے لیا اور حبیبہ اپنے  
گھر والوں میں بیٹھ گئیں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئیں۔

۳۴۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن  
قیس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور وہ کہنے لگیں  
کہ مجھ کو غصہ اور ناراضگی نہیں، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی عادت  
اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا سمجھتی  
ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کا باغ واپس کر دو۔ وہ کہنے  
لگ گئیں کہ ہاں واپس کر دوں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ  
سے فرمایا کہ تم اپنا باغ لے لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت  
نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی ایک ایسی عورت  
ہے کہ اس کو جو شخص بھی ہاتھ لگائے تو وہ اس کو منع نہیں کرتی۔ آپ نے  
فرمایا تم اس کو دو اور دفع کر دو (طلاق دے دو) اس شخص نے عرض کیا  
کہ مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے میری جان نہ چلی

فَقَالَ غَرِبَهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ إِيْنِي أَخَافُ أَنْ تَتَّبِعَهَا  
نَفْسِي قَالَ اسْتَمْتَعُ.

جائے یعنی بے قراری کی وجہ سے میرا دل اس کی طرف نہ لگا رہے اور  
ایسا نہ ہو کہ میں اس کو اپنے سے الگ کر کے گناہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔  
آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اس کو اپنے استعمال میں رکھو۔

### بے احتیاط عورت کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو نہیں روکتی اس جملہ سے مراد ہے کہ میری بیوی غیر محتاط اور  
ایک لاپرواہ خاتون ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ عورت زانیہ ہے اگر وہ خاتون زنا کار ہوتی تو آنحضرت ﷺ لعان کا حکم فرماتے  
اور جیسا کہ کتب فقہ میں ہے کہ اگر کسی کی بیوی خدانخواستہ ناسقہ ہو جائے تو شوہر کے لیے اس کو طلاق دینا واجب نہیں ہے اگر  
طلاق دے دے گا تو گنہگار نہ ہوگا۔ فتاویٰ شامی میں ہے: "لا یعب علی الرجل بطریق الفاجرة" بہر حال مذکورہ  
شخص ایک بے قرار مزاج کا شخص تھا اور اس کے لئے اس عورت کو طلاق دے کر الگ رہنا باعث زنا کاری ہو سکتا تھا اس وجہ سے  
آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اگر چاہو تو اس کو اپنے استعمال یعنی نکاح میں رکھ سکتے ہو۔

۳۴۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ  
أَبَانَا هَرُونَ بْنُ رِنَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بِنِ  
عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ تَحْتِي امْرَأَتِي لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلَّقْهَا  
قَالَ إِيْنِي لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا.

۳۴۹۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا  
کہ یا رسول اللہ! میرے نکاح میں ایک عورت ہے جو کسی کے ہاتھوں کو  
نہیں رد کرتی جب کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو  
طلاق دے دو اس نے کہا کہ میں اس کے علاوہ صبر نہیں کر سکتا۔ آپ  
ﷺ نے فرمایا: تم اس کو روک دو (یعنی اس عورت کی تم پوری طرح  
سے حفاظت اور نگرانی کرو اور اس کو ایسا کرنے سے روک دو)۔

### ۱۷۳۴: باب بَدْءِ لِعَانٍ

### باب: لعان شروع ہونے سے متعلق

۳۴۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
عَنْ عَاصِمِ بْنِ عِدِيٍّ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ عُومَيْرٌ رَجُلٌ  
مِّنْ بَنِي الْعَجْلَانِ فَقَالَ أَيُّ عَاصِمٍ أَرَأَيْتُمْ رَجُلًا  
رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ  
يَفْعَلُ يَا عَاصِمُ سَلُّ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى

۳۴۹۹: حضرت عاصم بن عدیؓ سے روایت ہے کہ عجلانی قبیلہ میں  
سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے عاصم تم کیا کہتے ہو تم اس مسئلہ میں کیا کہہ  
رہے ہو کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا اگر اس  
عورت کا شوہر اس غیر اور اجنبی شخص کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے  
شوہر کو قتل کر دو گے یا کیا کرو گے اے عاصم تم یہ مسئلہ میرے واسطے  
رسول کریمؐ سے دریافت کر لو چنانچہ عاصم نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ  
دریافت کیا تو نبی کریمؐ نے اس سوال کو دریافت کرنا ناگوار خیال فرمایا۔  
پھر عومیرؓ آئے اور ان سے کہنے لگے کہ اے عاصم! تم نے کیا کہا؟

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا سُنَنَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَنْتَ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ بِهَا فَتَلَاعَنَّا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقْتُهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنِينَ.

انہوں نے کہا کہ میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے کیونکہ اس سوال سے رسول کریم نے ناگواری ظاہر فرمائی اور مجھ پر ناگواری ظاہر فرمائی۔ عویمیر نے کہا کہ خدا کی قسم میں یہ مسئلہ رسول کریم سے دریافت کروں گا اور وہ نبی کے پاس پہنچے اور آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اللہ نے تم سے متعلق حکم نازل فرمایا ہے اور تمہاری بیوی سے متعلق بھی ارشاد فرمایا ہے تم اس کو بلا کر لاؤ۔ سہیل نقل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم کی خدمت میں تھے کہ جس وقت عویمیر اس خاتون کو لے کر آئے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور عویمیر نے بیان فرمانے لگے اور قسم سے بیان فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس کو اب رکھوں گا تو میں اس کو تہمت اور الزام لگانے والا قرار دوں گا یہ بات کہہ کر انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اپنے سے الگ کر دیا۔ ابھی رسول کریم نے حکم بھی نہیں فرمایا تھا ان کو عورت کے الگ کرنے کا۔ راوی کہتا ہے کہ پھر یہی عادت اور طریقہ قرار پا گیا لعان والوں کیلئے یعنی لعان کے بعد شوہر اور بیوی الگ الگ ہو جائیں۔

### لعان کا شرعی حکم:

شوہر اور بیوی کے درمیان لعان اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور زنا کے گواہ موجود نہ ہوں اور اللہ عزوجل سے خوف کر کے دونوں میں سے اپنے الزام کا کوئی قائل نہ ہو تو امیر یا قاضی کے حکم چار مرتبہ پہلے تو شوہر اس بات کی شہادت دے اللہ عزوجل کا نام لے کر اپنی سچائی پر۔ پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں اور اسی طریقہ سے اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے شوہر کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اپنے اوپر لعنت بھیجے لیکن شرط یہ ہے کہ جھوٹ ہونے کی صورت میں یعنی مرد اس طرح سے کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہے اور اس طریقہ سے بیوی بھی اللہ عزوجل کا نام لے کر چار مرتبہ شہادت دے مرد کے جھوٹا ہونے پر اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہے اللہ عزوجل کا غضب اس عورت پر نازل ہو اگر عورت جھوٹی ہو۔ (واضح رہے کہ لعان کے احکام آج کل نافذ نہیں ہیں۔ اس کے لئے دارالسلام ہونا شرط ہے۔ دارالحرب میں یہ احکام نافذ نہیں ہوتے)۔

باب: جمل کے وقت لعان کرنا

۱۷۳۵: باب اللِّعَانِ بِالْحَبْلِ

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۳۵۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اہلیہ محترمہ کے درمیان لعان کرایا تو اس وقت وہ حمل سے تھیں۔

ابن ابی بکر قال حدثنا عمر بن علی قال حدثنا ابراهيم بن عتبة عن ابي الزناد عن القاسم بن محمد عن ابن عباس قال لا عن رسول الله بين العجلاني وامراته وكانت حبلی.

باب: اگر کوئی شخص کوئی مقررہ آدمی کا نام لے کر عورت پر

۱۷۳۶: باب اللعان فی قذف الرجل

تہمت لگائے ان کے درمیان لعان کی صورت

زوجته برجل بعينه

۳۵۰۱: حضرت ہشام سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو اپنی اہلیہ پر زنا کی تہمت لگاتا ہو تو انہوں نے محمد ﷺ کا قول بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابن مالک سے یہی مسئلہ دریافت کیا تھا۔ اس لیے کہ مجھ کو خیال تھا کہ ان کو اس مسئلہ کا علم ضرور ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ پر حضرت شریک بن حتما کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی حضرت شریک، براء بن مالک کے بھائی تھے (ماں شریک) اور وہ پہلے شخص تھے کہ جنہوں نے لعان کیا چنانچہ رسول کریم نے ان کے درمیان لعان کرایا اور فرمایا کہ اس کو دیکھنا کہ اگر اس نے اسی طرح کا بچہ پیدا کیا کہ اس کا رنگ سفید اور اس کے بال سیدھے اور اس کی آنکھیں بگڑی ہوئی ہوں تو وہ بچہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر کالے رنگ کی آنکھوں والا ہوگا اور اسکے بال گھنگریا لے ہوں گے اور اس کی پنڈلیاں پتلی ہوں گی تو وہ شریک بن حتما کا ہوگا۔ انس فرماتے ہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس نے کالے رنگ کی آنکھوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا کیا۔

۳۵۰۱: أَخْبَرَنَا اسحاق بن ابراهيم قال ابانا عبد الأعلى قال سئل هشام عن الرجل يقذف امرأته فحدثنا هشام عن محمد قال سألت أنس بن مالك عن ذلك وأنا أرى أن عنده من ذلك علماً فقال إن هلال ابن أمية قذف امرأته بشريك بن السحماء وكان أخو البراء ابن مالك لأمه وكان أول من لاعن فلاعن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما ثم قال ابصروه فإن جاء ث به أبيض سبطاً فضياً العينين فهو لهلال بن أمية وإن جاء ث به الكحل جعداً أحمر الساقين فهو لشريك بن السحماء قال فأنبت أنها جاء ث به الكحل جعداً أحمر الساقين.

باب: لعان کا طریقہ

۱۷۳۷: باب كيف اللعان

۳۵۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں پہلی مرتبہ ہلال بن امیہ نے لعان کیا اور انہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن حتما کے ساتھ تہمت زدہ کیا۔ چنانچہ وہ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہو گئے اور آپ کو بتلایا تو آپ نے چار گواہ پیش کرنے کے لئے فرمایا اور کہا ورنہ تم پر حد

۳۵۰۲: أَخْبَرَنَا عمران بن يزيد قال حدثنا مخلد ابن حسين الأزدي قال حدثنا هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال إن أول لعان



قائم کی جائے گی۔ رسول کریم نے متعدد مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے تو ہلال کہنے لگے خدا کی قسم اللہ عزوجل واقف ہیں کہ میں سچا انسان ہوں اس وجہ سے وہ یقینی طریقہ سے کوئی اس قسم کا حکم نازل فرمائیں گے جس کی وجہ سے میری پشت کوڑے مارے جانے سے بچ جائے گی۔ اس دوران آیت لعان نازل ہوئی: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور انکے اپنے علاوہ کوئی گواہ موجود نہ ہو تو انکی گواہی یہی ہے کہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ بلاشبہ میں تو سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت اور اس عورت کی سزا اس طریقہ سے ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ بے شک یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اس پر نبی نے ہلال کو حکم فرمایا اور انہوں نے چار مرتبہ یہ شہادت دی کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت۔ پھر اس عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی چار مرتبہ گواہی دی کہ اللہ کی قسم یہ شخص جھوٹا ہے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ چوتھی یا پانچویں مرتبہ گواہی دیتے وقت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو روک دو۔ اس لیے کہ یہ اس کے لئے ہلاکت کا ذریعہ ہوگی۔ اس پر اس شخص نے توقف کیا تو ہم لوگ سمجھ گئے کہ اب یہ اقرار کر لے گی۔ لیکن پھر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے ذلیل نہیں کروں گی اور پانچویں مرتبہ بھی قسم پوری کر لی پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس خاتون کو دیکھتے رہنا اگر اس نے سفید سیدھے بالوں والا اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر اس نے گندمی رنگ والا اور گھنگریا لے بالوں والا درمیانہ قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو یہ شریک بن حما کا ہوگا چنانچہ اس نے گندمی رنگت والا اور گھنگریا لے بال والا اور درمیانہ قد اور پتلی پنڈلی والا بچہ ہی پیدا کیا اس پر رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اگر سابقہ حکم نازل نہ ہوا ہوتا تو میں اس کے ساتھ دوسرا معاملہ کرتا۔ امام نسائی فرماتے ہیں "قِضَى الْعَيْنَيْنِ" سے مراد آنکھوں

كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ بْنَ السَّحْمَاءِ بِأَمْرَاتِهِ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شَهَدَاءَ وَالْأَفْحَدُ فِي ظَهْرِكَ يُرَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنزِلَنَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يَبْرِي ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللَّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنِ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنِ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوْ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْفُوهَا وَقْفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّاتٍ حَتَّى مَا شَكَّكُنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَيْضَ سَبَطًا قِضَى الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالَ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمَشَ السَّاقِينَ فَهُوَ لِشَرِيكَ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهٍ أَدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمَشَ السَّاقِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلِهَا شَأْنُ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقِضَى طَوِيلٌ شَعْرُ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهِمَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

کے بالوں کا دراز ہونا ہے نیز یہ کہ آنکھیں بڑی اور کھلی نہ ہوں۔

باب: امام کا دُعا کرنا کہ اے اللہ تو میری رہبری فرما

۳۵۰۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے لعان کا تذکرہ ہوا تو عاصم بن عدی نے کوئی بات کہہ دی اور روانہ ہو گئے پھر انکے پاس انکی قوم کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ اس شخص نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم کہنے لگے مجھے اس میں اس وجہ سے بتلایا گیا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں بات کی تھی۔ پھر وہ اسکو لے کر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ میں نے بیوی کو کسی حالت میں دیکھا ہے۔ اسکا حلیہ اس وقت اس طرح سے تھا زرد رنگ چھریا بدن اور سیدھے بال اور جس شخص کے ساتھ تہمت لگائی تھی اس کا حلیہ اس طرح سے تھا گندمی رنگ بھری ہوئی پنڈلیاں اور باقی جسم بھی گوشت سے بھرا ہوا۔ اس پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے خدا حکم واضح فرما۔ چنانچہ جس وقت اس عورت کے بچہ کی ولادت ہوئی تو وہ اسی انسان کی شکل کا تھا کہ جس کے بارے میں اس شخص نے بتلایا تھا کہ میں نے اس کو اپنی اہلیہ کے ساتھ دیکھا ہے پھر نبیؐ نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہان کے سنگسار کرتا تو وہ یہ خاتون ہوتی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو کہ اسلام میں شراکیزی کرتی تھی اور بدکاری میں مبتلا تھی۔ لیکن اس کے لئے گواہ یا ثبوت نہیں تھا۔

۳۵۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم بن عدی اس ذکر میں کچھ بولے اور لوٹ گئے۔ پھر ان کو انکی قوم کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا کہ اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا۔ یہ سننا تھا کہ عاصم بن عدی اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائے اور وہی

۱۷۳۸: باب قَوْلِ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيْنِ

۳۵۰۳: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ التَّلَاعُنَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا نَمَّ أَنْصَرَفَ فَاتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتَلَيْتُ بِهَذَا إِلَّا بِقَوْلِي فذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْفَرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الذِّي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّ لَا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنِ فَوَضَعَتْ سَبِيحًا بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَا عَن رَسُولِ اللَّهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَيْمَى الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشَّرَّ.

۳۵۰۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ التَّلَاعُنَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ

بُنْ عِدِّي فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ  
مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ  
بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ  
امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا قَلِيلَ اللَّحْمِ  
سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ  
عِنْدَ أَهْلِهِ أَدَمَ خَذَلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ بَيْنَ فَوَضَعْتُ شَيْهًا  
بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَا عَنَ  
رَسُولُ اللَّهِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي  
الْمَجْلِسِ أَمِي أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ  
أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا  
تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْإِسْلَامِ

۱۷۳۹: باب الأمر بوضع اليد على في

المتلاعنين عند الخامسة

۳۵۰۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا  
حِينَ أَمَرَ الْمُتْلَاعِينَ أَنْ يَتْلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ  
عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

۱۷۴۰: باب موعظة الإمام الرجل

والمراة عند اللعان

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُنْتُ عَنِ الْمُتْلَاعِينَ فِي  
إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ابْتَفَرَقَ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا

کچھ عرض کیا جو کچھ سنا تھا کہ جو وہ شخص بیان کرتا تھا یعنی زرد رنگ کا اور  
دبلا اور سیدھے بالوں والا شخص اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا وہ گندم  
گورنگ کا اور پر گوشت اور مائل بہ موٹا شخص تھا اور گھنگریا لے بالوں  
والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ تو بیان کر اس  
حال کو“ راوی کہتا ہے کہ اس عورت نے ایسے بچے کو جنا جو کہ دوسرے  
شخص کے حال والا تھا۔ پھر اس عورت کے خاوند نے لعان کرایا نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب یہ بات  
بیان کر رہے تھے تو ایک شخص پوچھنے لگا کیا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کو میں رجم کرتا اگر رجم کرنا بغیر  
گواہوں کے روا ہوتا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے نہیں!  
وہ تو کوئی اور عورت کے متعلق بیان تھا اور وہ تو بڑے شر والے کاموں  
میں مبتلا تھی۔

باب: پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت لعان کرنے

والوں کے چہرہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم

۳۵۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ جس وقت یہ لعان  
کرنے والے لعان کریں تو پانچویں مرتبہ قسم کھانے کے وقت تم  
ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا اور فرمایا: اس سے اللہ کا عذاب لازم ہو  
جاتا ہے۔

باب: امام کا لعان کے وقت مرد و عورت کو

نصیحت کرنا

۳۵۰۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت  
ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے دوران کسی شخص نے لعان کرنے والوں  
سے متعلق دریافت کیا کہ کیا لعان کے بعد ان دونوں کے درمیان  
علحدگی کرا دی جاتی ہے؟ مجھ کو اس بات کا کوئی جواب نہیں بن پایا تو

أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ  
فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ أَيْفَرَّقُ  
بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ  
ذَلِكَ فَلَانَ بَنُ فُلَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ  
وَلَمْ يَقُلْ عَمْرُو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى عَلَى  
أَمْرَاتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرُو  
أَتَى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ  
ذَلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ  
الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلَيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّوَجَلَّ هُوَلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ  
يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتَّى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَلَّ غَضَبَ  
اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ  
فَوَعظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ  
مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
مَا كَذَبْتُ ثُمَّ تَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا  
فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ  
بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ  
الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ  
مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ تَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ  
شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ  
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ  
بَيْنَهُمَا.

۱۷۴۱: باب التفریق علی

المتلاعنین

۳۵۰۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى  
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي

میں اٹھ گیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مکان کی جانب میں روانہ ہو گیا  
میں نے ان سے کہا ”اے ابو عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والے افراد  
کے درمیان علیحدگی کرادی جاتی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں  
سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے دریافت کیا تھا  
اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ  
کسی کو گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھے تو اگر وہ شخص کچھ کہے تو جب  
بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو اس قسم کی بات پر  
خاموش رہنا بھی اس طریقہ سے بہت بڑی بات ہے۔ رسول کریم  
ﷺ نے کسی قسم کا جواب ارشاد نہیں فرمایا پھر وہ آدمی دوسری مرتبہ  
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جس شے کے بارے میں میں نے سوال کیا تھا  
میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے سورہ نور کی آیت  
لعان نازل فرمائی وہ آیت کریمہ یہ ہے: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ  
پھر رسول کریم ﷺ نے شوہر سے شروعات فرمائیں اور اس کو وعظ و  
نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دُنْيَا كَا عَذَابِ آخِرَتِ كَا عَذَابِ  
كَا مَقَابِلُهُ مِيں كَچھ نھیں۔ وہ كہنے لگا كہ اس ذَاتِ كِي قِسْمِ كہ جس نے كہ  
آپ ﷺ كُو حَقِّ كے ساتھ نبی بنا كر بھیجا ہے۔ میں نے جھوٹ نھیں بولا  
پھر رسول كَرِيم ﷺ نے اسی طَرَح سے عورت كو بھی نصيحت فرمائی اس  
نے بھی یہی عرض كيا كہ اس ذَاتِ كِي قِسْمِ كہ جس نے آپ ﷺ كُو حَقِّ  
كے ساتھ (نبی بنا كر) بھیجا ہے كہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر مرد نے چار مرتبہ  
اللہ عزوجل كِي قِسْمِ كھا كر گواہی دي كہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ كہا كہ  
اگر وہ جھوٹا ہو اور پانچویں مرتبہ كہا كہ اگر وہ سچا ہے تو اس عورت پر خدا كا  
غضب نازل ہو۔ پھر رسول كَرِيم ﷺ نے ان كو علیحدہ فرما ديا۔

باب: لعان کرنے والوں کے درمیان

علیحدگی

۳۵۰۷: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے  
عرض کیا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟

أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ.

۱۷۴۲: باب اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنِينَ بَعْدَ

### اللِّعَانِ

۳۵۰۸: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ أَبَعْدَ مِنْكَ.

۱۷۴۳: باب اجْتِمَاعِ الْمُتَلَاعِنِينَ

۳۵۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ارشاد فرمایا: نبی نے قبیلہ بنو عجلان کے درمیان علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر نبی نے ان سے فرمایا: اللہ خوب واقف ہیں کہ تم دونوں میں سے ایک شخص جھوٹا ہے کیا تم میں سے کوئی ایک گناہ سے توبہ کرنے کا خواہش مند ہے؟ اسی طریقہ سے نبی نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے اسکے بعد دونوں میں تفریق فرمادی۔

باب: لعان کرنے والے لوگوں سے لعان کے بعد توبہ سے

### متعلق

۳۵۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو کیا حکم ہے؟ تو فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عجلان کے شوہر اور بیوی کے درمیان تفریق اور علیحدگی فرمادی تھی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو علم ہے کہ تم دونوں میں سے کون جھوٹا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے تین مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن ان دونوں نے انکار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد ان دونوں کے درمیان علیحدگی فرمادی۔ پھر شوہر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری دولت کا کیا انجام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے واسطے کوئی دولت نہیں ہے اس لیے کہ اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو تم اس سے نفع حاصل کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو دولت واپس کرنا ایک مشکل کام ہے۔

باب: لعان کرنے والے افراد کا اجتماع

۳۵۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے متعلق ارشاد فرمایا: اب تم دونوں کا حساب و کتاب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے تم دونوں میں سے ایک نہ ایک جھوٹا ہے (پھر شوہر سے فرمایا) اب تمہارا

وَالِهٖ وَسَلَّمٍ لِلْمُتَلَاعِنِينَ حِسَابُكُمْمَا عَلَى اللَّهِ  
أَحَدُكُمْمَا كَاذِبٌ وَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَالِي قَالَ  
لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا  
اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا  
فَذَاكَ أَبَعْدُ لَكَ.

۱۷۴۴: باب نَقِي الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَالْحَاقِهِ

بِأَمِّهِ

۳۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا عَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ  
وَأَمْرَاتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدُ بِالْأُمِّ.

۱۷۴۵: باب إِذَا عَرَضَ بِأَمْرَاتِهِ وَسَكَّتَ

فِي وَكَلِدِهِ وَارَادَ الْإِنْتِقَاءَ مِنْهُ

۳۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا  
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فِزَارَةَ أَتَى رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَمْرَاتِي  
وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ لَكَ مِنْ  
إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ  
فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاتَى تَرَى  
أَتَى ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا عَسَى أَنْ  
يَكُونَ نَزْعُهُ عِرْقٌ.

۳۵۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ!  
میرا مال دولت (جو کہ میں نے اس کو دیا ہے) اس کا کیا ہوگا؟ آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے واسطے تو کسی قسم کا مال دولت نہیں ہے  
اس لیے کہ اگر تم ایک سچے انسان ہو تو تم نے وہ مال دولت اپنی شرمگاہ  
حلال کرنے کے بدلہ دے دیا اور اگر تم ایک جھوٹے انسان ہو تو تم اس  
کو مانگنے کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتے ہو۔

باب: لعان کی وجہ سے لڑکے کا انکار کرنا اور اس کو اس کی

والدہ کے سپرد کرنے سے متعلق حدیث

۳۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مرد اور  
عورت کے درمیان لعان کرانے کے بعد ان دونوں کے درمیان  
تفریق کر دیا اور اس بچہ کو اس کی والدہ کے ساتھ کر دیا۔

باب: اگر کوئی آدمی اپنی اہلیہ کی جانب اشارہ کرے لیکن

اس کا ارادہ اس کا انکار کرتا ہو؟

۳۵۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ فزارہ کا ایک آدمی  
خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری عورت  
نے ایک بالکل کالے رنگ کے بچہ کو جنم دیا ہے اس کا ارادہ اپنے بچہ  
سے انکار کرنے کا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس  
اونٹ موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا  
ان کے درمیان خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ  
ﷺ نے فرمایا: تمہاری رائے میں وہ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: ممکن  
ہے کہ کسی رگ نے کھینچ دیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہ بھی ہو سکتا  
ہے کہ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم  
ﷺ نے اس سے انکار کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۳۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ فزارہ  
کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا

اور کہنے لگا: میری زوجہ نے ایک لڑکا جنا ہے لیکن وہ تو کالے رنگ کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیرے ہاں اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان کے رنگ کیسے ہیں؟ کہنے لگا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سوچ اور غور کرو کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگا کسی رگ نے وہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تیرے لڑکے کے رنگ کو بھی کسی رنگ نے ہی کھینچا ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنے لڑکے پہ انکار کی اجازت نہ مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے یہاں ایک کالے رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ بچہ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کہاں سے آیا یہ سنگ رنگ اس کا۔ اس نے کہا مجھ کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کیا رنگ دیکھے ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی خاکی رنگ کا بھی ان میں ہے۔ اس نے کہا کہ خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہیں اس میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ خاکی رنگ کس جگہ سے آیا۔ اس نے کہا کہ مجھ کو اس کا بالکل علم نہیں ہے کہ وہ کس جگہ سے آیا لیکن کسی رگ نے اس کو ضرور کھینچ لیا ہوگا۔ اس کو راوی نقل کرتا ہے کہ اسی لیے رسول کریم نے حکم فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے مرد کو اس کا انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہو اس کی اہلیہ سے مگر اس وقت کہے کہ میں نے دیکھا ہے اور میں اس سے واقف ہوں کہ وہ عورت ایک فاحشہ عورت ہے۔

باب: بچے کا انکار کرنے پر وعید شدید

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيدُ الْإِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا الْوَأْنُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ فِيهَا ذُوْدٌ وَرُقٍ قَالَ فَمَا ذَاكَ تَرَى قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزْعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هَذَا أَنْ يَكُونَ نَزْعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

۳۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّوَةَ حِمَاصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وُلِدْتُ لِي غُلَامٌ أَسْوَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْنِي كَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ الْوَأْنُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ فِيهَا إِبِلٌ وَرُقٌ قَالَ فَاتْنِي كَمَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَزْعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزْعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ أَجْلِهِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدِهِ وَوَلَدِ عَلَى فِرَاشِهِ إِلَّا أَنْ يَزْعُمَ أَنَّهُ رَأَى فَاحِشَةً.

۱۷۳۶: باب التَّغْلِيظِ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْ

## الْوَالِدِ

## کابیان

۳۵۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلْتَ عَلَى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رَأْسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت لعان کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت کسی قوم میں ان کے علاوہ کسی شخص کو داخل کرے گی تو اس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس کچھ نہیں ہے اور اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اس طریقہ سے جو شخص جان بوجھ کر اپنی اولاد کو اپنی جانب نسبت کا انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نگاہوں سے دور کر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کی موجودگی میں ذلیل کرے گا۔

تشریح ☆ خاوند اور بیوی کا ایک عظیم پاکیزہ رشتہ ہے اور اللہ و رسول ﷺ کی رضا مندی ہے۔ گویا کہ وہ مرد اپنی عورت کے جسم کا مالک ہے مرد کا جسم عورت کے لئے اور ایسا معاملہ دنیا میں اور کسی مرد کا اس عورت سے اور عورت کا کسی بھی مرد سے نہیں ہو سکتا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ ان دونوں کا ہوگا۔ اگر اس پر خاوند انکار کرے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے تو اس میں دونوں کے لئے نقصان ہے اور گھر کی بربادی علیحدہ ٹھہری۔ کچھ لوگ مجھ سے مسائل پوچھنے آتے ہیں اور یقین جانتے کہ اپنے جاننے والوں کے سامنے نفرت غصہ یا کسی اور عارضی ناراضگی کی وجہ سے یہ کہہ بیٹھتے ہیں کہ مولانا جی! یہ بچہ تو میرا ہے ہی نہیں یا اور کوئی ایسی ہی بات جس سے مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ سسرالی رشتہ داروں یا بیوی کو بھرے مجمع میں ذلیل کیا جائے اور بعد میں صلح ہو جاتی ہے اور رہنا بطور میاں بیوی کے پڑتا ہے۔ اب وہ لوگ جو اس مجمع میں ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی قریبی ہوں بات تو کہتی ہے کہ تو منہ سے نکل میں شہر سے نکلی۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ (جامی)

۱۷۴۷: بَابِ الْحَاقِ الْوَالِدِ بِالْفِرَاشِ إِذَا لَمْ

باب: جبکہ کسی عورت کا شوہر بچے کا منکر نہ ہو تو بچہ اسی کو

## يُنْفِقُهُ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

## دے دینا چاہیے

۳۵۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّعَاهِرِ الْحَجَرُ.

۳۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا بستر والے (شوہر کا) ہے اور زنا کرنے والے شخص کے لئے پتھر ہیں۔

۳۵۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ

۳۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ بستر والے



وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّعَازِ وَالْحَجَرِ.  
(یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے تو (فقط) پتھر ہیں۔

### نسب کے متعلق شرعی قانون:

مطلب یہ ہے کہ اگر شادی شدہ عورت خدانخواستہ زنا کی مرتکب ہو جائے اور زانی سے بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ عورت کے شوہر کا ہے اور زنا کرنے والے کے لئے تو پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں ہے اور حرام کارہا تو اس کو سنگسار کرنا چاہیے۔

۳۵۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخِي عُبَيْةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَيَّ شَبَّهِهُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أُخِي وَلَدٌ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَّهِهُ فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنَا بَعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ وَاللِّعَازِ وَالْحَجَرِ وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ يَرِ سَوْدَةَ قَطُّ.

۳۵۱۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبد بن زمعہ نے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ایک بچہ کے سلسلہ میں۔ سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ بچہ میرا بھتیجا ہے کہ جن کا نام عتبہ بن ابی وقاصؓ ہے یہ ان کا لڑکا ہے اور میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے۔ آپؐ اس کی شباهت ملاحظہ فرمائیں۔ ایک نسخہ میں ہے کہ عبد زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے یہ میرے والد کی باندی سے پیدا ہوا ہے پھر آپؐ نے اس کی شباهت ملاحظہ فرمائی تو وہ شباهت بالکل صاف معلوم ہوئی اور عتبہ کی شکل و صورت اس سے ملتی تھی آپؐ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ وہ تمہارا لڑکا ہے اس لیے کہ بچہ تو بستر والے (یعنی شوہر) کا ہے اور زنا کار کیلئے تو پتھر ہے اور آپؐ نے سودہ سے فرمایا کہ تم اس سے پردہ کر لو تو اس نے کبھی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۳۵۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِرَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطْوَعَا هُوَ وَكَانَ يَطْنُ بِأَخْرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شَبَّهِ الَّذِي كَانَ يَطْنُ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ سَوْدَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكَ بِأَخٍ.

۳۵۱۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمعہ کی ایک باندی تھی جس سے زمعہ صحبت کیا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس باندی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے۔ آخر اس کو لڑکا پیدا ہوا اس شخص کی صورت پر کہ جس کو اس کا گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے قبل مر گئی تھی۔ یہ واقعہ بیوی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ بستر والے کا ہے اور تو اس سے پردہ کر لے۔ اے سودہ! اس لیے کہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

۳۵۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۵۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ تو بستر والے کا ہے (یعنی شوہر کا ہے) اور حرام کار کے لئے پتھر ہے اور عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں ہیں۔

باب: باندی کے بستر ہونے (یعنی باندی سے صحبت) سے

### متعلق

۳۵۲۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ کے درمیان جھگڑا ہوا۔ سعد کہتے تھے کہ میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی کہ جس وقت کہ میں مکہ مکرمہ آیا اس وقت انہوں نے وصیت کی کہ تم زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھو وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے نقل کیا کہ وہ میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے کہ اس کو میرے والد کی ملکیت میں پیدا کیا پھر رسول کریم نے دیکھا تو عتبہ کی صاف شہادت تھی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بچہ تو اس کا ہے کہ جس کے لئے فراش (بستر) ہے (یعنی شوہر کہ جس نے کہ عورت سے صحبت کی) پھر آپ نے فرمایا: اے سودہ! تم اس سے پردہ کر لو۔

باب: جس وقت لوگ کسی بچہ سے متعلق اختلاف

کریں تو اس وقت

### قرعہ ڈالنا

۳۵۲۱: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تین شخص ملک یمن میں آئے تھے۔ جنہوں نے کہ ایک ہی عورت سے صحبت کی تھی ایک ہی طہر میں۔ (یہ بات سن کر) آپ نے ان میں سے دو اشخاص کو الگ کر کے فرمایا: تم تیسرے شخص (یعنی اپنے ایک ساتھی) کے حق میں اس بچہ کا اقرار کر لو لیکن ان لوگوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر آپ نے دوسرے دو شخص سے دریافت فرمایا پھر ان لوگوں نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا پھر ان تین شخص کے نام کا قرعہ

جَرِيْرٌ عَنْ مُعِيْرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا أَحْسَبُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۱۷۴۸: باب فِرَاشِ

### الْأَمَةِ

۳۵۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةَ إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانظُرِ ابْنَ وَلِيْدَةَ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ ابْنِ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةٍ أَبِي وَوَلِدَ عَلِيٍّ فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَا بَيْنَا بَعْتَبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ.

۱۷۴۹: باب الْقُرْعَةِ فِي الْوَلَدِ إِذْ تَنَازَعُوا فِيهِ

وَ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي

### حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

۳۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحِ وَالْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَبِي عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةِ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ اتَّقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا نَمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ اتَّقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَافْرَعَ بَيْنَهُمْ فَالْحَقَّ

ڈالا گیا اور جسکے نام قرعہ نکلا وہ لڑکا اسی کو دیدیا گیا اور ایک تہائی دیت اس سے ان دونوں کو دلوادی گئی۔ جب خدمت نبوی میں اس مسئلہ کا ذکر پیش ہوا تو آپ کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کی داڑھی کھل گئی۔

۳۵۲۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جو کہ ملک یمن سے آیا تھا۔ وہ شخص عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تین اشخاص ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے کہ جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے صحبت کر لی تھی پھر پوری حدیث شریف بیان کی (یعنی جو حدیث شریف اوپر مذکور ہے)۔

۳۵۲۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول کریم کے پاس تھا اور ان دنوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ملک یمن میں تھے کہ تین اشخاص خدمت نبوی میں حاضر ہوئے وہ تینوں اشخاص ایک بچے سے متعلق دعویٰ دار تھے۔ اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ان میں سے ایک اس کیلئے چھوڑ رہے ہو تو ان میں سے ایک شخص نے یہ بات ماننے سے انکار کیا۔ پھر دوسرے شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا تو ساتھی کیلئے اس بچے کو چھوڑتا ہے (یعنی کیا تو اپنے ساتھی کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہوتا ہے؟) لیکن اس شخص نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ یہ بات سن کر علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: تم لوگ آپس میں مختلف ہو اور جھگڑا کرتے ہو اور میں اب قرعہ ڈالوں گا اور تم میں سے جس کسی کا قرعہ میں نام آئے گا تو اس کو وہ لڑکا ملے گا اور اس پر دو تہائی دیت پڑے گی۔ جس وقت رسول کریم نے یہ واقعہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آگئی یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔

۳۵۲۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کو ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا اور ان کے پاس ایک لڑکے سے متعلق مقدمہ پیش ہوا کہ جس مقدمہ میں

الْوَلَدَ بِالْيَدَى صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلثِي الدِّيَةِ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَصَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

۳۵۲۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَيَّ امْرَأَةً فِي طَهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۳۵۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أَتَى فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَدْعُوا وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا أَحَدِهِمْ تَدْعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا تَدْعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا تَدْعُهُ لِهَذَا فَأَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَاقِرُ بَيْنِكُمْ فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلَاثُ الدِّيَةِ فَصَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

۳۵۲۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَضْرَمَوْتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ

تین آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا پھر تمام حدیث بیان کی جو کہ گذر چکی ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں راوی سلمہ بن کھیل نے اختلاف کیا ہے۔

۳۵۲۵: حضرت سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت شعبی کو حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے ابی الخلیل کی یا ابن ابی الخلیل سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث شریف یہ ہے کہ تین اشخاص شریک ہوئے (یعنی صحبت کی) ایک ہی طہر میں پھر حدیث کو نقل فرمایا اس طریقہ سے اور اس روایت میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس روایت کو مرفوع کیا حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور اللہ عزوجل زیادہ علم رکھتا ہے۔

### باب: علم قیافہ سے متعلق احادیث

۳۵۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ خوشی سے چمک رہے تھے (یعنی آپ بہت زیادہ خوش نظر آ رہے تھے) آپ فرمانے لگے تم کو علم ہے کہ (ایک آدمی کہ جس کا نام مجرز ہے جو کہ قیافہ کا علم رکھتا ہے) اس نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا پھر بیان کیا کہ ان دونوں شخص کی پاؤں کی بناوٹ ایک دوسرے کے پاؤں کی بناوٹ میں ملتی ہے۔

۳۵۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بہت خوش تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کو علم نہیں (قیافہ جاننے والا ایک شخص کہ جس کا نام) مجرز مد لہجی ہے وہ آیا تھا اور اس وقت میرے پاس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ اس قیافہ جاننے والے نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور زید کو دیکھا اور دونوں کا چہرہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے ہوئے تھے اس قیافہ کے علم رکھنے والے شخص نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں)۔

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأَتَى بَغْلَامٌ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ خَالَفَهُمْ سَلْمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ.

۳۵۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوْ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طَهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا صَوَابٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

### ۱۷۵۰: باب الْقَافَةِ

۳۵۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبَرُّقَ آسَارِيرٍ وَجْهَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجْرَزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَيَمُنُ بَعْضٍ.

۳۵۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجْرَزًا أَلْمَدَلَجِي دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤْسَهُمَا وَبَدَّتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هَذِهِ أَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

۱۷۵: باب إِسْلَامُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَ

تَخْيِيرُ الْوَالِدِ

۳۵۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أُمَّرَأَتُهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَجَاءَ ابْنُ لَهْمًا صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَهُنَا وَالْأُمَّ هَهُنَا ثُمَّ خَيْرَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ.

۳۵۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بَنِي أَبِي عِنْبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمَّكَ فَخُذْ بِيَدِ ابْنِي فَخُذْ بِيَدِ أُمَّهِ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ.

باب: شوہر و بیوی میں سے کسی ایک کے مسلمان ہونے اور لڑکے کا اختیار

۳۵۲۸: حضرت عبدالحمید انصاری اپنے والد ماجد سے اور انکے والد ماجد اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ مسلمان ہوئے یعنی عبدالحمید کے دادا اور انکی اہلیہ محترمہ نے انکے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا (یعنی عبدالحمید کی دادی نے انکار کیا) ان دونوں کا ایک لڑکا تھا جو کہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ رسول کریم نے اسکو بٹھلایا اور اسکے والدین وہاں پر موجود تھے آپ نے پھر اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی کہ اے خدا اسکو ہدایت عطا فرما۔ وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

۳۵۲۹: حضرت بلال بن اسامہ ميمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ ميمونہ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ ایک دن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے نقل فرمایا کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں۔ میرا معاملہ یہ ہے کہ میرا شوہر میرے بچے کو مجھ سے لے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھ کو نفع ہے اور وہ مجھ کو قبیلہ ابی عبسہ کے کنوئیں کا پانی بھی پلاتا ہے اس دوران اس خاتون کا شوہر بھی آ گیا اور وہ کہنے لگا کہ میرے لڑکے کے سلسلہ میں کون شخص جھگڑ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا اے بیٹا یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے ان دونوں میں جس کا تیرا دل چاہے اس کا ہاتھ تھام لے چنانچہ لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ تھام لیا اور وہ اس کو اپنے ساتھ لے گئی۔

۱۷۵۲: باب عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ

۳۵۳۰: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُرَوَّرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شَادَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَخُو عَدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

باب: خلع کرنے والی خاتون کی عدت

۳۵۳۰: حضرت عبدالرحمن مسعود بن عفراء کی لڑکی ربیع سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن شماس نے اپنی اہلیہ جمیلہ عبداللہ بن ابی کی لڑکی کے مارا اور اس کا ہاتھ توڑ دیا اس کے بھائی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔



وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں کہ تو تو بنا کر لایا ہے اس طریقہ سے نہیں ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو کوئی خبر نہیں ہے اور فرمایا: يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ - اور اللہ تعالیٰ مٹاتا ہے جو وہ چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو دل چاہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب پھر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن میں جو (حکم) منسوخ ہو اوہ قیام ہے۔ پھر انہوں نے ارشاد باری تعالیٰ: وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ تَلَاوَتِ فَرْمَانِي يَعْنِي مَطْلَقَ خَوَاتِمِ تَمِينِ حَيْضٍ تَكْ كَذَارِيں اور یہ آیت: وَاللَّائِي يَنْسَنَ يَعْنِي جَوْعُورِ تَمِينِ حَيْضٍ سَ نَا مِيدَ هُوَ چکی ہیں تو اگر تم کو شک ہو تو انکی عدت تین مہینہ ہے بھی اس آیت کریمہ سے منسوخ ہو گئیں۔ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ اِنْ اَكْرَمَ اِنْ كُوْجُوْنِ سَ قَبْلِ هِي اِنْ كُوْ طَلَا قِ دِيْدُوْ تُوْ اِنْ پَرْتَمِهَارِے وَ اَسْطَے عِدْتِ مِيں بِيْئِهْنَا لَا زَمَ نِهْيِیں۔

باب: جس کے شوہر کی وفات ہو گئی اس

کی عدت

۳۵۳۳: حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی اللہ اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کے انتقال پر تین روز سے زیادہ غم منائے البتہ شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گزارے۔

۳۵۳۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں کیا وہ سرمہ ڈال سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک دو رجاہلیت میں ایک سال تک کجاوے کے نیچے ڈالے جانے جیسے بدترین کپڑے پہن کر عدت گزارا کرتی تھی اور اب اس کے چار ماہ دس روز بھی مشکل سے گذر رہے ہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَنْزِلُ ..... وَقَالَ: يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ [الرعد: ۳۹] قَائِلٌ مَانِيحٌ مِنَ الْقُرْآنِ الْقَبْلَةَ وَقَالَ: وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ [البقرة: ۲۲۸] وَقَالَ: وَاللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَانِكُمْ إِنْ أَرْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ [الطلاق: ۴] فَنَسِيخٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَعَالَى: ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

[الأحزاب: ۴۹]

۱۷۵۴: باب عِدَّةِ الْمَتَوَفَّى

عَنْهَا زَوْجُهَا

۳۵۳۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

۳۵۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَنْ أُمِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنْ النَّبِيُّ ﷺ سُنِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوْفِي عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَنْ تَكْتَحِلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمُكُّ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

۳۵۳۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا میرے داماد کی وفات ہو گئی ہے اور مجھ کو اپنی بیٹی کی آنکھوں سے متعلق خراب ہونے کی وجہ سے اندیشہ ہے کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں بیٹھا کرتی تھی اور یہ تو صرف چار ماہ دس روز ہی ہیں پھر وہ ایک سال مکمل کرنے کے بعد نکلتی اور وہ اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینک دیتی۔

۳۵۳۶: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گزارنا لازم ہے۔

۳۵۳۷: حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اور قیامت کے روز پر ایمان لانے والی خاتون کے لئے کسی مردہ پر تین دن سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن شوہر کے انتقال پر اس کو چار ماہ دس روز تک عدت گزارنا لازم ہے۔

۳۵۳۸: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی ایسی ہی روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۵۳۵: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَجَدَهُ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتَا جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوفِّي عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا أَفَاكُحْلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ إِحْدَا كُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَاشِرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ.

۳۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَاشِرًا.

۳۵۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ قَالَ أَنبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيْتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَاشِرًا.

۳۵۳۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّهْمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.



## ۵۵۱: باب عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا

## باب: حاملہ کی عدت کے بیان میں

۳۵۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَحْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفَسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيْالٍ فَجَاءَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تُنِكَحَ فَأَذِنَ لَهَا فَانكِحَتْ.

۳۵۳۹: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے چند دن کے بعد ایک بچہ کو جنم دیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نکاح کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمادی اور انہوں نے نکاح کر لیا۔

۳۵۴۰: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دَاوُدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَحْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تُنِكَحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نَفَاسِهَا.

۳۵۴۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم فرمایا کہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہو جائیں تو نکاح کر لیں۔

۳۵۴۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلزَّوْجِ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدْ انْقَضَى أَجْلُهَا.

۳۵۴۱: حضرت ابوسنابل فرماتے ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بچہ کی ولادت ہوئی تو ان کے شوہر کی وفات کو ۲۳ یا ۲۵ رات گزری تھیں چنانچہ جس وقت وہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کرنے کے لئے وہ سنگھار (وغیرہ) کرنے لگیں۔ لوگوں نے اس کو برا سمجھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے اب کوئی رکاوٹ ہے اس کی عدت تو گزر چکی ہے۔

۳۵۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبَعَدَ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَوَفَّى زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

۳۵۴۲: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس خاتون کی عدت سے متعلق اختلاف ہو گیا کہ جس کا شوہر وفات کر گیا ہو اور وہ خاتون حمل سے ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جس وقت وہ بچہ جنے گی تو اس کے لئے نکاح کرنا درست ہوگا جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی تو اس پر انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ سبیعہ کے شوہر کی

زَوْجِهَا بِخَمْسَةِ عَشَرَ نَيْصِ شَهْرٍ قَالَتْ فَحَطَبَهَا  
رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوا  
أَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكَ لَا تَحِلِّينَ قَالَتْ  
فَانطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَاكِحِي مَنْ شِئْتِ.

۳۵۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ  
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ  
قَالَ أَبَانُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ابْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبُو  
هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ إِخْرُ الْأَجْلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا  
وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ  
فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ وَلَدْتُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ  
بَعْدَ وَقَاةِ زَوْجِهَا بِنَيْصِ شَهْرٍ فَحَطَبَهَا رَجُلَانِ  
أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ  
فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحِلِّي وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا  
إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْتِرُوهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ  
فَاكِحِي مَنْ شِئْتِ.

۳۵۴۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْعٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي  
امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَقَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً  
أَيُصْلِحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا إِخْرَ الْأَجْلَيْنِ  
قَالَ قُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَأُولَاتِ

وفات ہوگی تو وفات کے ۱۵ دن یعنی آدھے مہینہ کے بعد انہوں نے  
بچہ کو جنم دیا پھر انہیں دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے  
ایک کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر دوسرے آدمی کے رشتہ داروں کو  
اندیشہ ہوا۔ یہ بات سن کر وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں آپ  
نے فرمایا: تم حلال ہو گئی ہو اور تم جس سے دل چاہے نکاح کر لو۔

۳۵۴۳: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ  
سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے اور وہ  
عورت حمل سے ہو تو وہ عورت کتنے زمانہ تک عدت میں رہے۔ ابن  
عباسؓ نے فرمایا دونوں میں سے زیادہ عرصہ تک وہ عدت گزارے گی  
جبکہ ابو ہریرہؓ کا فرمانا تھا کہ جس وقت بچہ پیدا ہو جائے گا تو عدت مکمل  
ہو جائے گی۔ یہ بات سن کر ابو سلمہؓ، ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا سب سے اسلمیہؓ نے اپنے شوہر کی وفات  
کے نصف ماہ کے بعد بچہ کو جنم دیا تو دو آدمیوں نے ان کو نکاح کا پیغام  
دیا ان دونوں میں سے ایک شخص جوان تھا اور ایک ادھیڑ عمر کا تھا انہوں  
نے جوان شخص کے ساتھ رغبت ظاہر کی۔ اس پر ادھیڑ عمر کے آدمی نے  
کہا کہ تم ابھی حلال ہی نہیں ہوئی۔ ان دنوں سب سے بڑے گھر کے لوگ  
(والدین) موجود نہیں تھے۔ اس وجہ سے ادھیڑ عمر کے شخص نے سوچا  
کہ جس وقت وہ آئیں گے تو اسکو سمجھا بچھا کر اس سے نکاح کرنے پر  
رضامند کر لیں گے لیکن وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں تو  
آپؐ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو اور جس سے تم چاہو نکاح کر سکتی ہو۔

۳۵۴۴: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی  
کریم ﷺ سے پوچھا: ایک خاتون نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس  
رات گزرنے کے بعد بچہ کو جنم دیا کیا وہ نکاح کر سکتی ہی؟ آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وہ زیادہ زمانہ پورا کرے گی (یعنی وہ  
چار مہینہ دس روز عدت گزارے گی) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا لیکن اللہ عزوجل کا یہ ارشاد  
ہے: وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ وہ فرمانے لگے کہ یہ مطلقہ عورت کا حکم

ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام حضرت کریب کو بھیجا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہ دریافت کر کے آئیں کہ کیا یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے دریافت کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جی ہاں اس لیے کہ حضرت سبیحہ اسمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے بیس دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کا حکم فرمایا۔ جن لوگوں نے ان کو نکاح کا پیغام دیا تو ان میں حضرت ابو سناہل بھی تھے۔

۳۵۳۵: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمن نے ایک دوسرے سے عورت کی عدت کے بارے میں گفتگو کی جو کہ شوہر کے انتقال کے چند روز کے بعد بچہ کو جنم دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ نہیں بلکہ بچہ کی ولادت کے وقت وہ حلال ہو جائے گی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے ام سلمہ سے مسئلہ دریافت کرایا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سبیحہ اسمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم سے اس سلسلہ میں فتویٰ حاصل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۳۶: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی وفات کے کچھ دن کے بعد بچہ کو جنم دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۳۷: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو سلمہ کے درمیان اس عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف

الْأَحْمَالِ أَحْلَهُنَّ أَوْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق : ۱۴] فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبِي سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ أَنْتِ أُمُّ سَلَمَةَ فَسَلِّهَا هَلْ كَانَ هَذَا سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْحَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوِّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ يَخْطُبُهَا.

۳۵۳۵: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُ إِحْرَ الْأَجْلِينَ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعْتُ سُبَيْحَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِئْسِيرٍ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَزَوِّجَ.

۳۵۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ سُبَيْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوِّجَ.

۳۵۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

ہو گیا جو کہ شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد بچہ جنے۔ ابن عباس کا فرمانا تھا کہ وہ زیادہ زمانہ تک عدت گزارے گی جبکہ ابو سلمہ کا کہنا تھا کہ بچہ کی ولادت کے وقت اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔ اس دوران ابو ہریرہؓ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ میں اپنے بھتیجے حضرت ابو سلمہؓ کی تائید کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابن عباس کے غلام کریم کو حضرت ام سلمہؓ سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا وہ واپس آئے اور فرمایا حضرت ام سلمہؓ نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت سبیحہؓ نے شوہر کی وفات کے کچھ روز کے بعد جب بچہ کو جنم دیا تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حلال ہو گئی ہو۔

۳۵۲۸: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى امِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجَهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ.

۳۵۲۸: حضرت ابو سلمہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد بچہ جنے تو اس کی عدت زیادہ زمانہ تک ہوگی۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے کریم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو وہ یہ خبر لے کر آئے کہ حضرت سبیحہؓ کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو چند روز کے بعد ان کے یہاں بچہ کی پیدائش ہوئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجِهَا تَضَعُ عِنْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ امِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعْتُ سُبَيْعَةَ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ امِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ سُبَيْعَةَ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَضَعُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ

أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدْتُ سُبَيْعَةَ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلَتْ.

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وِفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوِّجَ.

۳۵۴۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ ابْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يَقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوَفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَحَطَبَهَا أَبُو السَّائِلِ بْنِ بَعْعَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لِكَ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَفَسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ انكِحِي.

۳۵۴۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قبیلہ بنو سلمہ کی ایک سبیعہ نام کی خاتون کے شوہر کی وفات ہو گئی تو وہ اس وقت حمل سے تھی پھر اس کو ابوسناہل نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن سبیعہ کے منع کرنے پر وہ کہنے لگا کہ تم اس وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ جس وقت تک زیادہ زمانہ تک عدت نہ مکمل کر لو۔ ابھی بیس راتیں ہی گذری تھیں کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نکاح کرنے کی اجازت مرحمت کرتے ہوئے) فرمایا: نکاح کر لو۔

۳۵۵۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ

۳۵۵۰: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس ایک خاتون پہنچی کہ جس کے شوہر کی وفات ہو گئی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم زیادہ زمانہ تک عدت گزارو گی (یعنی تم چار ماہ دس دن عدت کے پورے کرو گی) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا شوہر انتقال کر گیا تو میں حمل سے تھی۔ پھر ان کی وفات کو چار ماہ ہونے سے قبل ہی میرے یہاں بچہ کی ولادت ہو گئی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم سن

کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۳۵۵۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشُبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَقَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ بَقَائِهَا تَجَمَّلَتْ لِلخُطَّابِ فَدْخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَائِلِ بْنُ بَعْكُكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِي أَرَاكَ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَى نِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَقْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَأَ لِي.

۳۵۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَذْكُرُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ زُفَرَ

۳۵۵۲: حضرت زفر بن اوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسناہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن بعلبک نے حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم چار ماہ دس دن سے قبل شادی نہیں کر سکتیں۔ عدت یعنی تم کو زیادہ مدت گزارنا ہوگی اس بات پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حکم

شرعی معلوم کیا۔ چنانچہ وہ نقل فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم شرعی ارشاد فرمایا کہ وہ بچہ پیدا ہونے کے بعد شادی کر سکتی ہیں ان کو ان کے شوہر کی وفات کے وقت حمل تھا اور وہ نویں ماہ میں تھیں یعنی ان کو نو ماہ کا حمل تھا کہ ان کے شوہر کی وفات ہو گئی ان کے شوہر کا نام حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خولہ ہے جو کہ حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان کی اسی جگہ وفات ہو گئی چنانچہ بچہ کی ولادت کے بعد انہوں نے اپنی قوم کے ایک جوان شخص سے نکاح کر لیا تھا۔

۳۵۵۳: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو لکھا کہ سبیعہ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ سبیعہ اسمیہ بنت حارث کی بابت کیا فتویٰ تھا اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی حمل کی بابت)۔ انہوں نے کہا میں سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھا جو بدری تھے۔ انہوں نے وفات پائی حجۃ الوداع والے ماہ۔ پھر میں نے بچہ جنا اور ابھی میری عدت کو مقررہ وقت نہیں گزرا تھا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس کے پاس ابوسناہل جو عبدالدار کے قبیلہ کا ایک شخص تھا انہیں زیب و زینت کئے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا شاید تمہارا ارادہ نکاح کا ہے اور ابھی تو چار ماہ دس دن بھی نہیں گزرے (تمہارے شوہر کی وفات کو) میں یہ بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو میں نے یہ بات گوش گزار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے تو جب بچہ جنا تو تیری عدت تو اسی وقت مکمل ہو گئی۔

۳۵۵۴: حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کوفہ میں انصار کی بڑی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے حضرت سبیعہ بنی سبیعہ کا تذکرہ

بُنْ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ بْنَ بَعْكِكِ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ لِسَبِيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّينَ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا أَقْصَى الْأَجَلَيْنِ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ افْتَاهَا أَنْ تَنْكِحَ إِذَا وَضَعْتَ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلَى فِي تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِينَ تُرْفَى زَوْجَهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُرْفَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فَنَكَحَتْ فَتَى مِنْ قَوْمِهَا حِينَ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا.

۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْتَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ أَنْ ادْخُلْ عَلَيَّ سَبِيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْأَلْهَا عَمَّا افْتَاهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُرْفَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ أَنْ تَمُضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ وِفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نَفْسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَأَاهَا مُتَّجِمَةً فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ قَبْلَ أَنْ تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَلَلْتَ حِينَ وَضَعْتَ حَمْلَكَ.

۳۵۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ

کیا۔ اس وقت حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی موجود تھے۔ چنانچہ میں نے حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی جو کہ حضرت ابن عون کے مطابق تھی کہ اس کی عدت بچہ کی ولادت تک ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کہنے لگے لیکن ان کے چچا اس بات کے قائل نہیں ہیں اس پر میں نے اپنی آواز بلند کر کے کہا کیا میں اس کی جرأت کر سکتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ کی جانب جھوٹ منسوب کروں اور وہ کوفہ ہی میں موجود ہوں پھر جس وقت میں نے مالک سے ملاقات کی اور میں نے دریافت کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سبیعہ کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟ وہ بیان کرنے لگے کہ تم لوگ اس پر سختی کرتے ہوئے رخصت نہیں دیتے حالانکہ خواتین کی چھوٹی سورت سورہ طلاق لمبی سورت سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

۳۵۵۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے میں اس سے اس مسئلہ میں مبالغہ کرنے کے لئے آمادہ ہوں کہ وہ آیت: **وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ** یعنی حمل والی خواتین کے لئے عدت یہ ہے کہ وہ بچہ پیدا کریں۔ اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے جس میں شوہر کے مرنے پر عدت کا بیان ہے چنانچہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات ہو جائے تو بچہ کی ولادت کے ساتھ ہی اس کی عدت مکمل ہو جاتی ہے۔

۳۵۵۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ خواتین کی چھوٹی سورت (سورہ طلاق) سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

جَالِسًا فِي نَاسٍ بِالْكُوفَةِ فِي مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَظِيمٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرُوا شَانَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ فِي مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتَّى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ فَلَقِيتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي شَانَ سُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأَنْزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ الطُّوْلِ.

۳۵۵۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ بْنِ نُمَيْلَةَ يَمَامِيٌّ قَالَ أَبَانَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَأَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَبْرَمَةَ الْكُوفِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعْنَتُهُ مَا أَنْزَلْتُ: وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ آيَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُونٍ.

۳۵۵۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ وَعُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سُورَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرَى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ.



۱۷۵۶: باب عِدَّةِ الْمُتَوَقِّئِ عَنْهَا زَوْجَهَا

قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۳۵۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانَ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَرُوعَ بِنْتِ وَأَشِقِ امْرَأَةٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرَّحَ ابْنُ مَسْعُودٍ -

باب: اگر کسی کا شوہر ہم بستری سے قبل ہی انتقال کر جائے

تو اس کی عدت؟

۳۵۵۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے سے قبل اور ہم بستری کیے بغیر ہی وفات کر گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو مہر مثل دیا جائے گا نہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی کی جائے گی اور یہ اضافہ اس کو عدت مکمل کرنا ہوگی اور اس کو میراث اور وراثت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ یہ بات سن کر معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہمارے میں سے ایک بروع بنت واثق نامی خاتون کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے فیصلہ کی طرح ہی فیصلہ فرمایا تھا اس بات پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

۱۷۵۷: باب الْإِحْدَادِ

۳۵۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا.

۳۵۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۵۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ.

۳۵۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موت کے علاوہ وہ کسی کی موت پر تین روز سے زیادہ ماتم کرے۔

۱۷۵۸: باب سُقُوطِ الْإِحْدَادِ عَنِ

الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَقِّئِ عَنْهَا زَوْجَهَا

۳۵۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي

باب: اگر بیوی اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر عدت کا حکم

ساقط ہو جاتا ہے

۳۵۶۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی منہر پر فرمایا اور قیامت کے دن

اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کے علاوہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ ماتم کرے لیکن شوہر کی وفات پر چار مہینہ دس روز تک وہ غم منائے (یعنی عدت گزارے)۔

تشریح ☆ وہ خاتون کہ جس کا شوہر وفات پا جائے اس وقت سے اس کی عدت شروع ہو جاتی ہے اس کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ صد افسوس کہ دور حاضر میں اکثر یہ عادت بد دیکھنے میں آتی ہے کہ خاوند کی وفات کے چند ہی دن بعد خاتون کھلے منہ بغیر جھجک محسوس کئے بازاروں میں آنا جانا شروع کر دیتی ہے اور جب ہم جیسا کوئی ”سر پھرا“ کہے کہ بی بی آپ کا بے مقصد بلا مجبوری باہر نکلنا ان دونوں جائز نہیں۔ تو سننا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب چھوڑیئے اب ایسا کونسا زمانہ ہے۔ یہ تو مولویوں کے گھڑے ہوئے مسئلے ہیں۔ بی بی اگر مولوی ایسے ہی مسئلے گھڑتے ہیں تو پھر آپ ہمارے پاس مسائل معلوم کرنے کو آئی ہی کیوں.....؟ خیر! اس کا واحد حل یہی ہے کہ برادری کے لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور ہمارا کام یہ ہے کہ ہم لوگوں میں اس بابت شعور آگاہی پیدا کریں۔ کہ اس سے کتنے مفادات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ (جامی)

۱۷۵۹: باب مَقَامُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَحِلَّ

باب: شوہر کی وفات کی وجہ سے عدت گزارنے والی خاتون کو چاہیے کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں رہے

۳۵۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ الْفَارِغَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ فَقَتَلُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِي دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَرَخَّصَ لَهَا حَتَّى إِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

۳۵۶۱: حضرت فارغہ بنت مالک سے روایت ہے کہ اس کا شوہر اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لئے گیا (وہ غلام عجمی تھا) ان کا شوہر وہاں قتل ہو گیا ان غلاموں نے اس کو قتل کر دیا یا کسی دوسرے نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت شعبہ اور حضرت ابن جریج نقل فرماتے ہیں آبادی سے اس خاتون کا مکان فاصلہ پر واقع تھا پھر وہ خاتون اپنے بھائی کے ہمراہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنا حال عرض کیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں اپنے حالات عرض کیے۔ آپ نے اس کو دوسرے مکان میں چلے جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ جس وقت وہ خاتون اپنے مکان جانے لگی تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اپنے مکان میں بیٹھ جاؤ جب تک کہ (تقدیر کا) لکھا ہو پورا ہو جائے۔

۳۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

۳۵۶۲: حضرت فریغہ بنت مالک سے روایت ہے کہ میرے شوہر نے عجمی غلاموں کو ملازم رکھا یعنی کام کرنے کے لئے ملازم رکھا لیکن ان

إِسْحَاقَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ  
الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ  
زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَفَقَتَلُوهُ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ وَلَا  
يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَانْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي  
وَيَتَامَايَ وَ أَقَوْمَ عَلَيْهِمْ قَالَ أَفَعَلِي نُمَّ قَالَ كَيْفَ  
قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا قَالَ اعْتَدِي حَيْثُ  
بَلَغِكَ الْخَبْرُ.

۳۵۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ  
بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ فُرَيْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَفُقِلَ  
بِطَرَفِ الْقُدُومِ قَالَتْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ  
حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ  
نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ  
أَجَلَهُ.

۱۷۶۰: بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

زَوْجَهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

۳۵۶۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي  
نُجَيْحٍ قَالَ عَطَاءُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُ حَيْثُ  
شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: غَيْرَ إِخْرَاجٍ.

لوگوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اس بات کا تذکرہ رسول کریم  
سے کیا یعنی شوہر کی وفات ہو جانے کے بارے میں آپ سے عرض کیا  
اور کہا فریجہ نے کہ میرے شوہر کی ملکیت میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ  
کوئی کھانے کا نظم ہے میرے واسطے میرے شوہر کی جانب سے میں  
چاہتی ہوں کہ اپنے لوگوں میں میں چلی جاؤں اور میں اپنے یتیم بچوں  
میں جا کر رہنے لگ جاؤں اور میں ان کی خبر گیری کروں؟ آپ نے  
ارشاد فرمایا: تم چلی جاؤ۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: اے فریجہ تم نے کس  
طریقہ سے بیان کیا کہ تم دوبارہ پورا واقعہ مذکورہ بیان کرو۔ آپ نے  
فرمایا تم اسی جگہ عدت مکمل کر لو یعنی جس جگہ تم کو اطلاع ملی ہے۔

۳۵۶۳: حضرت فریجہ بنت مالک سے روایت ہے کہ ان کا شوہر اپنے  
غلاموں کی تلاش میں نکلا اور وہ قدوم نامی جگہ میں قتل ہو گیا۔ فریجہ نقل  
کرتی ہیں۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنے واقعہ کا  
تذکرہ کیا میری خواہش ہے کہ میں شوہر کے مکان سے رخصت ہو  
جاؤں اور میں اپنے شوہر کے قبیلہ میں جا کر رہائش اختیار کر لوں اور میں  
نے اپنا حال عرض کیا اور آپ کے سامنے اپنے حالات عرض کر دیئے  
چنانچہ آپ نے مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائی میں جس وقت چلنے لگی تو  
آپ نے فرمایا تم عدت گزرنے تک اپنے شوہر کے گھر میں رہو۔

باب: کہیں بھی عدت گزارنے کی

اجازت

۳۵۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
یہ آیت: غَيْرَ إِخْرَاجٍ جس میں یہ مفہوم بیان فرمایا گیا تھا کہ  
عورت اپنے شوہر کے مکان میں عدت مکمل کرے سے یہ آیت کریمہ  
منسوخ ہو گئی اب اس کو اختیار ہے کہ وہ جس جگہ دل چاہے عدت  
گزارے۔

خلاصہ الباب ☆ واضح رہے کہ دور جاہلیت میں خواتین کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا لیکن ایک سال تک نان و نفقہ کی  
وہ مستحق رہتی یعنی جس وقت خواتین کو وراثت میں حقدار قرار دیا گیا تو سابقہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسکی عدت چار ماہ دس روز قرار پائی۔

۱۷۶۱: باب عِدَّةِ الْمُتَوَقِّي عَنْهَا زَوْجَهَا مِنْ

يَوْمٍ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

۳۵۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ  
قَالَ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي  
فُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ أُخْتُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ  
قَالَتْ تَوَقَّى زَوْجِي بِالْقُدُومِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
فَدَكَرْتُ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا  
فَقَالَ امْكُئِي فِي بَيْتِكَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى  
يَلْبَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

باب: جس کے شوہر کی وفات ہو جائے تو اس کی عدت اسی

وقت سے ہے کہ جس روز اطلاع ملے

۳۵۶۵: حضرت فریجہ بنت مالک سے روایت ہے کہ (یہ فریجہ رضی اللہ عنہا  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں) وہ نقل کرتی ہیں کہ میرے  
شوہر کی قدوم نامی جگہ میں وفات ہو گئی میں پھر خدمت نبوی ﷺ میں  
حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا مکان بستی سے کافی فاصلہ پر  
واقع ہے آپ ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی پھر آپ ﷺ نے مجھ  
کو پکارا اور ارشاد فرمایا: تم ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے گھر ٹھہر جاؤ یعنی تم اپنے  
شوہر کے گھر ٹھہر جاؤ چار ماہ دس روز تک۔ یہاں تک لکھا ہوا اپنی عدت  
تک پہنچ جائے یعنی عدت پوری گذر جائے۔

۱۷۶۲: باب تَرَكُ الزَّيْنَةَ لِلْحَادَةِ الْمُسْلِمَةِ

دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

۳۵۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ  
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ  
أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي  
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذَا الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ  
زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّى أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ  
حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِطَيْبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ  
جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي  
بِالطَّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ  
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ  
لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ

باب: مسلمان خاتون کے لیے سنگھار چھوڑ دینا نہ کہ یہودی

اور عیسائی خاتون کے لیے

۳۵۶۶: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں  
نے ان تین احادیث شریفہ کو حضرت حمید بن نافع سے کہا۔ حضرت  
زینب نے کہا کہ میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی جو کہ رسول  
کریم کی اہلیہ محترمہ تھیں اس وقت میں جبکہ ان کے والد ابوسفیان بن  
حرب کی وفات ہو گئی تھی ان کا انتقال ہو گیا تھا تو ام حبیبہ نے خوشبو  
منگائی اور پہلے خوشبو باندی کے لگائی پھر وہ خوشبو اپنے چہرہ پر ملی اور اس  
طرح سے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر اس قدر بات  
کیلئے لگائی کہ میں نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ عزوجل  
اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو اس کیلئے کسی کے لیے تین دن سے  
زیادہ غم منانا حلال نہیں ہے لیکن شوہر کے لئے وہ چار مہینہ اور دس دن  
تک سوگ کرے اور دوسری حدیث یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان  
کرتی ہیں کہ میں ایک دن زینب بنت جحش کے پاس گئی وہاں پر ان  
دنوں انکے بھائی کی وفات ہو گئی تھی۔ انہوں نے خوشبو منگا کر خوشبو

زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ بْنِ  
 تَوْفَى أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ  
 قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 عَلَى الْمَنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
 الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى  
 زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ  
 أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
 ابْنَتِي تَوْفَى عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنَهَا أَفَّا  
 كَحُلُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ  
 كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ  
 رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِمَ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهَا وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ  
 زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تَوْفَى عَنْهَا زَوْجُهَا  
 دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبَسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا  
 وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تَوْتِي بِدَائِبَةِ حِمَارٍ  
 أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا  
 لَمَسَتْ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ  
 بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ  
 تَفْتَضُّ تَمَسُّحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ  
 الْحِفْشُ الْخُصُّ.

لگائی اور کہا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے  
 رسول کریم سے سنا۔ آپ منبر پر فرماتے تھے جو خاتون یقین لائی اللہ  
 اور رسول پر تو اس کے لئے درست نہیں کہ وہ غم منائے کسی کے لئے  
 تین رات سے زیادہ علاوہ شوہر کے۔ اس لیے کہ شوہر کا غم چار مہینہ اور  
 دس دن تک ہے تیسری روایت کے بیان میں زینب فرماتی ہیں میں  
 نے ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں  
 حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کی  
 وفات ہو گئی ہے اور اس کی آنکھیں دکھنے آگئیں۔ اگر آپ حکم فرمائیں  
 تو میں آنکھوں میں سرمہ ڈال لیا کروں۔ آپ نے فرمایا: سرمہ نہ لگاؤ  
 اور فرمایا: دور جاہلیت میں ہر ایک (عدت گزارنے والی) عورت سال  
 گزرنے پر بیگنی پھینکتی تھی۔ راوی حمید بن نافع بیان فرماتے ہیں کہ میں  
 نے زینب سے دریافت کیا کہ بیگنی پھینکنے سے کیا مراد ہے؟ زینب نے  
 بیان فرمایا کہ دور جاہلیت میں جس عورت کے شوہر کی وفات ہو جاتی  
 تھی تو وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اور بہت زیادہ تنگ اور  
 تاریک کمرہ میں داخل ہو جاتی تھی اور وہ عورت خراب سے خراب تر  
 لباس پہن لیا کرتی تھی اور ایک سال پورا ہونے پر اس کے پاس کوئی  
 گدھایا بکری یا کوئی پرندہ لاتے پھر وہ عورت اپنی کھال اور جسم کو رگڑتی  
 وہ جانور مر جاتا۔ اسکے بعد وہ عورت کمرہ سے باہر نکلتی۔ اس اندیشہ سے  
 اس وقت اس کو ایک اونٹ کی بیگنی دیتے اس کو پھینک دینے کے بعد  
 جس طرف اس کا دل چاہتا وہ رجحان کرتی۔ یعنی اس کا دل چاہے تو وہ  
 خوشبو لگائے یا کوئی دوسرا کام کرے اسکو اختیار ہوتا۔ امام مالک نے  
 فرمایا اس حدیث میں جو لفظ تَفْتَضُّ ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے جسم  
 کو ملے اور محمد کی روایت میں مالک نے کہا کہ حِفْشُ خُصُّ کو کہتے ہیں۔

**خلاصة الباب** ☆ واضح رہے کہ عربی زبان میں تَفْتَضُّ کے معنی ہیں مسلنے کے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں استعمال  
 ہونے والے لفظ حِفْش سے مراد لکڑی کا (چھوٹا سا) کمرہ وغیرہ ہے جس کو اردو کے عام استعمال میں ڈربہ یعنی بہت تنگ کمرہ یا  
 حجرہ کہا جاتا ہے جو کہ بہت زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔

۱۷۶۳: باب مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ

### الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

۳۵۶۷: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيَّبًا إِلَّا عِنْدَ طَهْرِهَا حِينَ تَطْهَرُ نَبْذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

### خوشبو کی قسم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں قسط اور اظفار دونوں عرب میں استعمال ہونے والی خوشبو کی اقسام ہیں۔ حدیث میں یہی

مراد ہے۔

۳۵۶۸: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَمَاتِي هِيَ أَنَّ رَسُولَ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخُضَابِ لِمَنْ لَبَسَ رِثْلًا مِنْ رِثْلِ الْبُحَارِ وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيَّبًا إِلَّا عِنْدَ طَهْرِهَا حِينَ تَطْهَرُ نَبْذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

۳۵۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُدَيْلٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ.

### ۱۷۶۴: بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

۳۵۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا.

باب: دورانِ عدت مہندی لگانا  
۳۵۶۹: حضرت ام عتیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والی کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی کی وفات پر تین دن سے زیادہ غم منائے ہاں البتہ خاوند کی وفات پر جائز ہے اور اس دوران اس کے لئے سرمہ ڈالنا، خضاب لگانا اور رنگین لباس استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

باب: (شوہر کی موت کا) غم منانے والی خاتون کا رنگین

### لباس سے پرہیز

۳۵۶۷: حضرت ام عتیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی خاتون کسی کی وفات پر تین روز سے زیادہ غم نہ منائے لیکن شوہر کی وفات پر وہ چار ماہ دس روز تک عدت گزارے اور اس دوران نہ رنگدار کپڑے پہنے نہ دھاری دار نہ سرمہ ڈالے نہ کنگھی کرے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ البتہ اگر وہ حیض سے پاک ہونے پر خون کی بدبو زائل کرنے کے لیے کچھ قسط یا اظفار (نامی خوشبو) لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۶۵: باب الرُّخْصَةِ لِلْحَادَةِ أَنْ تَمْتَشِطَ

بِالسِّدِّ

۳۵۷۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْرَمَةٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الصَّحَّاحِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أُسَيْدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوَفِّي وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَنْهَا فَتَكْتَحِلُ الْجَلَاءَ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجَلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ أَمْرِ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوَفِّي أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبْرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تَغْلِفِينَ بِهِ رَأْسِكَ.

۱۷۶۶: باب النَّهْيِ عَنِ الْكُحْلِ

لِلْحَادَةِ

۳۵۷۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهُوَ ابْنُ مُوسَى قَالَ حَمِيدٌ وَحَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمَدَتْ أَفَاكُحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا فَقَالَ إِلَّا

باب: دورانِ عدتِ بیری کے پتوں سے سردھونے سے

متعلق

۳۵۷۰: حضرت امِ حَکیم بنتِ اُسَید رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سے نقل کرتی ہیں کہ ان کے شوہر کی جب وفات ہو گئی تو ان کی آنکھیں دکھنے لگ گئیں انہوں نے تم کا سرمہ لگایا اور اپنی باندی کو حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے تمہارے سرمہ لگانے کا حکم دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک سرمہ نہ لگاؤ جس وقت تک اس کے بغیر کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ اس لیے کہ جس وقت حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے امِ سلمہ رضی اللہ عنہا! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ایلوہ ہے یا رسول اللہ! اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے چہرے پر چمک آ جاتی ہے اس وجہ سے تم اس کو صرف رات کے وقت لگایا کرو اور تم خوشبودار شے یا مہندی سے سرمہ دھویا کرو۔ اس لیے کہ یہ خضاب ہے۔ میں نے عرض کیا: میں پھر کس چیز سے سرمہ دھوؤں یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیری کے پتوں سے سردھویا کرو۔

باب: دورانِ عدتِ سرمہ

لگانا

۳۵۷۱: حضرت امِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قریشی قبیلہ کی خاتون خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری لڑکی کی آنکھیں دکھنے لگی ہیں کیا میں اس کے سرمہ ڈال سکتی ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد عدت میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چار ماہ دس دن بھی صبر نہیں کر سکتی وہ عرض کرنے لگی کہ مجھے اس کی آنکھ کے درد و تکلیف

میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو چار مہینہ دس دن سے قبل نہیں کیا تم کو یا نہیں کہ دورِ جاہلیت میں ایک خاتون اپنے شوہر کی وفات کے بعد ایک سال تک عدت میں رہنے کے بعد نکل کر بیٹنی پھینکا کرتی تھی (اس کی تفصیل گذر چکی) کہ یہ بات تو کچھ نہیں۔

۳۵۷۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی لڑکی سے متعلق دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور اس کی آنکھیں دکھنے آگئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں تم میں سے ہر ایک عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور پھر وہ عدت سے باہر آ کر بیٹنی پھینکا کرتی یہ تو صرف چار مہینہ دس دن ہیں۔

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبُعْرَةِ.

۳۵۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً آتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي الْبُعْرَةَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

### عدت کا کم زمانہ:

مطلب یہ ہے کہ چار ماہ دس دن کا وقفہ تو کچھ بھی نہیں ہے تم دورِ جاہلیت کو دیکھو کہ اس زمانہ میں خواتین عدت کا کس قدر طویل زمانہ گذارتی تھیں جس کو عدت کے دوران جانور کی بیٹنی کے پھینکنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔

۳۵۷۳: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک خاتون ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور اپنی لڑکی سے متعلق اس نے دریافت کیا کہ اس کے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور مجھے تو اس کی آنکھوں سے متعلق اندیشہ ہے۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ وہ خاتون (دورانِ عدت) سرمہ لگانے کی اجازت چاہتی تھی۔ آپ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں اگر تم میں سے کسی کے شوہر کی وفات ہو جاتی تو وہ ایک سال عدت گزارنے کے بعد بیٹنی پھینک کر عدت سے نکل جایا کرتی تھی۔ یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں۔ حمید نقل کرتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ابی سلمہ سے دریافت کیا: اس الحول سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دورِ جاہلیت میں دستور تھا کہ اگر کسی کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک بدترین مکان میں رہنے لگتی تھی اور ایک سال تک وہیں رہنے کے بعد نکلتی اور اپنے پیچھے وہ بیٹنی پھینکتی تھی (یہ دورِ جاہلیت میں عدت گزارنے کے طریقہ کی طرف اشارہ ہے)۔

۳۵۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوْفِي عَنْهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِرَئِيسِ مَا رَأَسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتْ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَ هَا بِبُعْرَةٍ.



۳۵۷۴: حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ شوہر کی وفات کی عدت میں عورت سرمہ ڈال سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اگر زمانہ جاہلیت میں کسی عورت کے شوہر کا انتقال ہو جاتا تو وہ عورت ایک سال تک عدت میں رہتی اور وہ پھر اپنے پیچھے میٹنی پھیلتی۔ پھر (عدت) سے باہر آتی اور یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں وہ یہ عدت مکمل ہونے تک سرمہ نہیں ڈال سکتی۔

باب: دوران عدت (خوشبو) قسط اور اظفار کے استعمال

### سے متعلق

۳۵۷۵: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کی وفات کے بعد عدت گزارنے والی خاتون کیلئے حیض سے پاک ہونے پر قسط اور اظفار (خوشبو) کے استعمال کرنے کی اجازت دی۔

باب: شوہر کی وفات کے بعد عورت کو ایک سال کا خرچہ اور رہائش دینے کے حکم کے منسوخ ہونے کے بارے میں

۳۵۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اور وہ اس آیت مبارکہ: **وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ** سے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میراث کی آیت کریمہ سے منسوخ ہے جس میں بیوی کے چوتھے اور آٹھویں حصہ کا تذکرہ ہے نیز ایک سال تک عدت میں رہنے کا حکم بھی چار ماہ دس روز سے منسوخ ہو گیا ہے۔

۳۵۷۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ اتَّكُنَّ حُلَّ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ آتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَدَفَتْ خَلْفَهَا بَعْرَةً ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَنْقُضِيَ الْأَجَلَ.

۱۷۶۷: باب القسط والأظفار

### لِحَادَّةٍ

۳۵۷۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فِي الْقُسْطِ وَالْأُظْفَارِ.

۱۷۶۸: باب نسخ متاع المتوفى عنها بما

### فرض لها من الميراث

۳۵۷۶: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّجَزِيُّ خِيَّاطُ السَّنَةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: **وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ** [البقرة: ۲۴۰] نَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرَّبْعِ وَالثَّمَنِ وَنَسَخَ أَجَلَ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجْلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

۳۵۷۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ: وَالَّذِينَ يُتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہو گئی ہے: وَالَّذِينَ يُتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ۔

۳۵۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالَّذِينَ يُتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخْتَهَا وَالَّذِينَ يُتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا [البقرة: ۲۳۴].

باب: تین طلاقوں والی خاتون کے لئے عدت کے درمیان مکان سے نکلنے کی اجازت کے متعلق

۱۷۶۹: باب الرُّخْصَةِ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

۳۵۷۸: حضرت عبدالرحمن بن عاصم رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل کرتے ہیں کہ وہ قبیلہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں اس نے ان کو تین طلاقیں دے دیں اور کسی جہاد میں وہ چلا گیا اور اس نے جاتے ہوئے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ اس کو کچھ خرچہ دے دینا۔ اس نے خرچہ دیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کم سمجھ کر واپس فرمایا دیا اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئیں۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ وہیں پر تھیں۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا۔ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس ہے ان کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور کچھ خرچہ بھی روانہ کیا ہے جس کو اس نے واپس کر دیا ہے (کہ یہ کم ہے) اس شخص کا کہنا ہے کہ یہ بھی اس کا ایک احسان ہے کہ وہ کچھ تو دے رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تم اس طریقہ سے کرو کہ تم ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے گھر منتقل ہو جاؤ اور تم اپنی عدت مکمل کر لو۔ پھر فرمایا لیکن حضرت ام کلثوم کے گھر لوگوں کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہے اس وجہ سے تم عبداللہ بن مکتوم کے گھر چلی جاؤ اس لیے کہ وہ ایک نابینا شخص ہیں چنانچہ وہ عبداللہ بن مکتوم کے گھر منتقل ہو گئیں اور وہیں عدت گزاری جس وقت عدت مکمل ہو گئی تو ابو جہیم اور معاویہ بن ابی سفیان نے ان کو نکاح کے پیغامات بھیجے۔ اس پر وہ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

۳۵۷۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكَيْلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَأَنْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلْ إِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَرَزَعَمَ أَنَّ شَيْءَ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتَقِلِي إِلَى أُمِّ كَلْثُومٍ فَأَعْتَدِي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ كَلْثُومٍ أَمْرَأَةٌ يَكْثُرُ عَوَادُهَا فَأَنْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَأَنْتَقَلْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَأَعْتَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ

أَخَافُ عَلَيْكَ قِسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ  
أَمَلْتُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ  
ذَلِكَ .

۳۵۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ  
ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ  
بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ أَبِي عَمْرٍو  
بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ  
فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا  
أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ لِأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانَ أَنْ  
يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّاقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ  
عُرْوَةُ أَنْكَرْتُ عَائِشَةَ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ .

۳۵۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
حَفْصُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ  
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا  
وَأَخَافُ أَنْ يُفْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ .

۳۵۸۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَاهَانَ بَصْرِيُّ عَنْ  
هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَدَاوُدُ  
بْنُ أَبِي هِنْدٍ وَاسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَذَكَرَ آخِرِينَ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ  
فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا  
زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فِي السُّكْنَى  
وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنَى وَلَا نَفَقَةً  
وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ مَكْتُومٍ .

۳۵۸۲: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ هُوَ ابْنُ

اور آپ سے انہوں نے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو تمہارے  
بارے میں لائھی کا اندیشہ ہے کہ ابو معاویہ ایک مفلس شخص ہیں یہ بات  
سن کر فاطمہ نے اسامہ بن زید سے نکاح کر لیا۔

۳۵۷۹: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے نقل  
کرتے ہیں کہ وہ ابو عمر و حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں کہ انہوں  
نے ان کو تیسری اور آخری طلاق دے دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس  
کے بعد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی  
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ دریافت کیا کہ کیا میں مکان  
سے نکل سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ابن مکتوم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناپینا کے گھر تم منتقل ہو جاؤ۔ یہ سن کر مروان نے  
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات کی تصدیق نہیں کی کہ مطلقہ عورت  
مکان سے باہر جا سکتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس  
بات کا انکار فرمایا تھا۔

۳۵۸۰: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے منقول ہے کہ انہوں نے  
کہا: یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور  
مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے گھر چور وغیرہ آ جائیں۔ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ان کو اس جگہ سے چلے جانے کا حکم دیا۔

۳۵۸۱: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس کے پاس  
پہنچا اور میں نے ان سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے  
بارے میں کیا حکم دیا تھا؟ وہ فرماتے لگیں کہ جس وقت میرے شوہر نے  
مجھ کو تین طلاق دے دیں تو میں ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر  
ہوئی اور رہائش اور خرچہ کا میں نے ان سے مطالبہ کیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے نہ تو مجھ کو کسی قسم کا کوئی خرچہ دلایا اور نہ ہی رہنے کے لئے مکان  
دلایا اور مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر عدت  
گزارنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۸۲: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس سے روایت ہے کہ جس وقت  
میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی تو میں نے اس جگہ سے چلے

جانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے چچا زاد بھائی حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر چلی جاؤ اور تم اسی جگہ پر عدت گزارو۔ یہ بات سن کر اسود نے ان کو نکری ماریں کہ تمہاری ہلاکت ہو جائے تم اس قسم کا فتویٰ کس وجہ سے دے رہی ہو۔ پھر عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم رسول کریمؐ کے اس فرمان مبارک پر دو گواہ پیش کرو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم تو کتاب اللہ کو ایک خاتون کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے اور وہ آیت کریمہ یہ ہے: لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ یعنی تم ان کو ان کے مکان سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی مکانوں سے نکلیں۔ البتہ اگر وہ واضح طور پر برے کام کا ارتکاب کریں تو ان کو مکانوں سے نکال دیا جائے۔

باب: جس عورت کے شوہر کی وفات ہوگئی تو اس کا عدت

کے درمیان مکان سے نکلنا

۳۵۸۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ کو طلاق دی گئی تو انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں چلے جانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ ان کی ایک آدمی سے ملاقات ہوئی تو اس نے ان کو منع کر دیا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باغ میں چلی جاؤ اور تم اس کے پھل توڑو تا کہ تم صدقہ دو اور کوئی نیک کام کرو۔

باب: بائنے کے خرچہ سے متعلق

۳۵۸۴: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس فرماتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی نہ تو اس نے مجھ کو خرچہ دیا اور نہ ہی رہنے کے لئے جگہ دی صرف دس قفیز انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی کے لیے رکھوائے ان میں سے پانچ قفیز تو بھو کے تھے اور پانچ کھجور کے۔ اس بات پر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کام کیا پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم

زُرَيْقٍ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمَرَ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَأَعْتَدِي فِيهِ فَحَصْبَهُ الْأَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تَفْتِي بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللَّهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ.

۱۷۷۰: باب خروج المتوفى عنها

بالنهار

۳۵۸۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَّقْتُ خَالَتَهُ فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى نَخْلِ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَهَاهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اخْرُجِي فَجِدِي نَخْلِكَ لَعَلَّكَ أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا.

۱۷۷۱: باب نفقة البائنة

۳۵۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَفْزَرَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةَ شَعِيرٍ وَخَمْسَةَ تَمْرٍ فَاتَّيْتُ رَسُولَ

اللہ ﷻ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَقَهَا طَلَاقًا بَانِيًا.

۱۷۷۲: بَابُ نَفَقَةِ الْحَامِلِ الْمُبْتَوَاتِ

۳۵۸۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرُو بْنَ عُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسِ ابْنَةِ فَا مَرَّتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْإِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو وَ سَمِعَ بِذَلِكَ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكِنِهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ أَفْتَتْهَا بِذَلِكَ وَأَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَاهَا بِإِنْتِقَالِ حِينَ طَلَقَهَا أَبُو عُمَرُو بْنُ حَفْصِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتِ أَبِي عُمَرُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ وَهِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا فَأَمَرَهَا الْحَرِثُ بْنُ هِشَامٍ وَ عِيَّاشُ ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْحَرِثِ وَ عِيَّاشِ تَسْأَلُهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِي أَمَرَ لَهَا بِهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا عَلَيْنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكِنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فلاں آدمی کے گھر عدت گزارو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے شوہر نے ان کو طلاق بائن دیدی تھی۔

باب: تین طلاق والی حاملہ خاتون کا نان و نفقہ

۳۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت حمنہ بنت قیس کی لڑکی کو تین طلاقیں دے دیں تو ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے مکان سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔ جس وقت حضرت مروان نے یہ بات سنی تو ان کو حکم بھیجا کہ اپنے مکان واپس چلی جائیں اور عدت مکمل ہونے تک وہ اسی جگہ پر رہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ ان کی خالہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت قیس نے ان کو اس طریقہ سے کرنے کا حکم فرمایا۔ ان کا کہنا ہے کہ جس وقت حضرت ابو عمرو بن حفص نے ان کو طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو منتقل ہونے کا حکم فرمایا تھا۔ یہ بات سن کر حضرت مروان نے حضرت قبیسہ بن ذریب کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کا حاکم مقرر فرمایا تو حضرت ابو عمرو بھی ان کے ساتھ ہی ساتھ روانہ ہو گئے اور ان کو انہوں نے ایک طلاق دے دی جو کہ آخری طلاق تھی اس لیے کہ وہ وہ طلاق اس سے قبل دے چکے تھے اور حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عیاش بن ربیعہ کو ان کا خرچہ دینے کا حکم ہوا۔ انہوں نے حضرت حارث رضی اللہ عنہما اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ جو خرچہ میرے شوہر نے میرے واسطے دیا ہے وہ دے دیں۔ وہ دونوں کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہمارے ذمہ اس کا خرچہ لازم نہیں ہے البتہ اگر یہ عورت حمل سے ہوتی تو اس کا نان و نفقہ ہمارے ذمے لازم ہوتا۔ اسی طریقہ سے یہ ہمارے مکان میں بھی ہماری بغیر اجازت نہیں رہ سکتی۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو آپ نے بھی ان دونوں کی تصدیق فرمائی چنانچہ میں نے عرض کیا میں کس جگہ منتقل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا ابن مکتوم کے گھر تم چلی جاؤ یہ وہ ہی نابینا آدمی ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے رسول کریم کا عتاب فرمایا۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں ان کے مکان میں منتقل ہو گئی اور میں اپنے کپڑے (دوپٹہ چادر وغیرہ) گرمی کی وجہ سے اتار دیا کرتی۔ یہاں تک کہ رسول کریم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے میری شادی کر دی۔

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ الْأَعْمَى الَّذِي عَاتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَأَنْتَقَلْتُ عِنْدَهُ فَكُنْتُ أَضَعُ نِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ -

### باب: لفظ قرء سے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

### ۱۷۷۳: باب الإقراء

۳۵۸۶: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حمیش سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے (شدت سے) خون جاری ہونے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی ایک رگ کی وجہ سے ہے یعنی کوئی رگ کھل گئی ہے اسی رگ سے خون آ رہا ہے اس وجہ سے تم اس کا خیال رکھو کہ جس وقت تمہارے قرو (حیض) کے دن آ جائیں تم اس زمانہ میں نماز (روزہ) چھوڑ دیا کرو اور جس وقت وہ (حیض) پورے ہو جائیں تو پاک ہو کر غسل کر لو۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک حیض سے دوسرے حیض کے دوران تم نماز پڑھ لیا کرو۔

۳۵۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاَنْظُرِي إِذَا آتَاكَ قُرُوءُكَ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرُوءُكَ فَلْتَطْهَرِي قَالَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ.

### ایک تحقیق:

واضح رہے کہ حضرت علامہ نسائی رضی اللہ عنہ اس موقع پر لفظ قرو کے شرعی مفہوم کی وضاحت فرما رہے ہیں اور لفظ قرء کے معنی حیض کے ہیں اگرچہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ لفظ قرء کے معنی طہر کے مراد لیتے ہیں۔

### باب: تین طلاق کے بعد حق رجوع منسوخ ہونے سے

### ۱۷۷۴: باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ

### متعلق

### التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

۳۵۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان تین آیات کریمہ: مَا نُنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسَخُهَا یعنی ہم کسی آیت کو اس وقت تک منسوخ نہیں کرتے یا

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا  
 يَزِيدُ التَّحَوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ  
 : مَا نُسَخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُسِيهَا نَاتٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ  
 مِثْلَهَا [البقرة: ۱۰۶] وَقَالَ : وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً  
 مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ ..... [النحل  
 : ۱۰۱] وَقَالَ : يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ  
 أُمُّ الْكِتَابِ [الرعد: ۳۹] فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ  
 الْقُرْآنِ الْقِبْلَةَ وَقَالَ : وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ  
 بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا  
 خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا  
 إِصْلَاحًا [البقرة: ۲۲۸] وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ  
 إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا  
 ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ وَقَالَ : الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فِيمَا سَأَلَ  
 بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ [البقرة: ۲۲۹].

نہیں بھلاتے جس وقت تک کہ اس سے بہتر آیت کریمہ نازل نہیں  
 کرتے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے: وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ ..... اور  
 جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے تبدیل کرتے ہیں پھر  
 ارشاد فرمایا گیا: يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ یعنی خداوند کریم جو چاہتے  
 ہیں باقی رکھتے ہیں اور ان کے پاس اُمّ الکتاب ہے کی تفسیر میں  
 فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں قبلہ کا حکم منسوخ ہوا پھر  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ دُورِ  
 جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر پہلے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق  
 دے دیتا تھا تو وہ شخص اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا  
 تھا۔ چاہے اس نے تین طلاقیں کیوں نہ دی ہوں لیکن پھر اللہ  
 عزوجل نے اس آیت سے اس کو منسوخ فرما دیا وہ آیت ہے:  
 الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فِيمَا سَأَلَ یعنی طلاق صرف دو مرتبہ ہے پھر یا تو اس  
 کو دستور کے مطابق رکھ لیا جائے یا اسے طریقہ کے مطابق اس کو چھوڑ  
 دیا جائے۔

### ۱۷۷۵: باب الرجعة

### باب: طلاق سے رجوع کے بارے میں

۳۵۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
 يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ  
 طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّةً أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا  
 طَهَّرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ  
 فَأَحْتَسَبْتُ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ  
 وَاسْتَحَمَّ.

۳۵۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ کو حیض  
 کی حالت میں طلاق دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو حکم دے دو کہ  
 اس طلاق سے رجوع کر لے اور اگر طلاق ہی دینا چاہتا ہو تو جس وقت  
 وہ حیض سے پاک ہو جائے تو طلاق دے دے راوی کہتے ہیں میں  
 نے حضرت ابن عمرو سے دریافت کیا کیا پہلی والی طلاق بھی شمار کی  
 جائے گی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے شمار نہ کیے جانے کی  
 کیا وجہ ہے؟ پھر دیکھو کہ اگر کوئی عاجز ہو جائے یا حماقت اور بے وقوفی  
 کرے تو کیا وہ طلاق شمار نہیں ہوگی؟

۳۵۸۹: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ  
 آدَمَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

۳۵۸۹: حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ  
 انہوں نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو حضرت

عمر بن الخطابؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ اس طلاق سے رجعت کر لے اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک وہ اس کو نکاح میں رکھے پھر اگر دل چاہے تو طلاق دے دے اور اگر رکھنا چاہے تو رکھ لے کیونکہ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اسی طرح سے طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ یعنی ان کو عدت کے مطابق طلاق دو۔

۳۵۹۰: حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ تو فرماتے اگر اس نے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو ایسی صورت میں رسول کریمؐ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ اس سے رجعت کر لو اور دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اپنے پاس رکھ لے پھر اگر طلاق دینا چاہتا ہو تو اس سے رجعت سے قبل قبل طلاق دیدے لیکن اگر اس نے ایک ہی ساتھ تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس نے اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی بھی بائند ہوگئی۔ (مطلب یہ ہے کہ اب حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کیلئے وہ عورت حلال نہیں رہی)۔

۳۵۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ طلاق سے رجوع کر لیں۔

۳۵۹۲: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جس نے اپنی اہلیہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہو۔ وہ فرمانے لگے کیا تم عبد اللہ بن عمرؓ سے واقف ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: اس نے بھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر بن الخطابؓ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ

وَيَحْيَىٰ بِنِ سَعِيدٍ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ وَ مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ  
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالُوا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ  
امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ  
مُرَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا  
طَهَّرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ  
الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ قَالَ تَعَالَى:  
فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ. [الطلاق: ۱]

۳۵۹۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُنِلَ  
عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَا  
إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا  
حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا  
قَبْلَ أَنْ يَمْسُهَا وَ أَمَا أَنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ  
اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَ بَانَ مِنْكَ  
امْرَأَتُكَ.

۳۵۹۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى مَرْوَزِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ  
سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ  
فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجَعَهَا.

۳۵۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ  
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ اتَّعَرَفْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى  
عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ



فَأَمْرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهَرَ وَلَمْ أَسْمَعُهُ يَزِيدُ عَلَيَّ هَذَا.

۳۵۹۳: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نَبَيْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ ﷻ كَانَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

اس سے رجوع کر لیں اور اسکے پاک ہونے تک اپنے نکاح میں رکھ لے۔ راوی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سے زیادہ نقل نہیں کیا۔

۳۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو طلاق دی اور پھر ان سے رجوع کیا۔

۲۸

## کتاب الخیل والسبوح والرمی

## گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلقہ احادیث

باب: گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی سے متعلق احادیث

۱۷۷۶: باب کتاب الخیل

۳۵۹۳: حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے نزدیک گھوڑوں کی قدر و قیمت ختم ہوگئی ہے انہوں نے اسلحہ رکھ دیا ہے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا تو خاتمہ ہو گیا۔ اس لیے کہ جہاد تو موقوف ہو گیا ہے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک اس کی جانب کر دیا اور فرمایا: یہ لوگ تو جھوٹے ہیں جہاد تو اب ختم ہو گیا ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت تو حق کے لئے ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی۔ اللہ عزوجل لوگوں کے قلوب کو ایمان سے کفر کی جانب پھیر دیں گے اور ان کو قیامت تک (لوگوں) میں سے رزق عنایت فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوگا نیز ان گھوڑوں کی پیشانی میں اللہ عزوجل نے قیامت تک خیر لکھ دیا ہے پھر مجھ کو وحی کے ذریعہ بتلایا گیا ہے کہ جلد میری روح قبض کر لی جائے گی اور تم متفرق جماعتوں میں تقسیم ہو کر میری تابعداری کرو گے نیز آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے (پھر فتنوں کے دور میں) مؤمنین شام میں جمع ہوں گے (اور وہ ان فتنوں سے پاک ہوگا)۔

۳۵۹۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيدَ بْنُ صَالِحِ بْنِ صَبِيحِ الْمُرِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السَّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالُوا كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيَزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَ يَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى تَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُكَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقُرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ.

۳۵۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۵۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا

ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں خیر (اور برکت) تا قیامت لکھ دی گئی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جن کی وجہ سے انسان کو اجر و ثواب ملتا ہے دوسرے وہ ہیں جو کہ انسان کے لئے ستر کا کام دیتے ہیں جہاں تک پہلی قسم کا تعلق ہے تو وہ گھوڑے ہیں جو کہ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے رکھ لیے جاتے ہیں اور ان کے پیٹ میں جو غذا بھی جاتی ہے اس کے عوض اس انسان کے لئے اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے چاہے وہ چرانے کے لئے چراگاہ میں ہی چھوڑے گئے ہیں اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث نقل کی۔

۳۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی نے ارشاد فرمایا: گھوڑے انسان کیلئے اجر و ثواب کا ذریعہ بھی بنتے ہیں اور وہ انسان کیلئے ستر کا کام بھی دیتے ہیں۔ جہاں تک اجر و ثواب کا تعلق ہے تو وہ وہ گھوڑے ہیں کہ جن کو کسی شخص نے جہاد کرنے کیلئے رکھا ہو اور ان کو چرانے کیلئے رکھا ہو اور ان کے چرانے کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں چھوڑتے ہوئے ایک لمبی رسی سے باندھے چنانچہ وہ اس لمبی رسی کی وجہ سے جس قدر فاصلہ تک جا کر گھاس کھائیں گے تو اسی قدر اس آدمی کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے پھر اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک یا دو اونچی جگہ پر چڑھے گا تو اسکے ہر ایک قدم دوسری روایت ہے اور اس پر نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اگر وہ کسی نہر سے گذریں گے اور وہاں سے وہ پانی پی لیں گے حالانکہ انکے مالک کا ارادہ ان کو وہاں سے پانی پلانے کا نہیں تھا جب بھی اس کیلئے نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے اس قسم کے گھوڑے رکھنا انسان کیلئے اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے پھر اگر کوئی شخص تجارت اور کاروبار کرنے کیلئے اور سواری سے بچنے کیلئے گھوڑے رکھتا ہے اور وہ ان کی زکوٰۃ نکالتا ہے تو ایسے شخص کیلئے گھوڑوں کا رکھنا درست ہے اور وہ اس کیلئے ستر کا کام دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص ریا کاری، فخر یا اہل اسلام کے ساتھ عداوت کی وجہ سے گھوڑے رکھتا ہے (یعنی پالتا

مَحْبُوبٌ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ يَعْنِي الْفَرَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فِيهِ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي تَحْتَسِبُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تَغِيْبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيْبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ وَلَوْ عَرَّضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثُ

۳۵۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثُ ابْنُ مِنْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طَبَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَبَلِهَا ذَلِكَ فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهُمَا وَفِي حَدِيثِ الْخَرِثِ وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ فِيهِ لَهُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيًّا وَتَعَقُّفًا وَلَمْ يُنَسَّ حَقَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فِيهِ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَحَرًّا وَرِبَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيهِ عَلَى ذَلِكَ وَزْرٌ وَسِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ

فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ لَأَيَّةُ الْجَامِعَةِ الْفَارِزَةِ: فَمَنْ يَعْمَلْ  
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا  
يَرَهُ۔

[الزلزلة: ۷، ۸]۔

ہے) تو اس کو اس پر گناہ ہوتا ہے راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی سے  
گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:  
ان کے بارے میں مجھ پر کسی قسم کی کوئی وحی نہیں نازل ہوئی البتہ  
ایک ایسی منفرد اور جامع آیت ضرور ہے کہ جس میں تمام خیر اور شر  
داخل ہیں (اور وہ آیت: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ هَبٍ خَيْرًا يَرَهُ)۔

باب: گھوڑوں سے محبت رکھنا

۳۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی چیز سے  
محبت نہیں تھی۔

۱۷۷۷: باب حُبِّ الْخَيْلِ

۳۵۹۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي  
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي  
عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواتین سے محبت کرنا (کا مفہوم):

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کے حقوق کی طرف خاص خیال فرماتے اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ  
مراعات اور حسن سلوک کا حکم فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس کا عملی نمونہ ہے۔

باب: کونسے رنگ کا گھوڑا عمدہ ہوتا ہے؟

۳۵۹۸: حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم نے  
ارشاد فرمایا: تم لوگ (بچوں کے نام) انبیاء کے نام پر رکھو اور اللہ کے  
نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ عبد الرحمن ہیں نیز تم  
لوگ گھوڑے رکھا (پالا) کرو اور انکی پیشانی اور رانوں پر ہاتھ پھیرا  
کرو اگر تم ان پر سوار ہو تو خدا کے دین کی سر بلندی کیلئے سوار ہو کرو  
نہ کہ دور جاہلیت کی انتقام لینے کیلئے (جیسا کہ عرب کی عادت تھی)  
اگر تم جس وقت گھوڑے لے لو تو کمیت (یعنی جس کا رنگ سرخ اور  
سیاہ کے درمیان ہو) اور اسکی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا لال رنگ  
کے ہوں جسکی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں یا پھر سیاہ رنگ کا لو  
کہ جس کی پیشانی اور جسکے چاروں پاؤں سفید ہوں۔

۱۷۷۸: باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِبِّةِ الْخَيْلِ

۳۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَحْمَدَ الْبَزَّازُ هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الْطَّالِقَانِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ الْإَنْصَارِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ  
شَيْبٍ عَنْ أَبِي وَهَبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَارْتَبَطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا  
بِنَوَاصِيهَا وَ أَكْفَالِهَا وَ قَلْدُوهَا وَ لَا تُقَلِّدُوهَا  
الْأُوتَارَ وَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرٍ  
أَعْرَ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمٍ أَعْرَ مُحَجَّلٍ.

۱۷۷۹: باب الشِّكَاكِ فِي

باب: اس قسم کے گھوڑوں کے بارے میں کہ جس کے

## الْخَيْلُ

۳۵۹۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَأَبَانَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَأَبَانَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَاللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ.

تین پاؤں سفید اور ایک پاؤں دوسرے رنگ کا ہو  
۳۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے گھوڑے پسند نہیں فرماتے تھے کہ جس کے تین پاؤں سفید اور ایک کسی دوسرے رنگ کا ہو یا ایک سفید اور تین دوسرے رنگ کے ہوں۔

۳۶۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ أَنْ تَكُونَ ثَلَاثُ قَوَائِمٍ مُحَجَّلَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةٌ أَوْ تَكُونَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةٌ وَرَجُلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَيْسَ يَكُونُ الشِّكَالُ إِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُونُ فِي الْيَدِ.

۳۶۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شikal گھوڑا پسند نہیں فرماتے تھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں شikal اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا نہ ہو یا ایک پاؤں سفید ہو اور باقی تین سفید نہ ہوں نیز شikal ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔

## باب شَوْمِ الْخَيْلِ

۳۶۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشُّومُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرَاةِ وَالْفَرَسِ وَالذَّارِ.

باب: گھوڑوں میں نحوست سے متعلق  
۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت، گھوڑے اور مکان میں۔

## تین چیزوں میں نحوست:

مذکورہ بالا تین چیزوں میں نحوست سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے کی نحوست تو یہ ہوئی کہ گھوڑا موجود ہے لیکن اس پر جہاد نہ کیا جائے اور بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ عورت بانجھ ہو اور اس میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو اور مکان کی نحوست سے مراد یہ ہے کہ مکان تنگ اور تاریک ہو یا اس کے پڑوسی خراب اور برے ہوں۔

۳۶۰۲: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۳۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے مکان میں عورت اور گھوڑے میں۔

حَمْرَةَ وَسَالِمَ ابْنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشُّومُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ .  
۳۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ إِنْ تَكُ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ .

## ۱۷۸۱: باب بَرَكَةِ الْخَيْلِ

۳۶۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ  
أَنَسَاحَ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ .

## ۱۷۸۲: باب قُتِلَ نَاصِيَةٌ

## الْفَرَسِ

۳۶۰۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ  
وَيَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ .

۳۶۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ

۳۶۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نحوست (نام کی چیز) کسی شے میں ہے تو عورت، مکان اور گھوڑے میں ہے۔

## باب: گھوڑوں کی برکت سے متعلق

۳۶۰۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

## باب: گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو (ہاتھوں سے)

## بٹنے سے متعلق

۳۶۰۵: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو انگلیوں سے گھوڑے کی پیشانی (کے بالوں) کو بل دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں تاقیامت خیر و برکت لکھ دی گئی ہے اور وہ اجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تاقیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تاقیامت خیر لکھ دی گئی

ہے۔

۳۶۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

۳۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر لکھ دی گئی ہے۔

### باب: گھوڑے کو تربیت دینے سے متعلق

۳۶۱۱: حضرت خالد بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ جس وقت میرے پاس سے گذرتے تھے تو فرماتے اے خالد! آؤ ہم دونوں تیر اندازی کریں۔ میں نے ایک دن آنے میں تاخیر کر دی تو وہ فرمانے لگے کہ خالد تم آ جاؤ میں تم کو نبی کا فرمان سنا تا ہوں۔ چنانچہ میں انکے پاس آیا تو کہنے لگے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک تو اس کا بنانے والا جس کی نیت تیر کے بنانے سے خیر اور بھلائی کی اور دوسرا اسکو پھینکنے والا اور تیسرا اس تیر کو دینے والا۔ پس تم لوگ تیر اندازی کرو اور (گھوڑے پر) سواری کیا کرو پھر میرے نزدیک تیر اندازی، گھوڑ سواری سے بہتر ہے اور تین قسم کے کھیل کے علاوہ

مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۳۶۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

۳۶۱۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

### ۱۷۸۳: باب تأديب الرجل فرسه

۳۶۱۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَامٍ الْإِدْمَشَقِيُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عَقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمْرُبِي فَيَقُولُ يَا خَالِدُ احْرُجْ بِنَا نَرِمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأَتْ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أَخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ إِلَى الْجَنَّةِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَ مُنْبَلَّهُ وَ

کوئی کھیل کھیلنا درست نہیں ہے ایک تو کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا (یعنی تفریح کرنا) اور تیسرے تیر کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا اور اسکے علاوہ جس کسی شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دیا تو دراصل اس نے نعمت خداوندی کی ناشکری کی بشرطیکہ اس نے اس کو ناشکری کی وجہ سے چھوڑا ہو۔

### باب: گھوڑے کی دُعا

۳۶۱۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی اعلیٰ قسم کا گھوڑا جو کہ جہاد کے لیے رکھا گیا ہو اس قسم کا نہیں اس کو سحری کے وقت دو دعائیں کرنے کی اجازت نہ دی جاتی ہو ایک یہ کہ ایک خدا مجھ کو انسانوں میں سے جس کسی کے سپرد کرے اور جس کو تو مجھ کو عنایت کرے اس کے نزدیک اس سے اہل و مال میں سے سب سے زیادہ عزیز کر دے۔

باب: گھوڑیوں کو نخر پیدا کرانے کے لیے گدھوں سے

### جھتی کرانے کے گناہ سے متعلق

۳۶۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نخر بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چھوڑ دیں گے تو یہ نخر پیدا ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جو کہ گھوڑوں کے فائدوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۳۶۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کیا رسول کریم نماز ظہر اور نماز عصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا ہو سکتا ہے کہ دل میں وہ پڑھتے ہوں۔ انہوں نے فرمایا تمہارا

ارموا و اركبوا وان ترموا احب الي من ان تركبوا و ليس اللهو الا في ثلاثة تاديب الرجل فرسه و ملاعبته امراته و رميته بقوسه و نبليه و من ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة كفرها او قال كفر بها.

### ۱۷۸۴: باب دَعْوَةِ الْخَيْلِ

۳۶۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَنبَانَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا تُوذِنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوْلَتْنِي مَنْ خَوْلَتْنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجِعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ مَالِهِ وَأَهْلِهِ إِلَيْهِ.

### ۱۷۸۵: باب التَّشْدِيدِ فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ

### عَلَى الْخَيْلِ

۳۶۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَغْلَةً فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيُّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

۳۶۱۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ



جسم اور چہرہ پھیل جائے یہ تو تم نے پہلے سے بھی بری (اور غلط) بات کہہ دی ہے۔ اس لیے کہ رسول کریم ایک بندے (اور ایک انسان تھے) اللہ عزوجل نے آپ کو جس بات کا حکم فرمایا آپ نے اس کو پہنچا دیا اور خدا کی قسم رسول کریم نے ہم اہل بیت کیلئے تین چیز کے علاوہ کوئی خاص بات نہیں فرمائی۔ آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ تم اچھی طرح سے وضو کرو اور تم صدقہ خیرات کی شے نہ کھایا کرو اور گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کرو۔

وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ حَمْسًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ أَمْرِهِ اللَّهُ تَعَالَى بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللَّهُ مَا اخْتَصَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةٍ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُزِيَّ الْحُمْرَ عَلَى الْخَيْلِ.

باب: گھوڑوں کو چارہ کھلانے کے ثواب سے متعلق

۳۶۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں دعویٰ کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا پیشاب اور لید کرنا تمام کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے۔

۱۷۸۶: باب علف الخيل

۳۶۱۵: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ الْمُقْبِرِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ احْتَسَبَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِيقًا لَوَعْدِ اللَّهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيئُهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْتُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ.

باب: غیر مضمّر گھوڑوں کی گھڑ دوڑ

۳۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ دوڑ میں گھوڑوں کو (مقام) حیفاء سے روانہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی (دوڑنے کی حد) ثنیۃ الوداع (نامی جگہ) تک مقرر فرمائی پھر اسی طریقہ سے غیر مضمّر گھوڑوں کو روانہ فرمایا تو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑایا۔

۱۷۸۷: باب غایة السبق للتي لم تضمّر

۳۶۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسَلُهَا مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثِنْتَةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

”مضمّر“ گھوڑے:

شریعت کی اصطلاح میں ”مضمّر“ ان قسم کے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جو کہ اچھی طرح خوب کھلا کر موٹے تازے کر دیئے جائیں پھر ان گھوڑوں کو کپڑا اوڑھا کر کسی جگہ بند کر دیا جائے تاکہ پسینہ آ کر وہ دبے پتلے ہو جائیں اور گوشت کم ہو جائے پھر وہ گھوڑے اچھی طرح سے دوڑ سکیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حیفاء سے مراد ایک جگہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے کچھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس جگہ سے ثنیۃ الوداع نامی جگہ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ثنیۃ الوداع مدینہ منورہ کے نزدیک وہ جگہ ہے جہاں سے کہ مسافروں کو رخصت کیا جاتا تھا۔

## ۱۷۸۸: باب اِضْمَارِ الْخَيْلِ

۳۶۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا ثِنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا.

باب: گھوڑوں کو دوڑنے کے لیے تیار کرنے سے متعلق  
۳۶۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمّر گھوڑے کو حیف سے لے کر ثنیۃ الوداع تک دوڑنے کا حکم فرمایا پھر غیر مضمّر گھوڑوں کے درمیان مقابلہ کرایا تو ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنی زریق تک دوڑانے کا حکم فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی گھوڑ دوڑ میں شامل تھے۔

## ۱۷۸۹: باب السَّبَقِ

۳۶۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلِ أَوْ حَافِرٍ أَوْ خُفٍّ.

۳۶۱۹: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلِ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ.

باب: شرط کے مال لینے سے متعلق  
۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیر اندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔  
۳۶۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرط کا مال لینا صرف تین چیزوں میں جائز ہے تیر اندازی میں یا اونٹ اور گھوڑوں کی دوڑ میں۔

۳۶۲۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مَوْلَى الْجُنْدَعِيِّينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَجِلُّ سَبَقٌ إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ.

۳۶۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بازی اور شرط کا مال لینا صرف گھوڑ دوڑ یا اونٹ کی دوڑ میں جائز ہے۔

۳۶۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسَبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقَتْ

۳۶۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عضبانامی اونٹنی تھی۔ وہ (شدید محبت کے باوجود) ہارتی نہیں تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی شخص ایک قعود (اونٹ) پر حاضر ہوا اور وہ شخص اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو نبی نے لوگوں کے چہروں کے تاثرات دیکھے۔

الْعُضْبَاءَ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفَعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ.

۳۶۲۲ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحَكِيمِ مَوْلَى لَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِيٍّ.

۱۷۹۰: باب الْجَلْبُ

۳۶۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۷۹۱: باب الْجَنْبُ

۳۶۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ.

۳۶۲۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَانَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَةً فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللَّهُ.

جَلْبُ اور جَنْبُ کیا ہے؟

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اعضاء (اوثنی تو) ہار گئی۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل دنیا کی ہر ایک بلندی والی چیز کو رسوا کرتے ہیں۔ ۳۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شرط اور بازی لگانا صرف دو چیزوں میں جائز ہے گھوڑے اور اونٹوں کی دوڑ میں۔

باب: جلب کے بارے میں

۳۶۲۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے اور نہ شغار ہے پھر جس شخص نے لوٹ مار کی تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

باب: جنب سے متعلق حدیث

۳۶۲۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے اور نہ شغار ہے۔

۳۶۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک دیہاتی شخص سے مقابلہ فرمایا تو وہ شخص جیت گیا۔ گویا کہ یہ بات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناگوار گذری اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کے ذمہ حق ہے کہ جس وقت کوئی چیز از خود سر بلند ہونے لگ جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس کو گھٹا دیتے ہیں۔

گھوڑوں کی دوڑ میں جلب کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑ سوار کسی شخص کو اپنے گھوڑے کے پیچھے بھاگنے اور اس کو تیز بھاگانے کے لیے اٹنے اور جھڑکنے پر مقرر کر دے تاکہ وہ شخص گھڑ دوڑ میں جیت جائے شرعاً یہ ناجائز ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں مذکور

جب سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے سوار اپنے گھوڑا کے ساتھ ایک دوسرا گھوڑا بھی رکھے تاکہ جس وقت سواری والا گھوڑا (دوڑانے کی وجہ سے) تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے شرعاً یہ بھی ناجائز ہے اور اصطلاح شریعت میں شغار اس کو کہتے ہیں کوئی شخص اپنی لڑکی یا بہن کی اس شخص سے شادی کر دے اور مہر کوئی مقرر نہ ہو بلکہ مذکورہ ایک دوسرے کا نکاح ہی مہر کے عوض ہو۔ الگ سے کچھ مال وغیرہ مہر نہ مقرر ہو۔

۱۷۹۲: باب سُهْمَانِ

باب: مالِ غنیمت میں سے گھوڑوں کے حصہ کے

الْخَيْلِ

بارے میں

۳۶۲۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تو چار حصے دے دیئے۔ ایک تو ان کے لئے اور ایک رشتہ داروں کے لئے یعنی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے لئے اور دو حصے گھوڑوں کے واسطے۔

۳۶۲۶: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمَّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

(۲۹)

## کِتَابُ الْإِحْبَاسِ

## راہِ الہی میں وقف سے متعلقہ احادیث

۳۶۲۷: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو دینار چھوڑے نہ درہم اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور نہ باندیاں چھوڑی البتہ آپ نے ایک سفید خچر کہ جس پر آپ سوار ہوتے تھے وہ چھوڑا اور آپ نے ہتھیار اور زمین جو کہ راہِ خدا میں وقف کردی تھیں وہ چھوڑے۔ حضرت قتیبہ نے دوسری مرتبہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشیاء صدقہ کردی تھیں۔

۳۶۲۸: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ سفید خچر ہتھیاروں اور زمین کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑا وہ زمین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرات کر دی تھی۔

۳۶۲۹: حضرت عمرو بن حارث سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماسوا خچر ہتھیار اور زمین کے کچھ نہیں چھوڑا تھا (ترکہ میں) اور باقی تمام کچھ صدقہ کر گئے۔

۳۶۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَعَلْتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِي سَبِيلَ اللَّهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى صَدَقَةٌ.

۳۶۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعَلْتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةٌ.

۳۶۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْخَنَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ إِلَّا بَعَلْتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةٌ.

باب: وقف کرنے کے طریقے اور زیر نظر حدیث میں

۱۷۹۴: باب الإحْبَاسِ كَيْفَ يُكْتَبُ

الْحَبْسُ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ

فِي خَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

۳۶۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْرٍ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالصَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَ يُطْعِمَ.

۳۶۳۱: أَخْبَرَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۶۳۲: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ

راویوں کے اختلاف

کابیان

۳۶۳۰: حضرت ابن عمرؓ اپنے والد ماجد حضرت عمرؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھ کو خیبر میں سے کچھ زمین ملی تو میں ایک روز خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی چیز ملی ہے یعنی ایسی زمین ملی ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ مال آج تک حاصل نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو صدقہ کر دو۔ اس پر میں نے اس کو اس طرح سے خیرات کر دیا کہ نہ تو یہ فروخت ہو سکتی ہے اور نہ ہبہ کی جا سکتی ہے بلکہ اسکو فقیروں، رشتہ داروں، غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرانے اور کمزور افراد کی امداد کرنے اور مسافروں کی ضروریات کیلئے خرچہ کیا جائے اسکے علاوہ اسکے متولی کو بھی اس میں سے کھانے (استعمال) کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ معروف مقدار (جس کو گراں نہ سمجھا جائے) اس قدر کھائے نہ کہ مال دولت اکٹھا کرنے کیلئے بلکہ اس میں سے لوگوں کو کھلائے۔

۳۶۳۱: حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ حدیث نقل کرتے ہیں جس کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۳۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو اس قسم کی زمین ملی ہے کہ آج تک اس قدر پسندیدہ مال مجھ کو حاصل نہیں ہوا۔ آپؐ اس کے بارے میں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر تمہارا دل چاہے تو وہ زمین اپنے پاس رکھ لو اور اس کے منافع کو تم صدقہ خیرات کر دو اس بات پر حضرت عمرؓ نے اس زمین کے منافع کو اس طریقہ سے صدقہ فرمادیئے کہ وہ زمین نہ تو فروخت کی جا سکتی تھی اور نہ ہی وہ ہبہ کی جا سکتی تھی

اور نہ وہ وراثت میں کسی کو تقسیم کی جاسکتی تھی بلکہ اس کو غربا، فقراء، رشتہ داروں اور غلاموں وغیرہ کو آزاد کرانے، مہمان کا اعزاز کرنے اور راہ خدا میں دینے اور مسافر کی مدد کرنے میں خرچ کیا جائے۔ اس

طریقہ سے اگر اس وقف کا ناظم بھی عرف کے مطابق مقدار میں اس میں سے کچھ کھائے پیے یا اپنے کسی دوست وغیرہ کو کھلا دے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس میں سے دولت اکٹھا نہ کرنے لگ جائے۔

۳۶۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ وَأَبَانَا حَمِيدُ ابْنِ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ فِيهَا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتُ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيَّ أَنَّهُ لَا تَبَاعَ وَلَا تَوْهَبُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ اللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ.

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعینہ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اس کی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں استعمال کیا گیا اور متولی اس میں سے عزیز و اقرباء کو کھلا سکتا ہے لیکن اس کے استعمال میں متمول ہی نہ ہو جائے۔

۳۶۳۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمَرُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تَبَاعَ وَلَا تَوْهَبَ وَلَا تَوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيَّ الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَىٰ وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَيَّ مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقَهُ غَيْرَ

۳۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک زمین ملی عمر فاروق کو۔ آپ نبی کے پاس مشورہ کی غرض سے آئے (اس زمین کی بابت) اور کہنے لگے کہ نبی کریم میرے حصے میں ایک ایسی زمین آئی کہ اس سے بہتر اور عمدہ مال مجھے کبھی میسر نہیں آیا۔ آپ اب کیا فرماتے ہیں اسکے بارے میں؟ آپ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اور صدقہ کیا کر آمدنی کو اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعینہ یہی عمل کیا۔ یعنی نہ تو یہ زمین بیچی گئی اور نہ بخشش کی گئی اور اسکی آمدن کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں کو آزاد کروانے میں اور اللہ عزوجل کی راہ میں اور مسافروں و مہمانوں کے خرچ میں اور مسکینوں





مال کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی اصل اپنے پاس رکھو اور اس کا نفع راہ خدا میں وقف کر دو۔

اللہ بنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْضٍ لِي بِشَمْعٍ قَالَ أَحْسِبُ أَصْلَهَا وَسَبَلَ ثَمَرَتَهَا.

### باب: مسجد کے لئے وقف سے متعلق

### ۱۷۹۶: باب وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

۳۶۳۹: حضرت حصین بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن جاوان سے دریافت کیا کہ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کا ساتھ چھوڑ دینے کی کیا وجہ ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ میں نے حضرت احنف کو نقل کرتے ہوئے سنا کہ جس وقت میں حج کے لئے جانے کے وقت مدینہ منورہ حاضر ہوا تو ابھی ہم لوگ اپنی قیام کرنے کی جگہ سامان اتارتے تھے کہ ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں اور کچھ وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ لوگ مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ ان کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں وہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔ اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے چنانچہ جس وقت میں وہاں پر پہنچا تو کہنے لگے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے انہوں نے زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ٹھہر جاؤ میں دیکھ لوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کیا بات فرما رہے ہیں؟ انہوں نے آ کر دریافت کیا کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے۔ کہ کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو کوئی فلاں مر بد خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمائے گا۔ چنانچہ میں نے وہ مر بد خرید لیا اور میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو ہماری مسجد میں شامل کر

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ أَبَانَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذَلِكَ إِنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتَرَاكَ الْأَحْنَفُ ابْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى ابْنِ قَيْسٍ فَقَالَ قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَاطْلَعْتُ فَإِذَا يَعْنِي النَّاسَ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفْرٌ فَعَوَّدُ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَدْ جَاءَ قَالَ فَجَاءَ وَ عَلَيْهِ مُلِيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ أَهْلُنَا عَلِيُّ أَهْلُنَا الزُّبَيْرُ أَهْلُنَا طَلْحَةُ أَهْلُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَانْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فَلَانَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فَلَانَ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَانْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بَنَرَ رُومَةَ

عَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ ابْتَعْتُ بِنْتِ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَانْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزِ الْعُسْرَةَ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

دو۔ تم کو اس کا ثواب مل جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے کہ کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادیں گے۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رومہ کا کنواں خرید لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا اجر و ثواب مل جائے گا۔

پھر پوچھا: میں نے ایسا کیا یا نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمانے لگے کہ میں تم کو اسی اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص غزوہ تبوک کیلئے لشکر کو سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔ میں نے ان کی ہر ایک چیز کا انتظام کر دیا یہاں تک کہ ان کو کسی رسی یا ٹکیل تک کی ضرورت نہ رہی۔ وہ فرمانے لگے اے خدا! تو گواہ رہنا اے خدا! تو گواہ رہنا (تین مرتبہ فرمایا)۔

### مر بد کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مر بد اس جگہ کو کہا جاتا ہے کہ جس جگہ کھجوریں خشک کرنے کے لئے رکھ دی جاتی ہیں اور مذکورہ جگہ مسجد کی توسیع کرنے کے لئے مسجد کے ساتھ یعنی مسجد سے ملحق تھی اور مسجد کی توسیع کرنے کے لئے اس جگہ کو مسجد میں شامل کرنا ضروری تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو خریدنے کے لئے ترغیب دی اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسے اور بھلائی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس میں بھی سب سے سبقت لے گئے۔

۳۶۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حَجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ آتَانَا ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ

۳۶۴۰: حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لئے نکلے تو ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہم لوگ اپنے ٹھہرنے کے مقام پر سامان اتارنے لگے تو کوئی آدمی آیا اور وہ عرض کرنے لگا کہ لوگ گھبرائے ہوئے مسجد میں اکٹھا ہو رہے ہیں ہم لوگ بھی پہنچ گئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ کچھ حضرات کے چاروں طرف اکٹھا ہو رہے ہیں جو کہ مسجد کے درمیان میں ہیں وہ حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہم تھے۔ اس دوران عثمان بن عفانؓ رضی اللہ عنہ بھی ایک زرد رنگ کی چادر سے سر

وَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَانَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهْلُنَا عَلِيٌّ أَهْلُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْلُنَا الزُّبَيْرُ أَهْلُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّاعُ مِرْبَدَ بِنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَإِتَّبَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ أَلْفًا قَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَّاعُ بِنِي رُوْمَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَإِتَّبَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا قَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَ أَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَإِنشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ حَبَّرَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْصِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَحَبَّرْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَخِطَامًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ

ڈھکے ہوئے تشریف لائے اور دریافت کیا کیا حضرت علیؑ حضرت زبیر اور حضرت سعدؓ اس جگہ موجود ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تم کو اس اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے کہ کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو کوئی فلاں لوگوں کا مرید خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا۔ میں نے اس کو ۲۵ یا ۲۰ ہزار میں خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتلایا تو آپؐ نے فرمایا اس کو تم لوگوں کی مسجد میں شامل کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے کہ میں تم کو خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کہ کیا تم کو اس کا علم ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرمادے گا اور میں نے اس کو اس قدر رقم ادا کر کے خریدا اور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اس کو خریدا لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لئے وقف کر دو تم کو اس کا ثواب ملے گا۔ وہ فرمانے لگے جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم کو اس خدا کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے کیا تم کو علم ہے کہ رسول کریمؐ نے لوگوں کے چہروں کی جانب ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی ان کو (جہاد کرنے کے واسطے) سامان مہیا کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی بخشش فرما دیں گے (مراد غزوہ تبوک) چنانچہ میں نے ان کو ہر ایک چیز مہیا کی یہاں تک کہ وہ تکمیل یارسی (یعنی معمولی سے معمولی شے) تک کیلئے محتاج نہ رہے۔ وہ کہنے لگ گئے کہ اے خدا تو گواہ ہے اس پر عثمانؓ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا! اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

۳۶۴۱: حضرت شمامہ بن حزن قشیری بیان فرماتے ہیں کہ جس وقت

۳۶۴۱: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ

بُنْ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ  
 بِالْحَرَبِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ  
 شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُمَانُ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ  
 تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ  
 الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعَذَّبُ غَيْرَ بئرِ رُوْمَةَ  
 فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بئرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ  
 دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا  
 مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ  
 الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ  
 تَمْنَعُونِي مِنَ الشَّرْبِ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ  
 الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ  
 وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَيُّ جَيْشِ الْعُسْرَةِ  
 مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ  
 وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ  
 بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي  
 فَرِذْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ  
 رَكَعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ  
 وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى نَبِيرٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ  
 وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَآنَا فَتَحَرَكَ الْجَبَلُ  
 فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ  
 وَقَالَ اسْكُنْ نَبِيرٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ

عثمان چھت پر چڑھ گئے تو میں اس جگہ موجود تھا۔ انہوں نے فرمایا  
 اے لوگو! میں تم کو اللہ اور مذہب اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا  
 ہوں کہ کیا تم کو علم ہے کہ جس وقت نبی مدینہ تشریف لائے تو اس جگہ  
 بئر رومہ کے علاوہ بیٹھا پانی کسی جگہ پر موجود نہیں تھا۔ چنانچہ رسول  
 کریم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے  
 وقف کر دے گا تو اس کو جنت میں بہترین بدلہ عطا کیا جائے گا۔ اس  
 پر میں نے اس کو خالص اپنے مال سے خرید اور اس کو مسلمانوں کیلئے  
 وقف کر دیا اور تم لوگ آج مجھ کو یہی پانی پینے سے روک رہے ہو؟  
 سمندر کا پانی پینے پر مقرر کر رہے ہو۔ یہ بات سن کر لوگ کہنے لگے کہ  
 جی ہاں اے خدا تو گواہ ہے۔ فرمانے لگے میں تم لوگوں کو اللہ اور  
 اسلام کا واسطہ دے کر یہ بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگ اس  
 بات سے واقف ہو کہ میں نے اپنے ذاتی مال سے غزوہ تبوک کے  
 لئے لشکر سجایا تھا اس پر وہ کہنے لگے کہ جی ہاں۔ اے خدا تو گواہ ہے۔  
 فرمانے لگے کہ میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں  
 کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف ہو کہ جس وقت مسجد تنگ پڑ گئی تو  
 رسول کریم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فلاں لوگوں کی زمین خرید کر اس کو  
 مسجد میں شامل اور داخل کر دے گا تو اس کو جنت میں زیادہ عمدہ صلہ  
 عطا کیا جائے گا۔ میں نے اس کو ذاتی مال و دولت سے خرید کر مسجد  
 میں شامل کر دیا اور آج تم لوگ مجھ کو اسی مسجد میں دو رکعت نماز ادا  
 کرنے سے منع کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ جی ہاں خدا تو اس کا گواہ  
 ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ لوگو! میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر  
 معلوم کرتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے ایک مرتبہ رسول کریم مکہ مکرمہ کے  
 شبیر نامی پہاڑ پر کھڑے تھے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور میں بھی  
 آپ کے ساتھ تھا۔ اچانک پہاڑ میں حرکت ہوئی تو رسول کریم نے  
 اس کو ٹھوکر مار کر فرمایا اے (پہاڑ) شبیر تم ٹھہر جاؤ تم پر ایک نبی ایک

وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا  
لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِي أَنِّي شَهِيدٌ.

۳۶۳۲: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ  
يُونُسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ  
حَصَرُوهُ فَقَالَ أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ  
اهْتَرَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ  
إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ وَأَنَا مَعَهُ فَأَنْتَشِدُ لَهُ  
رَجُلًا ثُمَّ قَالَ أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ  
هَذِهِ يَدُ اللَّهِ وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا ثُمَّ  
قَالَ أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ العُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ  
نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي  
فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ  
العُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ  
نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَأَنْتَشِدُ لَهُ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ  
أُنشِدُ بِاللَّهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَزِيدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ  
بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتَهُ مِنْ مَالِي فَأَنْتَشِدُ لَهُ

صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ بات سن کر کہنے لگے کہ جی ہاں اللہ  
عزوجل اس سے واقف ہے۔ اس بات پر عثمانؓ نے فرمایا: اللہ اکبر  
ان لوگوں نے گواہی دیدی ان لوگوں نے گواہی دیدی ان لوگوں  
نے گواہی دے دی اور خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم میں شہید ہوں۔

۳۶۳۲: حضرت سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جس وقت  
لوگوں نے عثمانؓ کو قید خانہ میں ڈال دیا تو وہ اوپر چڑھ گئے اور  
انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے اللہ  
عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگوں میں سے  
کوئی ایسا شخص ہے جس نے کہ پہاڑ کے حرکت میں آنے پر رسول  
کریمؐ کو ٹھوک مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ اے پہاڑ!  
تو اسی جگہ ٹھہر جا۔ تیرے اوپر ایک نبی صدیق اور دو شہید کے علاوہ  
کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اس پر کچھ  
لوگوں نے ان آیات کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں اللہ  
عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی اس قسم کا شخص  
آج ہے جس نے کہ بیعت رضوان پر رسول کریمؐ کو یہ ارشاد فرماتے  
ہوئے سنا ہو کہ یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اس پر  
کچھ لوگوں نے عثمانؓ کے فرمان کی تائید کی اور اس کی تصدیق کی  
پھر انہوں نے فرمایا: میں اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر معلوم کرنا چاہتا  
ہوں کہ کیا کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس نے غزوہ تبوک کے موقعہ  
پر رسول کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ہے جو کہ قبول ہونے  
والا مال صدقہ میں دیتا ہے؟ اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے  
آدھے لشکر کو آراستہ کیا اس پر بھی لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔  
انہوں نے پھر فرمایا میں خدا کا واسطہ دے کر معلوم کرتا ہوں کہ کیا کوئی  
ایسا شخص بھی ہے کہ جو اس مسجد میں جنت کے مکان کے بدلہ تو سبغ  
کرتا ہے اس بات پر میں نے اپنے ذاتی مال سے وہ زمین خریدی۔

رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدْ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رُومَةَ تَبَاعُ  
فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبْحَثُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ  
فَأَنْتَشُدَ لَهُ رِجَالٌ.

اس بات پر لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔ انہوں نے پھر فرمایا: میں  
اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا کوئی اس قسم کا شخص  
موجود ہے جس نے کہ بئر رومہ کے کنویں کی فروخت کا مشاہدہ کیا ہو  
جس کو میں نے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسافروں کے لئے وقف  
کر دیا تھا اس بات پر بھی کچھ لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

۳۶۴۳: حضرت ابو عبد الرحمن اسلمی سے روایت ہے کہ جب حضرت  
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محصور کئے گئے اپنے گھر میں تو گھر کے  
ارد گرد جمع ہو گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھانک کر  
دیکھا اور اس کے بعد بیان کیا ابو عبد الرحمن نے وہی حدیث جو کہ  
ابھی اوپر گزری۔

۱۳۶۴۳ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ  
بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ  
بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
السَّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ  
حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۳۰

## کتاب الوصایا

## وصیتوں سے متعلقہ احادیث

۱۷۹۷: باب الْكِرَاهِيَةِ فِي تَأْخِيرِ

الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کرنے میں دیر کرنا

مکروہ ہے

۳۶۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبٌ شَهِيدٌ تَحْسَبُ الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

۳۶۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کونسے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس حالت میں خیرات دینا کہ تم تندرست ہو اور مال دولت کا لالچ تمہارے دل میں ہو اور تم غربت اور فاقہ سے ڈرتے ہو اور تم زندگی کی توقع رکھتے ہو یہ نہیں کہ جان کے حلق میں آنے کا انتظار کرتے رہو اور اس وقت تم کہنے لگو: اس قدر فلاں کا حصہ ہے اور اس قدر فلاں کا (وہ تو وراثتاً ہوگا ہی)۔

۳۶۳۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِمَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالَهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِمَّنْ أَحَدٌ إِلَّا مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَا لَكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالٌ

۳۶۳۵: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جس کو اپنے وارث کی دولت اپنے مال دولت سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس قسم کا تو کوئی شخص نہیں ہے ہر آدمی کے نزدیک اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ اس بات پر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم یہ بات جان لو کہ تم میں سے کوئی شخص اس قسم کا نہیں ہے کہ جس کے نزدیک اس کے وارث کی دولت اس کی اپنی دولت سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ اس وجہ سے

وَارِثِكَ مَا آخَرْتُ.

تمہاری دولت وہی ہے جو کہ تم نے خیرات کر دیا اور جو تم نے چھوڑ دیا وہ تو تمہارے ورثہ کی ملکیت ہے۔

۳۶۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ | التكاثر: ۲۱ | قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا مَالِكَ مَا أَكَلْتُ فَأَفْتَيْتَ أَوْ لَبِستَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ.

۳۶۳۶: حضرت مطرف اپنے والد ماجد سے نقل فرماتے ہیں رسول کریم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ یعنی یہ فخر تم لوگوں کو غفلت میں ڈرائے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم لوگ قبرستان میں پہنچ جاتے ہو اور ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے کہ میری دولت ہے میری دولت ہے حالانکہ درحقیقت تمہاری دولت تو وہی ہے جو کہ تم نے کھا کر (یا استعمال کر کے) ختم اور فنا کر دیا، پہن کر پرانا کر دیا اور صدقہ ادا کر کے آخرت کیلئے بھیج دیا۔

۳۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ سَمِعَ أَبَا حَبِيبَةَ الطَّائِنِيَّ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بَدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يَهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ.

۳۶۳۷: حضرت ابو حبیبہ طائی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت کچھ دولت راہ خدا میں صدقہ کرنے کی وصیت کی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرنے کے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ ادا کرتا ہے تو اس شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کہ خوب اچھی طرح پیٹ بھرنے کے بعد ہدیہ دیتا ہے۔

۳۶۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيَّتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيَّتَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے کسی چیز کے بارے میں وصیت کرنا ہو اور وہ رات اس حالت میں گزر جائے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

۳۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ:

۳۶۵۰: اس حدیث کا مضمون بھی سابق حدیث مبارکہ کے مطابق ہے۔



۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصیت کے بارے میں ارشاد گرامی سنا ہے تو اس وقت سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۳۶۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو کسی چیز میں وصیت کرنی ہو اور تین رات اس حالت میں گزر جائیں کہ اس کی وصیت اس کے پاس موجود نہ ہو۔

باب: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

۳۶۵۳: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر مسلمانوں پر یہ وصیت کس طریقہ سے فرض ہوئی؟ ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۳۶۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ

۳۶۵۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمًا أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئِي مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مِنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

۳۶۵۲: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ فَيَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةً.

۱۷۹۸: بَابُ هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ

۳۶۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۳۶۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ.

۳۶۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

بکری اور نہ اونٹ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۶: اس حدیث مبارکہ میں مضمون تو بعینہ وہی ہے جو ابھی اوپر گزر فقط اس کے کہ ایک استاد نے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسرے استاد نے ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت یہ حالت تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے ایک طباق منگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ اس وجہ سے میں اس سے واقف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو وصیت کی۔

۳۶۵۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک طشت منگایا تھا۔

### باب: ایک تہائی مال کی وصیت

۳۶۵۹: حضرت عامر بن سعد اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا جس وقت ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا اور میں مرنے کے قریب پہنچ گیا تو نبی میری مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس بہت زیادہ دولت ہے اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے۔ کیا میں اپنی دولت کے دو تہائی حصہ کو خیرات کر دوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا آدھی دولت؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی مال۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی مال تم (صدقہ کر دو) یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تمہارا اپنے ورثہ کو غنی (فقرو فاقہ

قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى.

۳۶۵۶: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَذِيلِ وَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا.

۳۶۵۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ قَالَ أَبَانَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى إِلَيَّ عَلِيٌّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَأَنْحَشْتُ نَفْسَهُ وَمَا أَشْعُرُ قَالِي مَنْ أَوْصَى.

۳۶۵۸: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَ دَعَا بِالطَّسْتِ.

### ۱۷۹۹: باب الوصية بالثلث

۳۶۵۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَ لَيْسَ بِيَرْتِنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَاتَّصَدَّقُ بِثُلثِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرَ: قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرَكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ.

سے بے پرواہ خوش حال) چھوڑنا ان کو تنگدست اور محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے یہ نہ ہو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۶۰: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی تمام کی تمام دولت خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھی دولت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی دولت؟ آپ نے فرمایا: تم ایک تہائی مال دولت (کی وصیت) کر دو لیکن ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اس لیے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت مند (خوشحال) چھوڑ دو اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو وہ لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں (یعنی محتاج اور دست نگر رہیں)۔

۳۶۶۱: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس جگہ انتقال کروں کہ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل حضرت سعد بن عفرآء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے ان کی صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے تمام کے تمام مال کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی مال کی۔ آپ نے فرمایا: تہائی مال کی وصیت کر دو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے اس وجہ سے کہ تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے دست نگر (یعنی ان کے محتاج) بنے رہیں۔

۳۶۶۲: حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی اولاد میں سے کسی نے یہ حدیث بیان کی کہ سعد بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پہ کہنے لگے میں اپنا سارا مال راہِ الہی میں خیرات کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی۔ آگے

۳۶۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ النَّبِيِّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعِيَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ فِي أَيْدِيهِمْ.

۳۶۶۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ أَوْ يَرَحِمَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعِيَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

۳۶۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَعْدِ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا وَسَاقَ

الْحَدِيثُ.

راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

۳۶۶۳: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ جس وقت وہ مکہ مکرمہ میں بیمار پڑ گئے تو رسول کریمؐ ان کے پاس تشریف لائے جس وقت سعدؓ نے رسول کریمؐ کو دیکھا تو وہ رونے لگے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا انتقال ایک ایسی جگہ ہو رہا ہے کہ جس جگہ سے میں نے ہجرت کی تھی آپؐ نے ارشاد فرمایا: نہیں ان شاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا تمام کا تمام مال دولت اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں (یعنی ایسا قدم نہ اٹھاؤ) اس پر انہوں نے عرض کیا پھر دو تہائی دولت کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ پھر عرض کیا آدھا مال دولت کی وصیت کر دیتا ہوں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم وصیت کر دو لیکن ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے اسلئے کہ تم اپنے وارثوں کو دولت والا یعنی خوش حال چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۶۴: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا کس قدر دولت کی؟ میں نے عرض کیا پوری دولت راہ خدا میں دینے کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا وہ دولت مند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم دسویں حصہ کی وصیت کر دو۔ پھر آپؐ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی اسی طریقہ سے کہتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کرو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۶۵: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میری علالت کے دوران نبیؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے دریافت فرمایا

۳۶۶۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَكَى بِمَكَّةَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ بَكَى وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْني بِثُلُثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِصَفَّةٍ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرَكَ بَيْنَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ.

۳۶۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أُوْصِيَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتِ لَوْلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أُوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أُوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ.

۳۶۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي

مَرَّضَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ

کس قدر دولت کی؟ میں نے کہا پوری دولت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے واسطے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ دولت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کر دو پھر آپ اسی طریقہ سے فرماتے رہے اور میں بھی یونہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر تہائی دولت کی وصیت کرو حالانکہ یہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّيْدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَعْدًا يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِي بِثُلثِي مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَعْيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ فَقَرَاءَ يَتَكَفَّفُونَ

۳۶۲۶: اس حدیث مبارکہ میں بھی مضمون تو بعینہ وہی بیان کیا گیا جو اوپر دو احادیث میں ہے۔ فقط فرق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نصیحتوں (جو کہ اوپر گزریں) ان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بات کو بے حد پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو ایسی حالت میں چھوڑ جاؤ کہ وہ غنی ہوں اور کسی غیر کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے بیٹھے ہوں۔

۳۶۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرَّبِيعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ

۳۶۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: اگر لوگ ایک تہائی مال کی وصیت کے بجائے ایک چوتھائی مال کی وصیت کریں تو یہ زیادہ مناسب ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

۳۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي وَلَدٌ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِنِصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا قَالَ فَأَوْصِي بِثُلثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

۳۶۲۸: حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں ان کی بیماری کے دنوں میں رسول کریم انکے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری صرف ایک ہی لڑکی ہے میں تمام مال دولت کی وصیت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: آدھے مال کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: پھر ایک تہائی مال کی وصیت کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایک تہائی حالانکہ وہ بھی زیادہ ہے۔

۳۶۲۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ

۳۶۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غزوہ احد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے چھ لڑکیاں چھوڑیں ان پر کچھ قرض بھی تھا۔ چنانچہ جس وقت کھجور کے کاٹنے کا وقت آیا تو میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض

سِتِّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جَدَادُ النَّخْلِ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ أَذْهَبُ فَبِيدِرُ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَمَا أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بِيدِرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا رَاضٍ أَنْ يُودِيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً.

کیا کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے بہت قرضہ لیا ہوا تھا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں قرض خواہ آپ کو میرے مکان میں دیکھ لیں۔ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے مجھ کو کچھ رعایت کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا: جاؤ اور تم ہر ایک قسم کی کھجوروں کا الگ الگ ڈھیر لگا دو۔ چنانچہ میں نے اسی طریقہ سے کیا اور آپ کو بلایا۔ جس وقت قرض خواہوں نے رسول کریم کو دیکھا تو وہ مجھ سے اور زیادہ سختی سے مطالبہ کرنے لگ گئے۔ چنانچہ جس وقت رسول کریم نے ان کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین چکر لگائے اور آپ اس پر بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور پھر رسول کریم برابر وزن فرماتے یعنی تولتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے میرے والد ماجد کی تمام امانت ادا فرمادی اور میری بھی یہی خواہش تھی کہ کسی طریقہ سے میرے والد کا قرضہ ادا ہو جائے اللہ عزوجل کا حکم بھی اسی طریقہ سے ہوا کہ ایک کھجور بھی کم نہ پڑی۔

باب: وراثت سے قبل قرض ادا کرنا اور اس سے متعلق

### اختلاف کا بیان

۳۶۷۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات ہو گئی تو انکے ذمہ قرضہ باقی تھا میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے والد ماجد کی وفات اس حالت میں ہوئی ہے کہ انکے ذمہ قرضہ تھا اور ترکہ میں کھجوروں کے باغ کے علاوہ انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا اور وہ قرضہ کئی سال سے قبل نہیں ادا ہو سکتا اس وجہ سے آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ وہ قرض خواہ مجھ سے بدزبانی نہ کر سکیں اس پر نبی تشریف لائے اور آپ ڈھیر کے چکر لگانے لگے۔ اسکے بعد آپ نے دعا مانگی اور وہاں پر بیٹھ کر آپ نے قرض خواہوں کو بلایا اور آپ نے ہر ایک

۱۸۰۰: باب قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ المِيرَاثِ وَ

ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ لِخَبْرِ جَابِرٍ فِيهِ

۳۶۷۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ

الشَّعْبِيِّ عَنِ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوْفِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَآتَيْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي تُوْفِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ

يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَحْلَهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَحْلَهُ مَا

عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَاَنْطَلِقُ مَعِيَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ لِكَيْ لَا يَفْحَشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَآتَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ بِيدِرًا بِيدِرًا فَسَلَّمَ

آدمی کو اس کا قرضہ ادا فرمادیا اور ہر ایک شخص کے قرضہ ادا کرنے کے بعد بھی اس قدر باقی رہ گیا کہ جس قدر وہ لے گئے تھے۔

۳۶۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام لوگوں کا قرضہ چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے تو میں نے رسول کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ان کے قرض خواہوں سے میری سفارش کر کے قرض میں کمی کرا دیں۔ آپ ﷺ نے ان سے گفتگو فرمائی تو انہوں نے انکار فرمادیا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ تم جاؤ اور تم اپنی ہر ایک قسم کی کھجوروں یعنی عجوہ عذق بن زید اور اسی طریقہ سے ہر ایک قسم کی کھجوروں کا علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا کر تم مجھ کو بلا لینا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طریقہ سے کیا تو رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ان میں سے سب سے اونچے ڈھیر یا درمیان والے ڈھیر پر بیٹھ گئے پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ تم لوگوں کو ناپ کر دینا شروع کر دو۔ میں ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ تمام کا قرض ادا کر دیا اور اب بھی میرے پاس میری کھجوریں باقی رہ گئیں گویا کہ ان میں بالکل کمی نہیں ہوئی۔

۳۶۷۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے ایک یہودی شخص سے کھجوریں بطور قرض لے رکھی تھیں۔ غزوہ احد کے موقع پر وہ شہید ہو گئے اور اس نے ترکہ میں دو کھجوروں کے باغ چھوڑے۔ اس یہودی کی کھجوریں اس قدر تھیں کہ دونوں باغ سے نکلنے والی کھجوریں اسی کے لئے کافی ہو گئیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس طریقہ سے کر سکتے ہو کہ آدھی اس سال لے لو اور تم آدھی آئندہ سال لے لینا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس طریقہ سے کرو کہ تم کھجوریں کاٹ ڈالو تو تم مجھ کو بلا لو۔ میں نے آپ کو بتلایا تو آپ ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے۔ ہم نے نیچے سے نکال کر ناپ ناپ کر قرض دینا شروع کر دیا اور آپ برکت کی دعا مانگتے رہے۔ یہاں تک کہ پورا قرض چھوٹنے والے

حوالہ و دَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْعَرَامَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا.

۳۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تُوَفِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَرْمَانِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَيِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَفًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَأَصْنَافَهُ ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كُلِّ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكَلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۶۷۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِيَهُودِيٌّ عَلَى أَبِي تَمْرٍ فَقَبِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيثَيْنِ وَ تَمْرُ الْيَهُودِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيثَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَتُوَخِّرَ نِصْفَهُ فَأَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْجُدَادَ فَأَذِنِي فَأَذِنْتُهُ فَجَاءَهُ هُوَ وَ أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يُجَدُّ وَيُكَالُ مِنْ أَسْفَلِ النَّحْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا بِالْبَرَكَةِ حَتَّى وَفَيْنَاهُ جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ أَصْعَرِ الْحَدِيثَيْنِ

باغ سے ہی ادا ہو گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں آپ کے لیے کھجوریں اور پانی لے کر حاضر ہوا اور وہ تمام کے تمام لوگوں نے کھائیں اور پانی پیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نعمت ان نعمتوں میں سے ہے کہ جن کے متعلق تم لوگوں سے سوال ہوگا۔

۳۶۷۳: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد کی وفات ہو گئی تو ان پر لوگوں کا قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیشکش کی کہ اپنے قرض کے عوض ہماری تمام کی تمام کھجوریں لے لیں۔ لیکن انہوں نے وہ کھجوریں لینے سے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ یہ بات دکھائی دے رہی تھی کہ وہ کھجوریں کم مقدار میں ہیں۔ اس پر میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے واقعہ عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کرو کہ جس وقت ان کو اکٹھا کر کے مرید میں رکھو تو تم مجھ کو بتلا دینا۔ چنانچہ جس وقت میں رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے تو آپ اپنے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو لے کر تشریف لائے اور ان کے نزدیک بیٹھ کر آپ نے برکت کی دعا مانگی پھر مجھ کو حکم فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلا لو اور تم ان کو ادا کرنا شروع کر دو۔ میں نے اس قسم کا کوئی شخص نہیں چھوڑا کہ جس کا میرے والد صاحب کے ذمہ قرض باقی ہو اور میں نے وہ قرضہ ادا نہ کیا ہو اور اسکے بعد بھی میرے پاس تیرہ وسق کھجور باقی رہ گئی ہو پھر جس وقت

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی جاؤ اور تم ان کو بتلاؤ۔ میں دونوں حضرات رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو فرمانے لگے ہم لوگ واقف تھے کہ جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اس کا انجام یہی ہوگا۔

فِيمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ اتَّيْتُهُمْ بِرُطْبٍ وَمَاءٍ فَآكَلُوا وَشَرَبُوا ثُمَّ قَالَ هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ.

۳۶۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تُوْفِيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيهِ وَفَاءً فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَأَذِنِي فَلَمَّا جَدَدْتَهُ وَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٍ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةٌ عَشَرَ وَسَقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَنْتَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَآتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذَلِكَ.

### ۱۸۰۱: بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

### باب: وارث کے حق میں وصیت باطل ہے

۳۶۷۴: حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل

۳۶۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ



نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

۳۶۷۵: حضرت ابن خارجه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر خطبہ دے رہے تھے وہ سواری (اومنی) جگالی کر رہی تھی اور اس کے منہ سے لعاب نکل رہا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک انسان کے لئے وراثت میں سے ایک حصہ مقرر فرما دیا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۶۷۶: حضرت عمرو بن خارجه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم سے خطاب میں ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ہر ایک حقدار کے لئے اس کا حق مقرر فرمایا ہے اس وجہ سے اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

باب: اپنے رشتہ داروں کو وصیت کرنے

سے متعلق

۳۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** یعنی "اے محمد! اپنے قریب کے خاندان کو ڈرائیں" تو رسول کریم نے قریش کو بلایا وہ لوگ اکٹھا ہوئے تو آپ نے اپنے عام طور سے سب کے سب کو بلایا اور پھر خاص طریقہ سے اپنے رشتہ داروں کو ڈراتے ہوئے فرمایا: اے بنو کعب بن مولیٰ! (یہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے) اور اے بنو عمرو بن کعب (یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے) اے بنو عبد شمس اے بنو عبد مناف! اے بنو ہاشم! اور اے بنو عبد المطلب! اپنے نفسوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تم اپنے نفس کو دوزخ سے بچاؤ کیونکہ میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ کی گرفت سے بچانے میں کسی کام نہیں آسکتا البتہ اتنا ضرور ہے کہ میرے اور

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ.

۳۶۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ أَنَّ ابْنَ عَنَمٍ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ خَارِجَةَ ذَلِكَ لَهُ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَلَهَا لَتَقْصَعُ بِجَرْلِهَا وَإِنَّ لَعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا تَجُوزُ لِي وَارِثٍ وَوَصِيَّةٌ.

۳۶۷۶: أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَاسْمُهُ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ.

۱۸۰۲: باب إِذَا أَوْصَى لِعَشِيرَتِهِ

لِلْأَقْرَبِينَ

۳۶۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: **وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** [شعراء: ۲۱۴] دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيْبًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ يَا بَنِي مُرَّةِ بْنِ كَعْبِ بْنِ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِي هَاشِمٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةَ أَنْقِدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَلْتُهَا بِبِلَالِهَا.

تمہارے درمیان رحم کا تعلق ہے جس کا حق میں ادا کروں گا۔

۳۶۷۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! تم لوگ اپنی جانوں کو نیک اعمال کر کے اللہ سے خرید لو اس لیے کہ میں تم کو قیامت کے روز عذاب خداوندی سے بچانے میں کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ میرے اور تم لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا واسطہ ہے جس کا حق میں دنیا ہی میں ادا کروں گا۔

۳۶۷۸ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا بِأَلْهَا بِلَالِهَا.

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آسکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آسکتا۔

۳۶۷۹ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ [شعراء : ۲۱۴] قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةَ عَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ سَلِّبْنِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا.

۳۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم لوگ اپنے نفوس کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بالکل کسی کام نہیں آسکتا ہوں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جو چاہتی یعنی جس چیز کی خواہش رکھتی ہو تم وہ مانگ لو لیکن میں قیامت کے دن اللہ عزوجل کی گرفت سے بچانے میں کوئی کام نہیں آسکتا۔

۳۶۸۰ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ [شعراء : ۲۱۴] فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةَ عَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ

لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ سَلِينِي  
مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا.

۳۶۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
[الشعرا: ۲۱۴] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا فَاطِمَةَ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ  
يَا صَفِيَّةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا  
أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ.

۱۸۰۳: بَابُ إِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةُ هَلْ يُسْتَحَبُّ

لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ

۳۶۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُمِّي أَفْلَسَتْ  
نَفْسَهَا وَإِنَّهَا لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ أَفَاتَصَدَّقُ عَنْهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۶۸۳: أَبَانَا الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَاءَةٌ عَلَيْهِ  
وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ عُبَادَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ عُبَادَةَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ وَ  
حَصَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقَبِلَ لَهَا أُوصِي  
فَقَالَتْ فِيهِ أُوصِي الْمَالَ مَالُ سَعْدٍ فَتَوَقَّيْتُ قَبْلَ  
أَنْ يَتَدَمَّ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ  
أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ  
فَقَالَ سَعْدٌ حَانِطٌ كَذًا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَانِطٍ

۳۶۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت  
کریمہ: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی تو رسول کریم  
نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب  
اور اے بنو عبدالمطلب! میں قیامت کے روز تم لوگوں کو اللہ عزوجل  
کی پکڑ سے بچانے میں کام نہیں آسکتا اس وجہ سے دنیا میں میری  
دولت میں سے تم جو دل چاہے وہ مانگ لو۔

باب: اگر کوئی شخص اچانک مر جائے تو کیا اسکے وارثوں

کیلئے اسکی جانب سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں؟

۳۶۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ کسی  
آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ کی اچانک وفات ہوگئی  
ہے مجھ کو یقین ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو لازمی طریقہ سے وہ  
صدقہ کرتیں۔ اس وجہ سے کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر سکتا  
ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں کر دو۔

۳۶۸۳: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ کے لئے نکلے تو ان کی والدہ ماجدہ  
جو کہ مدینہ منورہ میں تھیں ان کی وفات ہوگئی وفات کے وقت ان  
سے کہا گیا کہ وہ وصیت کریں وہ فرمانے لگیں کہ کس چیز میں وصیت  
کروں مال دولت تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا ہے میں کس طریقہ سے  
وصیت کروں؟ چنانچہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ واپس  
آنے سے قبل ہی وفات پاگئیں جس وقت وہ مدینہ منورہ آئے تو ان  
کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ! اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اس کا  
نفع پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ  
فرمانے لگے میں فلاں فلاں باغ اپنی والدہ کی جانب سے صدقہ

سَمَاءُ

کرتا ہوں۔

۱۸۰۴: باب فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۳۶۸۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

باب: مرنے والے کی جانب سے صدقہ کے فضائل

۳۶۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جس وقت کوئی انسان مر جاتا ہے ان تین اعمال کے علاوہ باقی تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں ایک تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم کہ جس سے لوگوں کو نفع حاصل ہو اور تیسرے نیک اولاد جو کہ اس کے لئے دعا مانگتی رہے (مطلب یہ ہے کہ ان تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے باقی تمام اعمال کا ثواب بند ہو جاتا ہے۔)

۳۶۸۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد دولت چھوڑ کر مرے لیکن انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں انکی جانب سے خیرات کروں تو کیا انکی وصیت نہ کرنے کا کفارہ ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

۳۶۸۶: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُؤَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُؤَبِّيَّةً أَفِيحْزِي عَنِّي أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ انْتِنِي بِهَا فَآتَيْتُهَا بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكَ قَالَتْ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَاعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤَمِّنَةٌ.

۳۶۸۶: حضرت شرید بن سوید ثقفی فرماتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ ماجدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی جانب سے ایک باندی آزاد کر دوں۔ میرے پاس ایک کالے رنگ کی باندی ہے اگر میں اس کو آزاد کر دوں تو کیا میرے والد کی وصیت مکمل ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے کر آؤ میں اس کو آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر نبی نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو یہ خاتون مسومنہ ہے۔

۳۶۸۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَاتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

۳۶۸۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بنی النخع نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ وصیت کے بغیر وفات کر گئی ہیں کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! کر دو۔

۳۶۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہو گئی ہے اگر میں ان کی جانب سے وصیت کر دوں تو کیا ان کو اس کا اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہنے لگا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا باغ ان کی جانب سے صدقہ کر دیا ہے۔

۳۶۸۹: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کو پورا کیے بغیر ان کی وفات ہو گئی اب اگر میں ان کی جانب سے کوئی غلام یا باندی آزاد کر دوں تو کیا یہ کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۳۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی ان کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

۳۶۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی ان کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی نذر پوری کرو۔

۳۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مان لی تھی جس کے پورا کرنے سے قبل ہی ان کی وفات ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی

۳۶۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّهُ تَوَفَّيْتُ أَقْبَنَفُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَنْهَا.

۳۶۸۹: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفْجَزِي عَنْهَا أَنْ أَعْتَقَ عَنْهَا قَالَ أَعْتَقَ عَنْ أُمَّكَ.

۳۶۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يُونُسَ الصَّيْدَلَانِيُّ عَنْ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمَّهِ فَتَوَفَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ صَدَقَةَ الْحَضِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرَّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمَّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِهِ عَنْهَا.

۳۶۹۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الرَّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمَّهِ فَتَوَفَّيْتُ

قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْضِيهِ عَنْهَا. والدہ کی نذر پوری کرو۔

تشریح ☆ بغیر وصیت کے کوئی شخص وفات پا گیا تو اس کے لئے صدقہ کر دینا بہت ہی عمدہ عمل ہے۔ ضروری نہیں کہ صرف صدقہ اسی کی طرف سے کیا جائے جو کہ بغیر وصیت کے فوت ہو گیا بلکہ صدقہ تو اس کے لئے بھی کرنا چاہیے جو کہ وصیت کر گیا جو مرنے والے نے کہا وہ تو کرنا ہی ہے مگر اپنی طرف سے بھی اس کے لئے صدقہ کرنا اچھا ہے اور صدقہ ایسا ہو جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کیا کہ وہ صدقہ کرنا چاہیے جو کہ صدقہ جاریہ ہو اور خلق خدا اس سے تادیر فائدہ اٹھاتی رہے جو لوگ جتنا بھی اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جتنے عرصہ دراز تک وہ سلسلہ چلتا رہے گا ثواب ملتا رہے گا۔ یعنی قبر میں بھی اور یوم حشر میں بھی۔ (جامی)

باب: حضرت سفیان سے متعلق زین نظر حدیث میں

۱۸۰۵: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

راوی کے اختلاف سے متعلق

سُفْيَانَ

۳۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے نذر مان لینے سے متعلق فوت ہونے کے متعلق فتویٰ طلب کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے نذر پوری کرو۔

۳۶۹۳: قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ أَقْضِيهِ عَنْهَا.

۳۶۹۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا.

۳۶۹۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری والدہ کی وفات ہو گئی اور انہوں نے منت پوری نہیں کی تھی۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم ارشاد فرمایا کہ میں ان کی جانب سے نذر پوری کروں۔

۳۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْضِيهِ عَنْهَا.

۳۶۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ کی وفات ہو گئی ہے ان کے ذمہ ایک نذر تھی جس کو وہ پوری نہ کر سکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی جانب سے

۳۶۹۶: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي

مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا.

پوری کرو۔

۳۶۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَاتَّصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ.

۳۶۹۷: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ صاحبہ کی وفات ہو گئی ہے۔ کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پلانے والا۔

۳۶۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ.

۳۶۹۸: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی (یعنی پیاسوں کو پانی پلانا یا ایسی جگہوں پر پانی کا بندوبست کرنا جہاں اس کی اشد ضرورت ہو)۔

۳۶۹۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَّصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ فَنِلْتُكَ سِقَايَةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْمَدِينَةِ.

۳۶۹۹: حضرت سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم سے کہا کہ میری والدہ کی وفات ہو گئی اور میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کرنا چاہتا ہوں اس بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ضرور) کر۔ حضرت سعد نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب میں سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا تو ابھی تک سعد ہی کی سبیل ہے مدینہ میں۔

۱۸۰۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوَلَايَةِ عَلَى مَالِ

بَابُ: يَتِيمِ كَالْوَالِي هُوَ فِي مَمَانَعَتِ

سے متعلق

الْيَتِيمِ

۳۷۰۰: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ.

۳۷۰۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر! میں تم کو کمزور محسوس کر رہا ہوں اور میں تمہارے واسطے وہ ہی پسند کرتا ہوں جو کہ اپنے واسطے پسند کرتا ہوں کہ تم کبھی دو شخص کی امارت یا یتیم کے مال کی ولایت قبول نہ کرنا۔ (یعنی امیر بننا اور یتیم کے مال کا ولی بن جانا ذمہ داری کا اور مشکل کام ہے)۔

۱۸۰۷: بَابُ مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا

بَابُ: اِذَا كَرُوْنِيْ اَدْمِيْ يَتِيْمِ كَالْمَتُوْلِيْ هُوَ تُوْ كَيْمَا اس

## قَامَ عَلَيْهِ

میں سے کچھ وصول کر سکتا ہے؟

۳۷۰۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے اور (پھر) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں فقیر ہوں میرے پاس کچھ موجود نہیں اور ایک یتیم بچے کا میں ولی بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنے یتیم کے مال میں سے کچھ کھالیا کرو لیکن فضول خرچی نہ کرنا اور حد سے زیادہ نہ کھانا اور نہ دولت اکٹھی کرنا۔

۳۷۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں: وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ... اور إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ... (یعنی تم لوگ یتیم کے مال دولت کے پاس صرف اس کی خیر خواہی کے لئے جاؤ اور جو لوگ یتامی کا مال ناحق اور باطل طریقہ سے کھاتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں) تو لوگوں نے یتامی کے مال دولت سے پرہیز کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ جس وقت یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائی۔

۳۷۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ آیت کریمہ: إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ... کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جن لوگوں کے پاس (یعنی جن کی سرپرستی میں) یتیم بچے تھے تو انہوں نے ان کا کھانا پینا اور برتن سب کے سب الگ کر دیئے۔ جس وقت یہ بات مسلمانوں پر ناگوار گذری تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: وَإِنْ تَخَالَطُوهُمْ فَآخُواكُمْ اور اس طریقہ سے ان کے ساتھ شامل ہونا حلال کر دیا۔

باب: مال یتیم کھانے سے پرہیز کرنا

۳۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۷۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَأَثِّرٍ.

۳۷۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَدَيْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [الأنعام: ۱۵۲] وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا [النساء: ۱۰] قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ طَعَامَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْتَبُكُمْ - [البقرة: ۲۲۰].

۳۷۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمِ فَيَعْرِضُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَإِنِّي فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: وَإِنْ تَخَالَطُوهُمْ فَآخُواكُمْ فِي الدِّينِ [البقرة: ۲۲۰] فَأَحَلَّ لَهُمْ حُلُطَتَهُمْ.

باب: اجتناب اكل مال اليتيم

۳۷۰۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ



وَهُبَّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَبَقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالشُّحُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالنَّوْكَأُ يَوْمَ الرَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ .

فرمایا: سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے تم لوگ پرہیز کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا (۲) جادو کرنا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرما دیا ہو (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) جہاد کے میدان سے بھاگ جانا (۷) پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔

**خلاصہ الباب** ☆ تمام مسلمانوں کو اس حدیث مبارکہ پر بار بار غور کرنا چاہیے کہ اسلام کی کتنی زیادہ اچھائیوں کو کتنی آسانی سے سمیٹ کر نبی کریم ﷺ نے امت محمدیہ کی تنہیم کے لیے سمجھا دیا ہے۔ غور کریں کہ چند الفاظ میں دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کی کنجیاں انسان کو تھمادی گئی ہیں کہ ان باتوں پر عمل کریں تو آخرت تو سنورے ہی کی دنیا بھی جنت نظیر بن جائے گی۔ ہم اپنے اردگرد جتنے بھی گناہ دیکھتے ہیں اگر بنظر غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ اکثر گناہوں کا مرکز انہی بُرائیوں سے ہو کر نکلتا ہے۔ آج اللہ عزوجل کے ساتھ غیر اللہ کی شراکت غیروں میں تو کیا ہی کہنے اپنوں نے اس میں جو جو خرابیاں پیدا کر دی ہیں اسی کو سمیٹنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ جادو کرنا اب اس سلسلہ میں کیا تفصیل بیان کی جائے ذرا اپنے اردگرد ہی دیکھ لیجئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کے نام پر جادو ٹونے کی کون کونسی قسمیں عالموں، نجومیوں اور دیگر ایسے ہی ہتھیاروں نے نکال رکھی ہیں اور جگہ جگہ یہ سنیا سی با بے بھولے بھالے مسلمان بھائیوں اور بالخصوص مسلمان بہنوں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ رہی سود کی قباحت تو کمزور کیسے کمزور تر اور امیر کیسے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں یہ آپ کے سامنے ہی ہے اور اسی کی وجہ سے معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان جو دوریاں پیدا ہو رہی ہیں وہ انتہائی ڈور رس اور بھیا تک نتائج سامنے لائیں گی۔ یتیم کا مال کھانا اسے تو اپنوں نے کوئی گناہ ہی نہیں سمجھا اور دن دیہاڑے یتیموں کے ساتھ ”حسن سلوک“ کے نام پر ان سے ’مال مفت دل بے رحم‘ والا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور سب سے آخر میں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ اس کی وجہ سے ہم پر جو ہلاکت آرہی ہے وہ بھی سب پر عیاں ہے۔ بے مقصد گھروں سے باہر جانے اور شوہر کی زینت بننے والی خواتین کو تو چھوڑیئے اخباروں میں کس طرح شریف گھرانوں کے نام لے لے کر ان کی خواتین کے چند من گھڑت بیان چھاپ کر ان بیچاری خواتین اور ان کی نسلوں کی عزتوں سے کھیلا جاتا ہے۔ اب تو اچھے بھلے سلجھے ہوئے لوگوں میں بھی ذرا ذرا سی باتوں پر یا آپس کی گفتگو میں اچھی بھلی نیک پردہ دار اور پڑھی لکھی خواتین کو ان کی غیر موجودگی میں مزاق اور برے الفاظ سے پکارے جانے کا چلن عام ہوتا جا رہا ہے۔ خدا را! ان باتوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنے کی روش چھوڑیئے اور ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پیارے نبی ﷺ کی اس ایک ہی حدیث پر عمل کر کے ہم دنیا و آخرت کی کتنی بھلائوں کو سمیٹ سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین